یعنی

اُردو ترجمہ ارشادات جناب مستطاب حضور ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل جارج نتھنیل بیرن - کرزن
آف کیڈلسٹن - پی - سی - جی - ایم - ایس - آئی - جی ایم - آئی - ای - ان دی کونٹی آف
ڈربی ان دی پیرج آف آئرلینڈ - ویسرائے
وگورنر جنرل کشور ہند

جو حضور ممدوح الشان نے بعہد حکومت ویسرائی ہندوستان کے مقامات مختلف مین زبان
اقدس واعلی سے فرمائے

جلد دوم من ابتداے جنوری سنہ ۱۹۰۰ء لغایت دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء

SPEECHES DELIVERED

IN INDIA

BY

HIS EXCELLENCY THE RIGHT HONORABLE

GEORGE NATHANIEL BARON CURZON OF KEDDLESTON,
P.C., G.M.S.I., G.M.I.E.,

In the County of Derby, in the Peerage of Ireland;

Viceroy and Governor-General of India.

LUCKNOW:
PRINTED AT THE NEWUL KISHORE PRESS.

1903

جلد دوم تقاریر لارڈ کرزن

قحط

۱۹ جنوری ۱۹۰۰ع
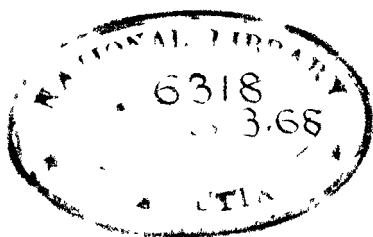
[۱۹-جنوری روز جمعہ کو اجلاس لجسلیٹو کونسل منعقدہ کلکتہ مین انریبل مسٹر ابٹسن صاحب نے ایک تقریر آثار زراعت اور اُن تدبیرات کے بارہ مین کی جو رفع تکالیف قحط کی غرض سے ہو رہی تھین ہز اکسلنسی پریسیڈنٹ نے کونسل سے مخاطب ہو کر یہ تقریر ارشاد کی -]

اس کونسل کے گزشتہ جلسۂ منعقدۂ اجلاس شملہ مین ۲۰-اکتوبر کو جو انریبل ممبر موجود تھے جب مسٹر ریواز صاحب نے اور ہمنے آنیوالے قحط کی نسبت بیانات کیے تھے اُنکو یاد ہو گا کہ اس زمانہ مین بھی گورنمنٹ ہند قحط کی نازک حالت سے سخت متاثر ہو چکی تھی اور ہم لوگون کی تقریرین اس امر کی نسبت سخت تردد سے بھری ہوئی تھین کہ نہ معلوم ہماری قسمت مین اور کیا لکھا ہے - اُسکے بعد کے دورہ مین جو کچھ مین نے دیکھا اور اُس دورہ کے اثنا مین جو بہت سے مصیبت زدہ رقبہ جات کا ملاحظہ کیا اُس سے کسیطرح وہ تردد رفع نہوا - بلکہ خلاف اِسکے اُن اشخاص کی تعداد سے جنکو امداد دیجاتی تھی یا جن سے امدادی کامون پر کام لیا جاتا تھا اور ملک کی ہر سمت سے آدمیون کے کارہاے رفع تکالیف قحط پر جوق جوق چلے آنے سے اور اُس پرانے فیشن کے

اشکراہ کے قطعی جاتے رہنے سے جسکی نسبت مجھسے تقریباً عام طور پر رپورٹ کیجاتی تھی کہ ہندوستان کے دہقانیونکو خیراتی امداد کے قبول کرنے مین سوا اُن صورتون کے ہی کہ اُنکا دم ہی نکل رہا ہو یہ امر آشکارا ہو چکا تھا کہ اگر اور زمانہ اسی طرح سے گزرتا گیا اور موسم سرما مین بارش نہوئی تو ہم کو ایک ایسی سخت بلا کا سامنا کرنا ہوگا جو منجملہ اُن قحط کی بلاؤن کے جو کبھی اس ملک مین (جو بوجہ اپنی بیشمار آبادی کے بڑے پیمانہ پر آفات کا اور بلحاظ تجربۂ سابقہ اس خاص نوعیت کی مصیبت انسانی کا عادی ہو گیا ہے) نازل ہوئی ہین اگر سب سے بڑی نہین تو اُنکے برابر ضرور ہوگی۔

مسٹر ابٹسن صاحب نے گورنمنٹ ہند کی جانب سے جو بیان ابھی کیا ہے اُس سے آپ پر ظاہر ہوا ہوگا کہ وہ غمناک خیالات جو پیدا ہوے تھے پورے ہی نہین ہوئے بلکہ اُنکا درجہ اُس سے بھی کچھ بڑھ گیا۔ قحط زدہ رقبہ اس درجہ وسیع ہوگیا کہ ہمکو زیادہ سے زیادہ جس حد کا خوف تھا اُس حد سے بھی تجاوز ہو گیا۔ بعض خوش نصیب صوبجات اور مقامات کے علاوہ گزشتہ تین مہینہ سے نیچرا اور آب وہوا کی ہر ایک حالت ہم سے گرم پیکار رہتی آئی اور اب پانی غلہ اور مویشی کے ایک ایسے قحط سے ہمکو سامنا آپڑا ہے جو خاص خاص مصیبت زدہ اقطاع مین اپنی نوعیت اور شدّت کے اعتبار سے آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ یہ کلمات بے محابا نہین بیان کیئے جاتے ہین۔ بمبئی راجپوتانہ اور ممالک متوسطہ سے جو رپوٹین میرے پاس متواتر آتی رہتی ہین اُنمین برابر ایک ہی خیال ایک ہی افسوسناک اقرار اور ایک ہی غمگین مضمون پایا جاتا ہے۔ پورے تین برس کا زمانہ ہوا یعنی

۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء کو لارڈ الجن صاحب نے ایک بہت بڑے عام جلسے منعقدہ شہر کلکتہ کی صدارت کی تھی جو اُسوقت کے قحط پر غور کرنیکے لیے ہوا تھا۔ اس جلسہ مین لارڈ ممدوح نے بیان کیا تھا کہ ساڑھے بارہ لاکھ آدمی کار ہاے رفع تکالیف قحط پر کام کر رہے ہین اور اِس صورت کی کوئی اور نظیر نہین ہے۔ جنوری ۱۹۰۰ء کے اس ہفتہ مین قریب قریب پینتیس لاکھ آدمی اِن کامون پر ہین اور وہ نظیر پیدا ہوگئی اور افسوس کا مقام ہے کہ کہین زیادہ تجاوز کر گئی ہے۔

ایک اور امر کے اعتبار سے بھی اِسوقت کی حالتین اُن حالتون سے بالکل مختلف ہین۔ اُس زمانہ مین انگلستان بلکہ یورپ کی توجہ ہندوستان کی مصیبتون کی طرف معطوف تھی لکھوکھا پونڈ فیاض دلون اور فراخ دستون نے چندہ مین دیے اور روانہ کیے کُل بیرونی دنیا ہماری مصیبت مین شرکت کرتی معلوم ہوتی تھی اُس نے مختلف صورتون سے جو امکان مین تھین ہندوستان کی مصیبت کم کرنے مین شرکت کی۔ اب ہمکو تنہا یہ مصیبت جھیلنا اور ہاتھ پانون مارنا ہے۔ یہ بات نہین ہے کہ انگلستان یا برٹش سلطنت یا عام خلائق کم ہمدرد یا زیادہ تنگدل ہوگئی ہو۔ ہماری مصیبتین جہانتک کہ انگلستان مین ظاہر ہونگی ویسا ہی سچا اور متاثر جوش پیدا کرینگی جیسا سابق کے مواقع پر ہوا تھا لیکن جیسا ہم سب لوگ جانتے ہین انگلستان اور قریب قریب تمام دنیا کے ہر ہر انگلش شخص کے خیالات صرف جنوبی افریقہ کی جنگ پر جمے ہوئے ہین۔ حتی کہ اس ملک مین بھی ہم لوگون کو عام اس سے کہ یورپین ہون یا دیسی حب الوطنی کا جوش

اور تعلق خاطر محسوس ہو رہا ہے اور انگلستان مین تو یہ حالت اس سے کہین زیادہ بڑھی ہوگی جہان یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ملک قدیم کی عزت اور سطوت معرض خطر مین ہے اور جہان تقریباً ہر گھر نے اپنا ایک نہ ایک قریبی یا عزیز آدمی خطرہ مین ڈالدیا ہے اور اگر اس جنگ نے تمام دلچسپی جذب کر لی تو بدرجۂ مساوی کل قومی فیاضی بھی اُسی کام مین ختم ہو جائیگی مجکو اندیشہ ہے کہ اب انگلستان کی طرف سے اس بات کی اسید کرنا بہت زیادہ ہے کہ جس نمودار طریقہ سے ۱۸۹۷ء مین اُس نے ہماری مدد کی تھی اس مرتبہ پھر ہمکو بچانے آئیگا یا یہ کہ ہم اس ملک کے باہر کسی مقام سے جہانتک کہ اِسوقت اندازہ کیا جا سکتا ہے یہ اسید کرین کہ وہ ہماری مصیبتون سے محض مجہول ہمدردی سے زیادہ کچھ ہمدردی کرے۔

پس یہ صاف ظاہر ہے کہ ہمکو اپنی لڑائیان اپنے ہی وسائل سے لڑنی پڑنگی اگر افسران گورنمنٹ کی جانب سے کچھ بیان کیا جائے تو ہمکو یقین ہے کہ اس بات کو کہ اُنکی جانب سے کوئی پبلک اشتہار دیا جاے وہ آخری نوبت پر قبول کرینگے اور جس حالت مین ہم بیرونجات سے مالی مدد کی توقع نکر سکتے ہون تو خود ہماری پیٹھ کو اسقدر کشادہ ہونا چاہیے کہ وہ کُل بار کی متحمل ہو جاے ہم کو لازم ہے کہ صبر اور استقلال کے ساتھ یہ سمجھکر اپنے کام کی پیروی کرین کہ گو ہم ایسے کامون کے برپا کرنے مین مشغول نہین ہین جو سلطنتون کی قسمت پر اثر ڈالین تاہم ہم اپنا فریضہ جو ایک انگلش اور ہندوستانی فریضہ بھی ہے ادا کر رہے ہین اور ہم اُس کام کے کرنے کی

کوشش کر رہے ہین جو کسی جنگ سے بظاہر نہین ہوتا ہے یعنے یہ کہ ہم لاکھون آدمیون
کی جانون کے بچانے کی فکر کر رہے ہین۔ لوگون کی کچھ توجہ اس امر نے بھی مائل کی
کہ گورنمنٹ نے حال مین ایک گشتی چٹھی لوکل گورنمنٹون کے نام جاری کی اور انمین
اُن گورنمنٹون کو موجودہ حالت کی خاص الخاص صورتون کی جانب متوجہ کیا اور یہ صلاح
دی کہ آئیندہ جو آزمایشی کام جاری کیے جائین اُنمین کفایت شعاری کو زیادہ دخل
دیا جاے۔ مین نے دیکھا ہے کہ دیسی اخبارون مین جنکی نسبت مین ضمنًا یہ کہ سکتا ہون
کہ مین نے بھی توجہ کے ساتھ انکے مضامین کو دیکھا ہے بیان کیا گیا ہے کہ چٹھی آفت خیز
اور خلاف ہمدردی انسانی ہے۔ ایسی نکتہ چینی یقینی طور سے واقعات کے علم پر مبنی
نہین ہو سکتی مین منجانب گورنمنٹ ہند اس چٹھی کی ذمہ داری کو پورے طور سے قبول کرتا
ہون۔ اسمین میرے شرکا کی اور خود میری رائین بہت سوچ سمجھکر بیان کی گئی ہین
مین دنیا مین سب کے بعد محض کفایت شعاری کے مقاصد کو انسانی ہمدردی کے
مقاصد پر ترجیح دونگا اور مین اسبات سے بدرجۂ غایت اعتراف کرتا ہون کہ گورنمنٹ
پر فرض ہے کہ اگر اُسکے پاس ایک روپیہ بھی رہگیا ہو تو اُسکو انسان کی جانون کے
بچانے اور غایت درجہ کی تکلیفات انسانی کے کم کرنے مین صرف کردے۔ لیکن چونکہ
گورنمنٹ ہند صریحًا بہ نسبت اپنے نکتہ چینون کے زیادہ وسیع علم رکھتی ہے اسلیے اُسپر
لازم ہے کہ اس معاملہ پر اپنی نگاہ زیادہ دور تک ڈالے۔ اُن رپورٹون سے جو ہمکو
اپنے افسرون سے ملتی رہتی ہین ہمکو نہ صرف ایک ضلع کے بلکہ تمام حصص ملک کے

حالات سے واقفیت حاصل ہوتی رہتی ہے - ہم نکس گزاران ہندوستان کے مقاصد
کے متولی ہین ہمکو یہ دیکھنا ہے کہ آیندہ قحطون کے زمانہ مین کیا واقع ہوتا ہے اورحال
کے تجربہ سے ہمکو اس بات کا حوصلہ نہین ہوتا کہ جیسا ابتک ہوتا آیا ہے قحط کو ایک شاذ
اورنادرصورت سمجھ لین - سب سے بڑھکر ہمارا فرض یہ ہے کہ باشندگان ملک کے خصائل
کو حاسدانہ نظر سے دیکھتے رہین اورانکو محفوظ رکھین - میرے نزدیک اگر کوئی گورنمنٹ مسرفانہ
خلائق و دوستی کے اغراض کے لیے ہندوستان کی مالی حالت کو مخطور کردے تو سخت
اعتراض کی مورد ہوگی - لیکن کوئی گورنمنٹ جو بلا امتیاز خیرات دے دیکر لوگون کے رگ
وریشہ کو ضعیف اور انکی اپنے اوپر بھروسہ کرنیکی قوت کو زائل کردے تو وہ ایک پبلک
جرم کی مجرم ہوگی -

پس مجکو چند باتین بیان کرنے دیجیے جنکی وجہ سے ہمکو یہ خیال کرنے کی ترغیب ہوئی
کہ اس قسم کے خطرات بعید نہ تھے مین اس بات کو مقدمہ ابتدائی قرار دیتا ہون کہ ایام
قحط مین گورنمنٹ پر فرض یہ ہے کہ انسان کی جانون کو قحط سے محفوظ رکھے اور فاقہ کشی
یا غایت درجہ کی مصیبت کا انسداد کرے جس سے جان کو خطرہ ہو - بہ نسبت کسی اور
زمانہ کے کوئی گورنمنٹ ایسے وقت مین زیادہ تر اس امر کی ذمہ دار نہین بن سکتی کہ تمام
مصیبتون کا انسداد کردے یا بالکل ہر شخص کو خیرات دینے والی بن جاے - بے امتیازی
کے ساتھ پرائیوٹ طور پر خیرات دینا غلطی ہے کیونکہ بطور قاعدۂ کلیہ اسکا استعمال بیجا ہوتا ہے
لیکن اگر گورنمنٹ کی طرف سے بے امتیازی کے ساتھ خیرات دیجاے تو اُس سے بھی بدتر

ہے کیونکہ یہ امر قومی عادت کی بنیادون کو اُکھاڑ دیتا ہے۔ پس ہمنے کیا بات پائی ہے؟ مین نے لوگونکو یہ بیان کرتے دیکھا ہے کہ قحط کے کامون پر ایسا کوئی شخص نہین جاتا جسکو یہ خطرہ نہو کہ وہ فی الواقع بھوکون مرجائیگا۔ ہم بہت زور دیکر کہتے ہین کہ ایسا نہین ہے مین نے خود صدہا بلکہ ہزارہا اشخاص قحط کے کام پر دیکھے جو ایسی حالت احتیاج یا فاقہ کشی مین نتھے مین نے سُنا ہے کہ ایسے شخصون نے امداد قحط کو قبول کیا جو اپنی ساکھ کے ذریعہ سے بہ آسانی زیادہ اچھے زمانہ کے آنے تک اپنا کام چلالیجاتے مجکو ایسی صورتون کا حال بھی معلوم ہے جنہین امداد پانیوالے اشخاص نے تسلیم کیا کہ اُنھون نے اپنے کارہاے قحط کی مزدوری کا ایک حصہ بچالیا اور جنہین بعض گھرانون کے لوگ ملکر قحط کے کامون پر آئے اور اسقدر پیدا کرلیا کہ معمولی حالتون مین اتنا پیدا نکرسکتے۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ مجموعۂ قواعد قحط کی دفعہ ۶۷ کی رو سے جو درخواست امداد قحط کے لیے کیجاے وہ نامنظور نہین ہوسکتی اور اس سبب سے درخواست کی پذیرائی افسر مہتمم کی راے پر نہین بلکہ سائل کی حیا پر موقوف ہے۔ اس بارہ مین جو پرانے پیمانے پائے جاتے تھے وہ شکست ہوتے جاتے ہین جیسا کہ اُس اطلاع سے جو مجکو ہر طرف سے ہوتی رہتی ہے عیان ہے۔ بعض مقامات سے میرے سننے مین آیا ہے کہ گانوٗن کے مزدور صرف اس غرض سے قحط کے کامون پر چلے گئے کہ تردد ربیع کا زمانہ آنے تک کچھ شغل کیے جائین۔ دوسرے مقامات سے یہ سُنا گیا کہ وہان کمیشن قحط کے قواعد کے بموجب مزدوری کی ایسی شرح مقرر کی گئی جو مروجہ شرح بازار سے

بڑھگئی۔ ضلع خاندیش احاطہ بمبئی مین ہمارے سرکار کے جاری ہونیکے قبل ضروری
معلوم ہوا تھا کہ اقل تعداد اجرت مین پچیس ۲۵ فی صدی کی کمی کر دیجاے کسواسطے
کہ اکثر لوگون کو کام کرنے کی جانب اُسوقت تک مطلق ترغیب نہوگی جبتک کہ معمولی
شرح قائم رکھی جائیگی ضلع شولاپور احاطہ بمبئی مین مالکان اراضی کے ایک طبقہ نے
جسنے کبھی ایسا نہین کیا تھا امداد قبول کی اور منجملہ ساڑھے سات لاکھ آدمیون کے ایک
لاکھ آدمی اسوقت امداد پارہے ہین اور اگر یہی حالتین موسم سرما تک قائم رہین تو احتمال ہے
کہ تین لاکھ یعنے منجملہ کل آبادی کے چالیس ۴۰ فیصدی خیراتی مدد حاصل کرتے ہونگے۔
یہ ایک ایسی تعداد ہے جسکے بارہ مین مین کہ سکتا ہون کہ نہ تو ہندوستان اور نہ دنیا کے
کسی اور ملک مین کبھی اتنے آدمیون نے منجانب گورنمنٹ امداد پائی ہوگی۔ پھر اس
بات کا ثبوت کہ ہمارے آزمایشی کام زیادہ سخت نہین ہین یہ ہے کہ اموات کی شرح
بہت گھٹی ہوئی ہے اور بالعموم قحط زدہ آبادی کی حالت قابل اطمینان ہے مین خیال
کرتا ہون کہ ان سب باتون سے یہی نہین ظاہر ہوتا ہے کہ قحط حال اپنی نوعیت کے
اعتبار سے غیر معمولی ہے بلکہ منجانب گورنمنٹ اسکی سخت جانچ اور نگرانی ہونیکی ضرورت
بہت زیادہ ہے۔ مین اُن لوگون مین نہین ہون جنکے نزدیک امداد قحط کا کام ایک مقررہ علم
ہے۔ کمیشنون کی رپورٹین اور مجموعۂ قواعد جہانتک کہ وے تجربہ سابق کا نتیجہ ہین بہت
گران قدر ہین لیکن وہ بے عیب نہین ہین اور نہ میڈس اور ایرانیون کے سے قوانین
ہین۔ انتظام اعانت غربا کا قانون دنیا کے ہر ملک اور خود انگلستان

مین ابھی تک ایک آزمایشی حالت مین ہے کسی ملک اور کسی گورنمنٹ نے مابین خلایق دوستی اور انصاف کے اور امداد ضروری اور مفلس قرار دینے کے ابتک کوئی حد اوسط قطعی قرار نہین دی ہے میری حجت تو یہ ہے کہ ہم ہندوستان مین اپنی نجات کا راستہ پیدا کرنے کے لیے اُسیطرح ابھی تک مصروف ہین اور ہر جدید نازک حالت کے پیدا ہونے پر خاص اُس مرتبہ کے بنائے ہوئے قواعد پر عمل کرنا لازم ہے۔ مناسب ہے کہ وہ قواعد تجربہ سابق پر مبنی کیے جائین اور اگر اُنین کوئی غلطی ہو تو وہ غلطی سختی کی جانب مائل نہونے پائے لیکن اُن لازمی تعلقات کو جنپر سوسایٹی کی بنیاد قائم ہے ہرگز فراموش نکرنا چاہیے یعنے مالک اراضی کا فرض کاشتکار کے ساتھ۔ کاشتکار کا مزدور کے ساتھ۔ جماعت کا اُسکے افراد کے ساتھ۔ باپ کا اپنے خاندان کے ساتھ۔ اور کسی شخص کا اپنی ذات خاص کے ساتھ۔ پس اگر کسی ضرورت شدید کے زمانہ مین آپ عجلت کے ساتھ اُن تعلقات کی جگہ سلطنت کے فریضہ کو جو رعایا کے ساتھ ہے قائم کردین تو ذاتی ذمہ داری کے خیالات کو بالکل معدوم اور زراعت پیشہ سوسائٹی کی بنیاد کفایت شعاری کو نیست و نابود کردینگے۔

اب مجکو صرف دو ہی باتون کا بیان کرنا اور رہا ہے۔ مین اُس فراخ دلی کا اقرار کرنا چاہتا ہون جس سے ہندوستانی ریاستون نے (مین راجپوتانہ اور بعض ریاستہائے وسط ہند کی جانب بالتخصیص اشارہ کرتا ہون) خشک سالی اور قحط کے بارہ مین اپنے فرایض کی اُس توضیح کو قبول کیا جو گورنمنٹ ہند نے کی تھی اور جو بہ نسبت سابق کے

خاصکر اُن ریاستون مین زیادہ تر وسیع اور مجبور کن تھی۔ ہمنے اپنے افسر مستعار دیکر اور اپنے
کاملین فن کی مشورت دینے کی خواہش ظاہر کر کے حتی الامکان اُنکو بہت مدد دی۔
لیکن رؤسائے ریاست یا درباروں نے آپ بھی اپنی مدد کی اور بڑی قابلیت سے
ساتھ اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ اس بات کا حق رکھتے ہین کہ اُنکی رعایا اُنسے
اُلفت کرے ثانیاً اور بالآخر مین اس ملک کی پبلک اور اخبارات سے درحالیکہ اُنھون
نے معترضانہ پہلو اختیار کیا ہو یہ کہنا چاہتا ہون کہ وہ اسبات کو یاد رکھین کہ ہندوستان
کے غربا کو فاقہ کشی سے نجات دینے اور اُنکی جانون کو بچانے کے لیے برٹش افسر خوشی
سے اپنی جانین فدا کر دیتے ہین۔ جب مین جبل پور مین تھا اور بعد اُسکے ناگ پور مین آیا
تو مین نے انگلش افسرون کے بے شان و شکوہ لوح مزار دیکھے جو ۱۸۹۶-۹۷ء کے
گذشتہ قحط مین ہلاک ہوئے تھے یہ لوگ میدان جنگ مین نہین مرے نہ اُنکے سینون
پر کوئی تمغہ تھا نہ اُنکے جنازہ کے اُٹھتے وقت کوئی باجہ بجتا تھا۔ اُنھون نے ہندوستان
کے مصیبت زدہ اور محتاجون کی خدمت کرتے کرتے شکستہ بدن ہوکر سادہ طور پر چپکے
سے اپنی جان دیدی اور اُنکو اس عالم مین نہین بلکہ اور ہی عالم مین اپنی خدمات کا
صلہ ضرور ملیگا۔ ابھی گذشتہ ہفتہ کی بات ہے کہ کلکتہ اسپتال مین ایک انگلش افسر
داخل ہوا جسکی تندرستی اور ہاتھ پیرون نے جواب دیدیا تھا اُسنے سوا اسکے اور
کچھ نہین کیا تھا کہ ممالک متوسطہ مین قحط کا کام کرتے کرتے اپنے بدن کو گھلا ڈالا تھا
مین ان جانبازی کے واقعات مین مبالغہ کرنا نہین چاہتا۔ انگلش لوگ ہر جگہ اور

بلا تامل جان پر کھیلجاتے ہین اور گورنمنٹ ہند بھی اپنی مستعدی اور دلسوزی مین اپنے ماتحتون سے پست نہین رہتی - لیکن یہ مناسب نہین ہے کہ تنگدلی خواہ منافقت کا کوئی کلمہ کہکر ہماری کوششین کمزور کردیجائین - یہ نازک حالت ایسی ہے جس مین اُن تمام لوگون کی خیرخواہانہ اور گرمجوشانہ اعانت مطلوب ہے جو ہندوستان سے محبت رکھتے ہین اور وہ بہ نسبت کسی شاہنشاہی جنگ کے کم مطلوب نہین ہے اور مہینون کی آزمایش کا کام جو اس وقت ہمارے روبرو پیش ہے اُس مین منجانب گورنمنٹ ہند مین بلا تامل اس اعانت کے لیے استغاثہ کرتا ہون -

ہندوستان کے قدیم یادگار

۷ فروری ۱۹۰۰ء

[ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کا سالانہ جلسہ ۷ - فروری روز چہارشنبہ کی شام کو سوسائٹی مذکور کے کمرون کے اندر شہر کلکتہ محلہ پارک اسٹریٹ مین منعقد ہوا - مسٹر ایچ - ایچ - رزلی صاحب سی - آئی - ای - پریسیڈنٹ سوسائٹی موصوف صدرنشین تھے - ممبران واحباب کا بہت بڑا مجمع تھا اور بہت سی لیڈیان بھی موجود تھین - ہز اکسلنسی ویسرائے بہادر اور لیڈی کرزن صاحبہ ۱۰ بجے کے تھوڑی دیر بعد داخل ہوے اور مسٹر رزلی صاحب اور میجر الکاک صاحب و دیگر عہدہ داران سوسائٹی نے آپ کا استقبال کیا اسکے بعد افسرون کا انتخاب ہوا ہز آنر سرجان وڈبرن صاحب سال آیندہ کے لیے پریسیڈنٹ اور مسٹر رزلی صاحب وایس پریسیڈنٹ مقرر ہوے -

اسکے بعد مسٹر رزلی صاحب نے بحیثیت پریسیڈنٹ تقریر کی اور بعد ازان ہز اکسلنسی ویسرائے نے جلسے استادہ ہونے پر نعرہ ہاے تحسین بلند ہوے یہ تقریر ارشاد فرمائی -]

لیڈی صاحبات اور صاحبان جلسہ - مجکو امید ہے کہ اگر مین سوسائٹی ہذا سے مخاطب ہوتے وقت اس امر کی نسبت کہ قدیم عمارات ہندوستان کے بارہ مین گورنمنٹ کا فرض کیا ہے کچھ راے ظاہر کرون تو نامناسب نہوگا مین یقین کرتا ہون کہ آجکل کے زمانہ مین بھی جب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ لوگون کو طالب علمی کا وقت نہین ملتا اور آزادانہ مطالعہ کتب یا تحقیق کا رواج ہندوستان مین کم ہوگیا ہے ایشیاٹک

سوسائٹی بنگال کا اب تک تحقیق آثار سلف کے بارہ مین وہی ذوق وشوق قائم ہے جسکا ثبوت اکثر مقامات پر اُسکے ابتدائی مطبوعات مین ملتا ہے اور جسکو اُسکے نہایت نامی ممبرون مین سے بہت سے لوگون نے ترقی دی تھی۔ فی الواقع اگر کسی مقام پر یہ امر جائز ہوسکتا ہے کہ موجودہ نسل کے لوگون سے ایک ایسے بحث کی یاددہانی کیجاے جسکی جانب آپ لوگون کے ابتدائی رہبر نہایت مصروفیت کے ساتھ متوجہ رہے اور جس سے آجکل کے ضیق فرصت کے زمانہ مین بھی ہر نازک خیال شخص کو دلچسپی ہوگی تو وہ مقام یہی ہے جہان بڑے بڑے علما اور نامور طلبا کی یادگارین موجود ہین اور ان لوگونکے عاقلانہ اقوال اکثر سُننے مین آئے ہین۔

اپنے دورۂ حال کے اثنا مین جب مین نے ہندوستان کے بعض نہایت ہی مشہور مقامات اور خوشنما یا تاریخی عمارات کا معائنہ کیا تو مین نے چند مرتبہ میونسپل اڈرسون کے جواب مین بیان کیا کہ مین قدیم یادگارون کا محفوظ رکھنا منجملہ مقدم فرائض گورنمنٹ کے سمجھتا ہون ہم لوگون کو ایک فرض اپنے پیش رو اشخاص اور نیز اپنے معاصرین اور اپنے بعد آنے والون کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ بلکہ آخر الذکر دو طبقون کی نسبت ہمارا جو فریضہ ہے وہ خود ہی اس امر کے اعتراف کا متقاضی ہے کہ ہم طبقہ مقدم الذکر کے مدیون ہین کیونکہ پیشتر زمانہ سے جو امور ہمکو وصیتاً ملے ہین ہم اُنکے اپنے زمانہ کے لیے تحویلدار ہین اور اگر ہماری غفلت کی وجہ سے آیندہ آنے والی نسل اُن فوائد کے حاصل کرنے مین قاصر رہی جنسے متمتع ہونے کا استحقاق ہمکو بخشا گیا ہے تو وہ

واجبی طور سے ہمکو الزام دینگے - علاوہ برین آیندہ نسل کے لوگون سے کیونکر ہم اس
بات کی امید کر سکتے ہین کہ وہ ہمارے زمانہ کی عمارات کی کوئی منزلت کرینگے (اگر فی الواقع
اس قابل کوئی عمارت ہوئی بھی) تاوقتیکہ ہم اپنے پیشرو لوگون کی صنعتون کی قدر
کرنے کے باب مین اُسی قسم کی قدردانی ظاہر نکرین یہ ذمہ داری جسکو منجانب گورنمنٹ مین
بیان اور قبول کرتا ہون بہ نسبت بہتیرے یورپین ملکون کے ہندوستان مین اور بھی
زیادہ پابندی کے لائق پائی جاتی ہے - وہان پرائیوٹ دولت اس جائداد کے حاصل
یا محفوظ کرنے کے لیے بافراط بہم پہونچ سکتی ہے جو اکثر صورتون مین پرائیوٹ ملکیت ہوتی
ہے - کارپوریشن اور سوسائیٹیان اور اوقاف اور سرمایہ جات امانت اس قسم کے
بہت سے وسائل مہیا رہتے ہین جو گورنمنٹ کو اُسکی ذمہ داری کے ایک بہت بڑے
حصہ سے سبکدوش کردیتے ہین - تاریخی عمارتین عالیشان معابد اور بیشمار صنعتون کے
کام ایسے اسباب شہرت سے وابستہ رہتے ہین جو اُنکو کسیقدر بےادبی کے خطرے
یا زوال کی دستبرد سے بچا لیتے ہین - یہان تمام باتین مختلف ہین - ہندوستان معدوم شاہی
خاندانون فراموش شدہ فرمانروایون اور مظلوم بلکہ بعض اوقات ذلت رسیدہ مذہبون
کے نمودار تاریخی واقعات سے ستتر ہے - یہ یادگار زیادہ تر برٹش عملداری اور گورنمنٹ
کی ملوکہ زمین مین ہین گو مستثنیات کی نمودار مثالین پائی جاتی ہین - اُنمین سے اکثر
یادگار دور دراز گوشون کے مقامات مین ہین اور گرم آب وہوا اور افراط نباتات اور
اکثر مقامی اور جاہل باشندون کی (جو قدیم عمارت کو اپنی آسایش کے لیے ایک جدید

عمارت بلا صرف بنا لینے کا ذریعہ سمجھتے ہین) شفقہ دست برد سے ویران ہو رہے ہین۔
گورنمنٹ ہند کی خاص ذمہ داری کے وجوہ ان تمام باتون سے ظاہر ہوتے ہین۔ اگر کوئی
شخص ایسا ہو جو مجھسے کہے کہ ایک عیسائی گورنمنٹ پر ہرگز فرض نہین ہے کہ بت پرستانہ
صنائع کے یادگارون یا غیر مذہب کے مقدس مکانون کو محفوظ رکھے تو مین ایسے
شخص سے بحث کرنے کے لیے توقف نہین کرسکتا ہنر اور خوبی اور اُس ادب کو جو اُن
سب باتون کے باعث سے کیا جاتا ہے جنسے انسان مین ذہانت آئی ہو یا انسانی عقل
کا القا ہوا ہو کسی خاص مذہب سے کوئی علاقہ نہین ہے اور جہانتک کہ اُنکو دائرۂ مذہب
سے تعلق ہے وہ تمام مخلوق انسانی کے مشترک مذہب مین داخل ہین۔ اس نظر سے
دیکھنے مین برہمنون کا پہاڑی مندر وہی حیثیت رکھتا ہے جو بودھ لوگون کے وہارے
کی ہے اور مسلمانون کی مسجد کی وہی حیثیت ہے جو عیسائیون کے گرجہ گھر کی ہے۔
ضروریات صنعت کے اعتبار سے ایک خود مختار فرمانروا کے مقبرہ اور ایک ولی
کے مزار کے مابین امتیاز قائم کرنے کا کوئی اصول نہین ہے ہمکو الہیات کے مسائل
متنازعہ پر نظر نہ کرنا چاہیے بلکہ جن خاص معیارون پر ہم کو نظر ڈالنا چاہیے وہ یہ ہین کہ کیا شے
خوبصورت اور کیا شے یادگار تاریخی ہے اور زمانہ گذشتہ کے نقاب کو کیا شے اُلٹتی اور اُسکے معمون کے
حل کرنے مین ہمکو مدد دیتی ہے۔ اس بڑے انکشافات کے زمانہ مین بھی قدیم تاریخ کا
ایک بہت بڑا حصہ ابتک محض قیاسات پر مبنی ہے۔ اُسکے متفرق پارچہ صرف اہل علم
کی کوششون اور تحقیق کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ پیوستہ کیے جا رہے ہین۔ لیکن ان باتون

کے پتے ہر ہر جگہ مدفون شہروں اور کتبات مین جو پڑھنے مین نہین آئے ہین اور اتفاقیہ طور پر ہاتھ مین آئے ہوئے سکہ جات اور گرتے ہوئے ستونون اور پنسل سے لکھے ہوئے پتھر کی پٹیون مین ہمارے لیے موجود ہین - یہ سب چیزین ایسے تاریخی واقعات کو مہیا کرتی ہین جنکے ذریعہ سے ہم تواریخ سلف کو ازسرنو تالیف کرسکتے ہین اور گئے گزرے زمانہ کے علم اخلاق وعلم انشا وادب وسیاست مدن وصنائع وحرف کا احیا کرسکتے ہین شام یا مصر بلکہ ابتدائی زمانہ کی یورپین یادگارون کی قدامت کے مقابلہ مین بھی ہندوستان کی اکثر یادگارون کا زمانہ کچھ زیادہ بعید نہین ہے مین اس امر کو بقید شرط تصیح بیان کرتا ہون لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ہندوستان مین سنگی نقاشی کا سب سے زیادہ قدیم یادگار ساپخی کا گنبد ہے جسکا بہت بڑا حصہ شاید سنہ عیسوی کے قبل تیسری صدی کے وسط سے زائد زمانہ کا قرار دیا نہین جاسکتا گو ممکن ہے کہ گنبد اس سے زیادہ قدیم زمانہ کا ہو - یہ وہ زمانہ ہے جب چالڈیا اور نینوا کی محلسرائین اور مصر کے مینار اور چٹانون پر بنی ہوئی قبرین ہزارہا برس کی ہوچکی ہونگی - ہندوستان مین کوئی عمارت پارتھینن واقع اتھنس کے زمانہ کی نہین ہے اور زیادہ تر عمارتین کولیسئم واقع روم کے مقابلہ مین بہت ہی کم زمانہ کی ہین - ہندوستان مین مسلمانون کی عمارات کا بڑا زمانہ شروع ہونے کے قبل انگلستان اور مغربی یورپ کے تمام نارمن اور اکثر گاتھک کلیسا بن چکے تھے - دہلی کی قطب مینار جو اس ملک مین مسلمانون کے قدیم عمارات مین سے نہایت ہی نفیس عمارت ہے وسٹ منسٹر ہال لندن کی تعمیر کے بعد

ایک صدی کے اندر کی بنی ہوئی ہے اور ہم لوگ وسٹ منسٹر ہال کو ایک قدیم یادگار قرار نہین دیتے ہین۔ دہلی آگرہ اور لاہور مین بعد کو عربون کے طرز عمارت کی جو شاندار عمارتین بنی ہین اُنکی کیفیت یہ ہے کہ آکسفورڈ اور کیمبرج کالج کو جنکی نسبت ہمارا خیال ہے کہ ایک زوال رسیدہ عمارتی عہد کے یہ سب سے پچھلے نمونہ تھے اُسوقت جب اکبر اور شاہجہان کے معماران ان عمارتون کو بنوا رہے تھے بنے ہوے ایک زمانہ گزر چکا تھا اور تاج محل تورین صاحب کی تعمیر جدید سینٹ پال سے صرف ایک پشت پیشتر کا ہے

ہندوستان کی اکثر اشیاے قدیمہ مین (یا بہر حال اُن اشیا مین جو مسلمانون کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہین) ایک خاص بات یہ پائی جاتی ہے کہ وہ خاص ملک کی صناعی یا ہندوستانی طرز عمارت کو ظاہر نہین کرتی ہین۔ وہ بیرونی ملکون کی باتین ہین جو سلسلہ وار فاتحان ملک کے ساتھ آآکر رواج پذیر ہوئین جو فن عمارت کے متعلق ایران اور وسط ایشیا اور عرب و افغانستان مین اپنا سبق حاصل کر چکے تھے۔ ایک ہزار برس سے پیشتر غیر ملکونکی طرز عمارت کا اثر بعض اقسام کی ہندوستانی عمارات پر کچھ کم نہین پڑا تھا گو وہ زیادہ بے ثبات تھا۔ مین یونانی طرز عمارت کے نمونونکا حوالہ دیتا ہون جنکا استخراج اُن یونانی بلخی سلطنتون کے طرز عمارت سے کیا گیا تھا جنکی بنیاد فتوحات اسکندری کے باقی ماندہ آثار پر قائم کی گئی تھی اور جنھون نے شمالی مغربی ہندوستان اور پنجاب کی صنعت اور سنگتراشی پر سنہ عیسوی کے پیشتر کی چند صدیون مین بہت گہرا اثر ڈالا تھا۔ بااینہمہ ہندوستان کی سنگ تراشی کا کام یا ہندوستانی عمارتین اس وجہ سے کہ وہ ایک غیر ملکی اثر کو ظاہر

کرتی ہین یا یہ کہیے کہ اُنکی ابتدا ممالک غیر سے ہوئی ہے ہمارے لیے کچھ کم نہین بلکہ بہت
زیادہ دلچسپ ہین کیونکہ ہم لوگ خود ایک زمانۂ مابعد مین لیکن اُسی حیثیت سے ہندوستان
مین آئے اور ہمکو اُنکی غیر ہندوستانی طرزون مین اُن صورتون کی ایک یادگار نظر آسکتی
ہے جنکو ہم یوروپ مین جان چکے ہین اور دونون کی مشابہت کے لیے ایک نشانی
پا سکتے ہین جس سے ہمکو ہماری تاریخ تحقیقات آثار سلف نے واقف کردیا ہے۔ حقیقت
یہ ہے کہ ہماری سی ایک قوم جو خود اجنبی ہے اس بات کے لیے کہین زیادہ موزون
ہے کہ بلا رورعایت سرگرمی کے ساتھ مختلف زمانون اور بعض اوقات مختلف عقیدون
کے آثار قدیمہ کو بہ نسبت اسکے کہ جنگ جو اقوام یا متناقض مذہبون کے معتقدون کی
اولاد سے اس بات کی اُمید ہوسکتی ہے زیادہ تر محفوظ رکھے۔ ہمارے نزدیک حفظِ آثار
سلف اور تحقیق تاریخی اور قدرِ صنعت کے اعتبار سے ہندوؤن اور مسلمانون اور بودھ
اور برہمنون اور جین لوگون کے آثار قدیمہ بدرجۂ مساوی دلچسپ و محترم ہین۔ یہ بات
نہین ہے کہ ایک قسم کے آثار زیادہ تیز اور دوسری قسم کے آثار بہت ہی دھیما شوق
پیدا کرتے ہون۔ ہر ایک انسانی خاندان کی ایک ایک شاخ کی شان و عظمت یا مذہب
کو ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک سے تاریخ ہندوستان کے ایک ایک باب کا تکملہ ہوتا ہے۔ ہر ایک
اُس ترکہ کا ایک حصہ ہے جو کارکنان قضا و قدر نے فرمانروا وقت کے ہاتھ مین سپرد کیا ہے
باوصف اِسکے کہ ہندوستان کے عمارتی یادگار مثل دیوہرون اور مندرون
اور محلسراؤن اور قلعون اور قبرون کے تاریخ فن عمارت مین بہت زیادہ قدیم زمانہ

کے نہون اور منجملہ اُن عمارتون کے جو بخوبی مشہور ہین اور جنکے دیکھنے کو لوگ آیا کرتے
ہین اگر انکی زیادہ تعداد ایسی عمارتون سے نہ شامل ہو جنکی اصلیت دیسی ثابت ہو تو بھی
یہ سچ ہے کہ ہندوستان کے محققین آثار قدیمہ کے کامون کا ایک بہت بڑا حصہ آیندہ
یہی ہوگا کہ خالص ہندوستانی آثار باقی ماندہ کی جانچ اور تحقیق کیجاے اور اُسکے لیے
قدیم زمانہ کے ٹیلے کھود ڈالے جائین پرانے ہندوستانی شہر کھدوا ے جائین اور قدیم
کتبات کی نقل کیجاے اور وہ پڑھے جائین۔ تاریخ ہند کے پچھلے صفحات کا حال ہمکو
معلوم ہے اور اُنکو تمام لوگ پڑھ سکتے ہین۔ لیکن ابتدائی ابواب پر روایات اور حکایات
کے معمون کا ایک سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے جسکے کونے ہمنے صرف آہستہ آہستہ اُٹھانا
شروع کیے ہین۔ گورنمنٹ کا یہ فرض بھی کچھ کم نہین ہے۔ جسطرح تحقیق کے کام
کے ساتھ آثار قدیمہ کے محفوظ رکھنے کا کام لازم ہے اُسیطرح تحقیق کا کام بھی کتبات
کے معنے دریافت کرنے کے کام کے ساتھ لازم ہے۔ یہ سب تحقیق آثار سلف کے
ہر سائنٹفک اسکیم کے مرتب اجزا ہین مین اُن لوگون مین نہین ہون جو خیال کرتے
ہین کہ گورنمنٹ ایک کی سرپرستی اور دوسرے سے استغنا کر سکتی ہے۔ میرے نزدیک
تو کھودنا اور دریافت کرنا اور اقسام مین ترتیب دینا اور از سر نو بنانا اور بیان کرنا اور
دکتبات کا) نقل کرنا اور معنی دریافت کرنا اور خبرگیری کرنا اور محفوظ رکھنا یہ سب امور
بدرجہ مساوی ہمارے فرائض مین داخل ہین۔ کسی شے کے حالت اصلی پر قائم
کرنے کے بارہ مین تو مین اس موقع پر ذکر نہین کر سکتا ہون کیونکہ صحیح طور سے اور

اُستادانہ کاریگری کے ساتھ کسی عمارت کو اصلی حالت پر لانے کے اصول بہت تفصیلی بیان چاہتے ہین اور اس شام کی صحبت مین اُسکا وقت نہین ہے۔ لیکن جو کچھ مین نے بیان کیا ہے اُس سے ظاہر ہو جائیگا کہ گورنمنٹ کی ذمہ داریون کے بارہ مین میرا خیال تنگ نہین ہے اور میرے اندازہ مین جو کام کرنے کو ہے بہت زیادہ ہے۔

اب اگر یہ سوال کیا جاے کہ برٹش گورنمنٹ نے اپنے کام کو اس وقت تک کسطرح انجام دیا اور اب کس طرح پر انجام دے رہی ہے تو اسکا کیا جواب دیا جائیگا مین بطور مقدمۂ ابتدائی یہ کہہ سکتا ہون کہ اگر جواب ناموافق ہو (اور مین ابھی اس بات کی جانچ کرونگا) تو نتیجہ سوا اسکے اور کچھ نہین ہوگا کہ ایک غیر منقطع تاریخی زنجیر مین ہم ایک کڑی اور جوڑتے ہونگے۔ ہر ایک یا قریب قریب ہر ایک مذہب نے جو یکے بعد دیگرے اس ملک مین داخل ہوا یا پھیلا بصرف اپنے رقیب کے جسکو اُسنے تخت سے اُتارا اپنی ہی گرمجوشی کو قائم رکھا ہے۔ جسوقت برہمن لوگ الورا مین گئے تو اُنھون نے چٹان کے اندر کھدے ہوے مندرون اور دالانون مین جو بودھون کی بنائی ہوئی تصویرین بنی تھین اُن سب کو توڑ پھوڑ ڈالا جب قطب الدین نے اُس عالیشان مسجد کو جو قطب مینار کے بازو پر ہے بنانا شروع کیا اور التمش نے اسکی تعمیر جاری رکھی تو ہندو مندرون کو غارت کر کے اُن کے مصالح سے وہ عمارت بنائی تھی اور جب اُسکو اپنے خاص مقصد کے لیے کام مین لائے تو جین مذہب کی ننگی مورتونکو احتیاط سے

ساتھ بدنما یا خراب خستہ کرڈالا۔ کون سا حصہ ہندوستان کا ہے جو اس امر کا شاہد نہین ہے کہ اورنگ زیب بت شکن اعظم نے کیا کیا جاہلانہ اور وحشیانہ حرکتین صنعتی یادگارون کے معدوم کرنے مین بے دردی سے کی تھین ؟ ۔ اورنگ زیب نے جو بڑی مسجد مع اُسکے مخروطی منارون کے بنوائی ہے جو بنارس مین دریا کے سامنے سب سے زیادہ نمودار ہین اُنکی تعریف کرتے وقت ہم مین سے کتنے لوگون کو یاد آتا ہوگا کہ اُسنے علہ بہم پہونچانے اور زمین کی گنجایش نکالنے کے لیے ہندوون کے متبرک مندر بشیشر جی کو مسمار کرا ڈالا تھا۔ نادرشاہ نے اپنی حملہ آوری ہندوستان کے مختصر زمانہ مین جسقدر غارتی کرڈالی غالباً اتنے عرصۂ قلیل مین اتنی غارتی کبھی نہ ہوئی ہوگی — جب مرہٹہ فاتحون نے شمالی ہندوستان کو تاخت و تاراج کیا تو اُنھون نے بڑی بڑی اور بے ادبی کے ساتھ تخریب اور پامالی کی ۔جسوقت رنجیت سنگھ نے امرت سر مین طلائی مندر تعمیر کرایا تو دھوم دھام سے اسلامی عمارات اور مساجد کو ڈھا ڈالا۔ بلکہ شاہی خاندانون نے اپنے ہی خاندان والون کو اور مذہبون نے اپنے ہی معابد کو نہ چھوڑا اگر کسی دارالسلطنت یا قلعہ یا مقدس مقام کی تکمیل بنوانیوالے کی زندگی مین نہوئی تو اس بات کی ذرا بھی امید نہ ہوتی تھی کہ اُسکا جانشین اور وارث اُسکو پورا کردیگا بلکہ اس بات کی اچھی طرح سے امید ہوتی تھی کہ وہ اسکو منہدم کردیگا۔ مضافات دہلی ویران شہرون اور منہدم کی ہوئی قبرون کے ایک جنگل سے شامل ہے ۔ہندو ہو یا مغل یا پٹھان ہر نئے فاتح نے گویا فوج کشی

کر کے اسی امر کا ارادہ کیا کہ اپنے پیشرو کی گور پر اپنا نام ابدتک قائم رکھے۔ایک زیادہ تر
پُرامن زمانہ مین شاہنشاہ اکبر نے دار السلطنت کو دہلی سے آگرہ مین منتقل کیا اور بعد
ازان فتح پور سیکری کو نئے دار الصدر کے طور پر آباد کرایا جسکو اُسکے جانشین نے چھوڑ
دیا۔جہانگیر کبھی دہلی اور کبھی آگرہ مین رہا لیکن لاہور کو دونون پر ترجیح دیا کیا۔شاہجہان
نے آگرہ کو بڑی رونق دی اور بعد اُسکے یہ سوچتا رہا کہ قطعی طور سے دہلی کو واپس آئے
اورنگ زیب نے دکن کی جانب کوچ کر کے ایک اور دار السلطنت کو آباد کرایا
اور جو خلد اری اب حیدرآباد کہلاتی ہے اسی کے ایک مقام مین مدفون ہوا
یہ متواتر تبدیلیان جو خود مختار بادشاہ کی حرص و ہوا کے سوا اور کچھ نہین ظاہر کرتین
عمارات کی تکمیل اور علی الاتصال قائم رہنے کے حق مین مُضر ہی تھین۔خوش قسمتی سے
برٹش گورنمنٹ مذہبی تعصب خواہ مضطربانہ خود نمائی خواہ خاندانی اور ذاتی مشیخت اِن مین
سے کسی امر کی طرف میلان نہین رکھتی لیکن جسقدر کہ اس قسم کے امور برٹش گورنمنٹ
کی تحریص کے باعث نہین ہوئے اُسیقدر اُسکی ذمہ داری بھی ایک نیا زمانہ شروع
کرنے اور سب کے خزانون کا وہ بُردبارانہ اور روشن ضمیرانہ ادب کرنے کے لیے
بڑھی ہوئی ہے جو منجملہ اُن اصل سبقون کے ہے جنکی تعلیم ملک مغرب ملک مشرق کو دے سکتا ہے
مثل دیگر امور کے تحقیق آثار سلف کے متعلق بھی اشخاص منفرد کی کوشش اور
پرائیوٹ گرمجوشی نے گورنمنٹ ہند کے لیے اُسکے فریضہ کی ابتدائی مثال قائم
کردی ہے اور صرف آہستہ آہستہ اور بتدریج گورنمنٹ موصوف جو تمام اوقات

اور موسمون مین سست رفتار رہا کرتی ہے اپنے کام سے بیدار ہوئی۔ آثار سلف
کے متعلق ابتدا مین جو تحقیقاتین اس سوسائٹی کے بانیون اور رہبرون یعنے
جونس صاحب کول بروک صاحب۔ ولسن صاحب۔ اور پرنسپ صاحب اور
بہت سے عقیل اور قابل التعظیم بزرگون نے کین وہ محض علمی طور کی تھین۔
انمین جو کام ہوا وہ صرف حروف تہجی کا از سر نو قرار دینا قلمی مسودات کا ترجمہ کرنا اور
کتبات کا دریافت کر کے پڑھنا تھا اُس زمانہ مین علم سنسکرت کا عالم بننے پر علما کی
توجہ مائل تھی۔ ان لوگون نے جسطرح کی محنت کی اُسکی کیفیت اس امر سے ظاہر
ہوسکتی ہے کہ حد سے زیادہ کام کرنے کی وجہ سے پرنسپ صاحب اور کیٹیو صاحب
دونون چالیس چالیس برس کی عمر مین مر گئے۔ بعد اُسکے عمارات اور یادگارون
کی تحقیقات کا زمانہ آیا قلم کے ساتھ پھاوڑے سے بھی کام لیا جانے لگا اور ہندوستان
مین جو جو قیمتی مضامین پتھرون وغیرہ پر لکھے تھے اور اُنکی تحقیق نہین ہوئی تھی
یکے بعد دیگرے تشریحات اور نقشہ کشی اور مصوری اور نقاشی اور زمانہ مابعد مین
عکسی تصویرون اور ڈھالی ہوئی چیزون کے ذریعہ سے بتدریج یورپین نگاہون
پر اُنکا حال منکشف ہوتا گیا۔ اس پشت کے محققون اور مولفون مین دو نام خاص
عزت کے مستحق ہین یعنے ایک تو جیمس فرگسن صاحب جنکی سب سے ابتدائی کتاب
سنہ ۱۸۴۵ع مین چھپی تھی اور جنھون نے اول اول ہندوستانی طرز عمارت کا امتحان
ایک عالمانہ بنیاد پر قائم کیا تھا۔ اور دوسرے صاحب سرالے کننگھم صاحب

هین جو اُس زمانہ کے چند ہی برس بعد حکیمانہ اصولون کی بنیاد پر بھلسہ کی
یادگارون کے کھُدوانے مین مصروف تھے۔ ان دونون صاحبون اور اسی
طرح کے دوسرے اشخاص نے اسی میدان تحقیق مین اس قدر کام کیا جسکی
تعریف نہین ہوسکتی لیکن وہ کام اس سے کہین بھاری تھا کہ ایک شخص اپنی منفرد
کوشش سے کرسکے اور اس کام کا بہت بڑا حصہ بقاعدہ اورادھورا اور ناقص رہگیا
اس اثنا مین گورنمنٹ ہند کو ایک نئی شاہنشاہی سلطنت کی بنیاد قائم کرنے
اور اُسکی سرحدات کو وسعت دینے سے تعلق رہا اور قدیم سلطنتون کے آثار پر بہت
کم توجہ کرسکی۔ وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی گورنر جنرل نے نہایت خاص طور کی
روشن ضمیری یا فیاضی کی اُمنگ مین تھوڑا سا روپیہ اس بات کے لیے بچا دیا کہ گاہے
گاہے بعض قدیم یادگارون کی مرمت کردیجائے لارڈ منٹو صاحب نے روضہ
تاج محل کی مرمت کرنے کے لیئے ایک کمیٹی مقرر کی۔ لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے
فتح پور سیکری اور سکندرے کی قدیم عمارات کی مرمت کا حکم دیا۔ لارڈ ایمہرسٹ
صاحب نے قطب مینار کی کچھ درستی کرانے کا ارادہ کیا۔ لارڈ ہارڈنگ صاحب
نے صاحبان کورٹ آف ڈائرکٹرس کو ترغیب دیکر بعض خاص خاص آثار قدیمہ
ہندوستان کی جانچ اور نقشہ بنانے اور ضبط حالات کے انتظامات کی منظوری
کرائی۔ لیکن اِن درماندہ کرنے والی کوششون کا بہ نسبت اُسکے کہ چند نقشہ کھینچ کر
تیار ہو گئے اور بعض مقامات پر بعض عمارات کی جا بجا سے مرمت ہوگئی کچھ تھوڑا سا

زیادہ نتیجہ پیدا ہوا جو واقعات کہ وقتاً نوقتاً ظہور مین آے اُن سے ثابت کیا جاسکتا ہے
کہ اس بارہ مین کس قدر کم جوش پیدا ہوا تھا اور سرکاری افسرون مین بھی شایقین صنعت
پر وحشیانہ خیال کے لوگ کس شدت سے غالب تھے۔ لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب
کے زمانہ مین قریب تھا کہ روضۂ تاج محل کھود ڈالا جاے اور اُسکے سنگ مرمر کے
دام سیدھے کیے جائین۔ اُنھین گورنر جنرل نے شاہجہان کے محلسراے آگرہ کے
حمام کے سنگ مرمر نیلام کرا ڈالے جنکو لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے تحفۂ شاہ جارج
چہارم کی خدمت مین بھیجنے کے لیے کھدوایا تھا لیکن کسی نہ کسی وجہ سے وہ روانہ
نہو سکے۔ اسی عہد مین ایک تجویز یہ بھی قرار پائی تھی کہ باغات سکندرہ کا پٹہ اکزیکیوٹو
انجینیر آگرہ کو لکھدیا جاوے تاکہ وہ اسمین پر منفعت کاشت کرین غدر کے بعد
۱۸۵۷ء مین بڑی سنجیدگی کے ساتھ یہ بات قرار دی گئی تھی کہ جامع مسجد دہلی جو
دنیا بھر مین سب سے عمدہ اور عبادت گاہ ہے منہدم کر دی جاے مگر صرف
سر جان لارنس صاحب کی وجہ سے بچ گئی۔ ۱۸۶۷ء مین اسی مدبر نے سانچی کے
دیوہرے کے عظیم الشان پھاٹکونکے اُکھیڑنے کو کامیابی کے ساتھ روکا مین نے ایک
اسلامی ستون کا حال پڑھا ہے جو چھ سو برس سے زیادہ کا علیگڈھ مین تھا اور جو
صرف اِس غرض سے کھدوا ڈالا گیا کہ بعض میونسپل اصلاحات اور چند بنیون کی
دکانون کی گنجائش نکل آئے مگر یہ دکانین بن جانے کے بعد بھی کبھی کرایہ پر نہین اٹھین
اجمیر مین ہندو مسلمانون کی جو نفیس عبادت گاہ بنی ہے اُسکے بعض نقشی سنگی ستونون

کو ایک گرمجوش افسر نے صرف ایک مبارکباد کا پھاٹک جسکے اندر سے ہوکر
وایسرائے عہد گزرنے والے تھے تیار کرانے کے لیے کھدوا ڈالا۔ سرجمیس
فرگسن صاحب کی کتابون مین بارک بنانے والون اور فوجی انجنیرون کے خلاف
پرجوش مخالفت کا ایک لہجہ اول سے آخر تک پایا جاتا ہے۔ مجکو اس امر کا اعتراف
کرنا لازم ہے کہ میرے خیال مین یہ لوگ بہت ہی سخت گنہگار تھے اور گو اُنکے
اختیارات اب بہت کم کردیے گئے ہین لیکن اب بھی وہ سخت گناہ کرنیوالے
ہین۔ گوالیار مین پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر برٹش سپاہیون کی بارکون پر نظر کیجیے اور
وہان قلعہ کی محلسرائے مین اُنکے رہنے سے جو علامتین بن گئی ہین اور ابھی تک
بالکل مٹنے نہین پائی ہین اُنکو دیکھ لیجیے۔ دہلی کے ہدایت نامجات مسافران کو
پڑھیے تو معلوم ہو کہ شاہجہان کے کمرون اور ایوانون اور باغات مین جو پریون
کے سے مکان ہین فوجی بارکون طعام گاہون اور شراب خانون کے قایم کرنیکے
لیے کیا کیا غضب کیا ہے۔ ابھی تیس برس بھی نہوے ہونگے جب کچھ فوجی ڈاکٹرون
نے گورنمنٹ ہند سے درخواست کی تھی کہ قلعۂ دہلی کی فصیلین فوجی تندرستی کی اصلاح
کی غرض سے گرادی جائین اور اس کارروائی کے عمل مین لانے سے صرف
اُسوقت باز رہے جب طبی مسئلہ دانون کے ایک مخالف گروہ نے میدان مین آکر
اسبات پر زور دیا کہ وہی فصیلین قائم رکھی جائین تا کہ ملیریا بخار اندر نہ آنے پائے
اسکے پیشتر جب روضۂ تاج محل کے باغ مین پکنک کے جلسے ہوا کرتے تھے

تو یہ معمولی بات تھی کہ بیلچہ والے ہتوڑے اور رکھانی سے مسلح ہو کر آتے تھے
اور سہ پہر کا وقت شاہنشاہ اور اُنکی ملکہ مرحومہ کے مزارون سے یشب اور عقیق
کے نگینے اُکھاڑنے مین بسر کرتے تھے - ابھی کچھ روز ہوے جب مین آگرہ مین
تھا تو مجکو فی الواقع معلوم ہوا کہ نیچے والے تہ خانہ مین شاہجہان کی جو قبر سنگ مرمر
کی بنی ہوئی ہے اور جسکے اندر فی الواقع اُنکی لاش بھی مدفون ہے اُسکے اکثر
نگینے جو ابتدائی زمانہ کے جڑے ہوئے تھے اب بھی ندارد ہین اور مین نے
حکم دیا کہ وہ از سر نو درست کیے جائین -

یہ بات تو زمانہ حال کے تجربون سے بھی جنمین مین خود اپنا تجربہ بھی شامل کرسکتا
ہون عیان ہے کہ صنعتی یادگارون کا وحشیانہ طور سے معدوم کرنے کا زمانہ ابھی
تک کامل طور سے ختم نہین ہوا جس زمانہ مین فرگسن صاحب نے اپنی کتاب لکھی
تھی تو محلسرا ے دہلی کے دیوان عام مین سلاح خانہ قائم تھا اور اُسکے بیرونی
ستونون کی صفین خشتی محرابون سے چُن دی گئی تھین اور انگلش وضع کی
کھڑکیان روشنی کے لیے لگائی گئی تھین - بعد کو یہ سب دور کر دیا گیا - لیکن جب
شاہزادہ ویلز بہادر ۱۸۷۶ع مین وارد ہندوستان ہوے اور اس عمارت مین
ایک دربار منعقد کیا تو یہ موقع ایسا نہ تھا جو کھو دیا جاتا اور اورنگ زیب کے دربار والے
ایوان کے ستونون اور کرسی پر جو سنگ سرخ کے بنے ہوے تھے سپیدی کی ایک
تازہ اور موٹی تہ چڑھا دی گئی - ہمکو امید ہے کہ یہ بھی دور ہو جائے - جب ہز رائل ہائنس

آگرہ مین رونق افروز تھے اور محلسرا ے شاہ جہان کے مختلف قطعات ایک جلسہ ایوننگ پارٹی اور محفل رقص کے لیے باہم ملائے گئے تو مقامی کاریگر اس غرض سے طلب کیے گئے کہ اڑھائی سو برس پیشتر کے مغل کاریگرون نے سنگ مرمر اور پلاستر پر جو رنگ دیے تھے اور اب مدھم ہو گئے تھے وہ نئے سر سے درست کر دیے جائین۔ اُنکی محنتون کا نتیجہ اتبک ایک زخم چشم اور مایۂ افسوس پایا جاتا ہے۔ ماہ اپریل گزشتہ مین جب ہم لاہور مین تھے تو وہان کے قلعہ کی نفیس چھوٹی سی مسجد کو جو موتی مسجد کے نام سے مشہور ہے اور جسکو آج کے ٹھیک تین سو برس پیشتر جہانگیر نے بنوایا تھا دیکھا کہ جس غیر متبرک کام کے لیے اُسکو رنجیت سنگھ نے استعمال کیا تھا یعنے خزانہ سرکاری قرار دیا تھا اسی کام مین اب بھی لائی جاتی ہے۔ محرابین اینٹ سے چنوا دی گئین اور سنگ مرمر کے فرش کے نیچے والی زمین بطور تہ خانہ کے روپیہ سے بھرے ہوے آہنی صندوقون کے رکھنے کیلیے کھود ڈالی گئی ہے مین نے سفارش کی کہ یہ خوشنما چھوٹی سی عمارت پھر اپنی اصلی حالت پر لائی جائے اور مین خیال کرتا ہون کہ منجملہ سیاحان لاہور کے سو مین سے ایک نے بھی اُسکو نہ دیکھا ہو گا۔ رنجیت سنگھ نے اپنے مسلمان پیشرو بادشاہون کے شوق یادگار کی باتون کے بچانے کی کچھ پروا نہ کی اور پچاس برس تک جو برٹش فوج کا قبضہ رہا تو اُسنے اپنے معمولی رنگ کی ہانڈی اور محکمہ تعمیرات سرکاری کے انجنیرون کے مقتضات کے ذریعہ سے اس افسوس ناک زوال کی مدد

کی۔خوش قسمتی سے حال مین مغلیہ محلسرا کی خاص عمارات کو ان دونون حریص
دشمنون کے ہاتھ سے بچانے کے لیئے کچھ کام کیا گیا ہے۔احمد آباد مین ہمنے دیکھا کہ
سیدی سید کی مسجد مین جسکی بیرونی سنگی دریچون کی جھنجھری کا کام منجملہ اُن صنائع
کے ہے جنپر ہندوستان کو ناز ہوسکتا ہے تحصیلدار کی کچہری قائم ہے اور وہ
پلاستر کی فاصل دیوارون اور سپیدی سے جو ہر شئے کو کھا جاتی ہے بالکل بدنما
ہوگئی ہے۔مجکو امید ہے کہ مین اس عمارت کو پھر اُسکی اصلی حالت پر لے آؤنگا۔
۱۸۸۵ء مین بالائی برہما کے فتح ہونے کے بعد محلسرائے شاہان منڈالی کو جو
باوصف اسکے کہ اسکا بیشتر حصہ چوبی ہے اہل برہما کی صنعت کا ایک عمدہ نمونہ
ہے ہماری فاتح پلٹنون نے کلب گھر اور گورنمنٹ کا دفتر اور گرجا گھر بنا ڈالا۔مین
اس بات مین مصروف ہون کہ بتدریج اِن فضول بیرونی لوگون کو بدین قصد وہان
سے ہٹا دیا جاے کہ عمارت مذکور نہ صرف ایک ایسی شاہی خاندان کی یادگار کے
طور پر محفوظ رکھی جاے جواب کبھی پھر کر آنے والا نہین ہے بلکہ ایک ایسی صنعت
کی یادگار کے طور پر جو تابع انقلابات آتشزدگی وزلزلہ وزوال ہمیشہ کے لیے باعث
مسرت رہنے کے قابل ہے۔ہندوستان مین دوسرے مقامات اور عمارات
بھی ایسے ہین جنپر میری آنکھ لگی ہوئی ہے اور جنکو بشرط امکان اپنے زمانہ مین مین ضرور
دیکھونگا اور اُمید کرتا ہون کہ مین اُنکو اسی قسم کے یا اس سے بدتر انجام سے محفوظ رکھونگا
یہ تو تصویر کے تاریک خواہ افسوسناک رخ کی حالتین ہوئین۔برخلاف اسکے

گزشتہ چالیس برس کے اندر منجانب گورنمنٹ ایک نہ ایک طور کی یک لخت سعی اس بارہ مین ہوتی آئی کہ وہ اپنی ذمہ داریون کی معترف ہو اور اُس بدنامی سے جسکی وہ اچھی طرح سے سزاوار ہے اپنے تئین پاک کرے۔ اس کوشش کے ساتھ تحقیقات اور تحفظ کے متخالف دعاوی کے جھگڑے اور سنٹرل اور لوکل گورنمنٹون کے حلقہ اختیارات کی جائز حد کے مباحثے پیش رہے اور اُنکی وجہ سے بعض اوقات اس کوشش مین توقف بھی ہوا۔ اس مین سستی کے زمانہ بھی آئے اور تیزی کے بھی آئے۔ بعض اوقات یہ حجت بھی پیش ہوئی کہ سلطنت کا فریضہ ختم ہوگیا یا اُنکہ اُسپر کچھ فرض ہی نہین ہے۔ اس مین ایسے لوگ بھی پائے گئے جنکا خیال یہ تھا کہ جب کل خاص خاص یادگارون کی فہرست مرتب اور اُنکے اقسام منقسم ہو جائینگے تو پھر ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ رہینگے اور چپکے چپکے یہ تماشا دیکھتے جائینگے کہ وہ بتدریج اور خوش اسلوبی سے مسمار ہوتی جاتی ہین۔ کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنکی حجت یہ تھی کہ ریلوے جات اور آبپاشی کے اخراجات سے نصف لاکھ روپیہ کی قلیل رقم بھی پس انداز نہین ہوسکتی جسکے ذریعہ سے دنیا کی نہایت ہی شاندار یادگارون کے ذخیرہ کی نگرانی کے لیے ضروری عملہ رکھا جائے۔ اسپر بھی ان خلل اندازیون اور متنشی حالتون کے ساتھ جو ہم امید کرتے ہین کہ پھر کبھی واقع نہونگی قطعی اور فی الجملہ لگاتار ترقی ہوئی۔ اس ملک مین پہلے پہل آثار قدیمہ کا کام مستقل سرکاری سرپرستی مین لارڈ کیننگ نے ۱۸۶۰ء مین اسطور پر جاری

کیا تھا کہ شمالی ہندوستان کے آثار قدیمہ کی تحقیقات کا ایک صیغہ قائم کیا اور
سنہ ۱۸۶۲ء مین جنرل کننگھم کو آرکیالوجیکل سروئیر گورنمنٹ مقرر کیا۔ اسی تاریخ سے
آرکیالوجیکل پیمایش ہند کے وہ مطبوعات طبع ہونے لگے جو مختلف اوقات مین
مختلف اوضاع کے بنتے آئے اور علمیت اور لیاقت کے مختلف درجون کو
ظاہر کرتے ہین لیکن فی الجملہ نہایت ہی عمدہ معلومات کی کان ہین جسے بہت
سامان غنیمت حاصل کرنے کے لیے طالب علم کو صرف کھودنا ہی ہے جنرل
کننگھم صاحب بیس برس سے زیادہ زمانہ تک محنت کرتے رہے اور یہ مطبوعات
انھین محنتون کی یادگار ہین۔ اس اثنا مین اس مضمون کے احکام جاری ہوے
کہ ہندوستان کی تاریخی یادگارون کی فہرست مرتب ہو اور محفوظ رکھی جائین اور
بعض ماتحت گورنمنٹون کی عملداری مین لوکل پیمایشون کا کام جاری کیا گیا۔
احاطہ بمبئی کا متعلقہ کام مسٹر برگس صاحب کے لائق ہاتھون مین سپرد کیا گیا
جو بڑی قابلیت کے ساتھ جنرل کننگھم صاحب کے قدم بقدم چلتے رہے اور جو
آخر کو بحیثیت ڈائرکٹر جنرل آرکیالوجیکل سروے انکے جانشین مقرر ہوے۔ اور
بعض دیسی ریاستون نے بھی اس نظیر کی جو اس طور سے اُنکے لیے قائم
ہوئی تھی پیروی کی اور یا تو اُنھون نے سرکاری آرکیالوجیکل سرویرون سے
مستعار لینے کی درخواست کی یا خاص اپنے ہی یہان چھوٹے چھوٹے محکمجات قائم کیے۔
صوبجات مین یہ کام زیادہ تر گورنر خواہ لفٹننٹ گورنر کے ذوق طبع یا میلان

پر اسیطرح منحصر رہا جس طرح صدر مقام مین اس کوشش کی قوت یکے بعد دیگرے مختلف وایسرایون کے خاصۂ طبع پر موقوف رہتی آئی - لارڈ نارتھ بروک صاحب نے جو ہمیشہ فنون کے بڑے فیاض سرپرست رہے ۱۸۷۳ء مین لوکل گورمنٹون کے فرائض کے باب مین احکام جاری کیے اور انکی وایسرائی کے زمانہ مین سرجان اسٹریچی صاحب اول لفٹنٹ گورنر تھے جنھون نے آگرہ مین تجدید اور ترمیم عمارات کے فی الواقع ایک عمدہ کام کا ذمہ کیا - یہ خدمت ایسی تھی کہ محلسراے شاہجہان مین اسکے یادگار کی ایک تختی جو لگادی گئی ہے وہ بہت ہی موزون تھی - لارڈ لٹن صاحب کی شاعرانہ اور پرفکر طبیعت اس طرح کی استدعا کی جانب سے چشم پوشی نہین کر سکتی تھی - یہ قرار دیکر کہ سپریم گورنمنٹ کے اختیارات آغاز کار اور وسائل پر شاہنشاہی حیثیت کا کوئی دعویٰ اس سے زیادہ زبردست نہین ہو سکتا ہے کہ قومی آثار قدیمہ کی حفاظت کی جاے اُنھون نے قدیم عمارات ممالک مغربی و شمالی کے تحفظ کے لیے ۱۸۷۹ء مین پونے چار لاکھ روپیہ کی ایک رقم دیدی اور یہ تجویز کیا کہ قدیم یادگارون کے کیورٹیر کے لقب سے ایک خاص افسر مقرر کیا جاے اور گو یہ تجویز اُنکے عہد مین منظور نہین ہوئی تھی لیکن اُن کے جانشین لارڈ رپن کے عہد مین اُسکا اجرا ہونا چھوڑ دیا گیا تھا ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۳ء تک یعنے تین برس کے عرصہ مین جب میجر کول صاحب اس عہدہ پر رہے تو رپورٹون اور فہرستبندی

دونون امور کے متعلق بہت سا نہایت ہی معقول کام انجام پذیر ہوا اور گورنمنٹ
ہند نے منجملہ اور باتون کے قلعہ گوالیار اور آثار سانچی کی مرمت کے لیے مبالغ
خطیر عطا فرمائے۔ لیکن اس مدت کے خاتمہ کے قریب ترقی معکوس کے ایک
دوسرے زمانہ نے عود کیا جس مین ظاہرا یہ خیال معلوم ہوا کہ پیمایشون اور فہرستون
کی تکمیل کے متعلق سنٹرل گورنمنٹ کا کام قریب الاختتام ہے اور آیندہ کے لیے
تحفظ عمارات کا کام جو بہت ہی سیدھا سادھا ہے (لیکن مین یہ کہ سکتا ہون
کہ یہ بھی کم نازک کام نہین ہے) باطمینان تمام لوکل گورنمنٹون کے سپرد کیا جا سکتا
ہے اور مزید متاخر زمانہ مین زیر سرپرستی لارڈ الجن صاحب گورنمنٹ کے "محکمہ آرکیالوجی"
کا کام زیادہ تر معین بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ تمام ملک چند حلقون مین تقسیم کر دیا گیا
ہے اور ہر حلقہ کا ایک خاص سرویر قرار دیا گیا ہے اور گو یہ خیال کیا جاتا ہے
کہ اس عملہ کا خرچ شاہنشاہی خزانہ سے تعلق رکھتا ہے لیکن اصل کام لوکل
نگرانی مین سپرد کیا گیا ہے اور اُسکو ایسی مالی مدد پہونچتی رہتی ہے جو لوکل گورنمنٹون
کے وسائل یا خاص خاص گورنرون کی ہمدردی سے پہونچ سکتی ہے۔ ممالک
مغربی و شمالی مین جہان مین حال مین دورہ کر رہا تھا مین نے فیاضانہ اور عاقلانہ
ہمدردی کے اعتبار سے سر انینٹی میکڈانل صاحب کو بڑی لیاقت کے ساتھ اُن
باتون کا قائم رکھنے والا پایا جو سر جان اسٹریچی صاحب نے پیدا کی تھین۔
میرے نزدیک تو یہ بات سمجھ مین نہین آتی کہ گورنمنٹ اسوقت جو کر رہی ہے

یا جس کے کرنے پر ابتک رضامند ہوئی ہے اُس سے زیادہ نہین کر سکتی مین تو
فی الواقع یہ خیال نہین کر سکتا کہ آیندہ کسی وقت ایسا کوئی زمانہ آئیگا جب اس
بارہ مین گورنمنٹ کی ذمہ داریان ختم ہو جائینگی یا جب اس ملک مین آثار قدیمہ
کی تحقیقات اور تحفظ کے بارہ مین گورنمنٹ کی ہدایت اور نگرانی کی حاجت نہ ہوگی
مین دیکھتا ہون کہ محنت سے بڑے منفعت خیز میدان اب بھی بے جا پنچے
پڑے ہوے ہین ابھی تک فاش غلطیان درست کرنے اور بھاری فروگذاشتین
پوری کرنے کو پڑی ہین اور بردبارانہ تجدید اور عالمانہ تحقیق کے مواقع افراط
سے پائے جاتے ہین - میری راے مین تو اس ملک کے ٹکس ادا کرنے والون
سے آخری درجہ پر بھی یہ امید نہین ہو سکتی کہ وہ کسیقدر ان مزید مصارف سے
اختلاف کرینگے (اور بہرحال آرکیالوجیکل محکمہ کا بہت کچھ کام چند ہزار روپیہ مین
انجام پا سکتا ہے اور اخراجات کی میزان بہت ہی کم ہے) جو ایسے مقاصد کے
لیے کیے جائین جنسے میرے یقین مین اُنکو پر شوق دلچسپی ہے جیسے ہم لوگون کو
ہے مجکو امید ہے کہ مین اپنے زمانہ مین مزید تعیین کے ساتھ آثار قدیمہ ہند کے
متعلق شاہنشاہی ذمہ داری گورنمنٹ کو اس باب مین قرار دونگا کہ جن لوگون پر
وسائل کی بہم رسانی منحصر ہے اُنسے مزید فیاضانہ برتاؤ شروع کرانے یا اُنکے اُنکو اس کی
ترغیب دے اور جوبیش بہا خزانہ علوم و فنون اوّل درجہ چند سال کے لیے میرے
اہتمام مین سپرد ہوا ہے اُسکی وفادار متولی بنی رہے۔ (بلند آواز سے علی الاتصال نعرہ تحسین)

امداد قحط

[۱۶-فروری روز جمعہ کو ایک جلسہ عام جسکو شریف کلکتہ نے جمع کیا تھا ساڑھے چار بجے کے قریب ٹون ہال کلکتہ مین اس غرض سے منعقد ہوا کہ قحط زدہ اضلاع ہند کی مصیبت دور کرنے کے لیے ایک خیراتی امدادی سرمایہ کا انتظام کیا جائے۔ یہ بہت بھاری مجمع تھا۔ ہر طبقہ کے اچھے اچھے لوگ موجود تھے۔ جسوقت حضور وایسرائے ڈیس پر تشریف لائے فوراً شریف صاحب (پرنس محمد بختیار شاہ) نے قرار دیا کہ جلسہ شروع ہو گیا پھر مہاراجہ بہادر سر جوتندر و موہن ٹگور کے سی ایس آئی نے تحریک کی کہ ہز اکسلنسی سے استدعا کیجاے کہ حضور ممدوح صدر نشینی جلسہ کا منصب قبول فرمائین۔ انربل مسٹر ٹی۔ ڈبلیو۔ اسپنک صاحب نے اس تحریک کی تائید کی۔ اسکے بعد حضور وایسرائے جلسہ کو اڈرس دینے کے لیے استادہ ہوے اور نہایت گرمجوشی سے آپ کا اڈرس سنا گیا۔

ہز اکسلنسی نے مندرجہ ذیل تقریر ارشاد فرمائی۔]

مجھکو نہایت رنج ہے کہ مین پہلے پہل باشندگان شہر کلکتہ کے ایک بڑے بھاری جلسہ کی صدارت کرنے کے لیے جسکو شریف کلکتہ نے یوروپین اور دیسی دونون اقوام کے سربرآوردہ ممبرون کی خواہش کی تعمیل مین طلب کیا ہے ایک ایسے موقع پر مدعو کیا گیا ہون جو اس نوعیت کا ہے۔ یہ ایک بڑا ہی غمناک امر ہے کہ ہم جو آرام و آسایش اور تمول مین بسر کر رہے ہین استادہ ہوکر

اپنے اُن لاکھون ہمجنسون کی مصیبتون کا بیان کرین جو نہایت ہی سخت تکلیف
اور عسرت برداشت کر رہے ہین اور جنکی جانین پنجۂ مرگ سے صرف سرکار کی خاص
کارروائی سے بچ رہی ہین۔ اُسپر بھی دوسری جانب میرے خیال مین ایسے
جلسہ کے لیے جیساکہ یہ جلسہ ہے یا وایسرائے کی صدارت کے لیے اس موقع سے
بڑھکر کوئی موقع نہوگا جس مین اسکو بحیثیت اعلی افسر گورنمنٹ ہند اور
سوسائٹی کی جانب سے سرکاری طور پر تقریر کرنے والے کے اور بحیثیت
قائم مقام علیا حضرت حضور ملکہ معظمہ کے لازم ہو کہ اہل ہند کے روبرو وہ استغاثہ
پیش کرے جسکے پیش کرنے مین وہ غالبًا صرف اُسکی تحریکات طبیعی کے مقتضات
کا اندازہ کرتا ہے لیکن اسپر بھی جن حالتون مین وہ پیش کیا جاتا ہے اُنکی وجہ سے
اُس مین زور اور قوت آجائیگی۔

لیڈی صاحبات و صاحبان جلسہ آپ سب واقف ہین کہ ہم کو ہندوستان
مین ایک عدیم المثال قحط کا سامنا پڑا ہے۔ ہر قحط کی نسبت جو نازل ہوا ان
الفاظ کا استعمال کرنا موزون ہے لیکن مین مبالغہ بیان کے خطرات سے
آگاہ ہون۔ ساتھ ہی اسکے اُن واقعات اور اعداد سے جو میرے پاس بھیجے گئے
ہین اور اُن لوگونکی میزان سے جو اسوقت امداد پا رہے ہین اور اُن تخمینہ جات
سے جو اس امر کی نسبت بھیجے گئے ہین کہ بگمان غالب یہ مصیبت کب تک رہیگی
اور اسکو کہانتک وسعت ہوگی مجکو اس امر مین ذرا بھی شبہہ نہین ہے کہ جن

ممالک مین قحط زیادہ شدت سے پڑا ہے اُنکی نسبت وہ بیان حرف بحرف صحیح ہے
ممکن ہے کہ اس وقت کی غمناک اور رقت انگیز حالت پر یہ بات بیان کرکے
زیادہ زور دون کہ بعض اقطاع ہندوستان مین قحط کے ساتھ ساتھ طاعون بھی
پایا جاتا ہے اور بطور امبئی مین طاعون کے سبب سے اب اسقدر آدمی مر رہے
ہین جتنے پیشتر کبھی ہلاک نہین ہوے تھے اور اُسکے ساتھ ہی یہ کہ احاطہ بمبئی کے
دوسرے مقامات مین زیادہ تعداد کے اشخاص کی جانین صرف گورنمنٹ کی امداد
سے بچائی جا رہی ہین۔ مگر مین اس موقع پر طاعون کے بارہ مین کچھ اور کہنا پسند
نہین کرتا۔ آج کے لیئے اسکی برائی ہی کافی ہے۔ اسکی تصویر تو خود ہی اسقدر
بھیانک ہے کہ اُسمین گہرا رنگ دینے کی حاجت نہین ہے۔ اور اس جلسہ مین
مین آپ کی توجہ اس حالت کی جانب مائل کرتا ہون جو محض قحط کی وجہ سے
پیدا ہوئی ہے۔

گزشتہ چند روز کے عرصہ مین میرے پاس ہر ایک قحط زدہ صوبہ یا حصۂ
ہندوستان کے حالات آئے ہین جو میری فرمایش پر خاصکر میرے پاس
بھیجے گئے ہین اور اُنکی وجہ سے مین نہایت ہی تازہ اخبار سے آپکو مطلع کرسکتا ہون
آج کی تاریخ سے ٹھیک چار ہفتہ پیشتر جب مین نے کونسل مین تقریر کی تھی تو کل ہندوستان
مین امداد پانے والون کی تعداد سوا تین ملین (ساڑھے بتیس لاکھ) سے زیادہ تھی
آج باوصف اس امر کے کہ آزمایشی کامون کے جاری رکھنے مین بہت

کفایت شعاری کی گئی ہے (اور جیسکے بارہ مین سراسری طور پر مین یہ کہہ سکتا ہون کہ لوکل گورنمنٹون
اور افسرون نے بالاتفاق اسبات کو قرین مصلحت اور نیز ضروری سمجھکر پسند کیا ہے
اِن لوگون کی تعداد کی میزان پونے چار ملین (ساڑھے سینتیس لاکھ) سے زیادہ ہے
اس سے پہلے کبھی دنیا کی کسی گورنمنٹ نے ایک ہی وقت اسقدر آدمیون کی امداد
نہ کی ہوگی۔ لیکن مجکو مجبوری یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ باوصف ہر ایک قسم کی احتیاط جائز
کے جو عمل مین لائی جائے یقین نہین ہے کہ یہ میزانین حد غایت ثابت ہون بلکہ بہار
اور گرمی کے دنون مین جو ہمارے لیے اب آنے والے ہین یہ میزانین بہت زیادہ
بڑھ جائینگی۔

بمبئی کی رپورٹون سے واضح ہوتا ہے کہ وہان مصیبت کی یہ حالت ہے کہ سوسائٹی
کے جو طبقے اور درجے ابتک بری تھے وہ بھی اب مبتلاے مصیبت ہوگئے۔ پنجاب
کی رپورٹون مین بیان ہے کہ صوبہ مذکور مین فصلون کا اسقدر نقصان ہوا ہے کہ تحریری
کاغذات مین کہین اسکی نظیر نہین ہے اور گو ۱۸۹۷ء مین ماہ فروری اور اُسکے بعد
سے امداد پانے والون کی تعداد گھٹنے لگی تھی لیکن اس سال یقیناً اسی طرح بڑھنے لگے
گی۔ ممالک متوسطہ مین ڈیڑھ ملین (۱۵ لاکھ) آدمیون کو امداد دیجاتی ہے لیکن چیف کمشنر صاحب
کا خیال ہے کہ ماہ جون تک یہ میزان دو ملین (۲۰ لاکھ) تک پہونچ جائیگی۔ ۹۷-۱۸۹۶ء کے
قحط مین ممالک متوسطہ کا صوبہ سب سے زیادہ تاریک مقام تھا۔ لیکن خشک سالی
کی شدت اور وسعت اُسوقت کی نسبت اب زیادہ ہے اور ضرور ہے کہ اس

بدنصیب صوبہ پر عرصہ دراز تک اس بلا کا اثر باقی رہے۔ وسط ہند مین مالوہ
کا زرخیز صوبہ جو ہمیشہ دوسرے مقامات کے قحط زدون کا مامن رہتا تھا خود ہی
سخت مصیبت مین ہے اور لکھوکھا غریب پناہ گزین جو ابتدائی ایام قحط سالی مین
اُسکی سرحدات پر جمع ہو گئے تھے وہان سے پلٹ گئے تاکہ جہان کہین ہو سکے
سد رمق حاصل کرین مغربی راجپوتانہ مین قحط کی حالتین نہایت ہی خراب
ہو رہی ہین چنانچہ جودھپور مین ۹۰ فیصدی مویشی ہلاک ہو گئے ہین۔ دوسری
ریاستون مین کسیقدر کم نقصان ہوا ہے اور وہ شرقی اطراف ملک کی
ریاستین ہین۔

ان سب حالتون سے ظاہر ہو گا کہ قحط حال کی نسبت یہ کہنا کہ وہ عدیم النظیر
شدت کا ہے کوئی مبالغہ نہین ہے۔ اور نیز یہ کہ اس جلسہ مین مین آپ لوگون کے
روبرو اسیقدر زبردست اور زیر کرنے والی دلیل کے ساتھ اپیل کرنے آیا ہون
جو خیرات کے کسی وکیل کے پاس کبھی ہوئی ہو گی مین خیال کرتا ہون کہ مین اس
بات کو بصداقت بیان کر سکتا ہون کہ بعض دیسی ریاستون کے سوا جہان یا تو
ضروری انتظام نہ تھا یا جنھون نے بہت ہی دیر کر کام شروع کیا اموات قحط اگر
قطعاً نہین تو کامل طور سے ضرور روک دیگئین۔ جا بجا جو موتین ہوئین وہ معمولی طور
کی تھین جو ہر ایک مصیبت کے زمانہ مین ضعف جسمانی کی وجہ سے ہوا کرتی ہین۔
ایسے ایام مین گانؤن کے بعض ناتوان اور ضعیف لوگ بالضرور مرجایا کرتے ہین۔

لیکن حال کے موقع پر ایسے لاغر اور بیکار غربا اور پوست و استخوان اشخاص کا
ممتاز طور سے فقدان رہا جنکی دردناک تصویرون نے جبکہ آج کے تین برس پیشتر
وہ باتصویر اخبارون مین مشتہر ہوئی تھین ہمارے دلون پر صدمہ پہونچایا تھا۔
جسوقت مین اس بات کو یاد کرتا ہون کہ جلیل القدر ڈیوک آف ولنگٹن نے جنکو
آغاز صدی رواں مین دکن کی کمان کرتے وقت ایک بہت بھاری قحط کا مقابلہ کرنا
پڑا تھا منجملہ اپنے مراسلات کے ایک مین یہ لکھا تھا کہ اکیلے احمد نگر مین روزانہ پچاس
آدمی فاقہ کشی سے مرتے تھے اور جسوقت ان بیشمار اشخاص کی تعداد کا خیال
کرتا ہون جنسے اسوقت ہمکو سابقہ ہے اور اُن مین کوئی آدمی ہلاک نہین ہوا تو مجکو ضرور
فخر و ناز کرنے کا ایک خیال سا پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ فی الحال
بعض اقطاع ملک مین جو خفیف بارش ہوئی ہے اور جسکی کچھ بوندین کلکتہ مین بھی
پڑی ہین اس سے شدت قحط ایک نمایان درجہ تک کم ہوجائیگی تو مین افسوس
کے ساتھ اُس سے یہ کہون گا کہ گو اس بارش سے بعض اقطاع پنجاب کو کچھ مدد
پہونچی ہے لیکن وہان بھی یہ نہوا کہ مصیبت زدون کی تعداد کا بڑھنا رک جاتا اور بمبئی
و راجپوتانہ و وسط ہند و ممالک متوسطہ کے مصیبت زدہ حصون مین تو مطلق بارش
نہین ہوئی۔ وہان کی زمین مثل تنور کے ہو رہی ہے اور جسوقت بہار گزر کر گرمی کی
فصل آئیگی تو اور بھی زیادہ گرم اور سوزان ہوجائیگی۔

لیڈی صاحبات اور صاحبان جلسہ ایک مہینہ پہلے مین مشکل سے خیال

کرتا تھا کہ ہم اپنی بھاری اور بڑھنے والی مصیبتون مین انگلستان سے بہت کچھ
عملی مدد پانے کی امید کر سکتے ہین - مجکو اس بات کا تو یقین تھا کہ ہمدردی سب
لوگ کرینگے - مدد ہندوستان کے خاص خاص دوست دینگے اور چندہ صرف چند
اشخاص عطا کرینگے لیکن یہ امر تو ہمارے نزدیک بالکل خلاف قیاس تھا اور یہ کبھی
امید بھی نہ تھی کہ برٹش قوم اپنے تمام ترددات اور مشکلات کے عالم مین اپنی تھیلی
کا منھ کشادہ کر دیگی مجکو خیال بھی نہ تھا کہ جو شک مین نے ظاہر کیا ہے اُسکی خبر
انگلستان کو پہونچ جائیگی - لیکن مجکو اس قدر خوشی کبھی نہ ہوئی تھی جسقدر کہ
اس بات کے دریافت ہونے سے ہوئی ہے کہ جو دلاویزی کہ ہمارے ہموطنان
انگلستان باوصف اس کے کہ دوسرے تعلقات مین کیسے ہی محو اور مصروف
ہون ہندوستان کے اُمور سے ظاہر کرتے ہین اسکا اندازہ مین نے کم کیا
تھا اور نیز اس بات کے معلوم ہونے سے کہ لارڈ میر لندن نے قدم بڑھا کر
منشن ہوس کی سطوت اور اعانت ہمارے سپرد کر دی - اسوقت میرے دل مین یہ
خیال ہوا اور صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے میری رائے سے
اتفاق کیا کہ انگلستان کے جو لوگ اس موقع پر شریک ہونا چاہتے ہین اُن سے
انکار نہ کیا جائے اور کثیر یا قلیل جو کچھ وہ دین قبول کر لیا جائے اور گو انگلستان
ہمارے لیے پھر اُتنا ہی نہین کر سکتا جو اُسنے ۹۷-۱۸۹۶ء مین کیا تھا لیکن اُسکی
فیاضی سے کچھ نہ کچھ قابل قدر حاصل ہونے کی امید ہو سکتی ہے - اور انھین

حالتون مین ایک شاخ اس فنڈ کی جسکو ہم آج اسوقت یہان قائم کرنے والے ہین آج ہی کے دن بتوسط لارڈ میر لندن مین کھلنے والی ہے جس مین ہمارے انگلش دوستون اور ہمدردون کا چندہ بھیجا جائیگا۔

اس اثنا مین ہم اس بات کا فیصلہ کر چکے تھے کہ ایک فنڈ قحط ہندوستان کا یہان کھولا جاے اور ہم لوگ کل ملک سے استغاثہ کرین ضروری کارکنون کے مقرر کرتے وقت مین نے پہلی کارروائی یہ کی کہ علیا حضرت حضور قیصرۂ ہند سے استدعا کی کہ آیا حضور ممدوحہ مثل سنہ ۱۸۹۷ء کے پھر اس فنڈ کی سرپرستی منظور فرمائینگی حضور ممدوحہ نے فرط نوازش سے یہ منصب قبول فرمایا اور اُسکے ساتھ براہ فیاضی اطلاع دی کہ ایکہزار پونڈ کا چندہ فنڈ مذکور مین دیا جائیگا۔ علیا حضرت نے اپنی رعایاے ہند کے ساتھ اسطرح کی ہمدردی بارہا فرمائی ہے اور یہ بھی اُس کی ایک نظیر ہے مجکو معلوم ہو چکا ہے کہ ہندوستان مین بھی ایسی ہی دلچسپی اور اسی طرح کی فیاضی عموماً پائی جاتی ہے۔ قبل اِسکے کہ اس جلسہ یا اس فنڈ کے قائم ہونے کا اعلان کیا جاتا مہاراجہ صاحب دربھنگہ میرے پاس آئے اور اُس فراخ دستی اور کشادہ دل سخاوت مین جسکا اُنکے نام سے دوامی طور پر منسوب کرنا ہم تھوڑے ہی عرصہ مین سیکھ گئے ہین یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر ایسا کوئی فنڈ جاری کیا جائے تو ڈیڑھ لاکھ روپیہ یعنے دس ہزار پونڈ اُنکے نام لکھکر ابتدا کیجائے اور یہ درحقیقت ایک امیرانہ عطیہ ہے اسکے بعد اور فیاضانہ وعدے بھی ہوے ہین اور مین اپنے نزدیک یہ کہہ سکتا ہون

کہ جو جہاز آج سہ پہر کے وقت ہم پانی مین چھوڑنا چاہتے ہین بہ درجۂ مناسب چلنے کے لیے تیار ہے۔

مزید عطایا کی ذیل مین مین رقوم ہذا کا ذکر کر سکتا ہون۔

مہارانی صاحبہ ہتوہ	۱۰۰۰۰ روپیہ
برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی و مشرس میکنن میکنزی کمپنی	۸۰۰۰ "
نواب صاحب ڈھاکہ	۵۰۰۰ "
مہاراجہ صاحب بردوان	۱۰۰۰۰ "
مشرس رالی برادرس (علاوہ بیس ہزار کی اُس رقم کے جو بمبئی کے چندہ مین دی سب ملا کر تیس ہزار	۱۰۰۰۰ "
" اپکار کمپنی	۱۰۰۰۰ "
" کوپرایلن کمپنی	۱۰۰۰۰ "
" گلینڈرز آربتھ نات کمپنی	۵۰۰۰ "
" گریہم کمپنی (علاوہ پانچہزار روپیہ کے جسکا وعدہ بمبئی کے لیے کیا ہی سب ملا کر دس ہزار)	۵۰۰۰ "
" ٹامس ڈف کمپنی	۵۰۰۰ "
" برکمائر برادرس	۵۰۰۰ "
" شروڈر اسمٹ کمپنی	۵۰۰۰ "
" وایٹ وے لیڈ لا کمپنی	۵۰۰ "

انڈیا جنرل اسٹیم نیویگیشن کمپنی و کلبرن کمپنی	۵۰۰۰ روپیہ
باری کمپنی	۵۰۰۰ "
جارڈن اسکنر کمپنی	۵۰۰۰ "
میزان	۴۶۵۰۰۰

مین یہ بھی بیان کرسکتا ہون کہ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مین نے سر۔ ایف۔ میکلین صاحب چیف جسٹس بنگال کو جو ۱۸۹۶ء کی کمیٹی کے چیرمین تھے اس بات پر آمادہ کرلیا کہ اب بھی اُسی حیثیت سے اپنے تجربہ اور وقعت کا فائدہ ہمکو دیوین اور نیز مسٹر ڈونلڈ ہمیٹن صاحب کی قابلیتون کا بحیثیت سکرٹری فائدہ اُٹھا سکا۔

لیڈی صاحبات اور صاحبان جلسہ۔ اب آپ مجھ سے اس امر کی نسبت کہ کن حالتون مین ہم آپکی فیاضی سے اپیل کرتے ہین اور کن مقاصد مین وہ خیرات لگائی جائیگی چند الفاظ سننے کی امید کرسکتے ہین۔ مین فریضۂ گورنمنٹ اور پرایوٹ فیاضی کے حدود کے بابین کوئی تنگرانہ امتیاز نہین قائم کرنا چاہتا۔ فریضۂ گورنمنٹ کا میدان بوجہ اس کے کہ حفظ نفوس کا پورا فرض اس مین داخل ہے گو بہت وسیع ہے لیکن اُس پر بھی اسقدر پُر نہین ہے کہ بیرونی مدد کی اس مین کچھ حاجت نہ ہے ہم آپ سے یہ نہین کہتے کہ آپ گورنمنٹ کو اُسکے واجبی بار سے سبکدوش کر دیجیے یا اُس صرف مین جسکو واجبی طور پر ہمارے ذمہ ہونا لازم ہے ایک پیسہ کی بھی بچت کرا دیجیے۔ ہمکو آپ چاہے جو کچھ دین اس سے ہمارے خرچ کی مقدار اور نوعیت

مین کوئی فرق نہ آئیگا۔ اسکو تو ہمارے لیے اُس اعلےٰ خیال نے مقرر کردیا ہے جو ہمکو
اپنے پبلک فرض کا ہے۔ لیکن باوصف ان سب باتون کے پرایوٹ فیاضی کی
بہت کچھ گنجایش ان دونون امرون کے لیے پائی جاتی ہے کہ جو کچھ گورنمنٹ کرسکتی
ہے اور جو بالضرور اُسکو کرنا چاہیے اُسکی تمیم ہو اور اکثر اُن باتون کی پیروی کیجائے
جنکو سلطنت کرہی نہین سکتی - ہمارا کام یہ ہے کہ ہم لوگون کو زندہ رکھین اور دیکھتے
رہین کہ وہ اپنی مصیبتون کے ایام بخیر و عافیت بسر کر رہے ہین - لیکن اس امر کے
تسلیم کرنے کے لیے کہ اُنکی مصیبتون کی حالت مین تا زمانیکہ وہ قائم رہین صدہا طریقونکی
کمی کیجا سکتی ہے اور جب نازک حالت دفع ہو جاوے تو مصیبت زدون سے
از سر نو کام شروع کرایا جائے کوئی اُستادانہ واقفیت درکار نہین ہے - پرایوٹ خیرات
کے مقاصد صحیح کی تنقید گزشتہ قحط کے زمانہ مین گورنمنٹ اور اُسکے بعد کمیشن قحط دونون
کی طرف سے بہت احتیاط کے ساتھ ہو چکی ہے اور اصولاً قرار پا چکی ہے - ہم آپکا روپیہ
اس غرض سے مانگتے ہین کہ گرم لباس اور کپڑے اور کمل اُن غریب مزدورون کے
لیے بہم پہونچائین جو اپنی راتین گھر کے باہر یا تو کھُلے میدانون مین یا پیال وغیرہ کی بوسیدہ
چٹائیون کے نیچے بسر کر رہے ہین - پنجاب مین جیسا کہ آپ لوگون کو معلوم ہے اب تک
رات کو بڑی سردی ہوتی ہے - کچھ دنون کے بعد جب بارش ہوگی تو وہی پوشش
اُس شدید سردی سے بچنے کے لیے درکار ہوگی جو بخار اور پیچش کے عوارض اپنے ہمراہ
لاتی ہے - پھر خیال کیجیے کہ قلیل آسایش کی چیزین دودھ ارا روٹ اور انار دانہ اور

دوسری طبی خواص رکھنے والی اغذیہ بوڑھون اور ناتوانون اور بیمارون اور سب سے بڑھکر بچونکو دینے سے کیسا فائدہ ہوتا ہے۔ کل قحط کے متعلق مجکو ایک اپنے تجربہ کی ایک بات کی یادآوری سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ مین نے کاٹھیاواڑمین دو بچون کی جانین جو قریب قریب جا چکی تھین بچالین مین نے حکم دیا کہ انکو دودھدیا جاے تاآنکہ وہ بخوبی شفا پا جائین اور بعد کو مین نے سُنا کہ اُسکے نتائج خاطرخواہ پیدا ہوئے۔ تیسری غرض جس مین خیراتی چندہ کا روپیہ صرف کیا جاتا ہے یتیمون کی امداد ہے گو مجکو اُمید ہے کہ جو موقت تدبیرین ہمنے کی ہین اور بہت سا روپیہ صرف کیا ہے اُنکی وجہ سے حال کے موقع پر اُس گروہ کے لوگ زیادہ نہونے پائینگے۔ پھر ایک طبقہ ایسا ہے جو خاص طور پر پرایوٹ امداد کا مستحق ہے کیونکہ اس طبقہ کے لوگ دیدہ و دانستہ سرکاری امداد سے دور رہنا پسند کرتے ہین حالانکہ جس مقصد سے وہ ایسا کرتے ہین وہ نہایت ہی عزت کے قابل ہے۔ مین اُن زنان پردہ نشین کی جانب جن تک ہمارے نظام کی رسائی نہین ہوتی اور اُن محتاجون لیکن معزز شخصون اور طبقون کی طرف جو مزدوری کو ذلت سمجھتے ہین اور سوال کرنے سے مرجانا بہتر جانتے ہین اشارہ کرتا ہون۔ دیسی ریاستون مین تو امید ہے کہ اس طبقہ کے لوگون کی اوقات بسری کا سامان ہوجاتا ہے لیکن برٹش ہندوستان مین ان طبقون کے بہتیرے لوگ ایسے پائے جاتے ہین جو خاموشی سے تکلیف سہتے ہین اور مین انھین کی وکالت کرنا چاہتا ہون۔ بالآخر ایک مقصد سب سے بڑا ہے

جس مین اُس روپیہ کی بیشتر تعداد جو ۱۸۹۶ء مین بذریعہ چندہ جمع ہوا تھا صرف
کی گئی تھی یعنے مویشی غلہ چارہ اور آلات کشاورزی کا اس غرض سے بہم پہونچانا
کہ ناموافق زمانہ کے گزر جانے کے بعد مصیبت زدہ اشخاص ازسرنو اپنی زندگی
کا کچھ کاروبار شروع کرسکین۔ گورنمنٹ ایسی صورتون مین جو کچھ کرسکتی ہے
تقاوی اور تخفیف لگان اور دوسرے طریقون سے کرتی ہے لیکن یہ امر ہمارے
امکان سے باہر ہے کہ تمام کھلے ہوے میدان کو ڈھاک دین اور ہندوستان
خواہ انگلستان مین ہمارے کام کے متعلق ایک روپیہ یا ایک شلنگ کا دینے والا
گو وہ کیسے ہی ادنی درجہ کا ہو ایک بھی ایسا نہین ہے جسکو نیک نیتی سے اس
امر کا یقین نہو کہ وہ خفیف رقم بھی کسی نہ کسی بدنصیب کسان کے دل مین روشنی
کی ایک کرن یا امید کی ایک جھلک پیدا کردیگی جسکو مہینون سے یہ نہ معلوم ہوا ہوگا
کہ روشنی خواہ امید کسکو کہتے ہین۔

الغرض انگلستان خواہ ہندوستان کا وہ روپیہ جو پبلک ہمکو خوشی سے
دے انھین مقاصد مین صرف کیا جائیگا مجکو یہ بھی بیان کرنے دیجیے کہ حال
کے موقع پر ہمارا یہ خیال نہین ہے کہ دیسی ریاستون اور برٹش ہند کے دعوے
مین کوئی امتیاز کیا جاے۔ قحط ۱۸۹۶ء مین باقاعدہ انتظام رفع تکالیف قحط
کا دیسی علداری مین محض آزمایشی تھا امداد قحط کی کمیٹیان قائم نہین ہوئی تھین
عملہ تقسیم کا وجود نہ تھا اور سرمایہ اصل مین برٹش ہند کے لیے جمع کیا گیا تھا۔

لیکن اس سال دیسی ریاستون مین قحط بہت کچھ بیان کیا جاتا ہے اکثر ریاستون
مین نہایت ہی سخت مصیبت پڑی ہوئی ہے اور اصلاح کی قوت بہت کم ہے
سردارون اور دربارون نے گورنمنٹ کی تحریک پر ایک نئی ذمہ داری جو اُنکے لیے
بالکل نئی ہے قبول کی ہے اور اس طریقہ کا انتظام کیا ہے جس سے اکثر صورتون
مین اُنکی آمدنی پر ایک سخت بار پڑگیا ہے۔ ہم کو اُنکی بہادرانہ کوششون کا صلہ دینا چاہیے
اور اُنکی رعایا پبلک کی فیاضی سے مستفید ہونے کی ویسی ہی مستحق ہے جیسی ہماری
رعایا ہے۔ اُنمین سے بعض دیسی ریاستون مین پرایوٹ خیرات سے دربارون کی
امداد ہونے لگی ہے۔ بیکانیر اور بندیلکھنڈ کے سیٹھ خیرخواہی اور فیاضی کے ساتھ
سردارون کی مدد کرتے رہے ہے۔ پرایوٹ کمیٹیان جیپور اجمیر آبو اور دیگر مقامات مین
پائی جاتی ہین۔ جیسا کہ ہم اخبارون مین پڑھ چکے ہین پبلک کمیٹیان اور فنڈ بمبئی اور
پنجاب مین کچھ عرصہ ہوا قائم کیے گئے تھے۔ جبکہ دیسی لوگون کی فیاضی کا اسطور پر اکثر
اطراف سے اظہار ہو رہا ہے اگرچہ مین افسوس کے ساتھ کہتا ہون کہ کل اطراف مین
مساوی طریقہ سے نہین ہے) تو مجکو اس بات کے بیان کرنے مین خوشی ہوتی ہے
کہ مجکو بہت سی ایسی نظیرین معلوم ہین جنمین وہ انگلش افسر جو بذات خاص
مشغول بیکار قحط ہین اپنی تنخواہون کا معقول حصہ اس امداد کی تکمیل کے لیے
نکال رہے ہین جسکا انتظام وہ خود منجانب گورنمنٹ کر رہے ہین اسیطرح
بہتیرے دیسی افسر جوانمردی کے ساتھ اس مشترک مقصد کے لیے محنت کر رہے ہین

لیڈی صاحبات و صاحبان جلسہ گو میرا خیال یہ نہین ہے کہ اس کمرہ مین کوئی شخص ایسا ہوگا جو یہ کہیگا کہ جب بنگال اور کلکتہ مصیبت مین مبتلا نہین ہین تو اُنسے شرکت چندہ کے لیے کیون کہا جائے لیکن اگر کسیکے دل مین ایسا خیال پیدا ہو تو مین اُس سے کہونگا کہ اسی وجہ سے تو مین اور بھی اُسکو چندہ دینے کے لیے مدعو کرتا ہون۔ کچھ یہی بات نہین ہے کہ ہندوستان کی مصیبت سے بلالحاظ صوبہ یا ضلع یا شہر کے کل ہندوستان کو تعلق ہونا چاہیے بلکہ حال کے قحط مین ایک خاص وجہ اس بات کی پائی جاتی ہے کہ اس حصہ ملک کے لوگ فیاضی سے شریک ہون۔ بارش دوسرے کسی مقام پر نہین ہوئی لیکن بنگال کو اُس سے پورا حصہ ملا۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دوسرے مقامات کی مصیبت سے آپکو فائدہ ہوا کیونکہ بنگال کے کاشتکارون کو اپنے فاضل پیداوار غلہ کی ایسی قیمت وصول ہوئی جو معمولی ایام مین کبھی نہ ملتی۔ لیکن قطع نظر اسکے ایسی صورت جس مین دولتمند آدمی اپنے افراط دولت کی وجہ سے مفلس کی مصیبت مین کام آسکے کیا کبھی اس زمانہ سے بڑھکر پیدا ہوئی ہوگی؟ اگر اس شہر کے کسی دولتمند کو اس بات مین شبہہ ہو کہ آیا اُسکو چندہ مین شریک ہونا چاہیے یا نہین تو مین بڑی خوشی سے اُسکو ایک ریلوے ٹکٹ کسی قحط زدہ ضلع مین جانے کے لیے دونگا کہ وہ وہان سے واپس آنے پر جو کچھ وہ دینا چاہیگا وہ دیگا ممکن ہے کہ وہ بہت سخت دل لیکر جائے لیکن بادل پر درد واپس آئیگا۔ نہ کسی غریب آدمی کو اپنی قلیل رقم پیش کرنے مین تامل کرنا چاہیے۔ اُسکے نزدیک جو مقدار

اقل ہوگی وہ بھوکون مرتے ہوئے آدمی کے نزدیک قریب قریب ایک دولت کے برابر ہوگی۔پس ہم مین سے ہرایک پر اُسکا تقاضا ہونا چاہیے اور اُسکی بابت ہر یوروپین یا ہندوستانی سے خواہ وہ سرکاری عہدہ دار ہو یا تاجر یا اہل پیشہ بدرجہ مساوی استغاثہ ہونا چاہیے۔اسکی متابعت ایک ایسے حکم کی متابعت ہے جو تمام مذاہب کی جڑ ہے اور ہم انسانون کی مشترک تقدیس ہے (بلند آواز سے علی الاتصال نعرۂ تحسین)

اسکے بعد آنریبل مہاراجہ رامیشر سنگھ صاحب بہادر رئیس دربھنگہ پریسیڈنٹ برٹش انڈین اسوسی ایشن نے پہلے رزولیوشن کی تحریک کی اور وہ یہ تھا۔

یہ جلسہ تسلیم کرتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ قحط زدہ اضلاع ہندوستان کی امداد کے لیے ایک خیراتی فنڈ قائم کیا جائے اور امداد کی حاجت ۱۸۹۶ء کی نسبت کہین بڑھی ہوئی ہے۔ایسی امداد گورنمنٹ کی کارروائیون کی تتمہ ہے اور اس سے ایسی صورتون مین مدد پہونچانا مقصود ہے جنمین صریحی خواہ کافی طور پر اُن کارروائیون سے مدد نہین مل سکتی ہے اور اس غرض سے آسودہ حال باشندگان ملک سے چندہ کی استدعا کرنا چاہیے اور بیرونجات کا چندہ شکریہ کے ساتھ قبول کرنا چاہیے

آنریبل مسٹر ایلن آرتھر صاحب (پریسیڈنٹ جلسۂ تجارت نے) اس رزولیوشن کی تائید کی اور ہزآنر لفٹننٹ گورنر بنگال و آنریبل نواب بہادر سر خواجہ احسن اللہ صاحب کے سی آئی ای رئیس ڈھاکہ اور آنریبل مسٹر پی۔یم۔مہتا نے تائید مزید کی۔

دوسرے رزولیوشن کو آنریبل سر فرانسس میکلین صاحب کے سی آئی ای کونسلی پریوی کونسل

وچیف جسٹس بنگال نے پیش کیا۔ رزولیوشن وہ اس عبارت مین تھا۔

یہ جلسہ اُن مقاصد کی تشریح کو جس مین پرویٹ چندہ بموجب اُس ہدایت کے جو گورنمنٹ نے گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۹ جنوری ۱۸۹۷ء مین فرمائی ہے (نقل انتخاب تقسیم کی گئی) جائز طور سے صرف کیا جا سکتا ہے اور نیز انتظام فراہمی اور اہتمام چندہ فنڈ مذکور کو جنکا اس مین ذکر کیا گیا ہے قبول کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ مندرجہ ذیل صاحبون کی ایک کمیٹی مقرر کیجائے اور اُنکو تعداد ممبران کے بڑھانے اور انتظام فنڈ کی غرض سے اکزیکیوٹو کمیٹی مقرر کرنے کا اختیار دیا جائے۔

مہاراجہ بہادر سر نرندر کرشن صاحب کے سی۔ آئی۔ ای نے اسکی تائید کی اور دی موسٹ ریورنڈ دی لارڈ بشپ آف کلکتہ اور آنریبل راے بہادر بی۔ کے۔ بوس صاحب سی۔ آئی۔ ای نے تائید مزید کی۔

ان سب صاحبون نے باری باری تقریرین کین۔

بعد اسکے دی موسٹ ریورنڈ آرچ بشپ گوتھل صاحب نے تحریک اور راجہ بن بہاری کپور صاحب راجہ بردوان نے تائید کی کہ ہز اکسلنسی ویسراے کا شکریہ بابت صدارت جلسہ اور قبول کرنے منصب پریسیڈنسی جنرل کمیٹی کے ادا کیا جائے۔

حضور ویسراے نے مختصر الفاظ مین ووٹ شکریہ کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ مین بہت خوشی کے ساتھ اس بات کا اعلان کرتا ہون کہ مندرجہ ذیل مزید رقوم کا چندہ ملا ہے۔ یعنی دس ہزار روپیہ مہاراجہ سر جوتندر موہن صاحب ٹیگور سے اور پانچہزار روپیہ مہاراجہ صاحب ہمن سنگھ سے اور دو ہزار روپیہ راجہ رنجیت سنگھ صاحب سے۔ حضور ہز اکسلنسی نے تمام حضار جلسہ سے مخاطب ہو کر فرمایا

کہ ہال سے رخصت ہونے کے قبل قحط فنڈمین چندہ دے دیکر اس سے اپنی دلاویزی کا عملی طور سے اظہار کرین ـ

جلسۂ کانووکیشن
کلکتہ یونیورسٹی

۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۰ء

[کلکتہ یونیورسٹی کا سالانہ جلسہ کانووکیشن ڈگریون کے دینے کی غرض سے ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۰ء روز شنبہ کو تین بجے دن کے یونیورسٹی کے سینٹ ہوس مین منعقد ہوا حضور وایسرائے بحیثیت چینسلر یونیورسٹی صدر نشین تھے اور داخلہ کے ہال مین وائس چینسلر (سر فرانسس میکلین صاحب) اور صاحبان فیلو اور ممبران سینٹ نے مع لفٹننٹ گورنر بنگال و لارڈ بشپ کلکتہ کے جو ڈیس پر چینسلر کے داہنے اور وائس چینسلر کے بائین جانب بسبیل ترتیب متمکن ہوئے آپ کا استقبال کیا۔ بہت سی لیڈیان اور جنٹلمین مع ہزاکسلنسی لیڈی کرزن صاحبہ کے موجود تھین اور ہال طلبا سے خوب بھرا ہوا تھا۔ ہزاکسلنسی اُس نئے لباس مین ملبوس تھے جسکو خود ہزاکسلنسی نے تھوڑا عرصہ ہوا آیندہ صاحبان چینسلر یونیورسٹی کے استعمال کے لیے پیش کیا تھا اور جو اُس لباس کے نمونہ کے موافق تیار کیا گیا تھا جسکو اکسفورڈ یونیورسٹی کے چینسلر پہنا کرتے ہین۔ جب وائس چیرمین امیدوارون کو ڈپلومے تقسیم کر چکے تو ہزاکسلنسی نے جلسہ کانووکیشن سے مخاطب ہو کر یہ تقریر ارشاد فرمائی۔]

مسٹر وائس چینسلر اور ڈگری یافتگان کلکتہ یونیورسٹی۔ میرے کہنے کا یقین کیجیے

کہ دوسری مرتبہ جو مین نے آج اس ہال مین آپ کے سالانہ جلسہ کانووکیشن مین نشست کی
تو مجکو اس بات سے کچھ کم خوشی نہین ہوئی پھر آیندہ سال کے ساتھ میری دلاویزی میرے
ہندوستان کے کامون مین گھٹتی نہین بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔ اور اس سالانہ جلسہ کے
پھر آنے پر تازہ سرگرمی کے ساتھ مجکو نہ صرف آپکی تعلیمی تواریخ دوازدہ ماہ گزشتہ بلکہ اس
بھاری تعلیمی کام کی ترقی کا بھی خیال پیدا ہوگیا جسکی یہ یونیورسٹی ایک نمونہ اور صدر ہے
ابھی میرے سامنے سے کچھ نوجوان گزر چکے ہین جنکو آج سہ پہر کے وقت وہ ڈگریان
ملی ہین جو اُن لوگون کو یہ یونیورسٹی دیا کرتی ہے جو کامیابی کے ساتھ اُسکے امتحانات مین
پورے اُترتے ہین۔ مجکو تو نہین معلوم ہوتا کہ ان نوجوانون مین سے کسی نے تامل کرکے
اپنے دل مین یہ خیال کیا ہو کہ جس امتحان کو اُنھون نے حال مین پاس کیا ہے اور
جو تعلیم اُنکو امتحان کے پاس کرنے کے قابل بنا سکی اُسکی غرض کیا ہے۔ مین امید
کرتا ہون کہ وہ اس معاملہ پر صرف مطلب پرستی کی نظر سے نگاہ نہ کرتے ہونگے۔ یہ
تو بادی النظر مین ظاہر ہے کہ وہ ایسے علم کی تحصیل کرتے آئے ہین جسکی قیمت معین
اور قابل الوصول ہے کیونکہ اُسکی مدد سے وہ اپنے لیے سبیل روزگار اور اپنے متعلقین
و متوسلین کے لیے ذریعۂ معاش پیدا کرسکین گے۔ ایسا علم حاصل کرنا اور اسکو
ایسے روزگار کے حاصل کرنے کے لیے کام مین لانا بالکل جائز بلکہ ایک معزز غرض
ہے لیکن علم کو صرف ایک ذریعۂ معاش اور نوکری ہی کو ایک غایت زندگی قرار
دے لینا علم کی توہین کرنا ہے۔ ہمارا تعلیمی نظام جسکی علت غائی کے طور پر ہندوستانی

یونیورسٹیون کی ڈگریان ملتی ہین اُسکے قطعی طور پر جائز ہونے کا پہلو یہ ہے کہ ہر طالب علم اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اور دماغی قابلیت حاصل کرے۔ اگر اس اعلیٰ نوبت تک طالب علم پہونچ گیا تو وہ نہ صرف ایک بہتر درجہ کا وکیل یا منشی یا اخبار نویس یا سرکاری ملازم یا آیندہ جو کوئی پیشہ اختیار کرے اُس پیشہ مین برتر ہوگا بلکہ وہ آدمی کا ایک عمدہ تر نمونہ بن جائیگا۔ وہ اپنے گرد و پیش معقول طور کا اثر پیدا کرتا ہے۔ دوسرے اشخاص کے دلون مین اس بات کا خیال پیدا کرتا ہے کہ وہ اُسکی نظیر پر چلین۔ وہ جس سوسائٹی سے تعلق رکھنے والا یا جس نظامت کا جز ہوتا ہے اُسکے عروج اور تزکیہ کا باعث ہو جاتا ہے۔

ای صاحبان جلسہ مین خیال کرتا ہون کہ اس قسم کی تعلیم یونیورسٹی سے ہندوستان مین بہ نسبت کسی اور ملک کے زیادہ دلچسپی ہے۔ انگلش یونیورسٹی اور بالعموم تمام یورپ کی یونیورسٹیون مین ہم بیشک اپنی قوم کے نوجوانون کو ایک بہت بڑے درجہ تک غیر ملکی بلکہ مردہ زبانون کی تعلیم دیتے ہین اور کسیقدر وہ باتین پڑھاتے ہین جو بہ نسبت علی تکمیل کے دماغی ترتیب کے لیے زیادہ تر کارآمد ہین۔ مثلاً بہتیرے نوجوان لوگ یونانی زبان کی شاعری سیکھتے ہین حالانکہ اُنکو عمر بھر کبھی ایک شعر بھی اس زبان مین تصنیف کرنے کا اتفاق نہین پڑتا۔ یا وہ تحریر اقلیدس کا مطالعہ کرتے ہین حالانکہ چند سال کے بعد اُن کو ایک شکل بھی یاد نہین رہتی۔ لیکن باوصف ان سب باتون کے کہ مضامین مختلف اور بے بقا ہوتے ہین اس مین بھی شک

نہین ہے کہ خیالات اور نصائح اور تصورات اور علم کے واقعی صون جو وہان طالب علم کے دلین
جانشین کردیے جاتے ہین (گو ابتدا مین جس زبان مین وہ ظاہر کیے گئے ہین وہ کوئی
ہی کیون نہو اور کسی زمانہ سے تعلق کیون نہ رکھتے ہون) زمانہ حال کی دنیا سے جسکا
وہ ایک جزو ترکیبی ہے اصولاً مختلف نہین ہین۔ مثلاً ہم آزادی اور حب الوطنی کے
جو خیالات برک کی تقریر سے اخذ کرتے ہین وہی ڈیماستھینز کی تقریر سے بھی پیدا ہوتے
ہین۔ تواریخ کا فلسفہ جسطرح گبن کی تصنیفات مین عمیق ہے اُسیطرح تھوسی ڈائدز کی
کتاب مین ہے۔ دماغی اور اخلاقی سائنس کے مسائل گو مختلف قاعدون مین ظاہر کیے گئے ہین
لیکن جس حیثیت سے اُنپر برکلی اور سپنسر نے بحث کی ہے اُسی حیثیت سے افلاطون اور ارسطو نے
بھی کی ہے۔ جن اخلاقی قوتون کا دنیا پر اثر پڑتا ہے اُنکی تصویر یونانی زبان کے افسانجات
غم مین ملٹن خواہ ورڈس ورتھ کی تصنیفات کی نسبت کچھ زیادہ پھیکی نہین کھنچی ہے گو
وہ حکایات قدیم زمانہ کے بت پرستون ہی کے خیالات پر کیون نہ مبنی ہون۔

لیکن اس ملک کی تمام حالتین مختلف ہین۔ ہم آپکو آپکے ہندوستانی کالجون مین
تعلیم دیتے ہین اور ہم ہندوستانی یونیورسٹیون مین آپکا امتحان اُن چیزون مین لیتے ہین جو
آپکو صرف بیرونی زبان ہی مین نہین سکھائی جاتی ہین بلکہ غیر ملک کے تصورات اور
تخیلات بھی ظاہر کرتے ہین۔ اُنکی کیفیت مثل ایک شہاب ثاقب کے ہے جو کسی دور و دراز
سیارہ سے خلا مین چھوڑا گیا ہو یا مثل غیر ملک کے پودون کے ہے جو متخالف آب و
ہوا کے ملک سے لائے گئے ہون۔ وہ سائنس فلسفہ منطق ادب اور صنعت کے

ایک اجنبی اسکول سے نکلی ہین اگر ہر فریس مبصر اس بات کے دریافت کرنے کے لیے
کہ اس طرح کی نمودار آزمایش کا نتیجہ کیا ہے نظر ڈال سکتا ہے اور حیرت کے ساتھ غور
کر سکتا ہے کہ آیا اس دلیرانہ کیمیا گری کا نتیجہ اختلاط ہوگا یا نفاق سب سے بڑھکر
تو وہ اپنے دل سے سوال کریگا (اور یہی سوال مین بھی کر رہا ہون اور آپ سے بھی چاہتا ہون
کہ آپ بھی اپنے دل سے یہی سوال کیجیے) کہ ایک ایسے نصاب تعلیم کا جو تقریبًا بلا شرکت
غیرے مغرب سے مستعار لیا گیا ہے منفرد اشخاص کے اطوار و عادات اور اُنکے
اطوار و عادات کے مجموعہ پر جس سے مشرق کا قومی طرز عمل قائم ہے کیا اثر پڑتا ہے
اور جسوقت حقیقی جسمانی ترکیبی و عملی اور خیالی نظری و تفریقی ادراک کے دو دھارے
باہم ملتے ہین تو اُنکی حالت کیا ہوتی ہے۔ آیا وہ ایک ہی قعر دریا مین پہلو بہ پہلو
اس طرح بہتے ہین جسطرح بعض دریاؤن کو ہمنے ایک مین ملجانے کے بعد دیکھا ہے
کہ ایک تو صاف اور شفاف اور دوسرا بوجہ اُس زمین کے جس پر بہکر وہ آتا ہے گدلا
اور سیاہ ہوتا ہے یا یہ کہ اُن کا پانی جب ایک مین ملجاتا ہے تو اُن سے ایک تازہ اور
یکسان دھار پیدا ہوتی ہے اور ایک خاص ہیئت اور خاص رنگ کو اختیار کرتی ہے
اے صاحبان جلسہ۔ مجکو اس بات مین شک نہین ہے کہ اس مسئلہ کے دونون
پہلوون کے متعلق بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ ایک تو وہ لوگ ہین جنکی حجت یہ ہے کہ
انسان کے ادراک کا وہ رخ جسکو تخیئل سے تعلق ہے حقیقت سے مشکل سے منطبق
ہوتا ہے اور تصور اور عمل کا ساتھ نہین ہے۔ اُنکی دلیل یہ ہے کہ اگر مشرقی لکڑی پر

مغربی تعلیم و تربیت کی تہ چڑھا کر کوئی شے بنائی جائے تو وہ کمزور اور ناپائدار ہوگی اور
مشرق کی فطرت اور نازک خیالی کا مغرب کے سوٹے اور قوی اصول سے میل نہین
ہوسکتا اور اس آزمائش کی ظاہری اور سریع الزوال کامیابی جیسی ہی زیادہ کامل
طور کی ہوگی اُسیقدر اُسکی حرکت بازگشت زیادہ غضبناک اور نتایج زیادہ مضر ہونگے۔
اِس عقیدہ مین کسیقدر صداقت بھی ہے لیکن یہ امر تو بہت ہی بعید ہے کہ وہ بالکل
ہی صحیح ہو۔ ہم سب لوگ اُن نصف بگڑے ہوئے لوگون سے بخوبی واقف ہین
جنھون نے اپنے نظام کی بھلائیون کو کھودیا اور دوسرے کی صرف بُرائیون کو اختیار
کرلیا۔ ایسا شخص یوروپین ہو خواہ ایشیائی قابل افسوس ہے۔ ہم اُس آدمی کو خوب
جانتے ہین جو مبہم تجنیس کی گھٹا مین اپنی دماغی قابلیت کے اُتھلے پن کو چھپاتا ہے
اور جسنے ایک غیر ملک کی زبان کے صرف محاورات کو یاد کرلیا ہے اور اُنکے مطالب
ذرا بھی اُسکے خیال مین نہین آئے ہین۔ ہم جانتے ہین کہ بعض طالب علم اپنی یورپین
درسی کتابون کو امتحانات یونیورسٹی کے پاس کرنے کے بعد ہی فروخت کرڈالتے
ہین کیونکہ اب وہ کتابین تجارتی حیثیت سے اُسکے کسی کام کی نہین رہتین یہ قصہ بھی
مشہور ہے کہ آدمی کی قیمت ایک ڈگری حاصل کرلینے سے ہندوستانیون کی شادی کے
بازار مین بڑھ جاتی ہے (قہقہہ) اور اُسکی نسبت بیان کیاجاتا ہے کہ وہ قابل پسند منگیتر
بننے کے لیے تحصیل علم شروع کرتا ہے۔ جہانتک مین جانتا ہون اِن اقسام کے لوگ اس
ملک مین بہت ہی افراط سے ہونگے گو مجکو امید ہے کہ اس جلسہ مین ایسا کوئی نہ نکلیگا

(قہقہہ) اور مجکو اس امر مین کوئی شبہہ نہین ہے کہ مغربی یونیورسٹیون مین بھی اس قماش
کے لوگ پائے جائینگے اور اگر آپ یوروپین طلبا کو یہان طلب کرکے اُنکو ہندوستانی
علم الٰہیات پڑھانا شروع کرین تو بعض ایسے نمونون کے لوگ پیدا ہو جائین جو ویسے ہی
بے تکے اور اُسیقدر ظاہر نما اور اُتنے ہی لغو ثابت ہونگے۔ لیکن اسوجہ سے کہ ہم سب
لوگ ان نقائص سے آگاہ ہین اور اُنپر خندہ زنی کرتے ہین ہمکو یہ خیال نہ لے دوڑنا چاہیے
کہ تمام دنیا مین ایسے ہی لوگ پیدا ہوتے ہین یا انکہ مشرقی اور مغربی الحاق کا وہی
معمولی اور ناگزیر نتیجہ ہے۔

میرے ذاتی خیالات تو بالکل ہی اُسکے خلاف ہین مجکو غیر معمولی طور کی ناکامیون
پر حیرت نہین ہے بلکہ کامیابیون کی کمیت اور کیفیت پر ہے۔ مجکو اس بات کا تعجب
ہے کہ پچاس برس سے کم کے عرصہ مین مغربی دنیا کے سائنس اور علم نے کس
حد تک مشرقی طبائع مین جگہ کر لی ہے اور اُنکو آزادانہ رائی اور آزادی خیال سکھا دی ہے
اور سیاست مدن اور فقہ اور سوسائٹی کے خیالات سے مالوف کر دیا جن سے وہ صدیون
سے لابلد تھے مین نے پچاس برس سے کم کا زمانہ اس وجہ سے قرار دیا ہے کہ مین ہندوستان
مین اعلیٰ تعلیم جاری ہونے کا زمانہ کورٹ آف ڈائرکٹرس کے مراسلہ سنہ ۱۸۵۴ع متعلقہ
تعلیم سے قرار دیتا ہون۔ اس زمانہ کے قبل ہندوستان مین نہ کوئی یونیورسٹی تھی اور
نہ کسی صوبہ مین کوئی سررشتہ تعلیم اور نہ ملک بھر مین معلمون کی تعلیم کا کوئی کالج اور نہ
سرکاری کالجون اور اسکولون کے معائنہ کا انتظام تھا۔ اور امدادی کالجون اور

اسکولون کے طریقہ کا توکبھی وجود ہی نہ تھا اور سرکاری امداد کا طریقہ تو تھا ہی نہین -
اس گذشتہ نصف صدی مین جو ترقی ہوئی ہے وہ سُست نہین تھی بلکہ حیرت انگیز
تھی - بیشک یہ کہا جا سکتا ہے کہ صرف بیرونی سطح پر اسس تعلیم کا اثر ہوتا ہے اور
سطحی پوست کے نیچے وہی اصلی عناصر قائم رہتے ہین یعنے وہی پُرانے خیالات موجود
رہتے ہین - لیکن اتنے قلیل عرصہ مین اسکے سوا اور کسی بات کی امید آپ کیونکر کرسکتے
ہین ؟ جو عمل کہ اس طور پر شروع کیا گیا ہے اُسکا اثر اوپر کی طرف نہین بلکہ نیچے کی جانب
حرکت کریگا - اور یہ طریقہ فلٹر مین پانی کے صاف کرنے اور جذب کر دینے کا ہے اور
یہ ضرور ہے کہ اول بالائی سطح شبنم سے نم ہوگی قبل اسکے کہ اُسکی نمی سوسائٹی کی نیچے والی
تہ تک پہونچے -

بہرحال میرے خیالات صحیح یا غلط ہون (اور بعض لوگ نہایت ہی راسخ الاعتقاد
مجکو تصور کرین گے) لیکن مین تو صاف طور سے دیکھتا ہون کہ پانسا پھک گیا اور اب
پلٹ نہین سکتا - جب لارڈ میکالی صاحب نے اپنا مشہور مراسلہ تحریر کیا تھا اور برٹش
گورنمنٹ نے قرار دیا تھا کہ آپ لوگون کی اعلیٰ تعلیم یوروپین تعلیم ہونی چاہیے تو گو اُنھون
نے دانشمندانہ خواہ غیر دانشمندانہ طریقہ پر عمل کیا ہو لیکن اُسنے ایک ناقابل تنسیخ اور
ایسا فیصلہ کر دیا تھا جس سے اگر عدول کرنا ممکن بھی ہو تو میرے نزدیک ایسا کرنا قرین
اصول سیاست نہوگا - (نعرۂ تحسین) - ایک ہفتہ کا عرصہ ہوا ہمنے اخبارون مین
تار برقی کی ایک خبر پڑھی تھی جو صرف چین ہی کے ملک سے روانہ ہوسکتی تھی جو لغویات

اور رمز خرفات کا مسکن ہے۔ ریوٹر کی وہ تار برقی یہ ہے۔

"پیکنگ مین فرمان شاہی جاری کیا گیا ہے جس مین حکم ہوا ہے کہ کانفیوشیس حکیم کے تصنیفات پڑھائے جائین اور زمانہ حال کے گندہ خیالات ناسموع ہون"

(قہقہہ)۔ اے صاحبان جلسہ۔ وہ گندہ خیالات زمانہ حال جو چینی سندارن کے نزدیک کلمۂ ملعونہ ہین ہندوستان مین موقوف ہونے کے لیے نہین بلکہ ٹھہرنے کے لیے آئے ہین۔ کسی انگلش شخص سے یہ امید نہین ہے کہ وہ یہ تجویز کرے کہ منو کے عمدہ مگر متروک احکام کی تعلیم پھر عود کرے اور اگر وہ ایسا کرے تو مجکو شبہہ ہے کہ کوئی ہندو پنڈت بلا استثنا اُسکی پیروی کرنے کو تیار ہوگا۔

مین یہ خیال کرنا پسند کرتا ہون کہ نہین۔ صرف اس وجہ ہی سے نہین کہ یہی بات پسند کرلی گئی ہے بلکہ اس وجہ سے بھی کہ وہ واجب معلوم ہوئی۔ جسوقت منجملہ بڑے نہایت نامی وایسرایون کے لارڈ ویلسلی نے اپنا چندروزہ کالج فورٹ ولیم مین کھولا اور اُسکے پھاٹک پر یہ کتبہ ثبت کیا تھا۔

Nunc redit a nobis aurora diemque reducit

جسکا ترجمہ اگر آپ لوگون مین سے کوئی لیٹن زبان نہ جانتا ہو تو اُسکے لیے مین کیے دیتا ہون

"ہماری طرف سے دن پلٹ چلا اور تمھارے لیے پھر روشنی لایا"

تو مین یقین کرتا ہون کہ اُنھون نے اعلیٰ تعلیم ہندوستان کی حمایت مین ایک سچا اور صحیح مقولہ قایم کردیا تھا اور میری یہ ہی راے ہے کہ آپ کی جو خدمت ہمنے

کی ہے اور اب تک جسکے بجا لانے مین ہم ساعی ہین وہ بالکل یہی خدمت ہے (نعرہ تحسین)
لیکن مین یہ بھی کہونگا کہ ہمارے اعتماد کی تائید نہ خود تعلیم کے خاص اوصاف سے
اور نہ اُسکے سچے اصولون کی لازوال قیمت سے پیدا ہوتی ہے بلکہ وہ اُس اثر سے شامل
ہے جسکو وہ کردار اور اخلاق اور عزت و دیانتداری و انصاف و فریضہ اور آدمی آدمی
کے مابین راستبازانہ برتاؤ کے متعلق پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور پیدا
کر چکی ہے۔ نظام موجودہ مین مجکو بعض عیوب معلوم ہوتے ہین۔ وہ سب پر عیان
ہین مجکو ایسی بُرائیان معلوم ہوتی ہین جنکی جانب سے ہمکو ضرور ہوشیار رہنا چاہیے
اور اُن مین سے خاص بات اِس امر کا میلان ہے کہ مانعتون پر خشمناکی ظاہر کیجائے
مقاصد پر اعتراض کیا جاے اور سطوت حکومت پر نکتہ چینی کیجاوے (اور میرے خیال
مین یہ میلان وہان ضرور ہوگا جہان آزادانہ رائی کی تعلیم پہلے پہل اُن جماعتون مین دیجاتی
ہے جو مدتون سے اُس سے ناآشنا ہین یہ ایک خطرناک میلان ہے جس سے ہندوستانکے
نوجوانون کو اپنے محفوظ رکھنے کی خاص ضرورت ہے کیونکہ آزادی کا اعتراف اور شے ہے
اور حکومت سے منکر ہونا بالکل ہی دوسری بات ہے۔ برخلاف اِسکے سب سے زیادہ سچی
آزادی وہان ہوتی ہے جہان حکومت پر سب سے کم حملہ ہوتا ہے اور روشن ضمیری کی
قریب قریب پہلی علامت آداب و تہذیب کا تسلیم کرنا ہے۔ ان حالتون کی ناداشتگی ایک آزار ہے
جس مین وہ سوسائٹی جو ہنوز دماغی آزادی کی بہت ابتدائی نوبت مین ہو مبتلا ہونے
کی سزاوار ہے۔ یہ ایک قسم کی مہین دانہ والی چیچک ہے جو پولیٹکل جسم مین نکلتی ہے اور

جس سے مریض کو رفتہ رفتہ چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ وہ ہمارے لیے تردد کا
باعث ہو لیکن احتیاط سے نسخہ لکھا جائے تو اندیشہ کا پیدا ہونا کچھ ضرور نہین ہے۔
اس سے ہماری آنکھین ان نہایت اعلیٰ درجہ کے فوائد کی جانب سے جو اعلیٰ تعلیم
سے اس میدان مین جسکا ہم ذکر کرتے آئے ہین حاصل ہوتے ہین اور فی الجملہ متعلم
کی قابل برداشت صحت وتندرستی سے بند نہو جانا چاہیین۔ خود میری کیفیت تو یہ ہے
کہ اگر مین خیال نہ کرتا کہ اعلیٰ تعلیم سے ہندوستان مین خاطر خواہ نتائج پیدا ہو رہے ہین
تو مین اس بات کے لیے تیار ہو جاتا کہ آپ کے امتحانات کو موقوف کر دون آپکے اسناد
کو جلا دون اور آپکے تمام معلمون اور مدرسون کی جماعت اور آپکے سنڈیکیٹ اور آپکے
سینٹ اور آپکے وائس چینسلر اور آپ کے چینسلر کو بھی کسی پرانے جہاز کے ڈھچر پر سوار
کرا کے خلیج بنگال مین ڈبو دون (قہقہہ) مخلوط النسل اخلاق سکھانے اور ویسی ہی
تہذیب کو نشو ونما دینے سے یہ کہین بہتر ہے کہ اُس پرانے باوا آدم والے زمانہ پر پھر
عود کیا جائے۔

اعلیٰ تعلیم کی ایک حالت اور ہے جسکے بارہ مین اسوقت مجکو چند الفاظ سے زیادہ
کہنے کا وقت نہین ہے اور جسکو فی الواقع اس طرح کی ایک ممتحن یونیورسٹی کے کورسون
سے بمشکل تعلق پایا جاتا ہے۔ مین اعلیٰ تعلیم کے اغراض کی نسبت یہ بیان کرتا آیا ہون
کہ خاص اُنمین سے یہ ہین کہ دماغی اور اخلاقی حالتین درست ہو جاین اور خاص شخصون
کے خصائل پر جنسے وہ اپنی زندگی کی کارروائی شروع کرین اور آیندہ جماعت پر اُنکا اثر

پیشے۔ لیکن اعلیٰ تعلیم کے لیے اور بھی کارروائی کے میدان ہین جو بزرگی مین
ان سے کچھ کم نہین ہین اور منجملہ اُنکے میرے نزدیک سب سے اونچا درجہ بہ نسبت
اُن ذمہ داریون کے جو اصلی درس اور تجربہ اور تحقیقات سے انسان کا دائرۂ علم
بڑھانے کی ہون کسی کا بھی نہین ہے۔ اور امید ہے کہ قبل اسکے کہ زیادہ عرصہ
گزرے ان حوصلہ مندیون کی تکمیل کا ایک نیا اور عالیشان موقع بمبئی کے ایک
جنٹلمین مسٹر ٹاٹا کی روشنضمیرانہ فیاضی سے پیدا ہو جائے جنکے متعلقہ حالات
آپ سب سن چکے ہین (نعرۂ تحسین)۔ مجکو اس بات سے نہایت ہی خوشی ہوئی
کہ اُنکی درخواست منجانب گورنمنٹ ہند قبول کرون اور اُن امور پر غور کرنے مین
مدد دون جنسے کہ اُنکے فیاضانہ خیالات کی عملی صورت پیدا ہو سکے مین یقین کرتا ہون
کہ آپ لوگون کے درمیان ایک ایسی سوسائٹی ہے جو باعتبار اس امر کے کہ اُسکے
وسائل آمدنی حقیر ہین ایک کوتاہ حد تک بنگال کی تعلیم یافتہ آبادی مین سائنٹیفک علم
پھیلانے کی کوشش کرتی ہے میرا مطلب انڈین اسوسی ایشن بغرض ترقی سائنس
سے ہے جسکی نسبت مجکو معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سرکار نے یک لخت پچیس برس تک
محنت کی اور اُس سے صرف ایک جزئی حد تک اعتراف کیا گیا (نعرۂ تحسین) مجکو اکثر
اس بات پر تعجب ہوا کرتا ہے کہ سائنس و ترقی تہذیب کے دولتمند سرپرست جو بنگال
مین کثرت سے بھرے ہوے ہین ایسے لائق اور دیسی طریقہ کی سوسائٹی کی مدد مین
کیون زیادہ کوشان نہین ہوتے۔ مگر دو ہی دن پہلے کے اخبارون مین یہ پڑھکر

مجکو بڑی خوشی ہوئی کہ گورنمنٹ بنگال نے نئی تحقیقات کے کامون کے لیے تین وظیفے اُن
لوگون کو دینے کے لیے مقرر کیے ہین جو بعد مین ڈگری حاصل کرین (نعرۂ تحسین)۔

اے صاحبان جلسہ۔ مین نے جب پہلے پہل پارسال اس جلسہ کے روبرو تقریر کی
تھی تو بیان کیا تھا کہ میری رائے مین ہندوستان کے ہمارے تعلیمی نظام ہند کے
یکجہت کرنے اور مسلمہ خامیون اور خرابیون کی درستی اور اس بات مین کہ گورنمنٹ عالیہ
کو جو ذمہ داریان سپرد ہین اُنکو وہ مزید مستعدی سے انجام دے بہت کچھ کرنا باقی ہے آپ
کو یقین کرنا چاہیے کہ یہ معاملہ اُسوقت کے بعد سے ابتک مجکو فراموش نہین ہوا گو بوجہ
کثرت کار سرکار اور اہم مسائل کے جو تحقیقات اور اصلاح کے لیے ہمیشہ توجہ طلب رہتے
ہین مین اُن خیالات کو پورا نکر سکا جنکو مین نے اُسوقت عمداً مجمل طور پر بیان کیا تھا
کوئی سمجھدار آدمی جو ہندوستان کے تعلیمی مسائل مین ہاتھ لگانے کا ارادہ کرے
اور خاصکر وہ شخص جو بوجہ اپنے منصب اور حالات سابقہ کے ایک اجنبی اور کسیقدر
عطائی آدمی ہو اُسپر دو باتون کا خیال ضرور اپنا اثر پیدا کریگا۔ اُنمین سے پہلا تو یہ مصلحت
ہے کہ جو لوگ اپنی ساری عمر اس کام مین صرف کرتے آئے ہون اور جو واجبی طور سے
کاملین فن کہے جا سکتے ہون اُن سے مشورہ کرکے دریافت کیا جائے کہ اُس بارہ مین
مستند رائے کا میلان کس جانب ہے۔ اصلاح کوش کو ضرور لازم ہے کہ اُنکو اپنے
ساتھ لیے رہے ورنہ وہ کمزور سمجھا جائیگا اگر یہ نہوا تو اُسکو یقیناً معلوم ہو جائیگا کہ اُسکی
کوشش ساقط الاثر ہے دوسرا امر مطلوب یہ ہے کہ آہستہ رفتار اختیار کرنے کے

اصول ستعارفہ کا مقر ہو۔ ہوشیار سپہ سالار فوج حملہ کرنے کے قبل ملک کی گرد آوری کرتا
ہے وہ غور کر کے دیکھتا ہے کہ آیا داہین یا بائین حملہ کرنے مین فائدہ ہے یا سامنے سے
اس سے بھی بڑھکر وہ چاہتا ہے کہ میدان اُن موانع و عوائق سے جو آگے بڑھنے
کو روکتے ہون یا اُسکی کامیابی مین خلل انداز ہون صاف ہو جائے۔ اور اگر مین جنوبی
افریقہ کی اُس کارزار سے جو اسوقت ہم سب لوگون کو اسقدر متوجہ کیے ہوئے ہے
کوئی استعارہ نکالون تو یہ کہونگا کہ اسی سبب سے مین سال گذشتہ مین اُن دریاؤن
کے مختلف مقامات کے زور اور پایاب جگہون کی جانچ کرتا رہا جو میرے اور غنیم کے مابین
حائل ہین اور سلسلہ وار بہت سے حلات اُن مورچون پر کرتا رہا جو مجکو اس محصور گیریزن
سے جدا کیے ہوے تھے جسکو مین خلاص کرنا چاہتا تھا۔ مختلف سرکاری رزولیوشنون
سے جو مشتہر عام ہو چکے ہین آپکو کچھ کچھ معلوم ہو گیا ہوگا کہ میرا مطلب کیا ہے۔ گو اعلیٰ تعلیم
کے متعلق جو کچھ مجکو بیان کرنا تھا اسوقت بیان کر چکا ہون اور مین نے اپنی رائے اس
امر کی نسبت ظاہر کر دی کہ ہمارے نظام تعلیم مین اُسکی استقامت ضروری ہے لیکن
مین اُن لوگون سے ہرگز متفق نہین ہون جو یہ حجت کرتے ہین کہ اس باعث سے ابتدائی
تعلیم کی جانب سے فراموشی اختیار کیجا سکتی ہے۔ بلکہ مین اُن لوگون مین ہون جنکا خیال
یہ ہے کہ جیسا جیسا زمانہ گزرتا جاتا ہے پرویٹ کوششون سے اوسط اور اعلیٰ درجہ کی
تعلیم کو روز افزون طریقہ سے ترقی دینا چاہیے اور گورنمنٹ کی دست اندازی اور نگرانی
کی مانگ کم ہونا چاہیے۔ پھر یہ بھی کبھی نہین ہو سکتا کہ سلطنت کی امداد اور توجہ پر جو

ابتدائی تعلیم کا سقدم حق ہے جاتا رہے۔ کیونکہ وہ گورنمنٹ اپنے فرائض منصبی بالکل ناقص
طور پر انجام دیگی جو بالنسبت ہوشیار اور خواندہ لوگون کے قلیل جماعت کے لیے تو تعلیم
کا سامان کر دے لیکن ایک تعداد کثیر کے نامنتظم اور ناخواندہ عوام الناس کے بارہ مین
اپنی ذمہ داری سے دریغ کر کے اُنکو اس بات کے لیے چھوڑ دے کہ وہ قناعت کے
ساتھ جہالت ہی مین پڑے رہین۔ ہمنے حال مین لوکل گورنمنٹون کو اُنکے فرائض پر جو اس
بارہ مین ہین اور جنکی نسبت ظاہر ہوتا ہے کہ بعض صورتون مین بے پروائی ہوئی توجہ دلائی
ہے۔ علاوہ ازین ہکو اُس نظام مین جس سے مدارس درجہ ادنیٰ اور ان اسکولون اور
کالجون کے اعلےٰ درجون کے لیے جو شامل یونیورسٹی کیے گئے ہین فی زمانہ کتب درسیہ مین کیجاتی
ہین بہت سے نقائص معلوم ہوئے۔ ایسی کتابون کی طولانی فہرستین مرتب ہوتی ہین
جو رٹ کر یاد کرنے کی ترغیب دلائینگی کتابونکی فہرستین بھی ہمیشہ احتیاط سے مرتب
نہین ہوتین اور ناموزون کتابین داخل کر دیجاتی ہین۔ لوکل گورنمنٹون اور بعض
صورتون مین یونیورسٹیون نے اس بارہ مین اپنی بھاری ذمہ داری کو ٹھیک
طور پر نہین سمجھا ہے اور سرکاری امداد اُن چیزون کی تعلیم مین دیجاتی ہے جنکے
لیے کبھی گورنمنٹ کا حکم نہ تو چاہا گیا اور نہ صادر ہوا ہے۔ کالجون اور اسکولون کے
یونیورسٹی مین شامل کرنے مین بھی ہمکو اسیطرح کے تکاسل کی علامتین معلوم ہوتی ہین
اور بعض اوقات یہ میلان بھی پایا گیا ہے کہ معلمون کی حیثیت یا نوعیت تعلیم یا درجۂ پابندی
قواعد و آداب طلبا پر بغیر کافی لحاظ کرنے کے شامل شدہ کالجون اور اسکولون کی تعداد

بڑھا دیجائے۔ ان تمام امور مین میرے نزدیک یہ بات پائی جاتی ہے کہ سخت دیکھ بھال
اور زیادہ تر موثر نگرانی درکار ہے۔ آپ دم بھر کے لیے بھی یہ خیال نہ فرمائین کہ مین اس
بات سے انحراف کرتا ہون جس سے سر چارلس وڈ صاحب کے مشہور مراسلہ ۱۸۵۴ء
کے زمانہ سے گورنمنٹ ہند کی حکمت علی دربارہ تعلیم ہمیشہ سے چل رہی ہے یعنی یہ کہ جہان جہان
ممکن ہو گورنمنٹ کے انتظام کے بجاے گورنمنٹ کی مدد قائم کیجاے اور اس بات مین
پرائیوٹ اشخاص کی حوصلہ افزائی کیجاے کہ وہ تعلیمی کام شروع کرین اور کوشش سے
چلائین۔ مین اس بات کا حامی نہین ہون کہ باگڈور اپنے ہی ہاتھ مین رکھون خاص کر
جب کہ وہ ضابطہ سرکاری سے بنائی گئی ہو۔ لیکن یہ تو مین زور دیکر کہتا ہون کہ گرنیٹ
ان ایڈ یعنے امداد کے طریقہ مین تو ابتدا ہی سے یہ بات بطور اُسکے نتیجہ کے داخل تھی کہ
سرکاری معائنہ اور نگرانی قرار واقعی ہوتی رہے اور یہ بات کہ گورنمنٹ سے مطالبہ تو
کیا جائے کہ وہ تعلیم کے لیے خزانہ ملک سے روپیہ دے لیکن گورنمنٹ کو روپیہ دینے
مین جو اغراض مدنظر ہین اُن مین مناسب طور پر اُس روپیہ کے صرف ہونے کی
ذمہ داری سے دست بردار ہو جائے بمنزلہ اسکے ہے کہ گورنمنٹ اُن اصلی فرائض
سے جنکے لیے وہ قائم ہے تغافل کرے۔ اس لیے میری خواہش یہ ہے کہ گورنمنٹ
اور اُسکے مختلف صوبجات کے حکام کی طرف سے پھر اُس ذمہ داری کا استحکام کردون
جسکے ترک کا ایک میلان ظاہر ہوتا آیا ہے اور دنیا کو دکھادون کہ گو ہمارا انتظام تعلیم ہند
ویسا ہی فیاضانہ اور لچکدار ہے جیسا کہ مین اُسکو قائم رکھنا چاہتا ہون اس پر بھی وہ اس

بات سے آزاد نہین ہے کہ اتفاق ناگہانی خواہ ارادہ سے وہ کوئی بدعنوانی کی صورت قبول کرے بلکہ یہ لازم ہے کہ وہ ایک سائنٹیفک اور باقاعدہ نظام کے مطابق ہے جسکی لیے بدرجۂ آخری سپریم گورنمنٹ تعریف خواہ الزام کے اعتبار سے ذمہ دار ہے۔ بعد کے برسون مین مین آپ سے ان حوصلون کی تکمیل کے متعلق شاید کچھ زیادہ بیان کرسکونگا۔

اے صاحبان جلسہ - وائس پریسیڈنٹ صاحب اُن طلبا سے مخاطب ہونے کے لیے منتظر ہین جنھون نے اس سہ پہر کو اُن سے ڈگریان پائی ہین اور جو کلکتہ یونیورسٹی کی سند اور اپنی آیندہ امیدین ساتھ لیکر دنیا مین داخل ہونے والے ہین - اب مین اُن طلبا اور صاحب موصوف کے مابین صرف ایک لمحہ بھر اور اس خیال سے کہ ذہن نشین کرنے کے لیے مخل ہونگا کہ ایک ڈگری پاکر اُنکی تعلیم تمام نہین ہوگئی بلکہ اب ہی شروع ہوئی ہے اور اُن سے اصرار کرونگا کہ وہ اپنی زندگی مین عام اس سے کہ وہ سرکاری یا پیشہ وری یا نج کی زندگی ہو آیندہ کے لیے صرف علم کی خاطر سے تحصیل علم مین مشغول رہینگے۔

اور اب مین وائس چینسلر صاحب سے درخواست کرتا ہون کہ وہ کانوکیشن سے مخاطب ہون (بلند آواز سے دیر تک نعرۂ تحسین)۔

ملاحظہ رسالہ لمسڈن

[۲۶-فروری روز دوشنبہ کو سہ پہر کے وقت حضور وایسرائے نے رسالہ موسومہ لمسڈن ہارس کا اس موقع پر جب جماعت مذکور کی اے کمپنی جنوبی افریقہ جانے کے لیے جہاز پر سوار ہوتی تھی ملاحظہ فرمایا۔ یہ ملاحظہ خضر پور کے کارخانہ مرمت جہازات کے قریب حضار کی ایک جماعت کثیر کے روبرو جس مین سربرآوردہ افسران سول و فوج اور کلکتہ کی عام یوروپین جماعت شامل تھی عمل مین آیا۔ جماعت مذکور کے لوگ خاکی وردی پہنے تھے اور لی مٹیفورڈ بندوقین اور سنگینین اور تپنچے لائے تھے۔ اس کارخانہ مرمت جہازات کے پیچھے کی جانب باربرداری کا جہاز موسومہ لنڈولا موجود تھا۔ ہزاکسلنسی جنکے ہمراہ لیڈی کرزن صاحبہ بھی تھین جسوقت رونق افروز ہوے تو استقبالی سلامی سرہوئی اور آیرش ریفل رجمنٹ کے بینڈ باجے نے قومی گت بجائی۔ بعد اسکے حضور وایسرائے نے صفون مین گذر کر جماعت کا ملاحظہ فرمایا اور بعد ازان یہ ارشاد فرمایا۔]

کرنل لمسڈن صاحب اور افسران وغیر کمیشن یافتہ افسران و سواران لمسڈن لیٹ ہارس۔ اس سہ پہر کو تمکو خیرباد کہتے وقت مین یہ سمجھتا ہون کہ مین اپنے علاوہ اورونکی جانب سے بھی تمسے گفتگو کرنے کا دعوی کرسکتا ہون مین یہان تمھاری جماعت کے محض آنریری کرنل کی حیثیت سے جس منصب پر مامور ہونے کا مجکو فخر

ہے سو جو دنہین ہون اور نہ مین صرف یوروپین و دیسی باشندگان کلکتہ کی طرف سے تقریر کرتا ہون جنکے درمیان تمھارے چند ہفتے گذرے ہین اور جو تمھاری ایسی اولوالعزمی مین جو حب الوطنی پر مبنی ہے تمکو ہر طرح کی کامیابی کی دعا دیتے ہین بلکہ مین یہ خیال کر رہا ہون کہ میری حیثیت اس سے بھی کچھ زیادہ ہے اور مین اپنی نسبت یہ خیال کرسکتا ہون کہ مین تمام ہندوستان کی پبلک رائے کا آلہ نطق ہون جو اُس جماعت کے مرتب ہونے کی کارروائی کو بڑی تحسین و آفرین کے ساتھ دیکھتا رہا ہے اور جسنے اسکے ساز و سامان اور آسائش و آرام کے اسباب مہیا کرنے مین کوئی کوتاہ دستی نہین ظاہر کی اور جو قریب قریب پدرانہ تعلق کے ساتھ تمھاری کامیابیون کی خواہش کرکے تمکو روانہ کرتا ہے - ایک ایسے وقت جبکہ ایک عام تردد نے یہ ظاہر کر دیا کہ انگلش سلطنت بلاشک و شبہہ قریب قریب متحد ہے اور خیرخواہی اور آدمیون کے اعتبار سے اس کے وسائل نامحدود ہین اگر ہندوستان (وہ ہندوستان جس مین اگرچہ خاص ہماری قوم کی آبادی بہت کم ہے لیکن برٹش تیزی اور مستعدی اور دلسوزی کا سب سے عمدہ میدان ہے جسکو دنیا دکھا سکتی ہے) پیچھے رہ جاتا تو مقام افسوس تھا - اس ملک سے جو برٹش رجمنٹین گئی ہین نٹال کے بچانے مین مدد دیچکین اور بہت سے بہادر دیسی ہمراہیان فوج اپنے حصہ کا کام اس معرکہ مین کرچکے - لیکن جیسے ہی انگلستان مین والنٹرون کے مطلوب ہونیکی خبر تار کے ذریعہ سے پہونچی ہندوستان نے بھی

اس صدا کا جواب دیا۔ اُس نے برٹش نزاسول آبادی کی قلیل جماعت سے دوسو پچاس آدمی بہم پہونچا دیے جن سے مین اس وقت مخاطب ہون اور گورنمنٹ جسقدر زیادہ لوگ قبول کرنے کو تیار ہوتی اُسیقدر ہندوستان اور حوالہ کرتا۔ مجکو اسبات مین شک نہین ہے کہ اگر ہم ۲۵۰ کے بجاے ایکہزار نفر کی بھرتی کرنے پر رضامند ہوتے تو وہ بھی بہم ہوجاتے اور اگر ہندوستانی قومون سے جو ایک ہی فرمانروا کے لیے سرگرم خیرخواہی کے اظہار مین ہم سے ہمسری کرتی ہین ایک ہزار کیا کئی ہزار والنٹیر طلب کیے جاتے تو وہ خوشی کے ساتھ پرانے خاندان والے ہندو یا مسلمان رئیسون اور بڑے بڑے مقبوضات کے مالکون سے لیکر بہادر سکھ یا جنگجو پٹھان تک ہتیار لیکر نکل پڑتے۔

بہرحال تم ہی ۲۵۰ آدمی ہو جو منتخب کیے گئے ہو اور یہ والنٹرون کی اول جماعت ہے جو ملکہ کی طرف سے لڑنے کے لیے اس ملک کے سواحل سے باہر روانہ ہوتی ہے اور کرنل لمسڈن صاحب آپ جنکی ابتدائی کوشش سے جو حب الوطنی کا مقتضا ہے اس جماعت کا وجود ہوا اور جنکے نام سے نہایت موزونیت کے ساتھ اسکا تسمیہ قرار پایا ہے وہ افسر ہین جو ہندوستان کے سپاہیان سلطنت کی اُس رہبر جماعت کے سالار ہونے کی عزت رکھتے ہین۔ افسر وا و سوار و تم بڑی ذمہ داری ساتھ لیکر چلے ہو کیونکہ تمکو ایک بڑے خطرہ بلکہ شاید موت کے مقابلہ مین اُس ملک کی عزت رکھنا پڑیگی جو تمکو روانہ کر رہا ہے اور اُس قوم کی بھی جس مین تم پیدا ہوئے ہو۔ لیکن تمھاری

تسکین اس سے ہوگی کہ تم ایک پر افتخار اور جیسا کہ مجکو یقین ہے ایک ایسے مشن مین
مشغول ہو جو راستی پر ہے اور جو کسی سلطنت کو عروج دینے کے لیے نہین ہے اور نہ
عملداری حضور ملکہ معظمہ کے خلاف ناعاقبت اندیشانہ حملے روکنے کے لیے ہے بلکہ
سرزمین جنوبی افریقہ پر جو آیندہ اور کسی جھنڈے کے ماتحت نہین بلکہ برٹش جھنڈے
کے ماتحت متحد السلطنت ہوگا آزادی اور انصاف اور مساوات حقوق کا تخم بونے
کے لیے ہے۔ (نعرۂ تحسین)۔ تم اس کارزار کی نہایت ہی گرما گرمی کے زمانہ مین
چلے ہو جب ایک پُرانے ہندوستانی سپاہی اور کمانڈر انچیف (نعرۂ تحسین) کی ہنرمندانہ
سپہ سالاری اور ہماری فوج کی جانبازانہ بہادری سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ قسمت کی
موج جو عرصہ دراز سے ہماری جانب سے پھری ہوئی تھی آخر کار ہمارے موافق حرکت
کرنے لگی۔ ہماری دعا ہے کہ وہ تمکو سب سے بلند چوٹی اور خود پرٹیوریا تک پہونچا دے
تمھاری اس روانگی پر تمام ہندوستان تمھاری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تمھارے
کارہاے نمایان کو میدان جنگ اور اثناے کوچ کے متعلق دیکھتے رہینگے تمھاری
اس مہم مین ہم تمکو حوالہ خدا کرتے ہین اور خدا اپنے فضل سے تمکو جنگ کی اُن جانتون
کے خطرات اور انقلابات سے جو درحقیقت باعث خوف ہوتے ہین محفوظ رکھے اور
تمکو اس ملک اور تمھارے ہموطنون اور ہمجنس رعایاے ہندوستان کے درمیان
واپس لائے خدا حافظ (بلند آواز سے علی الاتصال نعرۂ تحسین)۔

کونٹس آف ڈفرن فنڈ

[پندرھوان سالانہ عام جلسہ نیشنل اسوسی ایشن بغرض طبی امداد عورات ہند کا ۲۰ - فروری روز سہ شنبہ کو ۵ بجے دن کے ٹون ہال کلکتہ مین منعقد ہوا - حضور وایسرائے جنکے ہمراہ ہزاکسلنسی لیڈی کرزن صاحبہ بھی تھین صدر نشین جلسہ تھے - ہال بالکل معمور تھا اور مجمع خلاف معمول بہت بھاری تھا - سر ولیم کننگھم صاحب نے تحریک کی کہ سالانہ رپورٹ منظور کیجائے آنریبل مہاراجہ دربھنگا نے اُس کی تائید کی - ہزآنر لفٹننٹ گورنر بہادر بنگال نے ایک پرمذاق اور دلچسپ تقریر کے ذریعہ سے تحریک اور آنریبل مسٹر پی ایم مہتا نے تائید کی کہ حضور وایسرائے کا شکریہ بابت پذیرائی صدر نشینی کے ادا کیا جائے - ہزاکسلنسی نے جنکے استادہ ہونے پر بڑی گرمجوشی کا اظہار کیا گیا حاضرین جلسہ سے خطاب کر کے یہ تقریر ارشاد فرمائی -]

یور آنر - لیڈی صاحبات و صاحبان جلسہ - جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون یہ پہلی ہی نوبت ہے کہ ایک پبلک موقع پر مین نے ایک جزئی اختلاف بھی ہزآنر لفٹننٹ گورنر سے کرتے ہوئے اپنے تئین پایا ہے - مین اور وہ اکثر پبلک پلیٹ فارمون پر یکجا ہوے ہین اور عموماً ہم دونون باہم ایک دوسرے کی تائید کرتے رہے ہین اور اگر کبھی کچھ اختلاف راے ہوتا ہے تو ہم لوگ دانائی سے اور دیدہ و دانستہ اسکو دبا دیتے ہین (قہقہہ) - لیکن حال کے موقع پر اُنھون نے اپنی تقریر ایک لفٹننٹ گورنر کی بلکہ خود اپنی کم قدری کر کے

شروع کی (قہقہہ) مین نے اپنے دل مین سوچا کہ اگر ایک لفٹننٹ گورنر کو اجازت دیجاوے کہ وہ پبلک طور سے خود اپنی بے قدری کرے تو دوسرے اشخاص اُسکے بارہ مین کیا کہینگے (قہقہہ) ۔اور مجکو تو فی الحقیقت ہز آنر سے یہ درخواست کرنا لازم ہے کہ گورنمنٹ ہند کی اس عظیم الشان انسٹی ٹیوشن کا ادب کرے جسکے وہ اور ہم بھی مشترک رکن ہین آیندہ پبلک مواقع پر ان شکوک کو جن مین بظاہر وہ مبتلا ہین دور کرینگے اور اُنکا اظہار صرف اپنے مکان کے گوشہ خلوت مین کرینگے (قہقہہ)۔ ہز آنر نے ایک اور طرہ یہ کیا کہ اپنے تئین موم سے تشبیہ دیکر ہمکو حیرت مین ڈالدیا اور مجکو ہز آنر کا مطلب کہین اُسوقت جاکر معلوم ہوا جب وہ اپنی تقریر کی نوبت ما بعد پر پہونچ لیے اور مجکو یاد آیا کہ موم تو ایک نہایت مفید اور مشہور روشنی ہے) (قہقہہ)۔کیونکہ اس منکسرانہ تمہید کے بعد اور ہمکو یہ یقین دلاکر کہ مقامی معاملات کے سننے کی کوئی پروا نہین کرتا (اور یہ ایسا بیان ہے جو یقیناً واقعات سے بدرجۂ غایت بعید ہے کیونکہ ہم سب لوگ جانتے ہین کہ ہم لوگ زیادہ تر جنکی اُدھیڑبُن مین رہا کرتے ہین وہ مقامی معاملات ہی ہین) (قہقہہ) لفٹننٹ گورنر نے نہایت ہی دلچسپ اور میری راے مین نہایت ہی روشن تقریر (قہقہہ) خاص اپنے صوبہ کے معاملات کے بارہ مین بیان کرنا شروع کی۔ اُنکے لیے یہ کہنا بہت ہی خوب ہے کہ بنگال کے بارہ مین اُنکو کچھ بیان کرنا نہ تھا۔ مبارک ہے وہ ملک جس مین کوئی قابل تاریخ بات نہو اور مجکو یہ معلوم کرکے از حد خوشی ہوئی کہ لڑائیون اور محاصرون کے وہ تاریک قصے جنکا اُنھون نے مجھ سے تذکرہ کیا شاید اس پُر امن عملداری سے نسبت نہین رکھتے

جس پر وہ حکومت کر رہے ہین - بہر حال بنگال کا صوبہ چاہے امن وامان اور چاہے
شورش کا منظر ہو لفٹننٹ گورنر صاحب نے آج نہایت دلچسپ حال بیان کیا کہ وہان
کیا ہو رہا ہے - اورشل سابق کے حال کے موقع پر بھی میرے نزدیک وہ اس جلسہ کی
طرف سے مبارکباد کے مستحق ہین - (نعرۂ تحسین) - اب جس ووٹ شکریہ کی تحریک
لیڈی کرزن کے اور میرے لیے اُنھون نے براہ عنایت کی ہے اُسکی تائید ایک نہایت
فصیح تقریر کے ذریعہ سے مسٹر مہتا نے کی ہے مین مسٹر مہتا کی تقریر کا مطلب یہ سمجھا
کہ میری دو رنگین ہین ایک تو وضع اور طریقہ کی اور ایک تقریر کی ان مین سے ایک تو
مثل چرمی کاغذ کے خشک اور منصبی ہے (قہقہہ) اور دوسری بظاہر زیادہ دلکش
ساخت کی ہے - میری سمجھ مین ٹھیک طور سے نہین آیا کہ وہ کیسی ہے (قہقہہ)
لیکن مین اس بات کی کوشش کرونگا کہ جو نظیر اُنھون نے قائم کی ہے اُسکی پیروی کرون
اور جس طرز بیان کے وہ اُستاد ہین اُسی طرز سے ایک ایسے لہجہ مین آپکے روبرو تقریر
کرون جو اس غرض کے لیے زیادہ موزون ہو جسکے لیے ہم سب لوگ جمع ہوئے ہین -
لیڈی صاحبات وصاحبان جلسہ اس فنڈ کے سالانہ جلسے کو مین ہمیشہ بطور ایک
ایسے موقع کے سمجھتا ہون جب سوسائٹی وائسراے سے اس آرام دہ اور تعریف آمیز
فضیلت کی کسر نکال لیتی ہے جو معمولی مواقع پر اُسکو دیجاتی ہے - اکثر جلسون مین
وائسراے یا تو سب کے پہلے یا بہر حال کارروائی کی ابتدائی نوبتون مین تقریر کرتا
ہے - لیکن اس سالانہ کارروائی مین وہ دوسرون کی کوششون کو بیٹھا ہوا غور سے دیکھا

کرتا ہے اور مین کہہ سکتا ہون کہ بطور تحسین کنندہ سامع کے میٹھا ہنتا ہے کہ ایک ایک کرکے
لوگ اُسکی تقریر کو اُڑا لیتے ہین یعنے کبھی کوئی جملہ اور کبھی کوئی خیال اُڑا لیتے ہین تاآنکہ وہ
حیرت مین آجاتا ہے کہ آیا بجز اِسکے کہ وہ بیحیائی سے اُنھین باتون کو مکرر بیان کرے اُسکے
بیان کرنے کے لیے کوئی لفظ بھی باقی رہیگا یا نہین (قہقہہ)۔ اسکی کیفیت مثل اُس
شخص کے ہوتی ہے جو بالو کے ایک چھوٹے سے ٹاپو پر کھڑا ہو جسپر ہر طرف سے منٹ
منٹ پر موجین بڑھتی چلی آتی ہون۔ اسکے قبل کے مقررون کی فصیح البیانی کی ہر موج
اِسکے پیر ٹیکنے کی زمین کو اور چند انچھ کاٹ بہاتی ہے تاآنکہ اسکے کھڑے ہونے کے لیے
مطلق کوئی شے باقی نہین رہ جاتی۔ (قہقہہ)۔

اس سہ پہر کو تو مین بہت کچھ یہی سوچتا رہا۔ سب سے پہلے تو یہ رپورٹ ہے جسمین
سر ولیم کننگھم صاحب نے یہ عیب نکالا ہے کہ وہ بہت ہی مختصر ہے لیکن جسکے بارہ مین
مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ مجکو اُسکی طوالت نے بولا دیا (قہقہہ)۔ مین تو نہین خیال
کرتا کہ اس کمرہ کے کسی شخص نے اُسکو پڑھا ہے حالانکہ اگر آپ ایسا کرنے کی تکلیف
گوارا کرنا نہین چاہتے ہین تو آپکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ سر ولیم کننگھم صاحب نے اپنی اُس تقریر
مین جسکو آپ لوگ ابھی سُن چکے ہین نہایت عمدہ طرح سے مختصر کر دیا ہے۔ پھر اس
رپورٹ اور تقریر کے سوا بعد کے مقررون کی رائین ہین جنکا مین ابھی ذکر کر چکا ہون۔
اور یہ سب بہت اچھی طرح سے اصل بحث پر محیط ہو چکے ہین میرے دل مین ایک
اور خیال گزرا ہے اور وہ یہ ہے کہ آیا ان سالانہ جلسون مین کوئی ایسی بات کہنا

ممکن ہے جو پچھلے جلسون مین نہ کہی گئی ہو (مین یہ نہ کہونگا کہ سابق کے مقررون نے اُسکو بیان نہ کیا ہو) - ابھی ابھی ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ پندرھوین دفعہ ہے کہ یہ سالانہ جلسہ اس ہال مین ہوا ہے - سال بہ سال صاحبان وائسرائے ولفٹننٹ گورنر و سکرٹریان گورنمنٹ اور دوسرے ممتاز اشخاص ایک ہی بحث پر زیادہ یا کم فصاحت کے ساتھ گفتگو کرتے رہے ہین - اُنھون نے کم و بیش وہی باتین اور قریب قریب اُنھین الفاظ مین بیان کی ہین - اگر اس ہال کے ستون ایسے ہوتے کہ اُن مین آوازین بھر جاتین اور گزشتہ پندرہ برس کے اندر ڈفرن فنڈ کے متعلق جسقدر فصیح تقریرین اُنمین جذب ہوئی ہین اُنکو یکایک نکال دے سکتے تو کیا بالکل شہر بابل کے واقعہ کی طرح ہمارے کانون مین مختلف اور مکرر صدائین نہ آتین (قہقہہ اور نعرۂ تحسین) -

اسپر بھی لیڈی صاحبات اور صاحبان جلسہ مین خیال کرتا ہون کہ مجکو اُس سامان سے جو میرے لیے باقی رہ گیا ہے اِس مالوف کام کی کوشش کرنا چاہیے - لیکن میرے فریضہ کا ایک جز ایسا ہے جس سے ان جلسون کی کسی چیز مین کوئی بے لطفی نہین ہو سکتی اور وہ یہ دلپسند کام ہے کہ جن شفقت آمیز کلمات سے پہلے مقررون نے لیڈی پریسیڈنٹ کی کارگزاری سالگذشتہ کا ذکر کیا ہے اُنکا شکریہ ادا کیا جائے مین سچ سچ کہہ سکتا ہون کہ لیڈی کرزن اس اسوسی ایشن کے کام مین محض ہمدردی سے نہین بلکہ بالکل کارپردازی حیثیت سے دلچسپی لیتی ہین (نعرۂ تحسین) اور گو مین ان متبرک مواقع پر شریک نہین ہوا لیکن یقین کرتا ہون کہ کمیٹی کے جن جلسون کی وہ صدارت کرتی ہین اُنکا کام ایسی

شائستگی سے ہوتا ہے جو گورنر جنرل کی لجسلیٹو کونسل کے شایان شان ہے (قہقہہ)۔
اور مین یہ کہنے کی بھی جرأت کر سکتا ہون کہ اکثر تو اُسکے عملی نتائج اس سے بالاتر ہوجاتے ہین (قہقہہ)۔ اُنکی خواہش یہی نہین ہے کہ جس انتظام کو اُنکی پیشرو لیڈی پریسیڈنٹون نے اُنکے سپرد کیا ہے وہ زندہ اور جاری رکھا جائے بلکہ یہ بھی ہے کہ اُسکی سرگرمی بڑھائی جائے اُسکے حیطۂ اثر کو ترقی دیجائے اور جس بہتر سے بہتر منزل مقصود تک پہونچنا اُسکے ابتدائی بانی کو مرکوز خاطر تھا اُسکی جانب کئی قدم آگے بڑھا دیا جائے۔ اُنکو اس اولوالعزمی مین اس کمیٹی کی بالارادہ کوششون سے جسکی وہ پریسیڈنٹ ہین بہت بڑی مدد ملتی ہے (نعرۂ تحسین)۔

بیشک انتظام ڈفرن فنڈ کی سب سے زیادہ قابل لحاظ بات میرے نزدیک یہ ہے کہ ایک بہت بڑے درجہ تک اِسکا انحصار اُس کوشش پر ہے جو لوگ خود بخود کرتے ہین اسپتال ڈسپنسریان نرسین دوائین اور فنڈ کا عام سامان ان سب چیزون کا بہت بڑا بار اُسکی آمدنی پر پڑتا ہے لیکن مجکو تو اُس مین کلام ہے کہ عوام الناس شاید ہی سمجھتے ہونگے کہ کس درجہ تک وہ لوگ جنکو ہم انتظامی عمال کہ سکتے ہین اپنی خوشی سے مفت کام کرتے ہین۔ لوکل کمیٹیان آنریری سکرٹری گورنمنٹ کے پولٹیکل افسر سول سرجن یہ سب لوگ مفت مین کام کرتے ہین۔ وہ اُسکو کار حب سمجھکر محنت کرتے ہین لیکن اس وجہ سے کہ یہ محبت کا کام ہے ہمکو اس کے اعتراف اور شکر گزاری اور تعظیم مین کمی نہ چاہیئے (نعرۂ تحسین)۔

لیڈی صاحبات وصاحبان جلسہ۔ اس سہ پہر کو مجھ سے پہلے صاحب تقریرین کر چکے
ہین وہ اُن اغراض کا بیان کر چکے ہین جو خاص طور سے اس انسٹی ٹیوشن کے مدنظر ہین
ہم تجربہ سے سیکھتے ہین اور اپنی اس کوشش مین کہ اس فنڈ کے مقصد عظیم کو یعنے یہ کہ مڈیکل سائنس
(علم طب) کے فوائد عورات ہند کو پہونچائے جائین انجام دین اگر ہم ایسی راہ اختیار
کرین جسمین مخالفت کا اندیشہ سب سے کم ہے اور اگر ہم اپنی قوتین ایسی جگہ صرف کرین
جہان ہمکو سب سے زیادہ کامیابی کی امید ہے تو یہ بھی ہماری دانائی ہے۔ لفٹننٹ گورنر
نے جو کچھ بیان کیا ہے مجکو اُس سے اتفاق کامل ہے ہم مین سے کوئی یہ پیشین گوئی
نہین کرتا کہ مخدرات پردہ نشین اور عورات ہند یکایک اپنے توہمات وتعصبات کو
ترک کر دینگی اور ایک ایسے طریقۂ نظام کی تعلیمات سے فائدہ حاصل کرینگی جسمین یہ بات
ضرور ہے کہ طریقہ خانہ داری وتمدن اور دوا علاج اور ذات کے جو خیالات اُنکے دلون
مین جاگزین ہین وہ سب رد ہو جائین۔ دنیا کی کسی سوسائٹی یا ملک مین ایسے انقلاب
کے پیدا ہو جانے کی امید کرنا بہت بڑا امر ہے۔ لیکن اگر اس مقولۂ قدیم کے موافق کہ
اگر پہاڑ محمدؐ کے پاس نہین آتا ہے تو محمدؐ کو پہاڑ کے پاس ضرور جانا چاہیے ہندوستانی
عورتین بوجہ اپنے تعصبات یا غلط فہمیون کے خوشی سے ڈفرن اسپتالون مین جو بالخصوص
اُنھین کے فائدہ کے لیے قائم کیے ہین نہ آئین یا بدلی سے آئین تو اُن اسپتالون کی نرسون
اور زنانہ طالب علمون کو اُن کے پاس جانا لازم ہے۔ (نعرۂ تحسین) ہندوستان
ایک ایسا ملک ہے جو خیرات سے بہت مالوف ہے اور اسلیے اگر مین یہ کہون کہ ڈفرن فنڈ

ایک بہت بڑی خیراتی مہم ہے جو اپنے سب سے قیمتی ہدایا یعنے تندرستی اور تکلیف سے
نجات پانے کے تحائف اُن سب عورات کو جو حاجت مند ہین بلا قید ذات یا مذہب
یا سوشیل درجہ کے آزادی سے دینے کے لیے اپنے تقسیم کنندگان کو روانہ کرتی ہے
تو اس سے سمجھنا چاہیے کہ مین صرف ایک ایسی تشبیہ دے رہا ہون جو آپ سب
لوگون کی سمجھ مین آسکتی ہے (نعرۂ تحسین)۔ زنانہ وزیٹرون اور ڈاکٹرون اور نرسون
اور دائیون کو ہندوستانی شہرون کے گنجان محلون مین اور دیہات کے جھونپڑون
اور کوٹھریون مین ہم جہانتک زیادہ بھیجے جائینگے اُسیقدر جلد اور ویسی ہی اُستوار
کامیابی ہمکو حاصل ہوگی اور وہ فائدہ جو ڈفرن فنڈ سے وابستہ ہے اُسیقدر زیادہ دور
دور تک پھیلیگا۔ (سنو سنو)

یہ تصورات اُس امر کے بیان کرنے کے مقتضی ہین جو اس مہم کی سب سے زیادہ
ضروری بات ہے یعنے ڈاکٹری تعلیم کا بندوبست۔ مجھکو امید ہے کہ کسی زمانہ مین
ڈفرن فنڈ ایک بڑے تعلیمی ایسوسی ایشن کا مرکز ہو جائیگا جو اپنے اسکولون اور
کلاسون کو پھیلائے گا سرٹیفکٹ دیگا اور کارروائی کے میدان مین دیسی یورشین
اور یوروپین تربیت یافتہ زنگروٹون کی ایک ہمیشہ بڑھنے والی فوج بھیجتا رہیگا جو فنڈ مذکور
کے اثر اور تعلیمات کو بہت ہی دور دراز گوشون تک پہونچائیگی اور اسطور سے آہستہ
آہستہ لیکن یقیناً عوام الناس کی اندرونی مخالفت پر غالب آئے گی۔ اس کام کے
لیے روپیہ درکار ہے اور جسقدر سرمایہ اسوقت فنڈ کا ہے اُس سے کہین زیادہ

درکار ہے اور دولتمند فیاضون کی کشادہ دلی جہانتک دینے پر رضامند ہو اُسی حدتک درکار ہے۔ نہین بعد مین ہر وا ایسرائے۔ یکے بعد دیگرے بلاشک اس مقام پر کھڑے ہوکر آنے والی نوبتون کی کیفیت۔ اور مجکو امید ہے کہ اس خداترسانہ اور رحیمانہ عزمیت کے وسعت پذیر سلسلہ کی حالت بیان کریگا۔ یہ بہت ہی طولانی کام ہوگا اور ممکن ہے کہ آسان نہو لیکن اِبتک اس فنڈ کی لیڈی پریسیڈنٹون نے جنمین بالفعل لیڈی کرزن ہین ابتک اس کوشش سے دامن سمیٹنے کا میلان نہین ظاہر کیا ہے اور مثل انکی پیشرو لیڈی پریسیڈنٹون کے اُنکے دل مین بھی یہ یقین جوش زن ہے کہ وہ ایک ایسا کام کررہی ہین جو ابھی سے قطعی بہبودی ظاہر کررہا ہے اور ترقی کرتے کرتے ایک دن اس نوبت کو پہونچ جائیگا کہ اُنکی ہمجنس جاہل اور مصیبت زدہ عورات ہند کو نمودار اور بیجا نفع پہونچائے (بلند آواز سے علی الاتصال نعرۂ تحسین)۔

ایڈرس منجانب
کاشتکاران ڈبروگڈھ

۲- مارچ روز جمعہ کی شب کو حضور وایسرائے دو ہفتہ کے دورہ ملک آسام پر کلکتہ سے روانہ ہوئے حضور ممدوح کی ہمراہی مین ہز اکسلنسی لیڈی کرزن صاحبہ - سر ڈلیہ کننگھم صاحب فارن سکرٹری - مسٹر ڈبلیو آر لارنس صاحب پرائیوٹ سکرٹری میجر دی آنریبل ای - بارنگ صاحب فوجی سکرٹری اور دوسرے ممبران اسٹاف تھے - مسٹر کاٹن صاحب چیف کمشنر آسام گوہاٹی مین آکر ملگئے - ۸ مارچ روز چہار شنبہ کی صبح کو یہ جماعت ریہابارٹی مین پہونچی جہان پلینٹران ڈبروگڈھ نے ایک ایڈرس مبارکباد ہز اکسلنسی کی خدمت مین پیش کیا - ایڈرس مین جسکو مسٹر الیسٹن صاحب نے پڑھا تھا حضور وایسرائے کا دلی خیر مقدم کرنے کے بعد اُس ہمدردانہ برتاؤ کی قدردانی ظاہر کی گئی تھی جسکو گورنمنٹ ہند نے قانون اشخاص تارک الوطن اور مسئلہ مزدوری آسام کے بارہ مین اختیار کیا تھا اور اس بات پر بھروسا ظاہر کیا گیا تھا کہ حضور وایسرائے کو اس تجربہ سے جو اس دورہ مین حاصل ہوگا اس امر مین مدد ملیگی کہ اس بارہ مین اپنے پیشروون کی حکمت علی قائم رکھین اور یہ بھی بیان ہوا تھا کہ قانون کے ذریعہ سے جو تدابیر حفظ ما تقدم قائم کی گئی ہین اُنکا قائم رکھنا ضروری ہے - اس بات کا بھی ذکر تھا کہ چاے کی حرفت سے آسام بتدریج آباد ہوتا جاتا ہے اور کچھہ ناراضگی اس امر کی نسبت بھی ظاہر کی گئی تھی کہ آسام بنگال ریلوے کے بالائی حصہ کا کل کام عارضی طور پر بند کر دیا گیا ایڈرس کے خاتمہ پر توجہ دلائی گئی تھی کہ یہ بات بہت ضروری ہے کہ قرب وجوار کے پہاڑی مقامات کے معدنیات

کی خوب جانچ کیجائے اور یہ امید ظاہر کی گئی تھی کہ وایسرائے ممدوح پھر بھی آسام کا دورہ فرماینگے اور ہز اکسلنسی
کی تشریف آوری آسام کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔

ہز اکسلنسی وایسرائے نے جواب مین ارشاد فرمایا]

یہ ممکن نہین ہے کہ مجکو اس بات سے خوشی نہو کہ نہ صرف میرا بلکہ ہر ایک وایسرائے
کا جب وہ سب سے پہلے پہل انتہائیہ کنارۂ ملک آسام مین آئے تو وہ رہبر جماعت اس
گرمجوشی کے ساتھ اُسکا استقبال کرے جسکی گرمجوشی اور صرف سرمایہ سے علیا
حضرت کی سلطنت کا یہ دور و دراز لیکن سرسبز گوشہ از سرنو آباد ہو گیا۔ میرے اکثر سفر
ابتک سلطنت ہند کی شمال مغربی بیرونی تھانون سے تعلق رکھتے آئے جہان اعلیٰ
درجہ کے پولیٹکل معاملات اور شاہنشاہانہ حکمت عملی کے مسائل محقق کی ساری توجہ
اپنی جانب مائل کر لیتے ہین لیکن چونکہ یہان ان نہایت ہی ضروری امور کے بدلے
اندرونی ترقی اور حرفتی اولوالعزمی کے مسائل خاص طور پر پائے جاتے ہین تو یہ کوئی
وجہ نہین ہے کہ ہندوستان کا کوئی گورنر جنرل آپکی اولوالعزمی یا کامیابی کی جانب
کم توجہ کرے۔ جس اعلیٰ منصب پر وہ مامور ہے اُسکی نسبت خود میرا خیال یہ ہے کہ
اُسکو اپنے عہد حکومت مین چاہیے کہ جہانتک کہ موقع اور تندرستی اجازت
دیسکے اس وسیع ملک مقبوضہ کے تمام مقامات کا دورہ کرتا رہے جو عارضی طور
پر اُسکے اہتمام مین سپرد کیا گیا ہے اور مقامون اور آدمیون تک اصالتاً رسائی
حاصل کرکے مقامی اور شاہنشاہی امور متعلقہ کے بارہ مین بھی صحیح صحیح رائین

قائم کرتا رہے - اے صاحبان جلسہ - مین اسی خیال سے آسام کو آیا ہون گو البتہ جلد واپس چلا جاؤنگا اور یہان اور دوسرے مقامات پر مجکو جو ایڈرس دیے جائین گے اُنکے جوابات مین مین اُسی کشادہ دلی سے جسکا اعزاز آپ نے مجکو بخشا ہے اُن مباحث پر بحث کرونگا جنسے ہم دونون کو مشترکہ تعلق ہے -

مجکو اس بات کے معلوم کرنے سے خوشی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے اس صوبہ کے قوانین متعلقہ اشخاص تارک الوطن و مزدور پیشیہ کے بارے مین جو برتاؤ برا برختیار کیا ہے اُسکی دانشمندی اور ہمدردی سے آپ بصدق دل اعتراف کرتے ہین - مجکو آپ کے اِس خیال سے اتفاق ہے کہ ابھی وہ وقت نہین آیا ہے جب خاص قوانین کے ذریعہ سے اس حرفت کی حفاظت اور نگرانی کا کام جس مین آپ لوگ مشغول ہین اطمینان کے ساتھ متروک رکھا جاسکے اور جو مسودہ قانون بالفعل لیجسلیٹو کونسل مین پیش کیا گیا ہے وہ میری اتفاق راے کا قطعی ثبوت ہے - غالباً ایسا ایک دن ضرور آئیگا جب آسام کی زراعت گاہون کے لیے مخصوص قوانین اشخاص مزدور پیشیہ کی حاجت اس سے زیادہ نہین رہیگی جو صوبہ بنگال کے اضلاع دوار و ترائی کی زراعتگاہون کے لیے ہے اور جب حال کے ترکیبی نظام کے بدلے مانگ اور بہم رسانی کے قوانین کا قدرتی عملدرآمد قائم ہو جائیگا - یہی بات ہے جسکے مختلف وایسراے یکے بعد دیگرے اور صاحبان سکرٹری آف اسٹیٹ اور میرے خیال مین پلنٹر دن کی متواتر نسلین بھی منتظر ہین لیکن قبل اسکے کہ اس بات کی امید کیجاے

کروادی بر حملم شہر بین ارزان اور آزادانہ مزدوری پیشہ لوگونکی دھار قدرتی طور پر بہنے لگے
یہ بات ضرور ہے کہ ان حصص آسام مین پہونچنے کے وسائل مین بہت کچھ ترقی کیجاوے
اور مزدورون کے نوکر رکھنے کی شرائط مین زیادہ تر عمدگی اور مضبوطی پیدا کیجاے۔
اسکے ساتھ ہی ہمارا فرض یہ ہے کہ معاہدہ کا طریقہ جو بالفعل رائج ہے اُسکو باقاعدہ
اور بدنامی کی خرابی سے پاک کرکے اُس کی تکمیل کے لیے راستہ تیار کرین۔مجکو یہ خیال
کرکے خوشی ہوتی ہے کہ ایسا کرنے کی جو کوشش فی الحال ہہنے کی اُسکو اُسکی اصلی
باتون کے لحاظ سے پلنٹرون نے کشادہ دلی اور خوشی سے قبول کیا اور پیشہ ور
بھرتی کرنے والون نے غلط طور پر آزاد مزدورون کے نام سے مزدورون کی بھرتی
کرنیکا ناجائز اور خلاف قانون طریقہ جو جاری کر رکھا ہے اُسکی کارروائیون اور نتایج دونون
کو پلنٹر لوگ بھی گورنمنٹ کی نسبت کچھ کم بُرا نہین سمجھتے اسوقت جو عارضی طور پر یہ مسودہ
ملتوی کردیا گیا ہے تو اُس سے ہمکو مزید مواقع اس بات کے حاصل ہونگے کہ جن امور
کی بابت اتفاق راے ابھی تک نہین ہوا ہے اُنکی نسبت پلنٹرون کے گروہ اور عامل
افسران صوبہ دونون کے خیالات پر غور کیا جائے۔آپ نے اپنے اڈرس مین مسٹر ملنگھم
صاحب پر اپنا کامل اعتماد ظاہر کیا ہے اور مجکو بڑی خوشی ہے کہ مین اُنکو اس بات
کی ترغیب دے سکا کہ وہ ہمارے لیجسلیٹو کونسل مین شریک ہوکر گورنمنٹ ہند کو فائدہ
پہونچائین اور گو اِس وجہ سے جو مین بیان کرچکا ہون ابھی تک ہم اُنکے خدمات سے
پورا فائدہ حاصل نکرسکے لیکن مین اس امر مین بخوبی تمام خوش نصیب ہونے کی امید

کرونگا کہ سال آیندہ کے اجلاس مین جب ہم دوبارہ اس مسودہ کی بحث شروع کرینگے
تو اُن کی خدمات کے کام مین لانے کا حق حاصل کر چکین گے۔

آپ نے اپنا یہ یقین ظاہر کرتے وقت جسمین مین بھی شریک ہون کہ خشکی اور تری
دونون کے وسائل آمد ورفت مین ترقی ہونے پر آپ کے صوبہ کی آیندہ کامیابی
منحصر ہے اس بات سے کچھ ناراضی بھی ظاہر کی ہے کہ بالائی حصہ آسام ریلوے کا
کام عارضی طور پر معطل ہوگیا ہے ایسے تعطل کے ناشدنی نتائج سے مین بھی اُسیقدر
واقف ہون جیسا آپ لوگون مین سے کوئی شخص ہوسکتا ہے لیکن مین اس بات
کے کہنے کی اجازت چاہتا ہون کہ گورنمنٹ ہند اپنے ریلوے پروگرام کی فیاضانہ
توسیع کی تو کیا بلکہ اُس کی پوری تکمیل کی بھی تصدیق پہلے سے اس سے زیادہ نہین
کرسکتی جتنی کہ آپ اس بات کی گارنٹی کرسکتے ہین کہ آپ کے باغات چائے مین
اول درجہ کی فصل پیدا ہوگی ؟ - ہم مین سے دونون اُن حالتون کے تابع ہین جو اختیارات
انسانی سے باہر ہین - باہر والے بعض اوقات یہ گمان کرنے لگتے ہین کہ گورنمنٹ ہند
کے پاس تو ریلوے بنانے کے غیر محدود وسائل موجود ہین لیکن صرف بات یہ ہے کہ ہم
لوگون مین سے کسی کی بداندیشانہ تحریر دفتہ مین ایسی نکل آتی ہے جو اس امر کے لیے سد راہ
ہو جاتی ہے کہ جو کام کہ ہم جاری کر چکے ہین وہ بتعجیل تمام انجام پذیر ہو جائین اور جس قسم
کی نئی تجویزین ہمارے روبرو پیش کی جائین وہ بھی منظور ہو جائین - مگر فی الواقع یہ واقعات
نہین ہین - یہ ضروری امر ہے کہ ہمارا ریلوے پروگرام بالکل ہمارے مالی وسائل اور آن

سالانہ مصارف کے جو صاحب سکرٹری آف سٹیٹ منظور کرتے ہین موافق ہو۔ اگر کسی سال موسم
ناقص ہو اموات کی کثرت ہو اور نرخ گھٹ جاے تو کاشتکاران چاے کے تمام تخمینہ جات
درہم برہم ہو جائینگے اور وہ اس بات کے لیے مجبور ہو جائینگے کہ فصل آیندہ کے لیے توسیع
کے لیے جو چھوٹی چھوٹی تجویزین سوچی گئی ہون وہ سب القط کر دیجائین۔ اسیطرح
سے وہ ہولناک قحط جس مین بعض اطراف ہند اسوقت مبتلا ہین ہمارے کل انتظامی
اور مالی پروگرام پر اثر معکوس پیدا کرتا ہے۔ یہ نہین ہو سکتا کہ ہم ایک ہی وقت مین چار
پانچ کرور روپیہ امداد قحط کے لیے پیش کرین اور اتنا ہی روپیہ ریلون کے کام مین بھی
لگائین۔ کمپنیون اور جماعتون اور منفرد اشخاص کی طرح فی الحقیقت گورنمنٹون کے
لیے بھی ناقص سال آیا کرتے ہین اور ایسی حالتون مین ہم کو بھی وہی کرنا پڑتا ہے جو
ہر شخص اپنے گھر مین کیا کرتا ہے یعنے یہ کہ اپنے اخراجات کم کرتے ہین اور تمام باتون مین
کفایت شعاری اختیار کرتے ہین۔ اب مین انھین خیالات کو آسام بنگال ریلوے سے
متعلق کرتا ہون۔ مجکو اس کام کے اجرا کی آرزو اسیقدر ہے جتنی اور شخص کو ہوگی
لیکن فوری مطالبات کا ایفا ہمارے وسائل سے باہر ہے۔ اس سال ہم سے ایک
کرور چوبیس لاکھ روپیہ طلب ہوا تھا اور ہمنے بڑی ہی دقت سے چھیانوے لاکھ روپیہ
دیا ہے سال آیندہ کی بابت ہمسے ایک کرور ستائیس لاکھ کی درخواست ہے لیکن قحط
اور دوسرے اسباب کی وجہ سے ہم خاص اپنی آمدنی سے نصف رقم بھی بہم نہین
پہونچا سکتے اور مجکو اندیشہ ہے کہ یہ عام پسند مگر ضیق البیل کہ کسی منفعت خیز تجویز کی تعمیل کا ملتوی

کرنا یا تعویق مین ڈالنا ایک مصلحت معقول قرار نہین دیا جا سکتا صورت حال سے تعلق
نہین کیجا سکتی۔ وہ ملک جس سے ہو کر یہ ریل گزری ہے ایسا دشوار گزار ہے کہ ایک
چھوٹی پٹری کی سات سو چالیس میل کی جو لائن قرار پائی ہے اُسکی تعمیر کا کل اوسط
صرف فی میل غالباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ یا دس ہزار پونڈ ہوگا اور یہ ایسی رقم ہے جو شمالی
ہندوستان کی چوڑی پٹری کی سب سے بھاری لینون مین صرف ہوئی ہے مجکو
تو اس بات مین شبہہ ہے کہ آسام کی آیندہ ترقی کے سب سے زیادہ واثق یقین کرنیوالے
بھی جنکے روبرو مین اسوقت تقریر کر رہا ہون مجکو اس بارہ مین اطمینان دلا سکینگے کہ ایک
خاص مدت کے اندر اس لین سے اُس قدر آمدنی ہوگی جو اس صرف کثیر کا ایک ذرا سا
حصہ بھی پورا کر سکے یا آنکہ آسام بنگال ریلوے آیندہ برسون تک بجز اسکے اور کوئی بات
پیدا کر سکے کہ اُسکی وجہ سے خزانہ گورنمنٹ کو ہر سال زیر باری کثیر ہوتی رہے ۔

اے صاحبو آپ نے جو یہ مشورہ دیا ہے کہ اس ضلع کے پہاڑی اقطاع کی پیمائش
بلحاظ علم معدنیات کسی کامل الفن افسر سرکاری کے ذریعہ سے کیجائے میری نظر مین
یہ ایک نئی بات ہے لیکن یہ اس قسم کا معاملہ ہے کہ اگر چیف کمشنر کی منظوری سے
گورنمنٹ کے پاس آئیگا تو مین خوش ہونگا کہ اُسپر نہایت ہی توجہ سے غور کرون۔ اسمین
بلاشک گورنمنٹ کو چاہیے کہ ایسی امداد سے جو بطور جائز اُسکے امکان مین ہو اس بات
کا کوئی موقع جانے نہ دے کہ اگر اس ضلع کے باشندے اولوالعزمی کا کام خصوصاً اس
قرب وجوار مین جہان اُنکی سرگرمی اور ابتداے کار سے اتنا کچھ ہو چکا ہو کرین تو اُنکے لیے

دروازہ کھول دے۔

آپ نے اپنے ایڈرس کے آخری فقرے مین بڑی مہربانی سے اس امر کا خاص ذکر کیا ہے کہ اس سفر مین لیڈی کرزن میرے ہمراہ آئین اور اس بات کا اشارہ کیا ہے کہ یہ بات بلا اسکے کہ کچھ تکلیف اور درماندگی گوارا کیجاے نہین ہوسکتی ہے مین خیال کرتا ہون کہ آپ تھوڑی دیر کے لیے شائد اس بات کو بھول گئے کہ ہمنے انڈیا جنرل اسٹیم نویگیشن کمپنی کے اعلی درجہ کے اسٹیمرون مین سے ایک اسٹیمر پر سفر کیا ہے اور کمپنی کی جانب سے یہ فیاضانہ امداد ایسی تھی جسکے بغیر مجکو اندیشہ ہے کہ جو قلیل وقت ہمارے اختیار مین تھا اُسکے اندر ہم ڈبروگڈھ پہونچنے مین کبھی کامیابی حاصل نکرسکتے اور اسٹیمر بزرڈ پر ایک دن کے سفر کا قیام کلکتہ کے کسی اوسط چوبیس گھنٹے سے مقابلہ کرتا مجکو اس خیال پر مائل کرتا ہے کہ آسام کے دور دراز گوشون تک جانے مین جو تھکاوٹ آتی ہے وہ اس سے کم ہے جو اس حالت مین ہوتی ہے کہ گورنمنٹ ہوس مین اپنے لکھنے کی میز سے کبھی حرکت نکرین آپ نے جس دلی محبت اور خیرخواہی سے ہمارا استقبال کیا ہے اُسکو نہ تو مین نہ تو لیڈی کرزن کبھی فراموش کرینگی۔ آیندہ دو دن مین ہم اس نہایت ہی دلچسپ مقام کی حرفتون کے معائنہ مین سرگرمی سے مصروف رہینگے مین انگلستان اور ٹانکن دونون مقامون کی کوے کی کانون مین سابق مین اُترا ہون مین نے سواحل کاسپین پر مٹی کے تیل کے چشمے اور وہ کارخانے بھی جسمین تیل صاف کیاجاتا ہے دیکھے ہین اور سیلون اور جاپان دونون ملکون مین چاے کی زراعت گاہون کی جانچ کی ہے۔ لیکن مین خیال کرتا ہون کہ آپ لوگونکا

ارادہ یہ ہے کہ چند میل کی وسعت کے اندر اور تیس گھنٹہ سے کم کے عرصہ مین یہ تمام عجیب
غریب چیزین دکھا کر ایسا کر دین کہ آیندہ اس طرح کی باتون کے لیے مجکو سفر کرنے کی
ضرورت نرہے مجکو یقین ہے کہ جو کچھ مین دیکھونگا اُس سے مجکو فائدہ ہوگا اور جاتے
وقت مین اور لیڈی کرزن برٹش اولوالعزمی اور برٹش مہمان نوازی دونون کے اس
آباد منظر کی سیر کرنے کے بعد خوشگوار یادگار اپنے ساتھ لیجائینگے۔

ایڈریس منجانب

پلینٹران تیزپور

حضور وایسرائے کی جماعت ۹ - مارچ روز جمعہ کی سہ پہر کو مقام تیزپور واقع آسام مین داخل ہوئی - اور مسٹر بی بی میلیٹس صاحب کمشنر اضلاع وادی آسام اور آنریبل مسٹر بی کنگھم صاحب سی آئی ای اور ایک جماعت کثیر نے جس مین ضلع مذکور کے سربرآوردہ پلینٹر اور لیڈیان بھی تھین ہز اکسلنسی کا استقبال کیا - شام کو ویرا کسلنسی ایک دعوت مین شریک ہوے جو انکے اعزاز مین تیزپور اور اُسکے گرد و نواح کے پلینٹرون کے اہتمام سے کی گئی تھی اور جس مین ایک سو بیس آدمیون کے قریب شریک تھے - طعام ڈنر سے فارغ ہونے کے بعد مسٹر کنگھم صاحب نے پلینٹرون کی طرف سے ایک ایڈریس پڑھا اور وایسرائے ذی جاہ سے جو پہلے وایسرائے ہین جنھون نے وادی برہم پترا کی سیر کی ہے اور لیڈی کرزن صاحبہ کا تہ دل سے خیر مقدم کیا - ایڈریس مین بیان کیا گیا تھا کہ آسام شاید ہندوستان کا ایک ہی صوبہ ہے جو گورنمنٹ کی ہمدردی اور امداد کا سب سے زیادہ حاجتمند ہے - اسکی ابتدائی تاریخ جنگ و جدل اور بدنظمی کے واقعات سے شامل ہے چنانچہ اسکی قلیل زراعت اور پاشان آبادی اُن مصیبتون کی شاہد ہے - صوبہ کے وسائل آمدنی کو کام مین لانے کے لیے برٹش پلینٹرون کی ساری قوت مع برٹش سرمایہ کے درکار ہوئی - مزدورون کی کمی ایک سخت دقت تھی - دیسی آبادی اس بات کے لیے بالکل ہی ناکافی تھی کہ صوبہ کو ترقی دے سکے - اسوجہ سے باہر کے مزدور درکار ہوئے اور سال بسال ان مزدورون کے

اخراجات بڑھتے گئے اور انکی آمد گھٹتی گئی - خشکی کے راستہ سے باربرداری مین جو خرچ پڑتا تھا حد سے زیادہ تھا اور پختہ سڑکون کی لاگت مانع تعمیر ثابت ہوئی اور اب چارہ کار یہی رہگیا تھا کہ سبک ریلوے جات تعمیر ہون اور اُسکی جانب ہز اکسلنسی کی خاص طور سے توجہ مائل کی گئی - اور مسافرون اور مزدورون کی آمد و رفت کی اغراض سے اس بات پر بھی زور دیا گیا تھا کہ گوہاٹی سے ایک لین نکالکر سلسلہ بنگال ریلوے مین ملا دیجائے ایڈرس مین یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ وادی برہم پتر مین افتادہ اراضیات قابل زراعت کے بڑے بڑے اقطاع ایسے پائے جاتے ہین جو اجناس خوردنی اور غلہ کی پیداوار کے حق مین نہایت موزون ہین اور اگر یہ آباد دیکھے جائین تو خشک سالی اور قحط سے امن ہو جائے - نہر چناب کی نوآبادی اور اس امر کا حوالہ دیا گیا تھا کہ ہز اکسلنسی منظوری ظاہر فرما چکے ہین کہ شمالی ہندوستان کی اراضیات افتادہ کاشت مین لائی جائین اور آسام کے بارہ مین بھی ایسی ہی حوصلہ افزائی کی استدعا کی گئی اور چونکہ اس بات کی کوئی امید نہین ہے کہ باغات چاے سے تعداد کثیر کے مزدور لاکر اراضیات افتادہ کا تردد کیا جاسکے اسلیے یہ صلاح دیگئی کہ اس قسم کے مزدور خاص طور پر منگوائے جائین - آخر مین اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ ہر ضلع کے لوکل بورڈ نہ صرف سول انجنیران محکمہ تعمیرات سرکاری کی مشورت کا فائدہ اُٹھایا کرین بلکہ اس بات کو بھی دیکھتے رہین کہ وہ افسران کامون کو کیونکر انجام دیتے ہین

ہز اکسلنسی وایسراے نے جواب مین ارشاد فرمایا :-

اے صاحبان جلسہ گورنمنٹ ہند کے اعلیٰ افسر کی حیثیت سے اس قابل لحاظ صوبہ مین آنے کی جو خوشی مجکو ہوتی ہے اُسکا اظہار ابھی مین ڈبروگڑھ مین کرچکا ہون اور اگر یہ صحیح ہے کہ اس حیثیت سے مین وادی برہم پتر کے اس حصہ مین پہلے پہل

آیا ہون تو مجکو آپ کے اس خیال سے اتفاق ہے کہ اس بات کی بھی کوئی وجہ نہین
پائی جاتی کہ مین ہی آخری آنے والا ہون مین اس راے کو بھی قبول کرتا ہون کہ
آسام ایک ایسا صوبہ ہے جو گورنمنٹ کی ہمدردی اور امداد کا ایک خاص درجہ تک
مقتضی ہے لیکن اگر اس بیان کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ ایسی ہمدردی اور
امداد ابتک ملی تو مین اُس گورنمنٹ کے حق مین جسکا مین اعلیٰ افسر ہون انصاف
کرنے کی غرض سے ضرور اُس تہمت کی تکذیب کرونگا جو میرے نزدیک خلاف انصاف
ہے ۔ مین نے بعض اوقات اخبارون مین یہ خیال ظاہر کرنے کا میلان دیکھا ہے
کہ ملک آسام ایک طور کا فراموش کیا ہوا فردوس عدن ہے جو بڑے بڑے
دریاؤن سے سیراب ہے اور جس مین شجرۃ الحیوۃ کے پھل پھلتے ہین اس زمانہ
کے کہین پیشتر اپنی شادابی اور خوبی حاصل کر لیتا لیکن صرف خدا کے قہر و غضب کی
وجہ سے جو یہان گورنمنٹ ہند کو خیال کرنا چاہیے ایسا نہین ہونے پاتا میری راے مین
اس تصویر پر حد سے زیادہ رنگ چڑھایا گیا ہے اور اپنی مقدار سے زیادہ بھی کھینچی گئی
ہے ۔ صوبہ آسام فی الواقع بمقابلہ دوسرے اور اعلیٰ درجہ کے خوش نصیب مقامات
کے پسپا حالت مین ہے لیکن یہ حالت گورنمنٹ ہند کی کسی بے پروائی کی وجہ سے
نہین ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ اُن برٹش رہبرون کی جانب سے جو یہان آئے
اور اسقدر بہادری اور استقلال سے اُنھون نے اپنا سرمایہ اور قوت صرف
کی سب سے ابتدا ئے کام مین تساہل ہوا بر خلاف اسکے ان رہبرون کی خدمات

نے ایک ایسے دعوی کی صورت قائم کی جسپر معمول سے کہین زیادہ گورنمنٹ کو توجہ
کرنا پڑی اور مسلسل برسون تک گورنمنٹ نے آسام پر اسقدر صرف کرنا جائز رکھا
جسکے برابر ہونے مین ابتک صوبہ مذکور کی آمدنی قاصر رہی۔ اس وقت بھی اس صوبہ
کی کل آمدنی کا اتنا بڑا حصہ ملک کے انتظام اور ترقی مین صرف کیا جاتا ہے جو ہندوستان
کے کسی دوسرے صوبہ مین صرف نہوتا ہوگا۔ گذشتہ سال مالی مین جسکے حالات منضبط
بہ تحریر ہو چکے ہین یعنے ۹۹-۱۸۹۸ء مین اُسکی آمدنی خام امپیریل پراونشل اور لوکل صیغون
سے ایک کرور سیتالیس لاکھ روپیہ تھی اور خرچ جسکو مدمال سے تعلق ہے ایک کرو۔
تیئیس لاکھ ہوا علاوہ اُسکے ایک کرور بیس لاکھ روپیہ اور آسام بنگال ریلوے کے سرمایہ
کی حیثیت سے صرف ہوا اور اس طور پر کل اخراجات کی تعداد دو کرور تینتالیس لاکھ
روپیہ ہوئی یعنے آمدنی کے مقابلہ مین قریب قریب ایک کرور روپیہ زیادہ صرف ہوا
پھر بجائے اسکے کہ ریلوے جات آسام سے نفع ہوا اسی سال مد اخراجات ریلوے مین
دس لاکھ روپیہ کا علاوہ سود رقم سرمایہ ریلوے کے نقصان ہوا بس ان حسابات سے
صاف عیان ہے کہ بالفعل صوبہ آسام سلطنت ہند کے فوجی او۔ دوسرے عام
اخراجات مین کچھ حصہ نہین لیتا بلکہ شاہنشاہی سرمایہ کی ایک مقدار کثیر ہضم کرتا جاتا ہے
حقیقت یہ ہے کہ ہم ایک ایسی جائداد کی ترقی مین مصروف ہین جسکی آمدنی شاید کسی دن
خرچ کے برابر ہو جائے لیکن اسوقت تو خرچ ہی آمدنی سے بڑھا ہوا ہے۔

اے صاحبو۔ اپنے ایڈرس مین آپ نے ان حالتون کا ذکر کیا ہے جنکی وجہ سے

برٹش پلینٹر کی کوششون مین موانع اور عوائق واقع ہوئے - آپ نے لوٹ مار اور بدنظمی
وادی برہم پتر کی دیرینہ تاریخ اور دیسی آبادی کی قلت اور کمیابی اشخاص مزدور پیشہ
جسکے باعث سے بیرونی مدد کی حاجت ہوتی ہے اور اُس بیرونی آمد مزدوران کی کثرت
اخراجات اور بیرونی مقابلہ کا جسکا سامنا آپکی حرفت کو کرنا پڑتا ہے بہت صحیح ذکر کیا
ہے - ان اسباب دقت مین جنکا مقابلہ کرنے کے لیے گورنمنٹ نے اپنے امکان کے
بہتر سے بہتر طریقہ پر مزدور پیشہ اشخاص کے خاص قوانین جنکی رو سے آپکے معاہدات
کی تعمیل عدالتہاے فوجداری سے کرا سکتے ہین جاری کرنے اور آسام اور بنگال دونون
مین ریلوے جات کو جنکی تجویزین اس صوبہ کے اغراض کے موافق تیار کی گئین وسعت
دینے کے ذریعہ سے آپکو مدد دی ہے اُس امر کو اور بڑھا لینا چاہیے جو میرے نزدیک
اس صوبہ کے پسپا ہونے اور اُن تردداات کا جو آپ پر ظلم ڈھا رہے ہین خاص سبب
ہے - مین آسام کی آب وہوا کی جانب اشارہ کرتا ہون - لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب نے
اُس زمانہ مین جب وہ مسٹر وزریلی کہلاتے تھے ایک مرتبہ بیان کیا تھا کہ آیرلینڈ کی
مصیبتون کا اصل اسرار یہ ہے کہ وہ گریان آسمانون کے نیچے واقع اور غمگین سمندر
سے محصور ہے - ایسی ہی تشخیص سے اس صوبہ کے اصلی موانع کا پتہ لگتا ہے - مرطوب
اور زہریلی ہوا جو دیسی آبادی کو جسکی تعداد برابر گھٹتی جاتی ہے مضر ہے اور اُن
تارک الوطن اشخاص کے لیے جو صوبہ بہار اور بنگال کے خشک میدانون سے آتے ہین مہلک
ہے اور جو حال کی اُلٹی پلٹی ہوئی زمین کے بخارات سے اور بھی زہریلی ہوجاتی ہے

اور عجیب و غریب اور مہلک قسم کے امراض اپنے ساتھ لاتی ہے بس یہی آسام کی
دشمن ہے جسکا مقابلہ کرنا پرایوٹ اولوالعزمی اور سرکاری سرپرستی دونون کے لیے
یکسان دشوار ہے - جس حالت مین کہ صوبہ کے اموات کا پیمانہ ہمیشہ پیمانہ ولادت
سے بہت بڑھا ہوا رہتا ہے اور پچاس لاکھ سے زیادہ مزدوری پیشہ لوگون کو بیرونجات
سے ملک مین لانے کی ضرورت رہا کرتی ہے اور ہمیشہ اُسکی کمی بھی پوری کی جایا
کرتی ہے تو یہ حالتین ایسی ہین جنمین فطرتی رفتار کے موافق توسیع مشکل سے ہوسکتی ہے
اور اس توسیع مین کیسی ہی حوصلہ افزائی کیون نہ کیجاوے لیکن وہ ضرور ایسے انقلابات
کی مستلزم رہیگی جو ایسی ترقی کے ساتھ لازم و ملزوم ہین جو خلقی نہین بلکہ صنعی ہے -
اے صاحبو اپنے ایڈرس مین آپنے مزدور پیشہ اشخاص کے بلوانے کے اخراجات
کثیر پر مجکو خاص توجہ دلائی ہے یہ ایک ایسا امر ہے جسپر مین نے اُن قوانین کے
وضع ہونے کے متعلق جو بالفعل گورنمنٹ ہند کے روبرو پیش ہین ضرور خاص طور سے
غور کیا ہے - مصارف کے بہت جلد بڑھجانے کا باعث جنکے بارہ مین بیان کیا جاتا ہے
کہ دس برس مین وہ قریب دو چند کے ہوگئے ہین بیشک ایک حد تک تو درمیانی
لوگون کی سخت رقابت اور اُنکی مشہور اور معروف چالین ہین ہندوستان سے آسام تک
قلیون کے لیجانے مین ہر منزل پر تھوڑا بہت روپیہ اُن لوگون کے ہاتھ لگ ہی جاتا
ہے - جہانتک کہ اس خرابی کو بھرتی کے اُس طریقہ سے تعلق ہے جسکو یہ غیر لیسنس
یافتہ بیوپاری عمل مین لاتے رہتے ہین ہمارے مسودہ قانون سے اسکی روک ہوجائیگی

اخراجات کے بڑھ جانے کی ایک مزید وجہ یہ بھی ہے کہ یہان جدید باغات
چائے کے کھلنے سے قلیون کی مانگ زیادہ ہوگئی ہے لیکن لے صاحبو
ہم دونون کی نسبت یہی سمجھا جائے گا کہ ہمنے واقعات سے اپنی
آنکھین بند کرلی ہین اگر ہمنے اس بات کا خیال نہ کیا کہ اصل باعث جسکو وضع
قانون کی کوئی کارروائی نہ تو زیادہ درجہ تک روک سکتی ہے نہ بالکل دور کرسکتی ہے
یہ ہے کہ خود ہندوستان مین جن جن مقامات سے قلی آتے ہین وہان بالمقابلہ
حرفتون کے بڑھنے سے اُنکی مانگ بڑھتی جاتی ہے آپ کو اپنی زراعتگاہون
کے کام کے لیے ملک کے اصلی جفاکش قومون کے لوگ یا چھوٹاناگپور کے
جنگلی چاہییے ہین لیکن اُنکی مانگ بنگال کی کوئلہ کی کانون اور ریلوے جات کے
کامون اور دوار اور ترائی کے باغات چاے کے لیے بھی ہے۔اب اسبات کو یاد رکھنا
چاہیے کہ ان کامون مین ایسے قلیون کو بہ نسبت اسکے کہ آپ دیسکتے ہین زیادہ مزدوری
مل سکتی ہے وہ اس سے کم مدت کے لیے مقرر کیے جاتے ہین اپنے وطن سے بھی زیادہ
قریب رہتے ہین اور سال بھر مین چند مرتبہ واپس آسکتے ہین اب آپ کو خیال کرنا چاہیے کہ
آیا اپنی کمتر مقدار کی ماہانہ اُجرت اور اپنے چار برس کے معاہدہ اور بھرتی کے مقام سے اتنا
فاصلہ عظیم رکھکر آپ دوامی طور سے اور کامیابی کے ساتھ اپنے اُن حریفون سے
جو قلیون کو نوکر رکھتے ہین مقابلہ کرسکتے ہین ۔ایک زمانہ کے بعد اُس قسم کے
مسائل مزدوری کی کمیشنون یا گورنمنٹ کے مسودات قانون کے ذریعہ سے طے

ہونگے بلکہ مانگ اور بہم رسانی کا نظم جن غیر متبدل اصول پر منحصر ہے اُنھین کے ذریعہ سے فیصلہ ہوا کریگا۔ آپ پہاڑ پر اُلٹا دریا نہین بہا سکتے اور آپ ایک حرفت کے لیے نرخ بازار سے کم اُجرت پر مزدورون کو بہم نہین پہونچا سکتے۔ مجکو اصل مسئلہ اُجرت کی بحث کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ مسئلہ مذکورہ سال آیندہ تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے اور اس سے اُسپر از سر نو غور کرنے کے لیے بہت وقت مل سکیگا۔

ریلوے کی معاون شاخون اور گورنمنٹ کی ضمانت کے مسئلہ کو جسکا ذکر آپ کے بیانات مین اسکے بعد آتا ہے مین اُٹھائے رکھتا ہون اور گوہاٹی مین اپنا جواب دیتے وقت اُسپر بحث کرونگا کیونکہ مجکو معلوم ہوا ہے کہ وہان بھی یہ مسئلہ اُس ایڈرس مین جسکا جواب ہمکو دینا پڑیگا نمودار موقع پر مذکور ہوا ہے۔

اب مین افتادہ اراضیات آسام اور اُن تدبیرون کے مسئلہ پر آتا ہون جو اُنکے ترددادر کاشت کے بارہ مین مناسب طور پر کی جا سکتی ہین۔ آپ کی بحث یہ ہے کہ یہ اراضیات جو آپ کے بیان کے موافق پینسٹھ لاکھ ایکڑ سے کم نہین ہین اس بات کے لیے موزون ہین کہ اُنمین چاول۔ جوٹ۔ مکّا اور دوسرے غلے پیدا کیے جائین اور چونکہ ان قلیون کے ذریعہ سے جو باغات چائے مین اپنے معاہدہ کی مدت تک کام کر چکے ہون اور زیادہ تعداد سے بہم پہونچ سکین اراضیات مذکور کا تردد نہین ہو سکتا لہذا اس کام کے لیے دوسرے مقامات سے خاص طور پر قلیون کو لانا لازم ہے۔

یہ وہ امر ہے جسکے متعلق گورنمنٹ ہند جیسا کہ آپ کو معلوم ہے عرصہ تک چیف کمشنر صاحب
سے نامہ وپیام کرتی رہی ہے اور جسکے بارہ مین بوجہ اس کے کہ یہ مسئلہ بلحاظ اپنی
نوعیت کے زیادہ تر قیاسی ہے اختلاف آرا واقع ہونے کی امید ہوسکتی ہے ۔
یہی ایک ایسا ملک نہین ہے جو منتشر آبادی اور ایسے غیر آباد اقطاع اراضی کا
منظر ہو جو گنجان آبادی کے صدر مقامات سے بہت ہی فاصلہ پر واقع ہون کسی پابند
اصول کے لیے تو یہ کہدینا بہت ہی آسان ہے کہ جس ضلع مین حد سے زیادہ آدمی
ہون وہان سے لوگ ایسے ضلع مین کیون نہین بلا لیے جاتے جہان بہت ہی کم آدمی
ہون لیکن اس راہ مین بہت سی جھاڑیون کی باڑھین ایسی حائل ہین جنکے صاف
کرنے کی ضرورت ہے اور جنکا کافی لحاظ ایسا پابند اصول شخص نہین کرتا ۔ ایک
تو آب و ہوا کی خرابی ہے جسکا مین پہلے ذکر کر چکا ہون پھر تارک الوطن اشخاص
کی عدم رضامندی اور حالتون کی ندرت بھی قابل لحاظ ہے ۔ آپنے نوآبادی نہر چناب
کی جانب میری توجہ مائل کی ہے جسکو گذشتہ اپریل مین مین نے معائنہ کیا تھا ۔ وہان
کے حالات بالکل مختلف ہین ۔ وہان لوگون کو پنجاب کے ایک حصہ سے صرف
دوسرے حصہ تک نقل وحرکت کرنا ہوگی آب وہوا نہایت ہی صحت بخش ہے کوئی
جنگل کاٹنے کو اور کوئی چیز صاف کرنے کو نہین ہے گورنمنٹ نے پانی کا سامان
کر دیا ہے اور ما بقی کے لیے نیچر پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے اور بالآخر امیدوار لوگ بجائے
اسکے کہ لالچ دلانے والی شرطون سے طمع مین لائے جائین یا مصارف کثیر برداشت

کرکے بلائے جائین اس تمنا مین کہ وہ لے لیے جائین دوسرون کو ہٹا کر خود آگے بڑھنے لگتے ہین۔ یہان تو یہ بات بلاشبہہ سچ ہے کہ اگر گورنمنٹ کوئی تجویز جدید آبادیون کے قائم کرنے کی عمل مین لائے تو ہمکو دراصل بیرونی بھرتی کے وسائل کا دیکھنا لازم ہے۔ مین کہ سکتا ہون کہ باغات چائے مین جن قلیون کی مدت گذر جاتی ہے وہ آباد ہونے والے لوگون مین سب سے بہتر ہین کیونکہ آب وہوا کے عادی ہو چکتے ہین اور مین خیال کرتا ہون کہ خود پلینٹرون کا اس مین فائدہ ہے کہ وہ اپنے قلیون کو قرب وجوار کے اقطاع اراضی کے قریب آباد کرین تاکہ میعاد معاہدہ کے گذرنے کے بعد اُن سے کام لینے کا حق قائم رہے لیکن مجکو اس بات سے اتفاق ہے کہ ایک تو باغات کے لیے مزدورون کا بہم پہونچانا اور دوسرے صوبۂ آسام کے لیے فرددرون کا بہم پہونچانا یہ دو امر ایسے ہین جنکو خلط ملط نہ کردینا چاہیے بلکہ اُنکو بالکل جداگانہ حیثیت سے دیکھنا چاہیے۔ اس خاص مسئلہ کی نسبت کہ آیا پسپا حالت صوبہ کی ترقی کے لیے رعیت داری طریقہ قبضہ اراضی کا زیادہ موزون ہے یا بڑی زمینداری کا بندوبست اس جگہ اس بحث ومباحثہ کا اعادہ نہ کرونگا جسکی بابت شاید بہت کچھ لکھا پڑھی ہو چکی ہے۔ دو ضرورتین بلاشبہہ داعی ہین یعنے اول تو ایک خواہ چند آدمی جو اس آزمایش کی ابتدا کرین اور دوسرے نوآباد اسامیان جو اراضی افتادہ کو آباد کرین۔ اگر مسٹر کاٹن صاحب اول قسم کے لوگون مین سے کسی کو پیش کر سکتے ہین تو مین نہین خیال کرتا کہ وہ گورنمنٹ ہند کو شرائط پر اصرار کرنے مین تنگدل یا ضدی پائینگے الا ہمیشہ شرط

یہ ہے کہ اُن شرائط مین یہ بات مضمر نہو کہ وہ زمین مین محض تجارتی فائدہ کی غرض سے روپیہ لگاتے ہین اور اُنمین کسی قسم کی قرار واقعی ضمانت اس بات کی ہو کہ قطعاع اراضی ایک معقول مدت کے اندر کاشت مین لائے جائینگے - میرے نزدیک اصل امر تنقیح طلب مقدار گرینٹ نہین ہے جو نسبتاً ایک خفیف معاملہ ہے نہین بلکہ گرینٹی یعنے گرینٹ پانیوالے کی حیثیت اور ثبات اور قابلیت ہے - شائد زمانہ مابعد مین جب گوہاٹی کا سلسلہ آسام بنگال ریلوے کی اصل لین سے پیوستہ ہو جائیگا تو ہم نوآبادی قائم کرنے کی کسی ایسی تجویز کی آزمایش کرنے کے قابل ہو سکینگے جو چند اشخاص کی ہمت یا اولوالعزمی سے بھی زیادہ بہت سے لوگون کی ہوس حصول اراضی سے مستفیض ہو گی -

اے صاحبو آپ نے ایڈرس کے آخری فقرون مین سے ایک فقرہ مین یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ آسام کے لوکل بورڈون کو لازم ہے کہ سول انجنیران محکمہ تعمیرات سرکاری سے نہ صرف مشورت کے طالب ہون بلکہ صوبہ کی پبلک تعمیرات کی تکمیل بھی چاہین - امر اول کے بارہ مین جو کچھ آپ کے چیف کمشنر صاحب نے چاہا وہ سب ہم قبول کر چکے ہین اور فی الواقع اس سے بھی زیادہ کے لیے ہم مصر ہوے ہین کیونکہ ہمنے یہ چاہا ہے کہ انسپکٹران تعمیرات کا استصواب راے ہی نہ کیا جائے بلکہ یہ ہونا چاہیے کہ لوکل بورڈ خواہ اُنکے ملازم ڈسٹرکٹ انجنیر انکی رایون سے بے پروائی نہ کیا کرین - اور دوسری تجویز کہ محکمہ تعمیرات تعمیرات کی تکمیل کا بھی ذمہ دار ہے ایسی ہے جسکو نہ مسٹر کاٹن

صاحب اور نہ گورنمنٹ ہند نے منظور کیا ہے - یہ مسئلہ بنگال مین بھی پیدا ہوا ہے اور
مین لفٹننٹ گورنر صاحب صوبہ مذکور سے اس خیال مین اتفاق کرتا ہون کہ اس
تبدیلی اختیار کرنے سے لوکل سلف گورنمنٹ کی جائز قوتون اور آزادی مین فرق
آجائیگا کیونکہ اس سے پبلک تعمیرات کے متعلق حکومت اور ذمہ داری ایک سرکاری
محکمہ کی طرف منتقل ہو جائیگی جسکا بورڈون کو حاصل رہنا مناسب ہے -

اے صاحبو بالآخر مین آپ کو اس امر کا یقین دلاتا ہون کہ موقع حال پر اور گذشتہ
ہفتہ مین دوسرے مواقع پر جو اظہار راؤن کا جانبین سے صدق دلی کے ساتھ
ہوا ہے وہ مجکو اپنے آیندہ نظم و نسق مین فائدہ پہونچانے سے قاصر نہین رہ سکتا
اور مجکو ہمیشہ یہ خیال رہیگا کہ مین پلینٹرون اور اُنکی اولوالعزمیون سے اسوجہ سے زیادہ
واقف ہون کہ مین اُنکے مکانون مین جو اُنھون نے پیدا کیے ہین اور اُن زمینون مین
جو اُنکی محنت سے از سر نو آباد ہوئی ہین ملاقات کر چکا ہون اور نیز یہ کہ لیڈی کرزن اور خود
ہم اس خوش سواد وادی اور اُسکے اولوالعزم اور عالی ہمت رہبرون کی نہایت
ہی پسندیدہ یادداشتین اپنے ساتھ لیجائینگے -

ایڈرس منجانب باشندگان آسام

[۱۳-مارچ روز سہ شنبہ کی صبح کو حضور وائسرائے نے بمقام گوہاٹی باشندگان آسام کا ایک ایڈرس قبول فرمایا۔ یہان ممبران کمیٹی استقبالی جو ایک پبلک جلسہ مین منتخب ہوئے تھے جمع ہوئے اور اپنے اور باشندون کی جانب سے اُنھون نے ایک ایڈرس پیش کیا جسکے آغاز مین ہزایکسلنسی کے خیر مقدم اور خیر خواہی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور حضور وائسرائے کے ورود صوبہ آسام کے بارہ مین محبت آمیز کلمات بیان ہوئے تھے۔ ایڈرس مین اس تاخیر کا ذکر تھا جو بنگال آسام ریلوے کی تعمیر مین واقع ہوئی اور اس بات کی امید ظاہر کی گئی تھی کہ وائسرائے بہادر کی تشریف آوری کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بہت جلد ختم ہو جائیگی اور برہم پتر کے شمالی ساحل کے برابر برابر مجوزہ ریلوے کی تعمیر سے آسام بنگال ریلوے اور مشرقی بنگال ریلوے کے سلسلہ جات ایک مین مل جائینگے۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا تھا کہ خاص اور بھاری لینون سے معاون شاخون کے طور پر ایک ریلوے جات کا ایک سلسلہ یہ ونجات کے اُن رقبون تک جہان تہذیب اور آبادی پائی جاتی ہے پہونچایا جائے۔ اس بات کی ضرورت کا بھی بیان کیا گیا تھا کہ وائسرائے کی لجسلیٹو کونسل مین آسام کی جانب سے دوامی طور پر ایک ممبر رہا کرے اور یہ ضرورت بھی ظاہر کی گئی تھی کہ قبضہ اراضی کے متعلق بالعوض تھوڑی مدت کے جیساکہ اسوقت انتظام ہے زیادہ مدت تک کے لیے بندوبست کیا جائے اور اس بات کا اختیار حاصل رہے کہ بغیر مزید اضافہ مالگزاری کے نئی اسامیون کے ساتھ بندوبست کیا جائے

ایڈریس کے خاتمہ پر مسٹر کاٹن صاحب چیف کمشنر کی خدمات کا پر تعریف الفاظ مین ذکر تھا۔

ہز اکسلنسی وایسرائے نے یہ جواب دیا

اے صاحبان جلسہ۔ صوبۂ آسام کے انتظامی رقبہ کی صورت اور ظاہری حالتین ایسی ہین کہ ایک وایسرائے کے لیے محدود مدت کے اندر جو اُسکے اختیار مین ہو قریب قریب محال ہے کہ کل صوبہ کا دورہ کر سکے اور اُسکی حرفت اور آبادی کی نمودار نظیرون کے سوا کچھ اور دیکھ سکے۔ لاڈ نارتھ بروک صاحب نے ۱۸۷۴ء کے قحط کے زمانہ مین وادی سرما کا دورہ کیا تھا اور پہاڑیون پر ہوکر گوہاٹی مین آئے تھے۔ یہی ایک پہلے وایسرائے تھے جنکا قدم آسام کے کسی حصہ مین ابتک آیا تھا۔ حال کے موقع پر خود میرا دورہ اس حصہ ملک تک محدود رہا جسکو مین یقین کرتا ہون کہ خود آسام مین آپ لوگ آسام خاص کہتے ہین یعنے اس عظیم الشان دریا کی وادی جو اپنے پانی کی مقدار اور اپنے دریا برار اراضی کی زرخیزی کے اعتبار سے ایشیا کے کسی دوسرے دریا کے مقابلہ مین مشکل سے دوم درجہ رکھتا ہے۔ حدود صوبہ بنگال اور اس مقام کے مابین (کچھ ہی ہٹ کر) جہان یہ عظیم الشان دریا سد کوہ ہمالیہ کو توڑتا ہوا نکل گیا ہے اور ہند کے میدانون مین داخل ہوا ہے تری کے راستہ سے بہت تیز رفتار کے ساتھ سفر کرنے مین اور صرف پانچ روز خشکی مین رہ کر پورہ دو ہفتہ کا عرصہ آمد و رفت مین گزر جانا ایک علامت اس بات کی ہے کہ آپ کا صوبہ کسقدر وسیع ہے اور دریاے برہم پتر اور وہ دریا جو اسمین ملے ہین

کہانتک صوبۂ آسام کی رگ شریان کا کام دیتے ہین۔

یہ بات کہ آسام کے لوگ جنکا ایڈرس مین اسوقت قبول کررہا ہون دلیراور عالی ہمت ہین میرے نزدیک اس بات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ گوابھی اس نہایت خوفناک قدرتی بلا کے نازل ہونے کو جو اس حصۂ ہندوستان مین کبھی نازل ہوئی ہوگی پورے تین سال بھی نہین ہوے (مین جون ۱۸۹۷ع کے بھاری زلزلہ کی جانب اشارہ کرتا ہون جس سے جائداد کو دور دور تک نہایت ہی ہولناک نقصان پہونچا تھا اور اُسکے ساتھ جانون کا بھی سخت اتلاف واقع ہوا تھا) اسپر بھی منجملہ ان تین ایڈرسون مین سے جو اس صوبہ مین سفر کرتے وقت میرے روبرو پیش ہوے یا اُن ساون تقریرون مین سے جو مین نے خوش قسمتی سے سُنین کسی مین بھی اس مصیبت کا ذکر نہ تھا۔ اُسکی وجہ سے جو اخراجات آپ لوگون کو لاحق ہوے گورنمنٹ ہند نے حتی الامکان اُنہین بہت کچھ مدد دی۔ لیکن اُسکے بار کا اصل زور آپ لوگون ہی کے کاندھے پر پڑا اور جو اُس تحمل اور قوت تلافی مافات پر ظاہر کی گئی مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون۔

اے صاحبان جلسہ جو آپکے ایڈرس مین مسئلہ ریلوے جات آسام کی نسبت بعض رائین ظاہر کی گئی ہین۔ آپ نے تحریر کیا ہے کہ آسام بنگال ریلوے کی تعمیر کا کام ایک طول طویل زمانہ پر پھیلایا ہے اور آپ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مجوزہ لین کا کام شروع کردیا جاے تاکہ یہ مقام مشرقی بنگال سے بذریعہ

اس لین کے جو دریاے برہم پتر کے برابر آئیگی متحد ہو جائے مین ڈبروگڈھ مین بیان
کرچکا ہون کہ سالہا سال سے جو لینین ہمنے بنائی ہین اُن سب سے آسام بنگال کی
ریلوے کے مصارف زیادہ ہین - میری خواہش تو یہ ہے کہ مین اسقدر اور کہہ سکتا
کہ میرے نزدیک یہ لین بھی ایک ہونہار لین ہوگی - مجکو اندیشہ ہے کہ آیندہ بہت برسون
تک یہ چکی کا پاٹ گورنمنٹ کی گردن مین لٹکا رہیگا حالانکہ ہمارے نقصان مین
اگر آپکا فائدہ ہوتا تو مین اس بار کے اُٹھانے مین دریغ نہ کرتا - مجکو اس بات سے
خوشی ہے کہ جو کچھ مین نے ڈبروگڈھ مین کہا تھا اُسکے بعد اب یہ کہہ سکتا ہون کہ
جس وقت کا اعتراف سال آیندہ کے لیے ریلوے کا سرمایہ بہم پہونچانے کے
متعلق مین نے اس موقع پر کیا تھا وہ اسطرح پر رفع ہوگی کہ کمپنی کو ڈبنچر نوٹون
کے ذریعہ سے پچھتر لاکھ روپیہ قرض لینے کی اجازت ہوگئی پس اب اُسکی مالی
ضرورتین آیندہ بارہ مہینہ کے لیے پوری ہوگئین اور پیشتر کے ایک ایڈرس
مین کام کے معطل ہونے کا جو خوف ظاہر کیا گیا تھا وہ اب نہین رہا - بنگال
مین ریلوے کا سلسلہ ملانے کی بابت میرا خیال یہ ہے کہ جب تری کا یہ
نہایت عمدہ راستہ آپ کے دروازے پر موجود ہے اور اسٹیمرون کی نہایت
معقول ڈاک جاری رہتی ہے تو آپ کچھ زمانہ تک انتظار گوارا کر سکتے ہین حالانکہ
جسقدر وسائل ہمکو حاصل ہین اُنکے ذریعہ سے لین مذکور برابر مغرب جانب سے
بڑھتی جاتی ہے دریاے ٹیسٹا اور دریاے دھرلا پر پل بن رہے ہین اور مغل ہاٹ

تک جولین اڑھائی فیٹ چوڑی پٹری کی بنی تھی اُس کے بدلے گزبھر کی
چوڑی پٹری کی بن رہی ہے اور اُسکا سلسلہ دھوبری کی طرف بڑھتا
چلا جاتا ہے۔ آیندہ جب کبھی ریل کی پٹری برہم پتر کے اُس کنارے تک
جو اس مقام کے محاذی ہے پہونچ جائیگی تو آپ اپنے تئین اس بات پر مبارکباد
دے سکین گے کہ آپ نے سائینٹفک انجنیر کو وسط دریا مین ایک مناسب
ٹاپو دیا جس سے مجکو یقین ہے کہ اُسکے دل مین فن انجنیری کی بے نظیر کامیابی
کے فخریہ خیالات دریاے برہم پتر کی صورت مین پیدا ہونگے۔
اِسکے بعد آپ نے مثل اس جماعت کے جس نے مجکو تیزپور مین اڈریس
دینے کی عزت بخشی تھی اُن فوائد پر زور دیا ہے جو ملک آسام مین معاون شاخون
کے طور پر ایسے سبک ریلوے جات کا سلسلہ جاری کرنے سے ہونگے جو بڑی
لین سے نکالیجائین اور مزروعہ یا آبادی کے رقبہ جات بیرونی تک پہونچادیجائین
یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ گو انمین سے بہتیرے ریلوے جات یا ٹریمویجات کے لیئے
سرمایہ بہم پہونچ سکتا ہے (اور یہ ایک ایسا قول ہے جسپر ہر صورت مین مجکو اعتماد
کلی نہین ہے) لیکن کامیابی کے ساتھ انکا مالی انتظام اُسی صورت مین ہوسکتا ہے
جب گورنمنٹ ضمانت یا امداد کرے۔ دیگر شرائط کی نسبت جو اراضی اور سڑکون اور
عمارتی لکڑی کے استعمال کے بارہ مین آپ نے چاہی ہین مجکو فی الحال بحث
کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ یہ ایسی باتین نہین ہین جنکے بارہ

مین مین بذات خاص کبھی سخت گیر ہونا چاہونگا یاآنکہ معمولی موقعون پر کوئی وقت پیدا ہوسکے۔

اب ان معاون شاخون کے عام فوائد کے متعلق مین آپ سے بالکل متفق ہون اور یقین کرتا ہون کہ اگر مزید وسعت کے ساتھ بڑھائی گئین تو آیندہ زمانہ مین جس مین ہم امید کرتے ہین کہ آسام مین سرسبزی ہونے والی ہے یہ اس سرسبزی کی نہایت موثر طور سے ابتدا کرنے والی ثابت ہونگی۔لیکن ممکن ہے کہ انکی تعمیر کا سرمایہ بہم پہونچانے کے بہترین طریقون کے بارہ مین بطور جائز مختلف رائین قائم ہوسکین اور درحالیکہ مجکو ایک شاہنشاہی ضمانت کے مسئلہ پر غور کرنا ہے تو یہ صاف ظاہر ہے کہ مین اس معاملہ کو اہل آسام کی عینک سے نہین دیکھ سکتا بلکہ مین اس بات پر مجبور ہون کہ دوسرے مقامات کے مطالبات کا بھی جو کچھ کم استحقاق نہین رکھتے لحاظ کرکے کاربند ہون اور اپنے سالانہ پروگرام کے لازمی حدود پر بھی لحاظ رکھون

عملی اعتبار سے مالی امور مین صوبہ کی ضمانت اور شاہنشاہی ضمانت کے مابین میرے نزدیک کوئی فرق نہین ہے۔اسمین شک نہین کہ اگر لوکل گورنمنٹ خاص اپنے وسائل سے بغیر اسکے کہ شاہنشاہی خزانہ سے کوئی مطالبہ کرے اور دوسرے پبلک کامون کو متروک یا فراموش کرے روپیہ بہم پہونچا سکے تو یہ بہت ہی مضبوطی کی بات ہے۔لیکن بطور قاعدۂ کلیہ جس حالت سے ہمکو مقابلہ کرنا پڑتا ہے وہ یہ نہین ہے اور جسوقت یہ تجویز کیجاتی ہے کہ ضمانت صوبہ کی طرف سے ہو

اور پھر اُسکے بعد صوبہ کی رقم معہودہ کی ترمیم بصرف شاہنشاہی گورنمنٹ کے کیجاتی ہے تو مجکو ایسی کارروائی اور محض خالص شاہنشاہی ضمانت کے مابین کوئی فرق نہین معلوم ہوتا۔ اب اگر یہ ضمانت شاہنشاہی ہوئی تو ضرور ہے کہ سرمایہ کو اُس مالی انتظام کی رو سے جسکے ہم حسب الحکم صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ پابند ہین سالانہ پروگرام مین درج کیا جائے۔ وہ پروگرام بالکل ہی محدود ہے اور جسکی تعداد سال آیندہ کے لیے ساڑھے چھ کرور کی ہے۔ ریلویجات کا کل خرچ جو اس رقم کے اندر شامل ہوتا ہے اُسکو گورنمنٹ ہند کل ملک کے تناقص مطالبات اور حوائج کے جانچنے کے بعد بڑی احتیاط سے منظور کرتی ہے۔ اس سے زائد کوئی خرچ سوا اُس سال کے ممکن نہین ہے جب آمدنی کے اعتبار سے جائز ہو سکے کہ ابتدائی تخمینہ کی نسبت زیادہ خرچ کا حوصلہ کیا جائے ایسے سال مین جیسا کہ سال حال ہے اور جس مین قحط کے مطالبات کثیر ہکو دبائے ڈالتے ہین ایسی بیشی کا ہونا قطعی ناممکن ہے اگر کوئی فرشتہ بھی آسمان سے اتر کر ہمارے روبرو ایسی تجویز پیش کرے جسکی نسبت یہ بات یقینی ہو کہ آخرین اس سے ضرور فائدہ ہوگا تا اسکے خرچ کے لیے پروگرام مین سرمایہ کا فوراً درج کرنا لازم آتا ہو تو مین مجبور ہو کر اُس سے انکار کردونگا۔ اگر آپ چاہین اس طریقہ کو سخت بلکہ پریشان کن بھی قرار دے سکتے ہین اور بہت سی باتون مین مین آپ سے اتفاق کرتا ہون اور اُن مین اصلاح کرنے کی کوشش بھی کر رہا ہون۔ لیکن گورنمنٹ ہند سے اس کام کے کرنے

مین جھگڑا نہ کیجیے جسکے کرنے کے سوا بالفعل اُسکو اور کوئی چارۂ کار نہین ہے
سال مین ایک مرتبہ بجٹ کے وقت ہم اپنا کوٹ قطع کرتے ہین اور وہ ایک بڑا
کوٹ ہوتا ہے - لیکن شل اور درزیون کے ہم یہ نہین کرسکتے کہ جسقدر بڑا کوٹ
اس کپڑے مین جو ہمکو دیا گیا ہے بن سکتا ہے اُس سے بڑا بناوین اور اسیکا نتیجہ
یہ ہوا کرتا ہے کہ اکثر اوقات ایسے اطراف جسم پائے جاتے ہین جو ایک زمانہ
تک بے پروائی کے ساتھ برہنہ رہتے ہین -

لیکن اگر لوکل گورنمنٹ اپنے موجودہ معاہدہ کے حدود کے اندر ایک ضمانت
کا خطرہ قبول نہ کرسکے اور اگر شاہنشاہی گورنمنٹ طاعون اور قحط سے بے
دست وپا ہو تو یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ آپ کیا کرینگے ؟ مجکو تو یہ بات معلوم
نہین ہوتی کہ اگر کسی خاص صورت مین نہ تو گورنمنٹ صوبہ اور نہ شاہنشاہی گورنمنٹ
ضمانت دیسکے تو مالی وسائل بہم پہونچانے کی تمام ممکن صورتون کا خاتمہ ہوجائیگا
مین اس بات کا مقر ہون کہ مین بذات خاص اچھی طرح سے اُن بانیان کار
کی حالت کو نہین سمجھا ہون جو گورنمنٹ ہند سے شاہنشاہی ضمانت کے بارہ مین
بطور وجوہ بیان کرتے ہین کہ اُسکی ضرورت واقع ہونے کے اتفاقات ایسے بعید ہین
اور جس مراعات کی وہ استدعا کرتے ہین اُسکے آثار ایسے روشن ہین اور سرمایۂ متعلقہ
کے صرف کی مقدار اسقدر قلیل ہے کہ گورنمنٹ ہند کو وعدہ دینے مین ذرا بھی نقصان
نہوگا مگر اُسپر بھی بغیر ایسے وعدہ کے نہ تو وہ خود روپیہ پیش کرسکتے ہین اور نہ دوسرون کو

اُسکی ترغیب دیسکتے ہین - لیکن اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ اُنکی حالت موجہ اور معقول
ہے تو بھی ہم یہ کہین گے کہ اب بھی دوسرے طریقے کھلے ہوے ہین - ابھی تین
ہی دن کا عرصہ ہوا کہ مین تیزپور بالی پارہ ریلوے پر سفر کر رہا تھا جو دو فٹ
چھ انچ چوڑی پٹری کی لین ہے اور دریا کے شمالی کنارہ پر تیزپور سے اندرونی ملک
مین بیس میل تک گئی ہے اور ان بہت سے ضروری باغات چاے کے کام آتی
ہے جو راستہ مین پڑتے ہین - اس چھوٹی لین کے سرمایہ مین مع اُس سود کے جو
اثناے تعمیر مین دینا پڑا صرف چار لاکھ روپیہ یعنے چھبیس[۲۶] ہزار پونڈ صرف ہوے -
اور اُسکے وجود کے چوتھے ہی سال مین اب ساڑھے پانچ فیصدی کا منافع اس
سرمایہ پر جو آج کی تاریخ تک لگایا گیا وصول ہونے لگا - میرے نزدیک یہی بہت
نمودار اور حوصلہ دلانیوالی نظیر ہے - لیکن جس وجہ سے خاص طور پر اسکا مین نے
ذکر کیا وہ یہ ہے کہ بانیان ریلوے مذکور کو جو اکیلی ایک ہی بیرونی امداد ملی وہ شاہنشاہی
یا صوبہ کی گورنمنٹ کی ضمانت کی نہ تھی اور نہ گورنمنٹ اخرالذکر نے براہ راست کوئی
مالی مدد دی تھی بلکہ ڈسٹرک بورڈ تیزپور کی ایک قلیل امداد تھی - مین یہ نہین جانتا کہ آیا
یہ مدد سرمایہ تعمیر کے بہم پہونچانے کے لیے مطلوب ہوئی تھی یا کیا - بہرحال گو وہ اس
کام مین کارآمد ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو کیا یہ نظیر پیروی کے قابل نہین ہے ؟ جنوبی
ہندوستان کی مین ایک اور نظیر کا حوالہ دیسکتا ہون جو اس سے بھی زیادہ اولوالعزمی
اور گرمجوشی ظاہر کرتی ہے - وہان ڈسٹرک بورڈ تانجور نے تین پائی فی روپیہ کی ایک

خاص مد زائد اپنے ٹکسون مین الگ کر رکھی ہے تاکہ اُس سے ایک فنڈ قائم ہو جسکے
مقابلہ مین سرمایہ بہم پہونچایا جا سکے - جو روپیہ اس طور پر حاصل ہوا اُسکے ذریعہ سے
وہ چھوٹی پٹری کی لین بہت سے میلون تک بنوا لینے مین کامیاب ہوا ہے اور اب
اس سے اُسکو معتدبہ منافع حاصل ہوتا ہے اور بشرکت گورنمنٹ مدراس اُن
لینون کا مشترک مالک ہے - مین یہ نہین کہہ سکتا کہ یہان کے حالات ایسے ہین کہ
ویسی ہی تدبیر یہان بھی ہو سکے لیکن اوّل درجہ لائق آزمائش ہے -

اسکے بعد آپکی استدعا یہ ہے کہ آسام کے لیے لجسلیٹو کونسل مین ایک دوامی
جگہ دلوا دیجائے - اس بات کو کہ یہ درخواست جلی ہے مین بخوبی سمجھتا ہون - لیکن وہ
ایک ایسی استدعا ہے جسپر ہندوستان بھر کے مقاصد کا خیال کر کے بہت ہی
وسیع النظری سے غور کرنا ہوگا - جب سنہ ۱۸۹۲ع کے ایکٹ کی رو سے کونسل کو وسعت
دیگیئی تھی تو اُسوقت اس صوبہ مین وہ اصلی مشارکت مقاصد نہ پائی گئی جسکی وجہ
سے کوئی ایک ڈلیگیٹ سب کا قائم مقام ہو سکتا چائے کا پلنٹر ایمانداری کے
ساتھ حرفت چائے کی وکالت کریگا اور جسوقت اس حرفت کے متعلقہ مسائل
زیر بحث ہوتے ہین تو ہم بالمعمول کسی ایسے جنٹلمین کی خدمات پر جیسے کہ حال کے
موقع پر مسٹر بکنگھم صاحب ہین بھروسا کر سکتے ہین جو اپنے موکلون کے لیے بخوبی
انصاف کرتے ہین - لیکن دیسی آبادی ملک آسام مین جو اسقدر با شان طور سے
پھیلی ہوئی ہے اور کسی مستقل راے یا مشورت کی نائب نہین ہے اگر بشرط

محال یہ ممکن بھی ہو کہ کوئی شخص ایسا ملجائیگا جو ایسے متناقض عناصر کا قرار واقعی پیرو کار ہو سکے تو مجکو اسبات مین شبہہ ہے کہ آیا کسی ایسے شخص کا بہم پہونچنا ممکن ہوگا جو یوروپین اور پلنٹرون اور دیسی لوگون یعنے کل آسام کے مقاصد کی وکالت کر سکے۔ فی الواقع یہان کی آبادی کی ترکیب اسقدر مختلف الحیثیت اجزا سے ہے کہ اُسکی جانب سے ایک واحد دوامی ممبر نہین ہو سکتا ہے۔ علاوہ برین چند وسیع تر خیالات قابل لحاظ ہین علاوہ اُن پانچ غیر سرکاری ممبرون کے جو گورنر جنرل کی لجسلیٹو کونسل مین جو منجانب غیر سرکاری ممبران کونسل ہاے بمبئی و مدراس و ممالک مغربی وشمالی اور بنگال اور جلسہ تجارت کلکتہ کے مقرر ہوتے ہین صرف پانچ جگہین کل باقیماندہ ہندوستان کے لیے ہمارے اختیار مین رہجاتی ہین۔ اگر مین اُنمین سے ایک جگہ دواماً آسام کے لیے الگ کر دون تو مین ایک ایسی کارروائی کو اختیار کرونگا جسکو خلاف انصاف قرار دیکر تمام ہندوستان اُسکی مخالفت کریگا۔ اور وہ کارروائی خود کونسل کی ریپریزنٹیٹو حالت کے حق مین خواہمخواہ مفید نہوگی۔ آپ مجھ پر اور مجھ کو اِس مین شک نہین ہے کہ میرے جانشینون پر بھی اس بات کا بھروسا کر سکتے ہین کہ گورنمنٹ کے لجسلیٹو پروگرام کے بموجب ضرورت واقع ہونے پر کسی نہ کسی طبقہ آبادی آسام سے عارضی طور پر آپکو ایک قائم مقام بھیجنے کا موقع ملجایا کریگا۔ لیکن کونسل مین ایک دوامی جگہ ملنے کی استدعا ایسی ہے جسکو بلحاظ موجودہ حالت ترقی اس صوبہ کے جسکی نسبت آپ نے خود

پسپا بیان کیا ہے منظور کرنا ممکن ہے۔

اراضیات آسام کی نوعیت قبضہ اور زیادہ مدت کے پٹون کی ضرورت کے بارہ مین آپ نے جو رائین ظاہر کی ہین اُنپر جدید بندوبست ہونے کے وقت جسکو اس وقت سے کچھ بہت بعید زمانہ نہین ہے اچھی طرح غور کیا جائیگا۔ اِس مین شک نہین کہ جلد خواہ بدیر زیادہ میعاد کا بندوبست عمل مین آئیگا۔ ہر ایک جماعت مین یہ روز افزون زراعتی ترقی کی ایک نشانی ہے۔ لیکن مین آپ لوگون سے چاہتا ہون کہ آپ اس بات کو یاد رکھین کہ قلیل المیعاد اور رعیتواری قبضداری کا جو انتظام بالفعل قائم ہے وہ وادی برہم پتر کی زراعت اور آبادی دونون کی حالت دیکھکر کیا گیا تھا۔ آپ کے یہان کی آبادی خانہ بدوش ہے جو افتادہ اراضیات کا تردد کرتی ہے چند سال تک اُسکو کاشت کرتی ہے اور پھر جسوقت زمین کمزور ہونے لگتی ہے تو آگے چلدیتی ہے۔ ہر سال اڑھائی لاکھ ایکڑ زمین کا اگر تردد ہوتا ہے تو اُسکے مقابلہ مین اڑھائی لاکھ زمین پڑ جاتی ہے۔ عارضی طور پر جسقدر اراضی کا بندوبست کیا جاتا ہے اُسکی کل مقدار پندرہ لاکھ ایکڑ ہے اور وہ نسبتاً ایک سکون کی حالت مین ہے۔ اور اسی میلان کا لحاظ کرکے پٹون کی اجازت دیجاتی ہے اور اُن سے ضروریات وقت جسطرح پوری ہوئین اُنکا ثبوت یہ ہے کہ اگر کوئی اسامی دس برس کا پٹہ لکھوانا چاہتی ہے تو اُسکے ذریعہ سے اُسکو اراضی کا وہ حق مقابضت حاصل ہوجاتا ہے جسکی ظاہرا آپ حمایت کر رہے ہین لیکن ابتک اس حکم سے بہت ہی کم فائدہ

حاصل کیا گیا ہے ۔جس خاص سبب سے اس صوبہ مین زراعت کو وسعت نہین
ہوتی وہ یہ ہے کہ دیسی آبادی اپنی حالت پر قائم ہے اور جس خاص سبب سے
اپنی حالت پر قائم رہتی ہے وہ قبضہ اراضی کا طریقہ نہین ہے بلکہ آب وہوا کی نوعیت
ہے ۔شکمی پٹہ جات کے مسئلہ پر جدید بندوبست ہونے کے وقت غور کیا جائیگا ۔
شرح مالگزاری اراضی کے بارہ مین جب تک کہ افسران بندوبست کی رپورٹین آجائین
کوئی جواب نہین دیا جا سکتا ۔لیکن گورنمنٹ ہند یقیناً پہلے سے اخذ کیئے ہوئے نتائج
یا سابق کے مکنونات ذہن سے کسی کو اس معاملہ پر غور کرنے مین دخل نہ دیگی ۔
اے صاحبو آپنے خود بخود اپنے چیف کمشنر کی محنتون کی جو شہادت دی ہے اُسکو
شنکر مین خوش ہوا ۔کوئی شخص جسکو گورنمنٹ ہند سے تعلق ہے یا نہین ہے اس
امر کے اعتراف مین قاصر نہ رہیگا کہ اُن کا دل کام ہی مین لگا رہا اور اُنھون نے
اس صوبہ کے مقاصد کو ایک مربی کی سی سرگرمی کے ساتھ اور ایسی جانفشانی کے
ساتھ جو اس کام کے مناسب تھی ترقی دینے مین اپنے مقدور بھر پوری
کوشش کی ۔اور مین یقین کرتا ہون کہ اپنے کام کی انجام دہی مین جسکے متعلق اُنھون
نے بڑی تیزی اور چستی اور اعلیٰ قابلیتین صرف کی ہین دیسی اور یوروپین تمام فرقون
کی نہایت ہی مختلف الحالت جماعت کا اعتماد حاصل کیا ۔
آپکے ایڈرس مین صرف ایک ہی بات ایسی ظاہر کی گئی ہے جسکو مین بالکل ناپسند
کرتا ہون اور یہ وہ جملہ ہے جس مین آپ نے انکسار سے اس خیر مقدم کی بے قدری

کی ہے جو آپ نے لیڈی کرزن کا اور ہمارا کیا ہے۔ ہمارے دلون مین ذرا بھی ایسے
خیالات نہین پیدا ہوے ہین۔ رعایا کی خیرخواہی اور اُنکے دلون کی محبت دھوم دھام
کی تیاریون اور کثیر الاخراجات تماشون کے سوا اور بیسون طریقہ سے ثابت
ہوسکتی ہے۔ لیکن گوہاٹی مین آپ نے جس خوش اسلوبی اور جوش طبعی سے ہمارا
استقبال کیا اُس سے ہم خاص طور پر خوش ہوئے۔ یہان اور صوبہ کے دوسرے
مقامات پر جس طرح ہمارا استقبال ہوا ہم سمجھتے ہین کہ بالکل اُن لوگون کے دلی جوش
سے ہوا جنھون نے اسکا اہتمام کیا تھا اور آپ مین سے فرداً فرداً ہر شخص اور سب
کا شکریہ ادا کرتے وقت مین آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہون کہ وادی برہم پتر اور
اسکے نہایت ہی عمدہ بحری راستہ اور اسکی دور دور پھیلی ہوئی حرفتون اور دوست نواز
باشندون سے رخصت ہوتے وقت ہم آسام کو اپنی الفتون سے جدا نہ کرین گے
بلکہ اس اولوالعزم اور ہونہار گوشہ سلطنت برطانیہ کی محبت کو اپنے دل کے نہایت
ہی پُرشفقت گوشہ مین جگہ دین گے۔

مسودۂ قانون تار برقی اخبارات

[۱۶ - مارچ روز جمعہ کو گورنمنٹ ہوس کلکتہ مین لجسلیٹو کونسل گورنر جنرل کا جو اجلاس منعقد ہوا اُسمین اصل کام یہ تھا کہ بعض تار برقی بابت اخبارات کی حفاظت کے مسودہ قانون پر غور کیا جائے۔ آنریبل مسٹر ابیسن صاحب کا نام فہرست کارروائی مین اس بات کے لیے درج تھا کہ وہ مسودہ مذکور کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ پر غور ہونے کی تحریک کرین اور اس تحریک کے بعد دوسرے بیس ممبرون کی طرف سے بیس مختلف ترمیمات متعلقہ مذکور کا نمبر تھا۔ لیکن قبل اسکے کہ رپورٹ منتخب کمیٹی پر غور ہونے کی تحریک ہو ہز اکسلنسی پریسیڈنٹ نے یہ تقریر بیان فرمائی -]

گورنمنٹ ہند نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ اس سشن مین یہ مسودہ اُٹھا رکھا جائے اور اُسپر غور ہونیکا کام بعد کی کسی تاریخ تک ملتوی کر دیا جائے اس کارروائی کے اختیار کرنے پر جن وجوہ سے ہم مجبور ہوے ہین وہ یہ ہین ۔

مجوزہ کارروائی وضع آئین کی بنیاد اولاً یہ خواہش تھی کہ اس ملک کے بہت سے اخبارات اس امر سے محفوظ کیے جائین کہ اُنکی غیر ملک کی تار برقیون کا سرقہ ایسے لوگ کر سکین جنھون نے اُنکی قیمت ادا نہین کی ہے لیکن جو مقامی مطبوعات کے

متعلق ڈاکزنی ہی نہین کرسکتے ہین بلکہ مقام اشاعت سے دور ہونے کی حالت
مین بھی اصلی حاصل کرنے والے خبر سے بھی پہلے اُسکو مشتہر کردیتے ہین اور دوسرے
یہ کہ اُن بیرونی خبرون کی نسبت جو ہندوستان کے لیے بہم پہونچائی جاتی ہین ایک
پسندیدہ ترغیب دلائی جائے۔

پس ایسی کارروائی وضع آئین کی شرط اول (بشرطیکہ اُسکی غرض کو حاصل
کرنا مقصود ہے) صریحاً یہ ہونا چاہیے کہ جن لوگون کے جائز نفع کی غرض سے یہ حفاظت
کیجاتی ہے اور مسودہ پیش کیا جاتا ہے اُن مین باہمی اتفاق ہو۔ لوکل گورنمنٹون اور
دیگر اشخاص سے جو مراسلت ہوئی اور شائع ہوئی ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بالکل
ابتدائی نوبتون مین بھی ایسی اختلافی صدائین جو کم وقعت نہین بلند کی گیئن۔ ہمارے
آنریبل دوست مہتمم مسودہ کو امید تھی کہ ان تبدیلیون کے ذریعہ سے جنکو داخل مسودہ کرنے
کی ترغیب اُنھون نے منتخب کمیٹی کو دی تھی یہ عذرات برطرف نہین تو کم ضرور ہوجائینگے
لیکن واضح رہے کہ ان تبدیلیون نے گو بعضون کے نزدیک وہ قابل اطمینان پائی گئی
ہون تعداد کثیر کو مدد دینے سے علیحدہ کردیا یا آنکہ اُنھون نے اُنکو پسند نہین کیا۔ پھر
ایجنڈا پیپر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف فرقون اور مختلف خیالات کے لوگون کی جانب
سے جو قائم مقامی اس کونسل مین کی گئی ہے اُسمین بے انتہا نا اتفاقانہ اختلاف
رائے ہے جس سے مجکو اس بات مین شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا بنظر حالات
موجودہ مسودہ کی تائید مین اس قدر کافی مجموعہ آراے مستند اور پسند کنندہ کا موجود ہے

جس سے گورنمنٹ ہند کے لیے جائز ہو سکے کہ وہ اس مسودہ کو اسوقت
قانون کی حیثیت سے پاس کر دے۔ بعض حالتین ایسی ہو سکتی ہین جن مین گورنمنٹ
کسی معاملہ کی سخت ضرورت یا ایک مجوزہ چارۂ کار کی ناگزیر ضرورت پر تیقین ہو کر اسبات
کی مجاز ہو جاتی ہے کہ آرا ے مخالف کو رد کر دے اور کسی قاعدہ کو مجموعۂ قوانین نافذہ
مین شامل کر دینے کے پورے اختیار کام مین لائے لیکن یہ معاملہ مشکل سے اس مد مین
داخل ہونے کے قابل پایا جاتا ہے۔ مین اُن لوگون مین سے قریب قریب آخری شخص
ہون جو کسی معاملہ کے طے کرنے مین تاخیر ما سبق کو ایک وجہ اس بات کی قرار دیتے ہون
کہ آیندہ بھی ٹالم ٹول کی جائے۔ ساتھ ہی اسکے ایسے معاملہ کی نسبت جسپر تیس برس کے
عرصے سے علی الاتصال بحث ہوتی آئی ہو اور وہ ہمیشہ ملتوی رہتا آیا ہو یہ بات سچے
طور سے نہین کہی جا سکتی کہ وہ ضروری ہے۔ اور مین تو خیال کرتا ہون کہ اس مسودہ
کے حامی بھی تسلیم کرینگے کہ اصلاح کرنے کا معاملہ اُنکی راے مین کیسا ہی قوی کیون
نہو لیکن اگر وہ سب کے سب اس بات پر متفق ہو جائین کہ کس خاص صورت مین
اصلاح عمل مین لانا چاہیے اور اگر صداقت کے ساتھ یہ بھی کہا جا سکے کہ جائز مقاصد
کی حفاظت سے اس بات کا احتمال نہین ہے کہ دوسرے اشخاص کے مقاصد کو کچھ
ضرر پہونچیگا تو اسکی قوت اور بھی زیادہ بڑھ جائے۔ اس بات کا ثبوت کہ ایک عام
مستقل طور کی اتفاق راے کی نوبت تک پہونچنے مین بھی ہم کو کامیابی حاصل نہین
ہوئی اس بات سے ہوتا ہے کہ ابتدائی مسودے اور اُن لوکل گورنمنٹون اور اشخاص کا

جو اُسکے حامی تھے یہ منشا تھا کہ عام طور سے چھتیس گھنٹہ تک کی حفاظت کا بندوبست
کیا جائے منتخب کمیٹی پران دلیلونکا جو اُسکی مخالفت مین پیش کی گئین اسقدر اثر پڑا کہ اُنھون
نے مدت حفاظت کو دوچند کردیا یعنے ایک صورت مین تو چھتیس گھنٹہ اور دوسری صورت
مین اٹھارہ گھنٹہ بدل کر قرار دی اور اسپر ایک تعداد کثیر کے وہ اخبارات جنھون نے
ابتدائی مشورہ کی تائید کی تھی اپنی شراکت سے علیحدگی اختیار کی اور جو تعداد منتخب
کمیٹی نے قرار دیا تھا اُسکو نا ممدوح قرار دیا اور یہ فریاد بلند کی کہ چوبیس گھنٹہ کی صرف ایک
مدت قرار دیجائے اور یہ قابل لحاظ شرط تجویز کی کہ دستخط کرنیوالا فریق اگر پسند کرے تو
ایک صورت مین اٹھارہ گھنٹے اور دوسری صورت مین چھتیس گھنٹہ قرار دیے اس
اثنا مین دیسی اخبارات نے جیسا کہ ہم سب لوگ جانتے ہین ابتدا ہی سے ایک غیر
مصالحت آمیز مخالفت کا برتاؤ برابر قائم رکھا جو ایسا نہ تھا کہ سمجھ مین نہ آسکتا ہو۔ ایسی
حالتون مین میرے نزدیک کوئی کافی اتفاق آرا یا دلائل کا ایسا نہین پایا جاتا جس سے
گورنمنٹ ہند کے لیے جائز ہو سکے کہ وہ اس مسودہ قانون پر اصرار کرے۔ اگر مویدین
مسودہ متفقہ حیثیت سے مقابلہ کر سکتے تو مین خیال کرتا ہون کہ وہ اس سے بہتر حالت
مین رہتے اور صورت موجودہ مین اُنکے منفردانہ اختلافات نے اُنکی مجموعی قوت
کو ضعیف کر دیا۔

لیکن دو وجہین اور بھی ہین جو مجکو یہ خیال کرنے کی ترغیب دیتی ہین کہ التوی کا ہونا
مناسب ہے۔ اُنمین سے پہلی وجہ جو میرے نزدیک خفیف وقعت رکھتی ہے یہ ہے

مین اس بات کے بیان کرنے مین کسی راز کا افشا نہین کرتا ہون کہ جس خاص بنیاد
پر گورنمنٹ ہند نے ابتک اس قسم کی کارروائی وضع آئین اختیار کرنے سے باز رکھا
وہ اس بات کی خواہش تھی کہ اس معاملہ مین انگلش تجربہ اور ہدایت کا فائدہ حاصل
کرے۔ میرا منشا یہ نہین ہے کہ ایک قاعدۂ کلیہ کے طور پر یہ بات قرار دون کہ تمام
صورتون یا اکثر صورتون مین ہمکو شاہنشاہی پارلیمنٹ وسٹ منسٹر سے اپنا سبق
حاصل کرنا چاہیے۔ لیکن درحالیکہ کسیقدر آزمایشی قسم کی کارروائی وضع آئین
کا تعلق پایا جاتا ہو اور اسمین یہ لازم آتا ہو کہ ایسے اصول قبول کیے جائین جو ابتک
عموماً قبول نہ کیے گئے ہون اور ایک ایسے اولوالعزمی کے کام مین موثر ہوتے
ہون جو اپنی نوعیت یا مفہوم کے اعتبار سے ہندوستانی نہو بلکہ مغرب ہی سے اسکی
ابتدا ہوئی ہو اور پہلے پہل انگلستان سے ہندوستان مین اسکا رواج ہوا ہو تو میرا
خیال ہے کہ برٹش پارلیمنٹ کی نظیر قابل قدر ہے اور اُسکا تتبع فائدہ کے ساتھ کیا
جا سکتا ہے اور ایک نوآبادی کی نظیر کے مقابلہ مین جسپر تنہا فی الحال ہم بھروسا کر سکتے
ہین انگلش نظیر علانیہ زیادہ ترقیمتی اور وقیع ہے مجکو اس بات کے معلوم کرنے کا کوئی
ذریعہ حاصل نہین ہے کہ بیرونی تار برقیون کے حق تصنیف کی حفاظت کے لیے
وضع آئین کی کارروائی انگلستان مین کسی قریب تر زمانہ مین ہوگی یا نہین۔ لیکن اقل
درجہ ہم لوگ یہ ضرور جانتے ہین کہ جب یہ مسودہ یہان پیش ہوا تو اُسکے کچھ زمانہ کے
بعد ہوس آف لارڈز کی ایک کمیٹی نے جو اس معاملہ کی جانچ کر رہی تھی اپنی رپورٹ

پیش کی اور خاص خاص باتون کے بارہ مین وضع قانون کی سفارش کی۔اب مین یہ نہین کہتا کہ ہم اسبات کے پابند ہین کہ تاوقتیکہ گورنمنٹ انگلستان کمیٹی مذکور کی سفارش پر عمل نہ کرے ہم کانون مین تیل ڈالے بیٹھے رہین لیکن اقل درجہ اسبات کی معقول وجہ پائی جاتی ہے کہ کچھ زمانہ تک کارروائی کو اس بات کے دیکھنے کے لیے معطل رکھین کہ برٹش گورنمنٹ اور برٹش پارلیمنٹ جو فی الجملہ ہمارے لیے ایک نظیر قائم کرنے کی بہ نسبت اِسکے کہ ہم اُسکے لیے قائم کرین زیادہ تر صلاحیت رکھتی ہے معاملہ مذکور کو کس نظر سے دیکھتی ہے۔اگر وہ ایسا کرنے مین قاصر رہین تو ہمارے لیے ہر وقت ممکن ہے کہ اپنی طرف سے ابتدا کرین اور اُنکی رہنمائی کا انتظار کرنے کے بغیر پھر اس معاملہ پر بحث کرنی شروع کردین۔

دوسری وجہ جسکو مین وجہ اول سے بھی زیادہ تر وقیع سمجھتا ہون یہ ہے۔منجملہ اُن وجوہ خاص کے جنکی بنیاد پر اس مسودہ کے جاری کرنے کی صلاح دی گئی ہے ایک وجہ یہ ہے کہ اسکے صادر ہوجانے سے اس ملک کی اخباری اولوالعزمی مین سرگرمی پیدا ہوجائیگی۔مجکو یقین نہین ہے کہ اس دلیل کو اُسکے مؤیدین جسقدر گران قدر سمجھتے ہین اُسیقدر مین بھی سمجھتا ہون کیونکہ مجکو اس بارہ مین کسیقدر شک ہے کہ ہندوستان کے اخبارات غیر ملک کی مراسلت کو جو بذریعہ تار برقی کے ہوتی ہے بہت زیادہ توسیع اس باعث سے نہین دیسکتے کہ اُن کو پہونچتے ہی لوگ اُڑا لے سکتے ہین۔یہی خرابی انگلستان مین ہے لیکن بظاہر اس سے وہان نہ تو اولوالعزمی مین فرق آتا ہے اور نہ مقابلہ

مین کوئی وحشت پیدا ہوتی ہے اور مین تو یہ سمجھتا ہون کہ ہر ملک مین جو اخبار بہتر سے
بہتر خبرین دیگا اور بیشک اُسکو ایسی خبرین دینے کے لیے سب سے زیادہ خرچ کرنا پڑیگا
آخر مین وہی سب سے زیادہ بکیگا عام اس سے کہ اُسکی خبرین حریف اخبار ات کی
سارقانہ قوتون سے اُڑائی جا سکتی ہون یا نہ اُڑانی جا سکتی ہون - بہرحال مین اُن
لوگون سے اتفاق کرتا ہون جنکی راے یہ ہے کہ بہ نسبت اس امر کے کہ بالفعل جو بقدر
اولوالعزمی یہان پائی جاتی ہے اُسکی حفاظت کیجائے اخباری اولوالعزمی ہندوستان
کی زیادہ یقینی طور کی حوصلہ افزائی اس بات مین متصور ہے کہ یورپ سے جو خبرین تار پر
روانہ ہوتی ہین اُنکے شرح محصول مین معقول کمی کیجائے - قریب قریب ایک سال کا
عرصہ ہوا کہ بجٹ پر بحث کرتے وقت مین نے ایسی تخفیف کی معقولیت بلکہ ضرورت
کی نسبت بھی اپنی قوی راے ظاہر کی تھی ابھی گذشتہ مئی ہی مین گورنمنٹ ہند نے
ایک مراسلہ انگلستان کو روانہ کیا تھا کہ جس مین ہمارے خیالات درج ہوئے ہین اور
جہانتک ہمارے اختیار مین تھا بہت ہی مدلل طور سے اپنے پہلو کو ہم نے ثابت
کیا ہے - اسکے بعد اس بارہ مین بہت کچھ بحث ہوئی اور گمان غالب ہے کہ قبل
اسکے کہ زیادہ عرصہ گذرے کمپنیون سے قطعی طور کی بات چیت ہونے لگے -
مین دم بھر کے لیے بھی اس بات مین شبہہ نہین کر سکتا کہ اِسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ شرح
محصول مین بہت بڑی تخفیف ہو جائیگی اور مجکو نہایت ہی قرین قیاس معلوم ہوتا ہے
کہ اس تخفیف سے اخبارون کی تار برقیون اور غیر ملک کی خبرون کی اس ملک مین

کچھ اور ہی صورت ہو جائیگی - اولوالعزمی اور مصارف کثیر بالعوض اسکے کہ چند اشخاص
پر محدود رہین بہتیرون کی عادات مین داخل ہو جائینگے - اور مین تو یہانتک پیشین گوئی
کر سکتا ہون کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا جب اُن لوگونکی تعداد جو خواستگار حفاظت ہین
اتنی بڑھ جائیگی کہ بالعوض اسکے کہ موقع حال کی طرح ایک قسم کے اخبارون کی
طرف سے مطالبہ پیش کیا جائے اور دوسرے طبقہ کے اخبار اُس کی مخالفت
کرین عجب نہین کہ دیسی اور یورپین دونون قسمون کے اعلےٰ اخبارات ہندوستان
بہت بڑی کثرت راے کے ساتھ قریب قریب متفق الراے ہوکر وہ مطالبہ
پیش کرین -

بہ نسبت ایسی صورت کے جسمین مثل موقع حال کے پبلک راے مختلف ہو اور
کچھ لوگ مؤید اور کچھ مخالف ہون اور جو لوگ مؤید یا مخالف ہون بالکل ہی مختلف طریقہ
کی بحث کرتے ہون اور اُنکے دلائل ایک دوسرے کے لیے مضر ہون مین اُس
صورت مین وضع آئین کے ذریعہ سے جلد تر حفاظت کرونگا جب کہ ایک بہت بڑے
طبقہ کی راے ہماری تائید مین متفق ہو اور ایسے وقت کا انتظار کرونگا اور مین بہ نسبت
اس امر کے کہ ایسی حالتون مین وضع آئین کی کارروائی اختیار کرون جو تھوڑے ہی
زمانہ کے بعد معدوم ہو جانے والی معلوم ہوتی ہین اس بات کے دیکھنے کے لیے
منتظر رہنا زیادہ پسند کرتا ہون کہ تار برقیون کے محصول مین تخفیف ہونے کا نتیجہ
کیا پیدا ہوتا ہے -

انھیں وجوہ سے گورنمنٹ ہند نے قطعی فیصلہ کیا ہے کہ سردست اس مسودہ کے متعلق مزید کارروائی نکریگی۔

سر ولیم لاک ہرٹ صاحب

۲۱ - مارچ سنہ ۱۹۰۰ع روز چہار شنبہ کو گورنمنٹ ہوس کلکتہ مین لجسلیٹو کونسل کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اُسمین ہز اکسلنسی پریسیڈنٹ نے کمانڈر انچیف ہندوستان کی تازہ وفات کے بارہ مین یہ چند کلمات بیان فرمائے تھے۔

قبل اسکے کہ ہم اس جلسہ کے کام کو شروع کرین مجکو چند الفاظ اُس غمناک سانحہ کی نسبت بیان کرنا لازم ہین جسنے گذشتہ جلسہ کے بعد اس کونسل کے ایک نہایت ہی نامی ممبر کو ہمسے چھین لیا۔ سر ولیم لاک ہرٹ صاحب کمانڈر انچیف مرحوم صرف ڈیڑھ برس سے کچھ کم اس کونسل کے ممبر رہے تھے۔ جہانتک مجکو یاد ہے اُنھون نے یہان اس مقام پر کبھی کوئی تقریر نہین کی اور مین کہہ سکتا ہون کہ اگر اُنکی زندگی اُنکی مدت ملازمت کے کامل زمانہ تک وفا کرتی تو بھی وہ کبھی تقریر نکرتے۔ وہ اسپیچ دینے کی پروا نہین کرتے تھے اور اُنکا خاص دلی شوق انتظامی اُمور سے نہ تھا۔ وہ فی الحقیقت ایک عملی آدمی تھے اور اُنھون نے اپنا سارا تجربہ میدان جنگ اور لشکر گاہ مین پختہ کیا تھا اور اُنھین مقامون مین اُنھون نے شہرت بھی حاصل کی تھی اُنکی سپہ سالاری کا وصف جسکے ساتھ ایک عجیب طرح کا حلم بھی اُنکے مزاج مین شامل تھا سرحد کے

وحشی جرگون مین اور فوج بری کے سپاہیون کے درمیان جنسے وہ محبت رکھتے تھے
اور جنکے ذریعہ سے بہت سی فتحمندیان حاصل کین عمدہ طرح سے دیکھا گیا اور نہایت
وسعت کے ساتھ مشہور تھا۔ اسی عروج کے اقبال سے اُنکو کمانڈر انچیف ہندوستان
کے اعلی منصب پر ترقی ملی۔ اس منصب پر وہ محض بپاس خطاب ولقب نہین مقرر
ہوے تھے بلکہ بدرجۂ مساوی عام پسندیدگی سے مامور کیے گئے تھے۔ اُنکی زندگی نے وفا
نہ کی کہ اس منصب جلیلہ پر پہونچنے کے بعد فوج برّی کے حق مین اُن خدمات کو جاری
رکھتے جو بہت سی مہمون مین وہ اِسکے لیے انجام دے چکے تھے۔ قضاے مبرم نے
اُنکو عنفوان شباب اور اپنے اختیارات کے عین عروج کے زمانہ مین مار گرادیا لیکن
وہ اپنے بعد اس بات کی ایک تاریخ چھوڑ گئے ہین کہ میدان جنگ مین وہ بہادری اور
صوابدید راے دونون صفتون کو مشترک حیثیت سے ظاہر کرتے تھے اور اپنے
ماتحتون کے دلون مین امنگ پیدا کرنے کی قوت رکھتے تھے اور یہ وہ باتین ہین جو
بڑے بڑے سپہ سالارون کے اوصاف مین شمار کی جاتی ہین اور جسکی وجہ سے وہ مستحق
اُسکے ہین کہ سپہ سالاران ہندوستان کی عالیشان فہرست مین اُنکا نام اونچے درجے
پر رکھا جائے چونکہ مین اُنسے اس زمانہ سے بہت برس پہلے سے واقف تھا جب کہ مین
خوش نصیبی سے گورنمنٹ ہند مین اُنکا شریک ہوا اس وجہ سے میرے لیے اتنا اور بھی
کہنا جائز ہوسکتا ہے کہ اُنکی بے محل وفات سے ہم نے نہ صرف ایک بہادر افسر اور جامع الصفات
جنرل بلکہ ایک بہادر اور شریف النفس جنٹلمین اور ایک نہایت ہی قابل محبت شخص کو کھویا ہے۔

اینگلو انڈین اسوسی ایشن

[۲۲- مارچ روز جمعہ کو ساڑھے چار بجے دن کے گورنمنٹ ہوس کلکتہ مین ایک ڈیپوٹیشن اینگلو انڈین اسوسی ایشن کا جو اینگلو انڈین باشندگان ہندو یوریشین جماعت ہندوستان کا قائم مقام ہے بہ سرکردگی مسٹر ایل- پی- پوہ صاحب حضور وائسرائے کی خدمت مین حاضر ہوا اور ہز اکسلنسی نے کونسل والے کمرے مین اُنسے ملاقات کی۔ ڈیپوٹیشن کی غرض یہ تھی کہ حضور وائسرائے کی خدمت مین وہ تکالیف اور قباحات جن مین جماعت مذکور مبتلا ہے عرض کرے۔ بیانات مسٹر پوہ صاحب اور ڈیپوٹیشن کے دو ممبرون نے کیے جنمین اُن تکالیف کی تصریح کی گئی جنکی شکایت تھی اور اس بارہ مین صلاح دی گئی کہ اُنکا چارہ کار کیونکر ہو سکتا ہے۔

ہز اکسلنسی نے جواب مین ارشاد فرمایا۔]

اے صاحبو ایک برس سے زیادہ کا عرصہ ہوا کہ عہدۂ حال پر مامور ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مین نے آپکی اسوسی ایشن کا ایک ایڈرس قبول کیا تھا اور مین سچ سچ کہہ سکتا ہون کہ جس جماعت کے آپ قائم مقام ہین اُسکی فریادون اور دعاوی اور آئندہ ترقیون کی جانب میری توجہ اُسی وقت سے بہت کچھ مائل رہی ہے۔ کوئی بات جو اس معاملہ سے تعلق رکھتی ہے اُسکے پڑھنے یا سمجھنے اور اُن لوگون سے جو مجکو مفید اطلاع دینے کی صلاحیت رکھتے ہین گفتگو کرنے مین مین کبھی قاصر نہین رہتا۔ میری جانب

سے جو یہ کوششین ہین کہ صیحح واقعات دریافت ہون اور آپکی آیندہ حالت کے دقت طلب مسئلہ کے متعلق اچھی طرح سے جانچ کیجاوے اُسکی دو وجہین ہین ایک تو ذاتی ہمدردی (کیونکہ کوئی شخص جو دل رکھتا ہے ایک ایسی جماعت کی مصیبتون سے متاثر ہونے مین قاصر رہیگا جو اگر بالکل نہین توجزاً ہمقوم ہے اور جسپر بظاہر گاڑھا وقت پڑا ہو) دوسرے پولٹیکل دلچسپی کیونکہ کوئی وائسراے ہند ایک ایسے گروہ آبادی کی ترقی کے امور سے بے پروائی نہین کرسکتا جسکی تعداد بڑھتی جاتی ہو لیکن بمقابلہ اُسکے دولت یا قناعت یا موقع کامیابی مین اضافہ نہوتا ہو۔ لارڈ کیننگ صاحب سے لیکر ابتک ہر وائسراے اس مسئلہ پر نظر گزرتا رہا اور اُسکو ہمدردی تو معلوم ہوئی لیکن حیران ہو کر رہگیا۔ بعض وائسرایون نے مثل لارڈ لٹن صاحب کے کوشش کی کہ بعض قطعی طور کی کارروائیان کی جائین۔ اور ونکو سرکاری حیثیت سے مزاحمت کرنے مین دقت معلوم ہوئی۔ مین امید کرتا ہون کہ یہ بات کہ مین آپ سے آج ملاقات کر رہا ہون شاہد اس امر کی ہے کہ مین مجہول اشخاص کی فہرست مین اپنا نام داخل کرانے کا آرزومند نہین ہون اور نہ اس بات کا کہ آپ کو سلام کرکے اور مسکرا کر رخصت کردون۔ میرے لیے اس سے زیادہ کوئی بات آسان نہین ہوسکتی تھی کہ آپکی معروضات کو تسلیم کرکے یہ اخلاق آمیز لیکن معمولی جواب دیدون کہ گورنمنٹ اُنپر بخوبی تمام غور کریگی۔ ایسے برتاؤ کا تو لوگون کو بہرحال یقین ہوتا ہے لیکن اگر مین اس سے تجاوز کرکے اس بات پر رضامند ہو جاؤن جیسا کہ ہوا ہون کہ آپ سے آج ملاقات کرون اور آپکی مصیبتون

کا بیان آپکے معتمد مقررون کے لبون سے سنون اور اگر مین جواب مین محض زبانی اخلاق صرف کرنے سے پرہیز کردن تو مین ضرور اُس بات کی آزادی کا دعوی کرونگا کہ مین آپ سے یہ سمجھکر بالکل صفائی سے کلام کرون کہ اگر آپ سے نیک نیتی اور سچے دوستانہ خیالات سے جو کچھ کہا جائیگا اُسکو آپ بُرا نہ مانینگے اور نیز یہ کہ گورنمنٹ ہند اور اُس جماعت کے لیے جسکے آپ قائم مقام ہین یہ ناقص حکمت عملی ہے کہ اُنکے باہم ہمیشہ غلط فہمی قائم رہے اور یہ غلط فہمی اس صورت مین برابر چلی جائیگی اگر دونون فریق اصل امور تنقیح طلب سے گریز کرین گے اور واقعات کے دریافت کرنے کا کوئی میلان نہ ظاہر کرینگے

اب مین دیکھتا ہون کہ جس سوسائٹی کی نیابت آپ کر رہے ہین اُسنے حال مین ایک نیا نام حاصل کیا ہے اور امپیریل انگلو انڈین اسوسی ایشن کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ عرصہ سے اس بات کی بحث چلی آئی تھی کہ آپ کے لیے کس قسمیہ کا اختیار کرنا سب سے بہتر اور سب سے زیادہ قرین عقل ہے اور اس نام کی تجویز اسکی تازہ ترین صورت ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ بحث کی مختلف نوبتون مین یوریشین۔ ایسٹ انڈین۔ انڈو برٹین قانونی دیسی باشندگان ہند اور ہندوستان کے آباد شدہ برٹش اور یوروپین کے یہ سب نام ایک خواہ دوسرے وقت استعمال کیے گئے ہین اور ایک حد تک اب بھی استعمال کیے جاتے ہین گو خود میرا خیال یہ ہے کہ تمام انسانی نزاعات مین نام رکھنے کے اختلافات سب سے زیادہ بے سود ہین کیونکہ ایک زمانہ کے بعد دنیا آدمیون کی تمیز اس سے نہین کرتی کہ وہ اپنے

کو کیا کہتے ہین بلکہ اس بات سے کرتی ہے کہ وہ کیا ہین تاہم یہ عیان ہے کہ آپ
لوگون مین سے بہتیرون نے اُسکو ایک نہایت ضروری مسئلہ خیال کیا ہے اور
قریب قریب آپکی آئندہ حالت کی علمی بحث ہی کے برابر آپکی محنت اسمین صرف ہوئی
ممکن ہے کہ مین ضعیف البصر ہون لیکن بذات خاص مجکو تو یہ نہین دکھائی دیتا کہ مشترک
خون یا نسل کے لوگون کی نسبت یوریشین کا نام استعمال کرنے مین کس وجہ سے
کوئی گہرا اور معاندانہ نیش "موجود ہے (یہ وہ الفاظ ہین جنکو مین نے آپ کے مقررون
مین سے چند لوگون کی تقریرات وتحریرات مین پایا ہے) گو مین یہ حجت پیش نہین کرتا
کہ مجکو اس بات کی امید کرنے کا ذی حق حاصل ہے کہ کوئی اور شخص میرے خیالات
مین شرکت کرے - اور نہ میری سمجھ مین یہ آتا ہے کہ اسقدر عظیم اور دور تک پھیلا ہوا ترود
ایک نیا نام دریافت کرنے کی بابت کیون ہے - اے صاحبو سب سے بڑھکر اس بات
کے کہنے پر مجبور ہون کہ اگر مین الفاظ کے لفظی معنون کا اعتبار کرون تو مجکو کچھ نہین معلوم
ہوتا کہ امپیریل اینگلو انڈین اسوسی ایشن کے کیا معنی ہوسکینگے - اینگلو انڈین ایک ایسا جملہ
ہے جو حسب بقبولہ عام ایک خاص شخص اور سوسائٹی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے جو
اصلیت کے اعتبار سے بیشک برٹش ہوتا ہے اور جو بلحاظ اپنے سرکاری عہدہ یا پیشہ
کے یا دوسری طرح پر اپنی زندگی ہندوستان مین بسر کرتا ہے بطور قاعدۂ کلیہ آخر کو
وطن چلا جاتا ہے - چنانچہ جسوقت ہم اینگلو انڈین حجون کلبون اخبارون اور رائے وغیرہ
کا ذکر کرتے ہین تو ہر شخص سمجھتا ہے کہ اسکے کیا معنی ہین - اگر آپ چاہین تو اس نام کے

استعمال کا کامل حق رکھتے ہین اور ایک حد تک وہ آپکے سوسائٹی کے اجزا پر حاوی بھی ہوتا ہے۔ لیکن مجکو اس بات کا یقین نہین ہے کہ ایک ایسے تسمیہ کو اختیار کرکے جو حسب مفہوم عوام کچھ اور ہی معنی رکھتا ہے آپ اپنے بعض دوستون اور خیرخواہون کو پریشان نہین کرتے ہین اور اس تسمیہ مین لفظ "امپیریل" پہلے لگانے سے کچھ وہ زیادہ سریع الفہم نہین بنجاتا ہے بلکہ میرے خیال مین اور بھی کم سمجھ مین آسکتا ہے۔ ہم جانتے ہین اور آپکی تاریخ نے ثابت کردیا ہے کہ آپ سلطنت کے سچے اور خیرخواہ اور معتقد فرزند ہین۔ لیکن ایسے ہی ہم سب ہین اور ہم کو کسی نے کبھی یہ نہ سمجھایا کہ آپکی سوسائٹی کو اس صفت امپیریل استعمال کرنے کی کیا خصوصیت ہے۔ لیکن آپ کے اس تسمیہ اور ہیئت ترکیبی کے اسطور پر ظاہر کرنیکا ایک نتیجہ اور پیدا ہوتا ہے جو عملی حیثیت سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ اصل مین آپ یہ چاہتے ہین کہ جو جماعت ابتک یوریشین کہلاتی آئی ہے اُسکی دعاوی کیجانب توجہ دلائین اور اُسکی اولوالعزمیون کو ایک مرکز پر قائم کرین حالانکہ بہت سے انگلش یا یورپین خاندانون کی بھی یہ صورت ہے کہ اسی ملک مین اُنھون نے سکونت اختیار کی ہے اور شائد وہین پیدا اور پرورش پذیر بھی ہوے ہین مگر انکا خون دیسی خون سے کبھی نہین ملا ہے لیکن انکے مقاصد کو بھی آپ اُسیطرح ترقی دینا چاہتے ہین۔ مگر میرے نزدیک یہ پایا جاتا ہے کہ اس نہایت بودی تقسیم کا نتیجہ یہ نہوگا کہ وضاحت ہو بلکہ اور پریشانی ہوگی کیونکہ جسوقت آپ اپنے مطالبات کرینگے تو وہ باتین جو آپ کے ایک قطب کے موکلین سے تعلق رکھتی ہین اُنکو اُن لوگون سے جو دوسرے قطب مین رہتے ہین بہت کم لگاؤ ہوگا

بلکہ کچھ بھی نہو گا۔ مثلاً جو ولیلین قوم سے تعلق رکھتی ہین وہ ہندوستان مین سکونت اختیار
کرنے والے یورپین لوگون کے بارہ مین موثر نہین ہوسکتین اور آخرالذکر لوگون کے
مقاصد اور مشاغل اور آیندہ امیدین اُن حالتون پر منحصر ہین جو اُن حالتون سے
بالکل جدا ہین جو مشترک النسل اشخاص کی ترقی کو روکے ہوئے ہین۔ اصل مین آپکی
سوسائٹی باعتبار اپنی موجودہ ہیئت ترکیبی کے دو بنیادون پر قائم ہے جن مین
باہمدگر کوئی مشترک رشتہ نہین پایا جاتا یعنے توطن اور قومیت پر اور جو خیالات کہ
ایک صورت کے بالکل موافق ہین اکثر دوسری صورت سے غیر متعلق ہین۔ پس جبکہ
آپ اپنے جال کو اسقدر چوڑہ پھیلا کر بیشک بہت سی مچھلیون کو پھانستے ہین تو مجکو
اس امر کی نسبت کم اعتماد ہوتا ہے کہ آپ اپنے موکلین کے عام مقاصد کو ترقی دیتے
ہین حالانکہ آپکے وجود کی اصل غرض یہی ہے ۔

قبل اسکے کہ مین آپ کے مختص دعاوی کی جانچ کرون مجکو صرف ایک کلمہ نصیحت
اور کہنا ہے۔ اگر مین آپکے ڈائرکٹرون مین سے ایک ڈائرکٹر ہوتا تو قریب قریب میرا یہی
خیال ہے کہ مین آپکے معاملہ کے فوائد کی نظر سے یہ تحریک کرتا کہ جس پمفلٹ کے ذریعہ سے
آپ اپنا معاملہ پبلک کے روبرو پیش کرتے ہین وہ واپس لے لیا جائے۔ اِس معاملہ
کی اصلی صورتین ہی بہت کچھ اُسکی سفارش کرتی ہین اور ایسی حالت مین مجکو افسوس
معلوم ہوتا ہے کہ مبالغہ اور زبانی جمع خرچ سے اُسکو ضعیف کردیا جائے کیونکہ ایسے
برتاؤ کا نتیجہ سواے اسکے اور نہین ہوسکتا کہ آپکی امیدون مین خلل پڑے ۔ یہ خیال

ظاہر کرنا کہ گورنمنٹ ہند اور انڈیا آفس ایک گہری اور معاندانہ سازش اس باب مین کر رہے ہین کہ آپ کو آپکے آبائی حق سے محروم کرین اور وہ چاہتے ہین یا کوئی دوسرا شخص چاہتا ہے کہ کہتری یا ماتحتی کی مُہر آپ پر لگا دی جاے یا آنکہ بحیثیت ایک جماعت کے آپ کو تباہ و برباد کیا جاتا ہے (یہ وہ جملہ ہین جو آپکی بعض تحریرات مطبوعہ کا مفہوم بہت اچھی طرح سے ظاہر کرتے ہین) میری راے مین محض غلط فہمی اور بالکل نادرست ہے۔ ایسے بیانات لوگون کو آپکا مخالف بنا دینے کے لیے کافی ہین آپ کی غرض یہ ہونا چاہیے کہ پبلک کی اعانت کو اپنی جانب مائل کرین نہ یہ کہ اُسکو جدا کر دین اور یہ امر آپ سنجیدہ دلیلون سے کر سکتے ہین نہ کہ غضب آمیز بیانات سے۔ آپکے پمفلٹ مین بعض صفحات ایسے ہین جن مین آپکے دعاوی معقول اور معتدل طریقہ سے بیان کیے گئے ہین۔ ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حالت آپکی اُسوقت ہوتی ہے جب آپ کسی ڈیپوٹیشن مین مشغول ہوتے ہین جسطرح کہ آج کی سہ پہر کو آپ پائے جاتے ہین۔ لیکن جب آپ آپس مین باتین کرتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ (بشرطیکہ مین یہ بات بغیر رنج دہی کے کہ سکتا ہون) کہ آپ بالکل ہی فضول طریقہ سے اُبلنے لگتے ہین اور ایسے مواقع پر وہ باتین کہی جاتی ہین جنکی نسبت اندیشہ ہے کہ کھری آزمائش کے معیار پر مشکل سے ٹھیک اُتر سکتی ہین۔

سرسری طور پر مین ایک صلاح اور دونگا مین پوچھتا ہون کہ آپ کے موکل کون ہین اور اُنکی کیا تعداد ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ پمفلٹ مین ایک مقرر نے جسکے الفاظ درج کیے گئے ہین اُنکی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ظاہر کی ہے۔ برخلاف اِسکے

ایک اور لیاقت بھرے مضمون سے جسکو مین نے چند روز ہوے پڑھا تھا اور جسکو مسٹر نندی نامے کسی شخص نے یوریشین لوگون کی بحث مین لکھا ہے اور جسکی نسبت مین اُن لوگون سے جو یہان موجود ہین سفارش کرنا چاہتا ہون کہ اُسکو بہت غور سے دیکھین مجکو یہ معلوم ہوا کہ راقم مضمون کے تخمینہ کے بموجب اس جماعت کی کل تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ ان دونون انتہائی حدود مین تو بہت بڑا فرق ہے۔ اس تفاوت مین کون کون لوگ شامل ہین۔ جس وقت آپ اپنے تئین اینگلو انڈین کہتے ہین تو کیا اُن مین اُن انگلش لوگون کو بھی شامل کرتے ہین جنھون نے ہمیشہ کے لیے ہندوستان کی سکونت اختیار نہین کی ہے۔ کیا اُن مین آپ دوسری اقوام کے اُن پردیسیونکو بھی جنھون نے ہندوستان مین توطن اختیار کیا ہے شامل کرتے ہین اور اگر ایسا ہے تو وہ اینگلو انڈین کیونکر کہے جا سکتے؟ اور کیا آپ اُن یوریشین لوگون کو جو مثلاً پرتگالی نسل سے ہون شامل کرتے ہین اور اگر ایسا ہے تو وہ کیونکر مد اینگلو انڈین مین داخل ہو سکتے ہین؟ - کیا یہ بہتر نہو گا کہ پبلک کو آگاہ کیا جائے کہ کون لوگ اور کس تعداد سے اُن طبقون مین داخل ہین جنکی طرف سے آپ وکالت کرتے ہین اور کون لوگ اُس عام تسمیہ مین داخل ہین جسکے اختیار کرنے کی قطعی راے آپنے قرار دی ہے۔؟

اور اب مین اُن ابتدائی بیانات سے گذر کر جو ایک طور کی نکتہ چینی کی حیثیت چاہے رکھتے ہون لیکن یقیناً غیر دوستانہ ارادے سے نہین کیے گئے ہین اُن خاص

تجویزات کی جانچ پر مائل ہوتا ہون جنکو وقتاً فوقتاً آپکے مقررون نے پیش کیا ہے اور جن مین سے اکثر باتون کا اُن بیانات مین اعادہ کیا گیا ہے جن کو ہم ابھی سن چکے ہین اُن مین سے اول امر یہ تجویز ہے کہ ایک خاص رجمنٹ یا رجمنٹین قائم کرنے کے ذریعہ سے یوریشین لوگ ہندوستانی فوج مین کثرت سے نوکر رکھے جائین جن مین اسی طبقہ کے لوگ بھرتی ہون۔ جو کیفیت اسوقت پائی جاتی ہے اُسکے اعتبار سے بیشک یوریشین لوگ اکثر بطور رنگروٹون کے قبول کیے جاتے ہین اور یہ ایک ایسا امر ہے جس کی نسبت اگر آپ کے مقررین جنھون نے پمفلٹ مین رائین ظاہر کی ہین آپسمین اتفاق کر لین تو بہت بہتر ہو کیونکہ اُنمین سے ایک نے تو یہ بیان کیا ہے کہ ہزارون آدمی اس طرح سے داخل کر لیے جاتے ہین اور دوسرا یہ بیان کرتا ہے کہ ایک طور کی مجبوری سے اسطرح بھرتی کر لینا (جسکی تعمیل حسب مفہوم مشار الیہ شاذ و نادر ہوتی ہے) آپ لوگون کی توہین ہے۔ اب اس بارہ مین مین اکثر دیکھتا ہون کہ ایام غدر مین یوریشین لوگون اور اُس سپاہ کی بہادری کے ظاہر ہونے کا بیان کیا جاتا ہے جو اس زمانہ مین قائم کی گئی تھی اور اس واقعہ مین ذرا بھی شبہہ نہین کیا جا سکتا لیکن اس سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ اس سپاہ کے متعلق کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ اصل تو یہ ہے کہ سنہ ۱۸۶۰ع اور سنہ ۱۸۷۰ع کے درمیان وہ ان وجہون سے توڑ دی گئی تھی کہ اُس کا خرچ اسیقدر پڑتا تھا جسقدر برٹش فوج کا تھا اور اسقدر بھروسا یوریشین لوگون پر نہین تھا اور اس قدر کافی تعداد کے رنگروٹ بھی بہم نہین پہونچتے تھے کہ صرف ۷۰۰ آدمیون

کی بھی ایک جماعت قائم رکھی جاسکتی ہین اس بات کو بہت ہی قابل لحاظ اور بیدل کنندہ
خیال کرتا ہون اس پر بھی اس زمانہ کے بعد کبھی کبھی یہ تجویز پیش یا تازہ کی گئی کہ ایک نہ ایک
صورت سے وہ آزمائش مکرر کیجائے کیونکہ آپ کے معاملہ کی ایسی حامیون کی گورنمنٹ
ہند مین کبھی کمی نہین پائی گئی جو اس بات کی آرزومند رہے کہ ایک ایسے طبقہ کے لوگون
کے لیے جو ہماری ہمدردی پر اسقدر بھاری دعوی رکھتا ہے روزگار پیدا کرنے کا جو کوئی
موقع ممکن ہو حاصل کرین - لیکن یہ بیان کرنے کی حاجت نہین معلوم ہوتی کہ ایک رجمنٹ
کا قائم کرنا اصل مین فوجی مسئلہ ہے - اور جسوقت مین یہ کہون کہ فوج ہندوستان کے گزشتہ
پانچ صاحبان کمانڈر انچیف ہند بلا استثنا (اور مین یقین کرتا ہون کہ یہ سلسلہ اس سے بھی
زیادہ دراز زمانہ تک بلا شکست ہونے کے چلا گیا ہے) اس تجویز کے مخالف رہے تو شاید
آپ سمجھ لینگے کہ اُسکو زیادہ کامیابی حاصل نہونے کی کیا وجہ ہوئی - ایک زمانہ مین یہ تجویز
ہوا تھا کہ گیریزن توپخانہ کی ایک کمپنی یوریشین لوگون کی بھرتی کیجائے لیکن اس زمانہ
کے سب سے نامور سپاہی توپخانہ ہند نے جو حسن اتفاق سے اعلی منصب پر مامور تھا اس
بنیاد پر تجویز مذکور کی پذیرائی سے انکار کیا کہ اسی طرح کی ایک یوروپین فوج کی نسبت
اس مین زیادہ صرف ہوگا اور عمدگی مین اس سے کم ہوگی - جب مین ہندوستان مین پہونچا
تو اُسوقت تک ان باتون پر بحث ہو رہی تھی اور مجکو خوشی ہے کہ اپنے بعض شرکا کی مدد سے
جنھون نے آپ لوگون کی مدد کرنے کی خواہش مین میری شرکت کی مین پارسال ایک مراسلہ
صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند کے نام بھجوانے کا باعث ہوا جس مین ہمنے

یہ تجویز کیا تھا کہ آزمائش کے طور پر یورپشین لوگون کی ایک ہندوستانی رجمنٹ قائم
کیجائے - مین یقین کرتا ہون کہ یہ پہلاہی موقع ہے کہ اسطرح کی ایک تجویز گورنمنٹ ہند
کی کثرت راے سے منظور ہوکر انگلستان کو گئی ہے - صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ
جنھون نے حال ہی مین اسکا جواب دیا ہے ہماری تجویز کو قبول فرمانے سے معذور رہے
اور مجکو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ آپ اسکی اصلی وجوہ سے آگاہ نہ کیے جائین - ایسی
رجمنٹ کا ابتدائی خرچ اڑھائی لاکھ روپیہ ہوگا اور بعد ازان سال بہ سال ساڑھے پانچ لاکھ
خرچ ہوتا رہیگا اور یہ بات نامناسب خیال کی گئی کہ یہ بار مزید ٹکس گزاران ہند پر ڈالا جائے
تا وقتیکہ ذمہ داری کے ساتھ اس بات کا یقین نہ دلایا جاسکے کہ ہماری فوجی قوت مین بھی
اس کے ہم پلہ اضافہ ہوگا - ابھی تک ایسا یقین کسی نے نہین دلایا - شرح تنخواہ کے بارہ
مین بھی نہ صرف صیغہ فوج مین بلکہ اُسکے نتیجہ غالب کے طور پر صیغہ سول مین بھی اور ضرورت
وضع آئین کے بارہ مین بھی ضمنی دقتین تھین - کیونکہ ہندوستان کے یوروپین اشخاص
لوکل ملازمت مین بغیر اِسکے کہ برٹش پارلیمنٹ کے ذریعہ سے ایک قانون پاس ہو بھرتی
نہین ہوسکتے اور یہ وہ جنگلا ہے جسکا پھاندجانا بعض اوقات موافق خیالات کے صاحبان
سکرٹری آف اسٹیٹ بھی دشوار سمجھتے ہین - الغرض ہماری تجویز کا توانجام یہ ہوا مجکو
افسوس ہے کہ اس مین کامیابی نہوئی - لیکن آپ کے لیے بہتر ہوگا کہ واقعات پر نگاہ کر کے
سمجھین کہ گورنمنٹ اس مسئلہ پر اس نظر سے لحاظ کرنے پر مجبور ہے کہ اُس سے فائدہ کیا ہوگا
اور تا وقتیکہ آپ اُسکو یہ یقین نہ دلاسکینگے کہ ایک یوریشین رجمنٹ جسکی بابت اگر زیادہ نہین

تو یوروپین رجمنٹ ہی کے برابر خرچ پڑیگا فوجی کاموں کے لیے اقل درجہ اسکے برابر تو عمدہ ہوگی مشکل سے اس بات کا گمان ہو سکتا ہے کہ محض ذاتی خیالات بلکہ محض پولیٹکل مصلحت سے بھی آپ کے لیے اسکو منظور کریگی - اور آپ نے آج اسوقت ایک یوریشین اسپتال کور کے قائم کرنے کی جو ضمنی تجویز پیش کی ہے اس مین بھی وہی دقتین لاحق ہین - یوریشین لوگ اُن تنخواہون پر کبھی کام نہین کر سکتے جنپر وہی کام دیسی لوگ کرتے ہین اور نہ یوریشین کور سے ادنی درجہ کی خدمات مثل بہشتیون اور کہارون اور خاکروبون کے ہوسکتی ہین ۔ ماحصل اس سب کا یہ ہے کہ اقل درجہ بالفعل حکام انگلستان قواعد دان فوج مین یوریشین لوگون کے بھرتی کرنے کی بابت جو عذرات رکھتے ہین اُنکا وزن فوائد سے کہین بڑھا ہوا ہے - اگر مجھ سے ممکن ہوتا تو مین خوشی سے اس راے کی موج کو پلٹ دیتا لیکن آپ میرے کہنے کا یقین کیجیے کہ یہ امر کسی قسم کے تعصب یا مخالفت پر مبنی نہین ہے (اسکا تو شائبہ بھی نہین پایا جاتا) بلکہ ماہرین فن کی اُس مشورت پر ہے جس مین حجت کرنا یا جسکو پلٹا دینا دشوار ہے - تاہم اگر فوجی اسپتال کور کے بارہ مین آپ اپنی تجویزین ایک معین اور معقول صورت سے پیش کرین تو مین اس بات کے لیے تیار ہونگا کہ اُنکو فوجی حکام کے سامنے پیش کردون گو مین اس بارہ مین آپکو کچھ یقین نہین دلا سکتا کہ وہ منظور بھی ہو جائینگی -

اب مین اینگلو انڈین اور یوریشین لوگون کے ریلوے جات پر نوکر رکھے جانے کے مسئلہ کو لیتا ہون - پارسال مین نے ایک چٹھی ہندوستان بھر کی اُن مختلف انجمنون کے پریسیڈنٹون کے نام جو آپ لوگون کی جانب سے مقرر ہین مشتہر کی تھی اور اُسمین توجہ دلائی

تھی کہ آپ کی جماعت کے لوگون کے روزگار کی بہت بڑی گنجائش بالخصوص ٹریفک اور لوکوموٹو اور انجنیری کے محکمون مین معلوم ہوتی ہے اور یہ کہ ابتک ان سہولتون سے بہت ہی قلیل فائدہ حاصل کیا گیا۔ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کی ریلویجات پر سب ملا کر جو ۳۰۸۰۰۰۔ آدمی ملازم ہین اُنمین صرف سات ہزار یوریشین یعنی اڑھائی فیصدی سے کم ہین۔ مجکو آج اسوقت یہ سُنکر خوشی ہوئی کہ آپ نے سنجیدہ نظر سے اس صلاح کی جانب توجہ کی اور مجکو امید ہے کہ اس معاملہ کو القطنہ کردینگے مگر مجکو اسبات مین شبہہ ہے کہ آپ ممکنات سے کافی طور پر آگاہ ہون۔ جن تین محکمہ جات کا مین نے نام لیا ہے اُن مین ہزار میل لین پر ہندوستان مین ۱۱۵۰ عہدے ہین جنکی تنخواہین تیس روپیہ سے لیکر چار سو روپیہ ماہوار تک کی ہین یعنے سب ملا کر پچیس ہزار عہدے ایسے ہین جنکے حاصل کرنے کے لیے اینگلو انڈین اور یوریشین اشخاص آزادی سے بالمقابلہ کوشش کرنے کے مجاز ہین۔ آپ لوگ اِن عہدون کے لیے کیون نہین تیار ہوتے ہین اور کیون برخلاف اُسکے آپ اس امر کا موقع دیتے ہین کہ یوروپین اور دیسی ملازم جو بار سال پونے چار اور ساڑھے چار فیصدی کے حساب سے علی سبیل الترتیب زیادہ ہوگئے اسی حساب سے بڑھتے جائین اور آپ لوگون کی تعداد مین ۳/۴ فیصدی سے بھی کم کا اضافہ ہوا اگر آپ یہ خیال کرین کہ حکام ریلوے ہمیشہ آپکو وہ نوکریان ایک معینہ تعداد تک دے سکتے ہین اور اُنکے لیے آپ اوقات فرصت مین قابلیت بہم پہونچا سکتے ہین تو یہ آپکی غلطی ہے۔ ریلویجات کے کام تجارتی ہین اور اگر وہ خیالات ہمدردی سے کچھ بے پروائی کرین تو اُنکے لیے شایان ہے

مین آپ لوگون کو صرف وہ وسیع اور منفعت خیز راستہ بتلا سکتا ہون جو آپکی محنتون کے لیے یہان
کھلا ہوا ہے اور جو کچھ آپ نے ابتک ظاہر کیا ہے اُسکی نسبت زیادہ تر واقعی فائدہ اُٹھائین -
اب مین آپکے اُن دعاوی کیطرف متوجہ ہوتا ہون جو سول سروس کی نوکریون کے بارہ مین
ہین - میری سمجھ مین تو آپ اس امر کے شاکی ہین کہ کسی زمانہ مین سرکاری ملازمت سے جو حصہ
آپ پاتے تھے اب وہ آپکو نہین ملتا اور ادنی عہدون کے بارہ مین اس ملک کے دیسی
باشندون کے مقابلہ نے آپکو زیر کر رکھا ہے - اسلیے آپ کا دعوی یہ ہے کہ سرکاری ملازمت
کے تمام درجون مین ایک معینہ تعداد کی جگہین آپکے لیے اس شرط سے محفوظ کر دی جائین
کہ آپ ضروری دماغی اوصاف کی آزمائش مین اطمینان کر دین - اب مین آپکو یاد دلا سکتا ہون
کہ جس زمانہ کا آپ حوالہ دیتے ہین اُسوقت یورشین لوگون کی تعداد زمانہ حال کی نسبت بہت
کم تھی مقابلہ بھی کم تھا - یورشین اور یوروپین لوگون کے باہم زیادہ تر قریبی اور بلا فصل
تعلق تھا - مین آپ کو اُن یورشین انجنیرون کی حالت بھی دکھلا سکتا ہون
جو اسوقت بھی اعلیٰ عہدون پر مقرر ہین اور بشیقرار تنخواہ پاتے ہین - لیکن یہ کہنا کافی ہے کہ
آپ کے استغاثہ مین تاریخ حال کی دو باتون سے بالکل تجاہل کیا گیا ہے اور وہ باتین ایسی
ہین جنکی نسبت مجکو اندیشہ ہے کہ جا ہے جسقدر خاص طور کی دلیلین (مین اُن الفاظ کو کسی
مخالفانہ خیال سے استعمال نہین کرتا ہون) لائی جائین انپر خاک نہین پڑ سکتی - اول اُنین سے پبلک
سروس کمیشن کی رپورٹ ہے جس مین یورشین جماعت کے قائم مقام بھی شریک تھے اور جسنے
بطور ایک اصول عام کے جسکو زمانہ مابعد مین صاحب سکرٹری آف اسٹٹ ہند نے

قبول فرمایا اور پھر گورنمنٹ ہند نے اُسپر عمل کیا بعد غور کامل یہ قرار دیا تھا کہ سرکاری ملازمت کی دو قسمین ہونا چاہییے ایک امپیریل سروس جس کے ملازم انگلستان مین بھرتی ہونگے گو یہ ضرور نہین کہ انگلش لوگ ہی ہون اور دوسری پراونشل اور ادنیٰ درجہ کی ملازمت جسکے لوگ ہندوستان مین بھرتی ہونگے۔ اگر اہل ہند اول الذکر ملازمت مین داخل ہونا چاہتے ہین تو اُنکو انگلستان جانا اور وہان اُس ملازمت مین داخل ہونے کے لیے امتحانات پاس کرنا پڑتا ہے۔ وہی مواقع آپ کو بھی حاصل ہین۔ اور یہ تو ناممکن محض ہے کہ اس کمیشن کی تجویزین رد کر دیجائین اور وہ اصول جسکی رو سے سرکاری ملازمت کے لیے بھرتی ہوتی ہے آپ یا کسی دوسرے کے معاملہ مین ایک خاص رعایت کی صورت نکالکر بالکل نظر انداز کیا جائے۔

دوسری بات وہ اصول ہے جسکو صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ نے ۱۸۹۳ء مین "ہم عہد امتحان" کے بارہ مین قائم کیا ہے۔ اس قاعدہ کے مطابق امتحان بالمقابلہ کے بارہ مین اپکے لیے بھی وہ مواقع حاصل ہین جو اس ملک کی دوسری جماعتون کے لیے ہین۔ اور اُنکے ساتھ آپ بھی بدرجہ مساوی ملازمت پانے کے مجاز ہین بلکہ گورنمنٹ نے تو یہ بھی کیا ہے کہ بہت سے ادنیٰ ملازمت کے محکمہ جات مین عملاً آپکے لیے ایک خاص تعداد کے عہدے محفوظ کر دیے ہین۔ ماتحت حسابات کے صیغے مین اور محکمہ پیمایش ہندوستان کی پراونشل شاخ مین اور محکمہ نمک وکسٹم وافیون مین تو مین دیکھتا ہون کہ ایک بڑی تعداد کی جگہین یوروبین متوطنان ہند اور یوریشین لوگونکے لیے محفوظ کر دی ہین یا آنکہ وہ عہدے

انکے لیے کھلے ہوے ہین اور ایسا نہین ہے کہ ان سہولتون کے بارہ مین مخالفت نہوتی ہو یا آنکی واجبیت جیسا کہ چاہیے بلا عذر تسلیم کیجاتی ہو۔ محکمۂ افیون مین جسکے عہدون کا نصف حصہ آپکی جماعت کے لیے کھلا ہوا ہے گزشتہ دس سال کے اندر دو مرتبہ گورنمنٹ ہند کے پاس گورنمنٹ بنگال کے اعتراضات اس امر کی تائید مین آئے کہ ملازمون کی بھرتی انگلستان مین اسوجہ سے ہونا چاہیے کہ یہان کافی لیاقت کے امیدوار بہم نہین پہونچتے ہین اسی طرح کی ایک وجہ سے چند سال کا عرصہ ہوا گورنمنٹ ہند یہ استدعا کرنے پر مجبور ہوگئی کہ محکمۂ مال اور محکمۂ تعمیرات کے صیغۂ حسابات اور محکمۂ ریلوے کے صیغہ ٹریفک مین زیادہ تعداد کی ان جگہون کے لیے جو ہندوستانی سول سروس کے لیے محفوظ نہین ہین انگلستان مین بھرتی ہوا کرے۔ اب اس بات سے کوئی فائدہ نہین ہے کہ ان کارروائیون کی بابت یہ بیان کیا جائے کہ ان سے گورنمنٹ کی عداوت یا نا انصافی ثابت ہوتی ہے۔ وہ ہرگز ایسی نہین ہین۔ ہماری عین آرزو ہے کہ ہم آپ لوگون کو نوکریان لیکن یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم آپکے لیئے کوئی خاص حقوق پیدا کردین جبکہ آپ اُن چیزون ہی سے جو آپکے لیے کھلی ہوئی ہین فائدہ نہ اُٹھائین۔ مین تیار ہون کہ سرکاری ملازمت کے کسی صیغہ کو منتخب کرکے اُسکی ہیئت ترکیبی کی ایسی نظر سے جانچ کرون جو آپکی اولوالعزمیون کے موافق بلکہ طرفدار بھی ہو۔ بعض صورتین ایسی ہین جن مین ممکن ہے کہ مین آپ کی مدد کرسکون لیکن اگر مین ایسا کرون تو اقل درجہ مجکو اس بات کا مطالبہ ضرور کرنا چاہیئے کہ جن لوگون کے حق مین رعایت کرنے کے لیے مجھ سے کہا جاتا ہے وہ کچھ تو اُسکی

واجبیت ثابت کر دکھاوین۔

اسکے بعد مین مسئلہ تعلیم کے بارہ مین چند الفاظ کہنا چاہتا ہون۔اس معاملہ کے متعلق آپکے پمفلٹ مین جسکا آپ نے حوالہ دیا ہے بہت سے بیانات ہین جنکی بیبا کی پر مجکو حیرت ہوتی ہے اور جنپر مین تو صاد نہین کر سکتا۔آپ اصل مین یہ کہتے ہین کہ ہندوستان کا کوئی تجربہ کار مدبر اس بات سے انکار نہ کریگا کہ یہ وقت بہت عرصہ سے آگیا ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان کے سر رشتہ تعلیم اور تمام سرکاری کالجون کو توڑ دے اور جو رقوم کثیر اعلی تعلیم مین فضول صرف ہوتی ہین اُنکو ابتدائی تعلیم مین صرف کرے اور اعلی تعلیم کو پرایوٹ اولوالعزمی پر چھوڑ دے کہ وہ اسکا اہتمام کرے۔ممکن ہے کہ مین اپنی ذاتی شہرت کو اس حیرت انگیز فقرہ کے راقم کے ساتھ خطرہ مین ڈالدون لیکن مجھکو اندیشہ ہے کہ مین اُن نتایج کو جو اُسنے نکالے ہین قبول نہین کر سکتا۔بیشک مین سمجھتا ہون کہ آپ خود بھی اُنکو بالکل قبول نہین کرتے کیونکہ دوسرے مقام پر آپ نے اینگلو انڈین طلبا کے پہاڑی اسکولون کے لیے مجھسے امداد کی درخواست کی ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ اگر مین انکے لیے وہان ابتدائی درجہ کی تعلیم کا بندوبست کر دون تو وہ اس پر قناعت نہ کرینگے۔آپ کہتے ہین کہ گورنمنٹ آپکے اسکولون کے بارہ مین ایسے بخل کا برتاؤ کرتی ہے جو قریب قریب باعث بدنامی ہے۔جسوقت مین نے یہ عبارت پڑھی تو مسٹر کاٹن صاحب کی پنجسالہ رپورٹ سر رشتہ تعلیم ہندوستان کا جو پارسال ہی شایع ہوئی ہے مطالعہ کیا اور اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان اسکولون کے طلبا برابر زیادہ ہوتے جاتے ہین اور پراونشل اور شاہنشاہی گورنمنٹ

دونون کے عطایا کی تعداد مین بھی بہت کچھ اضافہ ہوتا جاتا ہے - اب تھوڑا عرصہ ہوا ایک شکایت مین نے یہ سنی کہ اینگلو انڈین طلبا کے لیے ہائی اسکول اور کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان نازیبا ہے اور اس بات کی ضرورت پائی جاتی ہے کہ کیمرج یونیورسٹی کے لوکل امتحانات اس ملک مین جاری کیے جائین - قبل اسکے کہ اس اصلاح کی نسبت کوئی شخص رائے ظاہر کرے اسکے لیے مناسب ہوگا کہ ایسے امتحانات کے وصف کا اُن امتحانات کے اوصاف سے جو ہندوستان مین پہلے سے مقرر ہین مقابلہ کرے - مین خیال کرتا ہون کہ اس مشورہ مین کچھ وصف ہے اور یہ بات بیشک ضروری ہے کہ آپ کے اطفال کو ایک ایسے امتحان کے پاس کرنے کا موقع دیا جائے جو ایک مشترک پیمانہ کی خوبی رکھتا ہو - لیکن اگر کسی ملک مین یونیورسٹیون کا ایک سلسلہ انتظام ہو تو اسمین کسیقدر دقت ہوگی کہ اُس نظام کو یکقلم خیرباد کہدیا جائے اور آپکی تعلیم کا بندوبست ایک بیرونی انتظام کے پیمانون کے موافق کیا جائے -

صنعتی تعلیم کا ذکر کرتے وقت آپ ایک ایسے جملہ کا استعمال کرتے ہین جو ہر شخص کے لبون پر جاری ہے لیکن جسکے سمجھنے کی زحمت ہر شخص نہین اُٹھاتا ہے - مین اس قسم کی تعلیم کے بالکل موافق ہون جس سے ایک نوجوان آدمی حرفتی شغل کے قابل ہو جائے لیکن یہ بات بخوبی تمام میری سمجھ مین نہین آتی کہ اس مقصد کے حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ خاص خاص پیشون کی تعلیم ہمارے اسکولون کے نصاب مین داخل کیجائے - میرے نزدیک تو صنعتی تعلیم ایک نوبت مابعد پر آنا چاہیے اور جس حالت مین

کہ ہم اس قسم کی کسی اولو العزمی کو حوصلہ دلانے کے لیے سرکاری مدد دینے پر رضامند
ہین تو میرا خیال یہ ہے کہ ایک ایسے معاملہ مین جسکے متعلق ہم خود بڑا غوطہ نہین لگا سکتے
اس بات کی امید کیجا سکتی ہے کہ لوکل گورنمنٹین اور پرائیوٹ اشخاص کی ابتدائی
کوششین گورنمنٹ کی معین ہون - آپ کے بیان امروزہ سے مین سمجھتا ہون کہ
آپ ان خیالات سے بالکل غیر متفق نہین ہین اور اب متفقہ صنعی اسکولون کے
قائم کرنے کی تدبیرین کر رہے ہین -

نئی بستیون کے لیے پہاڑی اسکولون کے بارہ مین مین نہین سمجھا کہ آپ
دنیا کے کس حصہ کو بسانے کا ارادہ رکھتے ہین یا کس قسم کی تعلیم کی صلاح دینگے -
مین یقین کرتا ہون کہ چند سال کا عرصہ ہوا جنوبی ہندوستان مین ایک زراعت پیشہ
یورپشین نوآبادی قائم کرنے کی تجویز ہوئی تھی اُسمین ناکامی ہوئی - مین اس سے کسی دوسری
یا بڑی تجویز کے بارہ مین کوئی نتیجہ نہین نکالتا ہون اور مجکو اس بات کے سننے سے خوشی
ہوئی کہ آپ اُس آزمایش کی تجدید کا ارادہ رکھتے ہین میرے نزدیک حدود ہندوستان
کے باہر برٹش سلطنت کے نقشے مین بہت سی جگہین ایسی خالی پڑی ہین جنکے آباد کرنے
مین یورشین لوگ ممکن ہے کہ بہت فائدہ رسان ثابت ہون جیسے کہ جنوبی افریقہ مین
اور یہ خیال قابل اسکے ہے کہ اُسپر احتیاط سے غور کیا جائے - لیکن تاوقتیکہ وہ اس سے
زیادہ ٹھیک طریقہ پر نہ لایا جائے اُسکی شکل ایسی نہین ہے کہ گورنمنٹ کے روبرو پیش
کردیا جائے -

اے صاحبو- اب مین اُن تمام رایون پر بحث کر چکا جو آپنے میرے سامنے پیش
کی ہین بہت سی صلاحین اور بھی ہین جنکی نسبت مین کہ سکتا ہون کہ نہ تو نادر
اور نہ زیادہ جوش انگیز ہین لیکن اگر وقت ہوتا تو شاید مین خوشی سے اُنکو آپکے سامنے پیش
کرتا ہندوستان مین بہت سے قسمونکی دستکاریان کلون وغیرہ کے متعلق ایسی ہین
جنکے لیے آپکی جماعت ہمارے نزدیک بہت موزون ہے لیکن اُنکے بارہ مین تمام کہنا
سننا عموماً بے سود ہوتا ہے- کیا وجہ ہے کہ کلکتہ کے کسی پبلک جلسہ مین ایک مقرر
کو اس بات کی بہت بڑی دقت ہو کہ اُسکی تقریر صحیح صحیح نقل کر کے شائع کیجاے
وجہ یہ ہے کہ لائق مختصر نویس بہت ہی کم ہین- کیا وجہ ہے کہ مالکان کارخانجات مل کو
کلون کے کام کے جاننے والے جزائر برطانیہ سے منگانے پڑتے ہین کیون بینڈ ماسٹر
اور بینڈ بجانے والے یورپ سے منگائے جاتے ہین کیا وجہ ہے کہ کارخانون اور کوٹھیون
مین دیسی مزدورون کے نگران بھی اکثر اُسی جنس کے لوگ ہوتے ہین کیا سبب ہے
کہ اعلیٰ قسم کے خانگی ملازم آپ لوگون کو چھوڑ کر دوسری جماعتون سے اس کثرت سے
لیے جاتے ہین- یہ بعض وہ پہلے مسئلے ہین جو مجھکو بہت ہی حیران کر رہے ہین لیکن مین خیال کرتا ہون
کہ آپکی جماعت انکے حل کرنے مین مدد دیسکتی ہے- میرے گمان مین اصل امر یہ ہے
کہ آپکی جماعت بتدریج دو گروہون مین تقسیم ہوتی چلی جاتی ہے یعنے ایک تو وہ لوگ جو یورپین
پیمانہ کے اسقدر قریب ہین کہ اُنکو منفعت خیز نوکری حاصل کرنے مین ذرا بھی وقت
نہین ہوتی ہے اور وہ اسی وجہ سے مخالفت نہین کرتے ہین اور دوسرے

وہ لوگ جو تدریج اس پیمانہ سے ریگ روان کی طرح بہتے جاتے ہین اور جو ایسی فوقیت
قائم رکھنا چاہتے ہین جسکے قائم رکھنے کے لائق وہ نہین ہین - مین جانتا ہون کہ اگر
کسی جماعت کو کسی اصول فلسفہ کی تعلیم دیجاے تو وہ اس سے زیادہ ناگوار نہو گا کہ اُسکو خود اپنی
مدد کرنے کی نصیحت کیجائے اور اگر ایسے اصول کے موجودہ صورت مین یہ معنی لگاے جائین
کہ گورنمنٹ کا ارادہ یہ ہے کہ وہ خود خاموش بیٹھی رہے اور آپ اپنی بہبودی کی فکرین خود ہی
کرتے رہین تو مین دم بھر کے لیے بھی اُسکو نہ مانونگا - برخلاف اُسکے مین اس بات کا
آرزومند ہون کہ ہر مرتبہ جب کوئی موقع مناسب اور جائز طور سے آپ کے عروج دینے
کا میرے اختیار مین آئے تو اس سے دریغ نکرون اور رجمنٹون اور ریلوے جات کے
بارہ مین جو کارروائی مین نے کی ہے اس سے میرے ارادے بطور کافی ثابت ہو گئے ہین
لیکن اگر مجھکو کسی قسم کی کامیابی حاصل کرنا ہے تو مین آپ سے ضرور کہونگا کہ آپ اپنا
پروگرام ٹھیک ٹھیک اور صحت کے ساتھ مرتب کرین یا وہ گوئی کو چھوڑ دین اور اپنی حالت
کی ہیئت اصلی پر نظر کرین اور گورنمنٹ ہند کو اس بات کا یقین دلادین کہ آپ کو
مدد دینے مین وہ ایک ایسی جماعت کی مدد ہو گی جسکا حق اُسپر نہ صرف قوم یا خاص
خیال کی وجہ سے ہے بلکہ وہ اس بات کی قابلیت رکھتی ہے کہ زمانۂ حال کے کاروباری
مقابلون مین اپنا پورا حصہ حاصل کرے -

اتنی بات مین اور کہنا چاہتا ہون کہ مسٹر پوہ آپ یا وہ سوسائیٹی جسکے آپ پریسیڈنٹ
ہین منجملہ اُن اُمور کے جو میرے جواب سے پیدا ہوے ہین اگر کسی امر کے متعلق کسی قسم

کے معروضات میرے روبرو پیش کرینگے تو مین خوشی کے ساتھ اُنپر غور کرونگا۔

(مسٹر پوہ نے اس امر کی بابت ہزاکسلنسی کا شکریہ تہ دل سے ادا کیا کہ حضور ممدوح نے کس شفقت آمیز طریقہ سے اُنکے ڈیپوٹیشن کو قبول کیا اور بیان کیا کہ باوصف ہزاکسلنسی کی نکتہ چینی کے جو بہت سی باتون کے اعتبار سے نقصان رسان تھی ہم لوگ اپنے باروبین ہزاکسلنسی کے دوستانہ خیالات پر یقین کرتے ہین۔ ہزاکسلنسی نے مزید معروضات کے پیش کرنے کا جو خیال ظاہر فرمایا ہے اُسکو نہ صرف اسکے نکتہ چینیونکے جواب دینے کی غرض سے بلکہ یہ دکھلانے کی خوشی سے قبول کرینگے کہ ہزاکسلنسی نے جو مشورہ دی ہین اُنسے فائدہ حاصل کرنے کی بابت ہم کہانتک اپنی معلومات کو دیکھ سکتے ہین)۔

مسٹر اور مسز ڈاکنس کی دعوت ڈنر

[۲۶ - مارچ روز شنبہ کی شام کو ہز ایکسلنسی وائسراے اور لیڈی کرزن صاحبہ نے آنریبل مسٹر اور مسز ڈاکنس کو اُنکے ہندوستان سے روانہ ہونے کے قبل ایک رخصتی دعوت ڈنر مین بمقام گورنمنٹ ہوس مدعو کیا - انکی ملاقات کے لیے کثیر التعداد مہمانون کو نیوتا دیا گیا تھا - حضور ملکہ معظمہ کے جام صحت کے نوش ہو جانے کے بعد حضور وائسراے استادہ ہوے اور مندرجۂ ذیل الفاظ مین مسٹر اور مسز ڈاکنس کا جام تندرستی تجویز کیا -]

لیڈی صاحبات و صاحبان جلسہ مین نے آج شام کو آپ صاحبون کو اس غرض سے مدعو کیا ہے کہ آپ مسٹر اور مسز ڈاکنس کو خیرباد کہنے مین میری شرکت کرین مجکو تو اس بات مین شبہہ ہے کہ سابق مین کوئی وائسراے اس نامبارک حالت مین مبتلا ہوا ہو کہ اس ملک مین اول اول اپنے داخل ہونے کے بعد پندرہ مہینہ کے اندر اُسکو دو مالی وزیرون کے رخصت کرنے کا اتفاق ہو - قریب قریب پورے سال بھر کا زمانہ ہوا کہ ہم اس مقام پر اپنی وداعی دعائین اور تاسف سر جمیس وسٹ لینڈ صاحب کے جانے پر ظاہر کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے - اور آج کی

شب اُنکے جانشین کے لیے ہم وہی کام کرنیکے کے لیے جمع ہین۔مجکو امید ہے کہ اس سلسلہ کے اجرا کی زنجیر کو سر ایڈورڈ لا صاحب توڑ دینگے اور مجکو اپنے زمانہ مین ایک تیسرے وزیر مال کو رخصت کرنے کی دردانگیز عزت سے بچا لینگے (قہقہہ) مجکو اس بات مین شبہہ ہے کہ ایک تیسرے شخص کی مفارقت کا صدمہ گورنمنٹ ہند اُٹھا سکے یا آنکہ خود مین ایک اور ماتمی تقریر کی عبارت بنا سکون (قہقہہ)۔

لیڈی صاحبات وصاحبان جلسہ ان مواقع پر دستور ہے کہ مہمان جلسہ کی مختصر سوانح عمری ابتداے زمانہ سے شروع کرکے بیان کیجاتی ہے۔مجکو افسوس ہے کہ اس موقع پر مین اس قابل عزت دستور کی پیروی کرنے سے معذور ہون کیونکہ جہانتک میرے علم کو تعلق ہے مسٹر ڈاکنس صاحب کے اس زمانہ سے پہلے کے حالات جب مین خوش قسمتی سے بیلیل کالج آکسفورڈ مین اُنکا ہم مکتب ہوا ایک کامل (گو بلا شک قابل عزت) تاریکی مین پڑے ہین۔جہانتک مین جانتا ہون وہ بچپن اور جوانی مین اپنے وقت کے بیبج[1] با علم حساب کے دیوتا اور اپنے خاندان کے فخر اور ہمسایون کے باعث خوف رہے ہونگے (قہقہہ) یا آیندہ کے افتخار وعزت کا ہالہ اُنکی ابرو پر گھو متا رہا ہو مگر اُسکو کسی نے بلکہ خود اُنھون نے نہ دیکھا ہو۔(قہقہہ)۔ان دونون قیاسون مین سے چاہے جو صحیح ہو مجکو مسٹر ڈاکنس صاحب کے حالات کی اطلاع اس مبارک وقت سے ہونے لگی جب ہم دونون اپنے شفیق بوڑھے اُستاد جویٹ صاحب کے قدمون کے پاس اپنی جگہون پر

---

[1] چارلس بیبج مشہور محاسب ومہندس۔ز ح۔

نے بیٹھنے لگے اور دونون کے دونون آکسفرڈ یونیورسٹی مین طالب علمی کے ادنی درجہ کی زندگی کی فرحت انگیز انگوری شراب کی تلچھٹ تک پی گئے۔

ماسٹر صاحب موصوف جیسا عام طور سے وہ کہے جاتے تھے ہندوستان سے (جیسا کہ اب اُنکی پبلک چٹھیون اور سوانح عمری سے بخوبی ظاہر ہے) بہت بڑا ذوق رکھتے تھے جسکی گورنمنٹ کو اس کالج نے جو اُنکے زیر اہتمام تھا اب یکے بعد دیگرے علی الاتصال تین وایسرائے روانہ کیے ہین۔ وہ ایسے نوجوانون کو جو سول سروس ہند مین داخل ہونے والے تھے اس بات کی ہمت دلاتے تھے کہ بلیل کو جائین اور وہان اپنے درس کی تکمیل کرین اور اگر وہ اب زندہ ہوتے تو مجکو یقین ہے کہ اس امر کے علم سے زیادہ اُنکو کسی بات کی خوشی نہوتی کہ اُنکے تین شاگرد جو ایک دوسرے کے ہمعصر ہین ایک ہی وقت ہندوستان مین بحیثیت وایسرائے و وزیر مال و بالآخر مگر نہ بدرجۂ آخر بحیثیت پرائیوٹ سکرٹری وارد ہندوستان ہوے۔ لیکن مین یہ نہین کہتا کہ میرے خیالات کو ہندوستان کی جانب رجوع کرنے کے ذمہ دار جویٹ صاحب تھے اور نہ اُنھون نے جہانتک کہ مجکو معلوم ہے میرے دوست مسٹر ڈاکنس صاحب پر اس قسم کا کوئی اثر ڈالا۔

باانہمہ گوشۂ تاریک مین بیٹھی ہوئی ہندوستان کی مورت مسٹر ڈاکنس صاحب کو اپنی اُنگلی سے برابر اور بہ اصرار بلاتی ہی رہی۔ ایک زمانہ مین اُنھون نے سول سروس ہند مین داخل ہونے کا خیال کیا۔ سول سروس انگلستان مین داخل ہونے کے

بعد تقریباً سب سے پہلا عہدہ جو اُنکو ملا وہ لارڈ کراس صاحب کے پرائیوٹ سکرٹری کا تھا جو اس زمانہ مین سکرٹری آف اسٹیٹ ہند تھے اور گو ایک زمانہ تک دوسرے محکمہ جات اور مشاغل کے نغمات شیرین اُنکے کانون مین پہونچتے رہے اور اُنکو بہکا بھی لے گئے لیکن اُنکا آخری مقدر ہمیشہ اپنے حال پر قائم رہا۔ جس زمانہ کا مین ذکر کررہا ہون اسمین مسٹر ڈاکنس صاحب اعلیٰ درجہ کے معاملات مالی کے سمجھنے اور اُنکی مشق بہم پہونچانے کا کام آغاز کر رہے تھے وہ ٹکسون کی ایجاد اور بجٹون مین قطع برید کرتے تھے (قہقہہ) وہ اور سر الفرڈ ملنر صاحب جو ہمارے ایک اور جلیل کے ہمجنس دوستون مین ہین دونون اس زمانہ کے نوجوان شیر خزانہ تھے (قہقہہ) یہ دو پہلوان تھے جو مسٹر گوشن صاحب کے مباحثات بجٹ کی سالانہ لڑائی مین بمقابلہ اُنکے حریفون کے جوشل ہجوم امالک کے اُن پر حملہ آور تھے قوت بازو بنے رہے۔ (نعرۂ تحسین)۔

اور اب مسٹر ڈاکنس صاحب کے اُس مشغلہ زندگی مین تھوڑا سا خلل پڑگیا جس مین وہ پہلے پہل اپنی قابلیتین ایک ایسے میدان مین ظاہر کرنے کے لیے بلائے گئے تھے جو زیادہ تر وسیع اور زیادہ تر فائدہ رسان خلائق عامہ تھا ہم سب اس قابل النظیر شخص سے آگاہ ہین جس نے چین سے پیرو تک آدمیون کی جانچ کی تھی (قہقہہ) لیکن مسٹر ڈاکنس صاحب نے اپنی جدت پسندی سے جو اُنکی نہایت تعریف کی باعث ہوئی اس ترتیب کو پلٹ دیا اور پیرو کی جانب سے ابتدا کی۔ مشرق جانب اُنھون نے جس راستہ مین قدم رکھا اُسمین بعد کی دو منزلین مصر اور ہندوستان کی تھین اور گو وہ اب وطن

کی جانب اپنا رخ پھیر رہے ہین لیکن اگر کسی روز وہ اس نظیر کو پورا کر دین اور یہ سنا جائے
کہ وہ آسمانی سلطنت یعنے سلطنت چین کی بہت بڑے مالی سندا ن ہو گئے ہین اور زرد
کرتا پہنے اور پر طاؤس کی کلغی زیب سر کیئے اور لال تو تام لگانے ہین تو کچھ تعجب نہو گا (فقرہ)
بحیثیت قائم مقام معاہدہ داران بیرو مسٹر ڈاکنس صاحب کو اس بات کا اطمینان تھا کہ وہ
ان لوگون کے مقاصد کو معقول بنیاد پر قائم کر دینگے اور ایسی شہرت پیدا کر لینگے کہ سر الفرڈ
ملنر صاحب کے مصر سے روانہ ہو چکنے کے بعد انکو لارڈ کرامر صاحب مصر مین بلا لینگے
فی الواقع ہندوستان کے کسی آیندہ وزیر مال کی اس سے بہتر تعلیم نہین ہو سکتی تھی
جس اسکول مین انھون نے تعلیم پائی تھی وہ مشرقی نظم ونسق کا ایک بہت ہی پیچدار
گورکہ دھندا تھا اور انٹرنیشنل سازشون کی کارستانیون کی وجہ سے اور بھی تکلیف دہ
ہو گیا تھا لیکن برٹش مالی انتظام کے جاری ہونے سے تھوڑے ہی عرصہ مین روز
روشن کی کیفیت عکس انداز ہونے لگی۔ انکے استاد لارڈ کرامر صاحب تھے جو خود ہندوستان
کے پرانے مالی وزیر اور منجملہ زندہ پبلک ملازمین انگلستان متعینہ بیرون سلطنت کے
سب سے زیادہ نامور تھے اس بیش بہا تجربہ سے تازہ تازہ فائدہ اٹھا کر مسٹر ڈاکنس
صاحب سال ہی بھر کا عرصہ ہوا کہ ہندوستان مین اس غرض سے آئے تھے کہ صیغہ
خزانہ کی باگ سر جیمس وسٹ لینڈ صاحب کے لیاقت بھرے ہاتھون سے اپنے
ہاتھ مین لین۔

مین ان حالات کو بیان نکرونگا جو اس امر کے باعث ہوئے کہ مسٹر ڈاکنس صاحب

ہم لوگون مین صرف اس قدر قلیل عرصہ تک قیام کرین مین صرف اتنا ہی کہونگا کہ گو دوسرے
مقامات پر اُنکو آیندہ کے لیے بہت بڑی اُمیدین دلائی گئی تھین یا جواب اُنکو اسوقت
انگلستان لیے جاتی ہین (اور یہ ایسی نمایان امیدین تھین کہ مالی معاملات کی دنیا مین
اُنکی عمر کے آدمی کو شائد ہی کبھی دلائی گئی ہون) لیکن مسٹر ڈاکنس صاحب رضامند تھے
کہ اس ملک کے فوائد کے خیال پر ان سب کو قربان کردین جسکی ملازمت اُنھون نے
بروقت پذیرائی عہدۂ مالی ممبر کونسل گورنر جنرل ہند کے اختیار کی تھی گو ہمکو اسکا نہایت
ہی افسوس تھا اور اُسکو ہم ایک پبلک اور نیز پرائیوٹ مصیبت سمجھتے تھے ۔ لیکن نہ صاحب
سکرٹری آف اسٹیٹ کو اور نہ مجکو یہ خیال آیا کہ وہ نقصان اس قسم کا ہے جسکے بارہ مین
ہمکو کوئی حق نہ تھا کہ اپنے اسوقت کے مہمان کو اُسکے برداشت کرنے کی اجازت دین
لیکن صرف ہماری تحریک سے یہ بات ہوئی کہ وہ سال بھر تک اور ہندوستان مین رہنے پر
اس غرض سے رضامند ہو گئے کہ خصوصًا مجکو اور عمومًا گورنمنٹ ہند کو اپنے اس عمیق
مطالعہ سے جو اُنھون نے مسئلہ سکہ جات ہند کے بارہ مین کیا تھا اور اپنی وسیع
واقفیت اور تجربے اور اپنے اعلیٰ استناد معاملات خزانہ سے فائدہ پہونچائین (نعرۂ خوشی)
یہ بات سب لوگون کو یا آنکہ قریب قریب اُن سب لوگون کو معلوم ہے جو اس میز پر
بیٹھے ہوئے ہین کہ کل ہندوستان اور محکمہ جات گورنمنٹ ہند کو مسٹر ڈاکنس صاحب
کی نئی تجویزون اور اصلاح سے ایک سال کے قلیل عرصہ مین گو وہ بڑی ہی مشغولیت
کا تھا کہانتک فائدہ پہونچا ۔

نظامت حال کی حکمت عملی متعلقہ سکہ جات کے بارہ مین ابھی تک اس بات کا وقت نہین آیا ہے کہ تاریخ اپنا فیصلہ صادر کرے۔ اگر نیکنامی حاصل ہوسکی تو پوری پوری حد تک اسوقت تک نہ دیجائیگی جبتک اس نئے انتظام کی آزمائش معقول طور پر نہ ہوجائے اور آزمائش زمانی کے ذریعہ سے قطعی طور پر اسکا استحکام ثابت نہولے۔ تاہم تمام اشخاص اس بات کو قبول کرینگے کہ مسٹر ڈاکنس صاحب نے جہاز بڑی ہنرمندی سے چلایا اور وہ بڑے فخر اور کامیابی کے ساتھ موجون پر سوار چلا جاتا ہے (نعرۂ تحسین) اکسچینج کا استقلال اور ایک ایسے سکہ کا جاری ہونا کہ ہندوستان کے کاروبار اور خزانے کی حاجتون کے موافق ہو اور اس سلطنت کے سکۂ مروجہ سے ایک معین اور مستقل نسبت رکھتا ہو اور بالآخر برطانیۂ اعظم اور ہندوستان کے مالی انتظامات اور وسائل کے مابین قریبی تعلق پیدا ہوجائے یہی اغراض تھے جو مسٹر ڈاکنس صاحب کے پیش نظر رہے اور جن کے حاصل کرنے مین اس ۱۲ بارہ مہینہ کے مختصر زمانہ مین اُنھون نے بہت کچھ کارروائی کی ہے۔ وہ اپنے بعد اپنے جانشین کے لیے جو کام چھوڑے جاتے ہین تردد سے خالی نہین ہے اور جو ذمہ داری دیے جاتے ہین وہ ابتدائی کامیابی سے کم نہین ہوگئی ہے لیکن بنیادین اچھی طرح سے اور ٹھیک طور پر قائم کردی گئی ہین اور بالائی عمارت کو اُنپر ٹھہرنا چاہیے (نعرۂ خوشی)

دو باتین اور بھی ہین جن مین مسٹر ڈاکنس صاحب نے خصوصیت کے ساتھ اُن لوگونکا اعتماد حاصل کیا جنسے اُنکو سرکاری تعلق رہتا تھا اُنین سے امر اول یہ ہے کہ حاکمانہ

تعصبات سے آزاد رہے ہر شخص کی رسائی اُن تک ہو سکتی تھی اور اُنکی صرف یہی خواہش یہی
نہین رہتی آئی کہ اپنے محکمہ کا کام چلاتے رہین بلکہ یہ بھی رہی کہ تجارت کا حوصلہ دلائین
وسائل آمدنی کو ترقی دین اور سلطنت کی اولوالعزمی کو صنعتی زحمتون سے پاک رکھین
انکا برتاو پریسیڈنسی بنکون کے مالی معاملات اور درآمد مال پر ٹکس لگانے اور انتقالات
بذریعہ تار برقی کے متعلق ہندوستان کی تجارتی جماعت کے ساتھ سچی اور عملی ہمدردی
کرنیکا رہتا آیا اور اس طولانی بحث مین جو بنک گھرون کے مسئلون کے متعلق تھی اُنھون
نے نکتہ چینیون کو سننے کی آمادگی اور اپنا مطلب حاصل کرنے کا اشتیاق ایسے
عقیدہ کے ساتھ ظاہر کیا جو ہمیشہ سرکاری وردی کی آڑ مین نہین دیکھا گیا ہے
(نعرۂ تحسین)

دوسرا امر جسکی بابت مسٹر ڈاکنس صاحب عموماً پبلک شکریہ کے اور شائد زیادہ
خصوصیت کے ساتھ میرے شکریہ کے مستحق ہین انکا اپنے محکمہ کے کامون کے متعلق
برتاؤ اور وہ حصہ ہے جسکو وہ گورنمنٹ ہند کے کام مین لیتے رہے جس مشینری سے
اس ملک کی حکومت کیجاتی ہے وہ فن جراثقال کا ایک عجیب وغریب نمونہ ہے
وہ سو برس تک کی حکیمانہ تحقیق وتدقیق کا نتیجہ ہے اور دنیا کے نہایت راستباز
اور اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ انجنیرون کی ایک جماعت اسکا کام چلاتی ہے - (نعرۂ خوشی)
لیکن مین اس بات کے کہنے کے لیئے معافی چاہتا ہون کہ اس مین اسقدر پہیئے ہین
کہ وہ بعض اوقات ایک دوسرے کی رفتار روک دیتے ہین اُسکا وزن اسقدر ہے کہ

اُسکے پرزون کی لچک کل کے وزن سے جاتی رہتی ہے اور پابندی کے اسقدر
تحریری قواعد موجود ہین کہ بعض اوقات لفظی تعمیل کی وجہ سے اصل مدعا فوت ہوجاتا ہے
اور اُسکے رفتار کی لیک ایسی معین ہے کہ کسی نئی انحرافی حرکت پر قریب قریب یہ کہا
جا سکتا ہے کہ وہ تیز یا ٹیڑھی چلنی لگی - اب مین منجملہ اُن لوگون کے ہون جنکی راے یہ
ہے کہ انسان کو چاہیے کہ کل کو اپنے قابو مین رکھے نہ یہ کہ کل آدمی کو اپنے قابو مین کر لے
(نعرۂ تحسین) - نظم و نسق احتیاط اور عقل سے کرنا چاہیے لیکن یہ کوئی وجہ اس بات کی
نہین ہو سکتی کہ وہ ثابت قدمی اور عجلت کے ساتھ کاربند نہو - ہم لوگ ایسی گورنمنٹ
کے آدمی ہین جو لکھا زیادہ کرتی ہے لیکن یہ کوئی وجہ اس بات کی نہین ہے کہ ہم کچھ
کام نہ کرین بلکہ لکھتے ہی رہین (قہقہہ) - لارڈ ولسلی صاحب نے گورنمنٹ ہند کے
سکرٹریون کی نسبت بیان کیا تھا کہ اُنہین محررون کی محنت کے ساتھ مدبرون کے اوصاف
بھی شامل ہین صحیح ہے - لیکن مین یہ چاہتا ہون کہ محررون کو نکال دون اور مدبرون کو
عروج دون (نعرۂ خوشی) - مین ہر سرکاری دفتر کے دروازہ پر بس یہ کتبہ ثبت کرنا چاہتا
ہون کہ "ہم لکھنے کے لیے نہین ہین بلکہ انتظام سلطنت کے لیے ہین" اگر یہ اختیار دیا جائے
کہ ایک معاملہ چھ ہفتہ خواہ چھ مہینہ مین طے کیا جائے تو مین فوراً چھ ہفتہ کو اختیار کرونگا
اور اگر چھ مہینہ خواہ چھ سال مین طے کرنے کا اختیار دیا جائے تو مین چھ برس کے اختیار
کرنے کو ترجیح نہ دونگا - ہم نہین سمجھ سکتے کہ کیون تاخیر بھی تعجیل ہی کے برابر کا وصف
سمجھا جائے یا آنکہ صیغہ جات گورنمنٹ اُس دستور کفایت شعاری کے خلاف کیون

عمل کرین جو زراعت گاہون مین رائج ہے اور صبر کیے ہوے ایسے انڈون کو سیتے رہین جنکو سڑے ہوے بہت عرصہ ہوچکا ہے۔ (قہقہہ اور نعرۂ تحسین)۔

لیڈی صاحبات وصاحبان جلسہ۔ مین نے یہ خیالات اسوجہ سے ظاہر کیے ہین کہ اُنکے عملدرآمد مین مسٹر ڈاکنس صاحب کی غیر مقصرانہ ہمدردی اور معاونت مجکو حاصل ہوتی رہی ہے۔ وہ گورنمنٹ ہند کے کامونکے لیے ایک تیز اور مستعد طبیعت اور ایک فراست جو بہترین مدارس مین سکھائی گئی ہے ایک فطرتی صلاحیت کاروبار لیت ولعل ونمائش سے بیری ہی سی نفرت اور اُس قلیل زمانہ مین جو اُنکو حاصل ہو۔ کا کام مین مصروف ومشغول رہنے کی ایک پراشتیاق خواہش اپنے ساتھ لائے تھے۔ مین مشکل سے کہ سکتا ہون کہ ایسے شریک کی مفارقت کہانتک مجھے یا دآئیگی یا آیندہ اُنکی روانگی سے گورنمنٹ ہند کی خوبیان کس حدتک نکل جائینگی۔

شائد ایک تیسرا امر اور ہے جسکا ذکر مجکو فراموش نہ کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ مسٹر ڈاکنس صاحب نے اس سال بھر کی مدت مین جو ہم لوگون کے ساتھ مین گزری تمام اشخاص کی محبت حاصل کی اور جس مین ان لیڈی صاحبہ نے جو میری داہنی جانب بیٹھی ہین بہت کچھ مدد دی (نعرۂ تحسین) مین اس شوق اور رغبت کا ذکر کرتا ہون جسکے ساتھ کہ شملہ اور کلکتہ کے تمام جلسون اور صحبتون مین مسٹر اور لیڈی موصوف شریک ہوتے رہے اور بہت سے افعال مہربانی ومہمان نوازی سے دوستون کے ایک بہت بڑے گروہ مین کیونکر آپ کو ہردلعزیز بنا لیا۔ اور اب اُنکی ناگزیر روانگی کے

وقت اُن تمام بیشمار مقامات مین بدرجۂ مساوی کیسا افسوس ہوگا اور یکسان طور سے اس بات کی امیدین ظاہر کیجائینگی کہ اُنکو آئندہ زندگی مین کامیابی اور راحت حاصل ہو مین نہین کہہ سکتا کہ مسٹر ڈاکنس صاحب کے لیے مقدرات نے کیا جمع کر رکھا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ کسی سینٹ کے شیرون پر حکمران ہون اور ہندوستان سے بھی بڑی سلطنت کے مالی انتظام کے نگران ہون۔ بہرحال جو کچھ ہو مین امید کرتا ہون کہ اپنے نئے مشاغل مین بعض اوقات وہ ایک ایسے ملک کا جسکی خدمت ایک سال تک وہ اس وفاداری سے کرتے رہے اور اُن شرکا کا جو اُنکی روانگی پر افسوس کرتے ہین اور اس وسیع ذمہ داری سلطنت کا (عمدہ سے عمدہ بار جو کسی انگلش شخص کے کاندھون پر ڈالا جا سکتا ہے) جسمین تھوڑے زمانہ تک وہ ایسی تندہی کے ساتھ مدد دیتے رہے خیال کرینگے (نعرۂ خوشی بآواز بلند)۔

لیڈی صاحبات اور صاحبان جلسہ مین آپ سے مستدعی ہون کہ اب آپ اپنے گلاسون کو بھریئے اور مسٹر اور مسنر ڈاکنس کی طول عمری و کامیابی اور مرفہ حالی کا جام نوش کیجیے (نعرۂ خوشی بآواز بلند)

[بعد اِسکے مسٹر ڈاکنس صاحب نے استادہ ہوکر اپنے اور مسنر ڈاکنس صاحبہ کی جانب سے شکریہ ادا کیا۔]

مباحثۂ بجٹ

۱۹۱۶ء

[سالانہ مباحثہ بجٹ ۲۹- مارچ سنہ ۱۹۱۶ء روز چہار شنبہ کو کونسل مین بمقام کلکتہ منعقد ہوا اور ۱۱ بجے صبح سے سوا چار بجے تک ہوتا رہا- ابکی مرتبہ معمول کی نسبت کم وقت صرف ہوا اور وہ ہز اکسلنسی پریسیڈنٹ کی اُس تجویز کا نتیجہ ہے کہ تحریری اسپیچین جو خلاف معمول طول ہون اُس حیثیت سے قبول کر کے میز پر رکھ دیجائین کہ گویا وہ پڑھی جا چکین اور بشرط ضرورت اُنکا خلاصہ بیان کر دیا جائے منجملہ ممبران موجودہ کے اکثر ممبرون نے مباحثہ مین شرکت کی اور ہز اکسلنسی کی تقریر جو ذیل مین درج کیجاتی ہے مباحثہ مذکور ختم ہوا]

اس اجلاس کے شروع ہونے کے قبل مین نے ایک صلاح دینے کی جرأت کی تھی اور مجکو اس بات کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ کس مستعدی سے اُسپر اُنھون نے عمل کیا یعنی اس بات پر کہ جن تقریرون کے بیان کرنے کا ارادہ ہو اُنکے ایسے حصہ جات جو معاملات متعلقہ فن خاص کی بحث مین ہون یا جنکی نسبت گمان ہو کہ اُنکے بیان مین غیر معمولی طول ہو گا اُنکی نسبت سمجھ لیا جائے کہ وہ پڑھے جا چکے اور بعد کو گزٹ مین چھپنے کے لیئے میز پر رکھ دیجائین-

کونسل کے سشن حال کے اِس آخری مباحثہ کے خاتمہ پر مین اس امر کے تسلیم

کرنے پر مجبور ہون کہ کارروائی وضع آئین کے متعلق یہ سشن بہت نتیجہ خیز نہین ہوا لیکن
میری راے مین وہ اس وجہ سے کچھ خراب بھی نہین رہا بلکہ میرا خیال یہ ہے کہ ہمنے
اس سشن کو بہت بڑے سامان کے ساتھ کھولا ہے ۔ کلکتہ مین جو ہمارا طرز معاشرت
رہتا ہے اس کی حالتون کی وجہ سے ہمارا یہ سشن ضرور محدود المدت ہوا کرتا ہے ۔
ابتدائی تحقیقاتون اور مختلف مسودات قانون پیش ہونے کے بعد وضع آئین کی
تمام نوبتون کو عملاً تین مہینہ کی مدت مین طے کرنا ہوتا ہے ۔ چھوٹے یا غیر متنازعہ مسودات
کے بارہ مین یہ مدت کافی بلکہ کافی سے بھی زیادہ ہے ۔ اور اہم تجویز کے لیے
جسپر عرصہ دراز تک بحث ہو چکی ہے اور غالباً برسون کے مباحثہ کے بعد وضع آئین
کی نوبت پہونچتی ہے وہی کافی ہو سکتی ہے لیکن مجکو اسمین شبہہ ہے کہ مدت
مذکورائن صورتون مین بھی کافی ہو گی جن مین متعدد اہم تجویزات ایک ہی وقت
درج فہرست کارروائی ہوئی ہون اور جن مین خود مسودات مذکور کی جانچ کے اثنا
مین شدید اختلاف راے کو ترقی ہوئی ہو یا منتخب کمیٹی مین یا دوسرے مقام پر کسی
مسودہ مین ایسی تبدیلیان کی گئی ہون جو اُسکی ابتدائی حیثیت کو بالکل ہی بدل
دین ۔ ایسی صورتون مین مین پسند کرونگا کہ بہ نسبت فضول عجلت کے الزام کے
مجھپر نامناسب احتیاط کا الزام لگایا جاوے ۔ ہم لوگ ہندوستان مین اُس
خاص طمع سے بری ہین جو گورنمنٹون کو برٹش پارلیمنٹ مین بہر نوع قانون جاری
کرنے پر مجبور کر دیتی ہے یعنے یا تو اس بات کی خواہش کہ بعض اوقات سابق

کے انتخاب کے وقت تقریر کرنے کے مقامات پر جو بیانات و عدے کر دیے جاتے
ہین وہ پورے کر دیے جائین یا بہ نسبت اپنے پولیٹکل حریفون کے آیندہ کے لیے
اپنی بہتر کارگزاری ثابت کیجائے۔ درحالیکہ ہم ان ترغیبون سے بری ہین اور
سوا اپنے خاص خیال ذمہ داری اور پبلک کی حاجتون کے کارروائی کا کوئی پیمانہ
نہین رکھتے تو ہمارے نزدیک ہمکو شایان ہے کہ وضع آین کی کارروائی سوچ سمجھکر
عمل مین لائین اور اپنے تیار کیے ہوے مال کی صفت پر زیادہ عمیق نظر سے نگاہ
کرین اور مقدار کو بہت زیادہ نہ دیکھین اور گورنمنٹ کے اُس فرض منصبی کی جو یہ ہے کہ
پبلک راے کی رہبری کیجائے اور جو اعلیٰ اختیار ہمارے سپرد ہے کسیطرح اُسکی
خلاف ورزی نہو محافظت بہت ہی کدوکاوش کے ساتھ کرتے ہین لیکن ساتھ
ہی اُسکے نامناسب عجلت کے ساتھ اپنی تجاویز کو عمل مین نہ لائین اور سب سے
بڑھکر یہ بات ہے کہ کسی جماعت یا کسی شخص متعلقہ کے دل مین گمان نہ پیدا ہونے
دین کہ اُسکے خیالات پر ناقص طور سے غور ہوا ہے یا وہ خیالات حقارت کے ساتھ
نظرانداز کر دیے گئے ہین ۔

ان وجوہ سے اس سشن مین ہمنے مسودۂ قانون مزدوران آسام کو ملتوی کر دیا
جسکے متعلق وہ تمام جوابات جو ہمنے طلب کیے تھے ہمکو وصول نہین ہوے تا آنکہ
بہت ہی عرصہ گذر گیا اور اُنکا وقت جاتا رہا اور کوئلہ کی کانون کے مسودۂ قانون
کی نسبت جس مین نہایت معقول ترمیمات منتخب کمیٹی مین پیش کی گئی تھین ہمنے یہ

مناسب سمجھا کہ قبل اسکے کہ مسودۂ مذکور کے بارہ مین مزید کارروائی ہو لوکل گورنمنٹون کا
مشورہ حاصل کرلین - ایسے ہی وجوہ سے دس روز کا عرصہ ہوا کہ مین نے مسودۂ قانون
تاربرقی اخبارات کی واپسی کا اعلان کردیا تھا - اب ممکن ہے کہ بعض لوگ ایسے ہون
کہ اتنی کارروائیون کے متواتر التوا کو ذریعہ طعن و توبیخ قرار دین اور اُنکے معنے یہ لگائین
کہ یہ مشورتون کے ضعف یا انتشار کی ایک علامت ہے - لیکن اس موقع پر مین ہرگز
یہ خیال نہین کرسکتا کہ ایسے الزام کے جواز کی صورت ذرا بھی پیدا ہوگی - اپنے باقیماندہ
شرکا کی جانب سے اور نیز اپنی طرف سے کلام کرتے وقت مین صداقت کے ساتھ
کہہ سکتا ہون کہ ہمنے غور کامل کے بعد اور پبلک فائدے کی نظر سے ہی ایسا عمل کیا
ہے اور مجھکو یقین ہے کہ پبلک رائے نے ہمارے فیصلہ کی تصدیق کی اور اُن آنربل
ممبرون کی غالب تعداد کے نزدیک جو اس میز کے پاس بیٹھے ہین فیصلہ مذکور قابل قبول
پایا گیا - خاص اپنی طرف سے تو مین بلا تامل کہتا ہون کہ ہمارا لجسلیٹو عملہ ہند اپنی
کارروائیون مین جسقدر تیز دست اور قوی اور اُن بہت سی رخنہ اندازیون سے پاک
ہے جو کارروائی وضع قانون مین انگلستان مین مخل رہتی ہین اُسیقدر انجام بینی اور غور
و فکر کے ساتھ اُس سے کام لینا چاہیے - اِسکے معنی یہ ہرگز نہین ہین کہ گورنمنٹ کو ایسے
مسودات قانون جو عام پسند نہون کبھی پاس نکرنا چاہئین تمام قوانین جو بنائے جاتے
ہین کسی نہ کسی شخص کو ناپسند ہوتے ہین مین پارلیمنٹ مین ایک کافی مدت تک رہ چکا
ہون اور سُن چکا ہون کہ پیش کرنے کے وقت نہایت ہی معقول قوانین کی یہ مذمت

کی گئی کہ وہ خلاف انصاف ہین اور مدبرون اور گورنمنٹون کو ایسے ایکٹون کے پاس
کرنے کی بابت جاہلانہ طور سے گالیان دیگئین جو بعد کو خاص طور پر آنکی شہرت اور
ناموری کا باعث ہوے۔ پس مین اس بات کے کہنے کی جسارت کرتا ہون کہ میرے
زمانہ مین یہ کونسل بعض ایسے مسودات پاس کریگی جنکی بابت سخت مخالفت اور ہر چہار
طرف سے حملے ہونگے مین فقط اس بات کی اُمید کرتا ہون کہ ہم کسی قانون کو تعجیل جاری
کردینے کی خاص بُرائی کے مرتکب نہونے پائین۔

اِن عام باتون پر لحاظ کرنے کے بعد مین اس مباحثہ پر آتا ہون جس مین اسوقت
ہم مشغول ہین اور مجکو یقین ہے کہ اُن تمام اشخاص کی جنھون نے آنریبل مسٹر ڈاکنس
صاحب کی تقریر چہارشنبہ گزشتہ کو سنی ہے یہی راے ہوگی کہ اُنھون نے ہمارے روبرو
ایک صاف بلکہ روشن بیان پیش کیا جسمین بہت سے مختلف معاملات اور ایک بہت
بڑے ذخیرۂ اعداد پر بے تکلف ایسے یقین کے ساتھ بحث کی ہے جس سے اُستاد کی
اُستادی ظاہر ہوتی ہے اور شاگردون کو اسپر اعتقاد آجاتا ہے مجکو یقین ہے کہ اس بات
کا افسوس ہم سبکو ہے کہ اُنکے لبون سے اب اس قسم کے مزید بیانات ہمارے سننے
مین نہ آئینگے اور گورنمنٹ ہندستین آیندہ مین مسٹر ڈاکنس صاحب کے وسیع تجربہ اور
ماہرانہ مشورت سے فائدہ نہ اُٹھائیگی۔ وہ بہت ہی مختصر زمانہ کی ملازمت ہندوستان
کے بعد بدقسمتی سے ہملوگون کو چھوڑے جاتے ہین۔ اُس مدت کے اندر اُنکو ایسی حالتون کا
مقابلہ کرنا پڑا جو ہماری مالی حکمت عملی کی تاریخ مین ایک انقلابی صورت ظاہر کرتی ہین

اور اسکے علاوہ اُنھون نے یہ بھی دیکھا کہ ایک قابل یادگار ریجٹ بھاری توفیر بڑی بڑی
تجویزات اور ٹکسون کی قابل لحاظ تخفیف کی تمام امیدین - الغرض ایک وزیر مال کی
تمام جائز اولوالعزمیان اس افسوسناک قحط نے جسکا ہم اِسوقت مقابلہ کررہے ہین اُنکے
ہاتھ سے چھین لین - پس ایک ایک کر کے اُنکے اُندلسی قلعجات شیخ چلی کے منصوبے
ہو گئے اور وہ اس بات کے لیے مجبور ہو گئے کہ ایک مختصر کیا ہوا پروگرام اور ایک بالکل
ہی کاروباری طریقہ کا مالی نقشہ پیش کرین جس مین اگر کوئی حیرت اور تعجب پیدا کرنے والی
بات نہین ہے تاہم سچی مبارکباد کے لائق یہ بات ہے کہ اُنھون نے صرف آمدنی اور خرچ
کے پلّے ہی مساوی نہین رکھے ہین بلکہ سال آیندہ کی بابت خفیف توفیر کا بھی تخمینہ کیا ہے
باانیہمہ اپنی ملازمت کے سال مین مسٹر ڈاکنس صاحب اپنی نشانی چھوڑ جانے مین قاصر
نہین رہے اور وہ ہماری مالی تاریخ اور انتظام مین ایک پائدار نشانی معلوم ہوگی - اُنھون
نے بڑی کامیابی سے ایک نیا عہد شروع کیا جس مین سکہ ساورن ہندوستان کا قانونی
سکہ ہو گیا اور اکسچینج کے ثبات نے ایسی حالت قبول کرلی ہے جس کی نسبت ہم امید
کرتے ہین کہ وہ یکسان صورت مین قائم رہیگا - یہ عظیم تبدیلی تمام فال بد نکالنے والون
کی پیشین گوئیون اور علی الخصوص اُس خاص پیشین گوئی کے مقابلہ اور مخالفت مین جاری
کی گئی کہ ہندوستان مین ہم سونا نہ پاسکینگے اور اگر پائینگے تو رکھ نہ سکینگے بلکہ وہ ہمارے
ہاتھون سے اسقدر جلد نکل جائیگا کہ ضروری رسد کے قائم رکھنے کے لیے ہمکو قرض لینا
پڑیگا - لیکن فی الواقع ہماری حالت قریب قریب اُس بادشاہ کی سی ہوگئی جسکی نسبت

روایات مذہبی مین ذکر ہے کہ اُسنے اس بات کی دعا کی تھی کہ جو کچھ وہ چھوئے سونا ہو جاے
اور بعد ازان اس کو یہ معلوم کر کے رنج ہوا کہ اُسکا کھانا بھی وہی شے غیر قابل ہضم نکلیا
حقیقت مین ہمکو اِسقدر سونا مل گیا ہے کہ اب ہم روپیہ کے بدلے سونا اور سونے کے
عوض روپیہ دینے لگے یعنے یہ کہ درحقیقت کامل تبادلہ کی حالت سے ہم متمتع ہونے
لگے - اور یہ وہ حالت ہے جسکی نسبت آج کے ایک سال پیشتر ماہرین فن ناممکن
سمجھکر اسپر مضحکہ کرتے تھے - مسٹر ڈاکنس صاحب نے طرز تحریر حسابات مین بھی بہت
سی مفید اصلاحین کین - وہ دھوکا دینے والا خانہ جو نقصان بذریعہ اکسچینج ظاہر کرنیکو
لکھا جاتا تھا معدوم ہو گیا - اور × ع کی خوفناک اور پریشان کن علامت بڑی تہذیب
سے سلام کر کے رخصت کر دی گئی - مجکو یاد ہے کہ پار سال جب مین انگلستان سے
نیا نیا آیا ہوا تھا اور قبل اِسکے کہ مین ہندوستان کے کثیر التعداد حسابی علامات کا عادی
ہوتا اِس بات کو دیکھکر سخت حیران ہو جاتا تھا کہ ایک ہی نقشہ مین روپیون اور روپیہ
کی دہائیون اور اسٹرلنگ پونڈون اور لاکھون اور کرورون کی گنتیون کے کم سے
کم پانچ مختلف طریقے پائے جاتے ہین - خود میری سمجھ مین یہ کبھی نہین آیا کہ مالی
حسابات جہان پیچیدہ ہوتے ہین وہان تاریک بھی کیون بنا دیے جائین - لیکن
مسٹر ڈاکنس صاحب اُن چند مالی وزیرون مین سے ایک وزیر ہین جنکو مین نے
اس ابتدائی اور اصول تحویز کی تائید کرنے پر رضامند پایا - اُنھون نے ایک مفید
تدبیر اور بھی کی ہے جسکی وجہ سے سالانہ منظوری صرف قحط کے مقابلہ مین جسکو بعض

اوقات ڈیڑھ کرور کا سرمایہ بیمہ قحط بھی۔ کہتے ہین آیندہ صرف اُن سرکاری تعمیرات کا
خرچ ڈالا جائیگا جو خاص قحط کی حفاظت کی نیت سے نامزد کی گئی اور بنائی گئی ہون۔ اِسکے
معنے یہ نہین ہین کہ ایسے کام منظوری مذکور کی پوری تعداد تک بنوائے جاسکتے ہین کیونکہ
سرکاری حفاظتی تعمیرات کی تعداد بہت محدود ہے۔ بلکہ اِسکے معنے یہ ہین کہ اب بہت
آسانی سے پتا لگ جائیگا کہ کون سے کارہاے حفظ قحط مین جو موجود ہین اس منظوری
سے کوئی رقم دلائی گئی ہے اور جو رقم صرف مین نہ آئیگی اور توفیر مین رہیگی وہ مثل
حال کے اس بات کے لیے رکھ چھوڑی جائیگی کہ قرض نہ لینا پڑے۔ شاید اس بارہ
مین آیندہ کچھ زمانہ کے بعد اور بھی صحیح تعیین کر سکین گے۔ اپنے عہد ملازمت
مین مسٹر ڈاکس صاحب نے اس ملک کے کاروبار مہاجنی اور دوسری اولوالعزمیون
کی بابت بھی فیاضانہ حکمت عملی اختیار کی ہے۔ اور اگر وہ یہان اتنے عرصہ تک
نہ رہنے پائے کہ بنکون کے الحاق یا اصلاح کے ضروری مسئلہ کو آخر تک پہونچا دیتے
تاہم اُنھون نے مسئلہ مذکور کے حل ہونے مین قابل قدر عجلت ضرور کی اور اس نہایت
ہی اہم مسئلہ کے بارہ مین پرایوٹ مشورون اور پبلک مراسلات دونون کے ذریعہ
سے آزادانہ اور بیباکانہ مباحثہ شروع کرا کے اپنے جانشین کی محنتون کو آسان
کر دیا۔ بالآخر اس جواب مین جسکو ابھی ہم سن چکے ہین مسٹر ڈاکس صاحب نے
اُن نکتہ چینیون کا مقابلہ کرنے مین جو اُنکے بجٹ پر اس مباحثہ مین کی گئین ایسی لیاقت
ظاہر کی جس سے ہمکو اور بھی اس بات کا افسوس ہوتا ہے کہ اُنکی اس طرح کی

کارگزاریون کے سننے کا یہ آخری موقع ہے۔

بہر حال ان خدمتون مین جنکو ہمارے عنقریب کنارہ کش ہونے والے مالی ممبر نے انجام دیا ہے بعض اس قسم کی ہین۔ اب مین بعض اُمور متعلقہ بجٹ اور اُن رایون کے جانچنے کی طرف متوجہ ہوتا ہون جنکو اِس وقت میرے بعض آنریبل شرکا نے ظاہر کیا ہے

یہ بات بہت ہی اچھی طرح ظاہر ہوگئی کہ گزشتہ اور نیز آیندہ دونون مالی سنون کے حسابات مین خلل پڑنے کا اصل باعث قحط رہتا آیا۔ اگر قحط نہوتا تو مسٹر ڈاکنس صاحب نے بہت بڑی توفیر دکھادی ہوتی اور ایک ایسا بجٹ پیش کردیتے جو عموماً ہر دل عزیز بجٹ کہا جاتا ہے۔ اب مجکو اس بات کی کوشش کرنے دیجیے کہ آپ کو کچھ خیال اس بات کا دلاؤن کہ اس طوفانی فتنہ نے کہانتک ہندوستان پر اپنا اثر کیا اور کر رہا ہے۔ ایک طرف تو دم بھر کے لیے ہم اُس واقعہ کو جو آپ سب لوگون پر ہفتہ وار گزٹ سے ظاہر ہوتا ہے پیش کرتے ہین یعنے یہ کہ ایک نہ ایک طریقہ سے ہم پچاس لاکھ آدمیون کو قحط کی مصیبت سے بچانے مین مشغول ہین اور یہ تعداد اُن بہتیری ریاستون کی کل آبادی سے بھی جو بے حقیقت نہین ہین زیادہ ہے۔ ہندوستان کی تاریخ مین یا آنکہ کسی اور قحط کی ایسی حالت کبھی پہلے سننے مین نہین آئی ہے۔ یہ قحط اپنی اہمیت مین سابق کے قحط سے جسقدر بڑھا ہوا ہے اُسکی مثال اُس واقعہ سے پیدا ہوتی ہے کہ ممالک متوسطہ مین جو نہایت شدت کی خشک سالی کا مرکز ۱۸۹۷ع کے قحط مین تھا اور اب بھی ہے درحالیکہ زمانہ بحران قحط ۱۸۹۷ع یعنے آخر ماہ مئی مین سات لاکھ سے کم آدمیون کو مدد دیجاتی تھی اسوقت

اواخر مارچ کے زمانہ مین پندرہ لاکھ آدمیون کو مدد دیجارہی ہے۔ اور اکیلے ایک ضلع رایپور مین کل آبادی کا تیس فیصدی حصہ یعنے منجملہ سولہ لاکھ کے پانچ لاکھ آدمیون کو گورنمنٹ کیجانب سے مدد دیجاتی ہے۔ بمبئی کے چار اضلاع مین بمبئی سے لیکر تیس فیصدی حصہ کل آبادی کا اور برار کے تین اضلاع مین بیس فیصدی اور قسمت اجمیر میرواڑہ مین بیس فیصدی آدمی امداد پارہے ہین۔

لیکن مین اس مصیبت کی شدت کو ایک اور نظر سے دکھلاتا ہون۔ مین بعض اوقات لوگون کو یہ بیان کرتے ہوئے دیکھتا ہون اور برٹش حکومت ہندوستان کے نکتہ چین اس دلیل کے بڑے شائق ہین کہ بار بار قحطون کے واقع ہونے کے اصل اسباب امساک بارش یا زمین کی قوت کا گھٹ جانا یا نقصان فصل نہین ہے بلکہ ٹکس اراضی کا بار عظیم اور رعایا کے وسائل آمدنی کا نکل جانا ہے۔ اب مین آج مسئلہ تشخیص جمع اراضی پر بحث کرنے کے لیے ٹھہر نہین سکتا ہون نے اس بارہ مین مسٹر بوس اور مہاراجہ دربھنگا اور مسٹر مہتا کی بعض دلچسپ رائین سنی ہین جو کچھ اُنھون نے بیان کیا ہے گورنمنٹ اُنپر شوق سے غور کرے گی۔ لیکن مین سکہ جات پونڈ و شلنگ و پنس کے اعتبار سے دکھا سکتا ہون کہ ہندوستان کی کوئی بہت بڑی خشک سالی کہانتک زراعتی دولت کی بربادی کی باعث ہوتی ہے اور جو لوگ ان اعداد کو سنین گے غور کر سکینگے کہ ہمارے نظام مالگزاری کی کوئی ترمیم یا تخفیف قطع نظر اس بحث کے کہ آیا وہ پسندیدہ یا قابل التعمیل ہے یا نہین فی نفسہ زراعت پیشہ آبادی کو اس قابل بنا سکتی ہے کہ جو آفت ایسی ناگہانی

اور تباہ کن ہو اُس کے صدمہ کو وہ برداشت کر لے۔

ہندوستان مین ہر سال اوسطاً ساٹھ لاکھ ٹن گیہون پیدا ہوتا ہے جسکی قیمت کم سے کم دو کرور چالیس لاکھ پونڈ ہوئی اس سال جو تخمینہ جات صوبون سے آئے ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ تیس لاکھ ٹن کی پیداوار ہوگی۔ اگر ہم اس بات کو بھی مان لین کہ بہ نسبت معمولی سال کے سال قحط مین اس تیس لاکھ ٹن گیہون کی قیمت زیادہ ہوئی تو بھی ارض ہند کو اس اکیلی فصل مین اوّل درجہ اسّی لاکھ پونڈ سے لیکر ایک کرور پونڈ تک سے کم نقصان نہین ہے۔ اب ایک اور بڑی بھاری فصل کپاس کو لیجیے ہندوستان کی پیداوار کپاس کی قیمت اوسطاً ایک کرور بیس لاکھ پونڈ ہوتی ہے۔ اس سال اُسکی بیرونی قیمت پچاس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہوگی یعنے اس مین ستر لاکھ پونڈ کا نقصان ہوگا۔ تیسری بھاری فصل تلہن یعنے السی اور سرسون کی ہے عموماً اُسکی زراعت ایک کرور اسّی لاکھ ایکڑ مین ہوتی ہے۔ اس سال صوبۂ بنگال اور ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے باہر گویا اسکا وجود ہی نہین ہے۔

یہ نقصانات بلحاظ سالانہ پیداوار کل ہندوستان کے اعتبار سے بہت ہی بھاری ہین لیکن اس قحط زدہ ملک کی پیداوار کے اعتبار سے جس پر اصل مین وہ محدود ہین اور بھی زیادہ ہین مین مثالاً ایک صوبہ کا ذکر کرتا ہون اس سال کے غذائی غلہ کی پیداوار کا ایک نقشہ بمبئی سے آیا ہے جو بہت ہی ہوشیاری سے بنا ہے۔ تھوڑا ہی سا حساب لگانے پر معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ قیمت پیداوار سالہاے گذشتہ کے اس سال احاطہ

مذکور کے کاشتکارون کو ڈیڑھ کرور پونڈ کا نقصان پہونچا - کپاس کی فصل مین بھی چالیس لاکھ پونڈ کا نقصان پہونچا - مویشیون کے لحاظ سے جو مزید نقصان پہونچا ہو اُسکا اندازہ کرنا ناممکن ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اُسکی تعداد بھی بہت زیادہ ہو گی -

میرے نزدیک یہ واقعات فی نفسہ اس بات کے سمجھانے کے لیے کافی ہین کہ قحط حال کیسا خوفناک اور مصیبت کیسی عظیم ہے اور کسی گورنمنٹ کے لیے یہ بات کہان تک ناممکن ہے کہ جو قہر آلہی ایسی شدید اور تباہ کن پیمانہ پر نازل ہو اُسکے نتائج کو پہلے سے معلوم کر لے -

اب مین قحط کی مالی حالت کی طرف متوجہ ہوتا ہون - گورنمنٹ کو قحط کا خرچ مختلف طریقون سے کرنا پڑتا ہے لوکل گورنمنٹون کو براہ راست عطایاے قحط دیے جاتے ہین تعطل و معافی مالگزاری کی وجہ سے مالگزاری سرکار مین کمی ہو جاتی ہے بالواسطہ اخراجات بڑھ جاتے ہین اور گرانی اشیا کی ہو جاتی ہے - ان مدات کا خلاصہ کرنے سے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ قحط حال کا خرچہ کچھ تو تخمینہ کے اعتبار سے اور کچھ باعتبار اُن رقمون کے جو صرف ہو چکی ہین تقریباً حسب ذیل ہوگا - امداد قحط بابت سال گذشتہ ۲۰۸½ لاکھ بابت سال آیندہ - ۵۰۰½ لاکھ - نقصان مالگزاری بابت سال گذشتہ ۲۳۶ - لاکھ بابت سال آیندہ ۱۲۱ - لاکھ - معاوضہ بابت گرانی اشیا و اضافہ اخراجات اجناس غلہ بابت سال گزشتہ ۳۷ - لاکھ - بابت سال آیندہ ۱۷ - لاکھ - میزان کل ۱۲½ کرور یعنے تقریباً ۸½ - ملین پونڈ - اسمین دوسری قسم کے مخارج جو براہ راست ہوئے

ہین اُنکا عارضی خرچ بھی شامل ہونا چاہیے جیسے قرضہ جو دیسی ریاستون کو دیا گیا بابت سال گذشتہ ۸۴-لاکھ-بابت سال آیندہ ۵۷ لاکھ-زرتقاوی بابت سال آیندہ ۲۷ ½ لاکھ بابت سال آیندہ ۲۰-لاکھ-

یہ تو قحط کی مالی حالت ہوئی-شاید خرچ کے اُن ہندسون پر جسوقت مصیبت زدہ اشخاص کی تعداد اور نقصان فصول متعلقہ کے ساتھ لحاظ کیا جائیگا تو پبلک کو کچھ خیال اسکا پیدا ہوگا کہ ہندوستان مین اس بڑے قحط کے پڑنے کے کیا معنی ہین برٹش وسائل سے جو فیاضانہ چندے اِسوقت ہمارے پاس آرہے ہین اُن سے ہمارے نزدیک یہ بات عیان ہے کہ انگلستان مین ایک حد تک قحط کی مقدار سمجھ لی گئی ہے اگر مین حال کے موقع سے فائدہ اُٹھاکر بحیثیت متفقہ لارڈ میر لندن کا شکریہ خاصکر اور صاحبان لارڈ میرو میران دیگر بلاد اعظم برطانیہ عظمیٰ و آئرلینڈ کا شکریہ بہ نسبت اس امر کے اداکرون کہ کس وطن دوستانہ مستعدی سے اُنھون نے مختلف امدادی چندے جاری کیے اور فیاض برٹش پبلک کا شکریہ بھی بہ نسبت اس امر کے اداکرون کہ باوصف اپنے تمام تفکرات کے اُنھون نے ہماری مصیبتون کو یاد رکھا اور ہندوستان کی مدد کے لیے ہفتہ وار اور روزانہ اپنی اعانت پہونچا رہی ہے تو مجکو اعتماد ہے کہ مین غلطی پر نہون گا-ہم نے اُنکی جنگ کے متعلق جہانتک ہم سے ہوسکتا تھا کیا اور وہ ہمارے قحط کے بارہ مین عالی ظرفی کے ساتھ اپنا فرض اداکر رہی ہے ہمکو اپنے شکریہ مین ہر دو نصف کرات عالم کی اُن برٹش نوآبادیون کو بھی شامل کرنے مین

قاصر رہنا چاہیے جو ہماری مصیبتون مین اب پھر نہایت ہی عملی طور کی ہمدردی ظاہر کررہی
ہین اور جنکا اتحاد مادری ملک اور اُسکے بھاری ایشیائی ممالک مقبوضہ کے ساتھ عام اس سے
کہ وہ ایک جنگ کی کارروائی کے چلانے یا بیشمار آدمیون کی مصیبتین وفع کرنے کے لیے
ہو نئی صدی کے طلوع ہونے کے اس موقع پر ہم آہنگی اور صدائے بازگشت کا ایک
ایسا نغمہ بلند کررہا ہے جو تمام عالم مین گونج اُٹھیگا۔

گذشتہ ماہ دسمبر مین جب گورنمنٹ ہند نے ایک آگاہ کُن سرکلر امداد قحط کے
آزمایشی کامون اور تقسیم امداد کے بارہ مین جاری کیا تھا تو بعض مقامات مین یہ اندیشہ ظاہر
کیا گیا تھا کہ ممکن ہے کہ اُسکے مقصد کے سمجھنے مین لوکل گورنمنٹون کو غلط فہمی ہو اور اُسکے
سبب سے وہ امداد کو ایک خطرناک درجہ پر محدود کرنے کی جانب مائل ہو جائین اور گورنمنٹ
عالیہ نے بہ نظر احتیاط جو امور بیان کیے تھے اُنکو اس معنے پر محمول کرین کہ امداد مین ضرور
بالضرور کوتاہی اور مصارف مین کمی کیجائے گو رعایا کی ضرورتین کیسی ہی کیون نہون ۔
اس سرکلر پر تین مہینہ سے عملدرآمد ہوتا ہے۔جس تعداد کے لوگ امدادی کامون پر معین ہین
اُس سے خود ہی کافی طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اُن اندیشون کے لیے جو مین نے بیان کیے مین
کیسی قلیل وجہ تھی۔ برخلاف اسکے ہمکو لوکل گورنمنٹون کے جوابون سے معلوم ہوا کہ ہمنے
جو اس بات پر اصرار کیا تھا کہ آزمایشی کام مناسب طور سے عمل مین لائے جائین اور
احتیاط پر نظر رہے اور امداد نہایت ہی ضروری حالتون تک محدود رکھی جائے ان
سب باتون کی بہت حاجت تھی اور ہمارے انتباہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت مناسب طور سے

اصلاحات عمل مین آئے مصیبت زدہ اضلاع کے لوگون کی تندرستی اور عام حالت
کی جو رپورٹین برابر ہمکو پہونچتی رہتی ہین اُنکو دیکھکر ہمکو اطمینان ہوا کہ کافی مدد دیجاتی ہے اور ہم
اس بات کے باور کرنے کے بھی معقول وجوہ رکھتے ہین کہ اگر امداد کی شرائط مین زیادہ سختی
نکر دیجاتی اور مزید احتیاطین عمل مین نہ لائی جاتین تو گورنمنٹ اسوقت مین بہت سے اُن لوگون
کی مدد مین مشغول ہوتی جو ایسی حالتون مین ہرگز نہ تھے کہ اُنکی تمام بضاعت صرف ہوگئی ہو
اب ایک امر کی آزمائش اور رہی جسکو مین اپنے انتظام امداد قحط مین کرنا چاہتا ہون - میری
مراد پیمانہ اموات کی آزمائش سے ہے - مین نے نقشہ جات طلب کیے اور مجکو ان قحطزدہ
صوبجات اور اضلاع کی تعداد دیکھکر حیرت ہوئی جنمین اموات کو معمول سے زیادہ ترقی
نہین ہوئی - ممالک متوسطہ مین ایک ہی ضلع ایسا ہے جہان کثرت اموات قابل توجہ ہے
دو ایک روز کا عرصہ ہوا کہ مین نے صوبۂ مذکور کے سب سے زیادہ بدتر رقبے کے ایک سیاح
کی چٹھی دیکھی تھی اور اُس نے یہ خبر دی کہ جو لوگ قحط کے امدادی کامون پر ہین اُنمین اور اُن
مزدورون کے درمیان جو معمولی ایام مین سرکاری کامون پر رہتے ہین کوئی امتیاز نہین
ہوسکتا مجکو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ریس صاحب کے ذاتی تجربہ سے بھی اسی خیال کی تائید ہوتی
ہے - اب اُن واقعات کا قحط گذشتہ کے ہولناک اموات سے مقابلہ کیجیے - بعض اضلاع
بمبئی و برار و اجمیر مین جہان پیمانۂ اموات بڑھ گیا ہے اصل سبب اموات جو فاقہ کشی سے
منسوب کیا گیا ہے یہ ہے کہ قرب وجوار کی دیسی ریاستون سے جہان امداد قحط کا ویساہی
کامل انتظام اور حفظ جان رعایا کے بارہ مین اُسطرح کی خبرگیری نہین ہے بیشمار

فاقہ کش پناہ گزین چلے آئے مجکو اندیشہ ہے کہ اُنمین سے اکثر ریاستون مین بیشمار آدمی فاقہ کشی
سے مر رہے ہین - ریاست جیپور خاص اپنے ملک کے قحط زدون کی امداد کشادہ دلی سے
اور بہت اچھی طرح کر رہی ہے لیکن جنوری کی رپورٹ کے موافق ایک ہزار دو سو پچاس آدمی
بوجہ فاقہ کشی مرے تھے جو زیادہ تر مارواڑ کے آوارہ گرد تھے - اسی مہینہ مین یہ خبر
معلوم ہوئی کہ ریاست کوٹہ مین دو سو پچاس آدمی فاقہ کشی سے مر گئے ہین - ریاست
اودے پور مین جسکی حالت بہت ہی پسپار ہتی آئی ہے فاقہ کشی سے گیارہ سو جنوری
مین تین ہزار دو سو پچاس فروری مین ہلاک ہوے - ممکن ہے کہ اس طرح کی اور مثالین
بھی بیان کیجائین - دلیسی ریاستون مین بوجہ ناتجربہ کاری اہل دربار اور اس وجہ سے کہ
اُنمین سے اکثر لوگون کے نزدیک منجانب ریاست مدد دینے کا اصول ہی بالکل نیا ہے
اور فقدان انتظام اور بعض پہاڑی جرگون کی وحشیانہ حالتون کے سبب سے اس مسئلہ
کا حل کرنا دقت طلب ہے - بہت سے دیسی رئیسون نے حیرت انگیز مستعدی اور عالی
ہمتی ظاہر کی ہے - لیکن گورنمنٹ ہند نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اُسکا واقعی پُر اثر ہونا
بہتر سے بہتر طور پر اُس صورت مین ظاہر ہوتا ہے جبکہ اُس حالت سے مقابلہ کیا جاتے
جو ایسے اضلاع متصلہ مین پائی جاتی ہے جو براہ راست زیر انتظام گورنمنٹ نہین ہین -
جیسا قحط یہ ہے ایسے قحط کا تجربہ ہمیشہ کے لیے اس غلط خیال کو معدوم کر دینے کے لیے
کافی ہے کہ یہ قحط بہ نسبت عملداری برطانیہ کے دلیسی عملداری مین کمتر سختی سے گذرتے
ہین یا انکہ کمتر تباہی لاتے ہین - اعداد و واقعات سے بلاتردید صورت معاملات اسکے

بالکل خلاف ثابت ہوتی ہے۔

اب قحط کے بارہ مین چارۂ کار یا انسداد کی دو قسم کی تدبیرین اکثر ہمکو بتائی جاتی ہین
جنکی نسبت اس موقع پر مین چند کلمہ بیان کرنا چاہتا ہون۔ ہندوستان مین مزدورون
سے کام لینے والے اشخاص یہ کہنے کے عادی ہین کہ" یہان تو ہمارے کانون یا ہماری
کوٹھیون یا ہمارے کارخانجات مل مین مزدورون کے نہ ملنے سے بڑی پریشانی رہتی ہے
اور اُدھر صرف چند سو میل کے فاصلہ پر ہزارون صحیح الاعضا اشخاص موجود ہین جنکی
جانین فاقہ کشی سے صرف گورنمنٹ کی دست اندازی اور صرف سے محفوظ رہتی ہین۔ پس
گورنمنٹ کیون اپنے خرچ کو بچا نہین لیتی اور اُسکے ساتھ ہماری بھی مدد اس ذریعہ سے
نہین کرتی کہ اُن لوگون کو اُن مقامات سے جہان اُنکی حاجت نہین ہوتی ایسے مقامات
کو جہان اُنکی حاجت ہوتی ہے منتقل کردے" بیشک صفحہ کاغذ پر اس سے زیادہ سہل بات
کوئی نہ معلوم ہوگی۔ لیکن عملاً اس سے زیادہ مشکل بات کوئی نہین ہے۔ اول تو مزدور پیشہ آدمی
بالخصوص دیسی مزدور چھکڑے پر لدے ہوے اینٹین یا سنگریزے یا پتھر نہین ہین جنکو آپ یہان
سے اُٹھائین اور جہان چاہین وہان ڈھیر کردین۔ دوسرے ہمکو اور ہمارے افسرون کو قحط
کے زمانہ مین اسقدر کام کرنا پڑتا ہے کہ اس بات کی فرصت نہین مل سکتی کہ گورنمنٹ کو یکقلم
تارک الوطن قلیون کے رکھنے کا ایک بڑا دفتر بنا دین۔ ایسے کام کے لیے حاجت ہے کہ قلیون
کی حالتون سواری کے انتظام اور اثناے روانگی مین مزدورون کی حفاظت کے باب مین
اور ایسی ہی باتون کی کماحقہ تحقیق کیجائے۔ اگر ہم آدمیون کی اُن بڑی بڑی جماعتون کو

ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہونچانے کی ذمہ داری کرین تو انھین ناکامی ہونے پر ہم
اُسکے ذمہ دار بھی قرار دیے جائینگے اور ہمکو لازم ہوگا کہ اُنکو پھر واپس پہونچا دین۔ اس بات
کا گمان غالب پایا جاتا ہے کہ انمین سے بہتیرے اشخاص راستہ مین مرجائینگے۔ اب یہ اصل
مین ہمارا کام نہین ہے۔ یہ ضرور ایسی صورت سے جس مین سرمایہ دارون کو خود ہمت
باندھنا چاہیے اور اپنی ذمہ داری گورنمنٹ پر نہ ڈالنا چاہیے گورنمنٹ کا کام یہ ہے
کہ حتی الامکان وہ ہر طرح کی مدد دے اور یہ مدد مین خوشی سے دونگا لیکن مین یہ دیکھا چاہونگا
کہ مزدورون کے نوکر رکھنے والے خود بھی کسیقدر زیادہ ہمت باندھین۔ مین تو یہ جانتا ہون کہ اگر
مین اُنمین کا ایک شخص ہوتا اور مجکو مزدور درکار ہوتے تو مین فوراً اپنے ایجنٹون کو روانہ کردیتا
کہ ہر جگہ گھوم کر مناسب صوبجات اور مقامات سے اس قسم کے آدمی جیسے مجکو درکار ہین چن لیتے۔
دوسری صلاح جو اکثر مجکو دیگئی اور جسکی نسبت مین تسلیم کرتا ہون کہ عموماً ہندوستان
کے باہر سے ملی جہان مجکو اندیشہ ہے کہ اصل حالت سے بہت کچھ ناواقفیت ہے یہ ہے
کہ قحطون کے روکنے کا صریح طریقہ اجراے آبپاشی ہے۔ اُنمین سے بعض مضمون نگارون
کو اس بات کا فخر ہے کہ اس خیال کے موجد وہی ہین اور وہ اس بات سے ناواقف معلوم
ہوتے ہین کہ آب پاشی کا نام بھی کبھی ہندوستان نے سُنا یا اُسکے انتظام کا کبھی قصد بھی کیا گیا ہے
یا نہین۔ ظاہرا وہ یہ نہین سمجھتے کہ ہندوستان مین برسون سے آبپاشی کے کام جاری
رہتے آئے ہین اور ہندوستان کی اُنیس ۱۹ ملین ایکڑ زمین کی آب پاشی ہوتی ہے اور ایسے
کامون مین کم سے کم ساڑھے پچیس ملین پونڈ کا سرمایہ صرف ہوچکا ہے۔ لائق لوگ ہمکو اس

قیاس کی بنیاد پر چٹھیان لکھا کرتے ہین کہ جب کسی دریا کا پانی سمندر مین جا کر گرتا ہوا مل مین اُسکے پانی ہی کے برابر زراعتی دولتمندی ضائع ہوتی ہے اور گورنمنٹ ہند کو لازم ہے کہ جہانتک جلد ممکن ہو کسی نہ کسی طرح جلد اسکو اپنے قبضہ مین لے آئے اور اُسکے ذریعہ سے فصلون اور باغون کو پیدا کرے۔ اب دیکھیے کہ مین نے بہت ہی احتیاط سے اپنے سیلیے اس بات کا تخمینہ بنوایا تھا کہ کل ملک ہندوستان مین کسقدر نئی زمین ایسی نکلے گی جسکو ہم جدید تجاویز آب پاشی یا موجودہ سلسلہ جات آبپاشی کی توسیع کے ذریعہ سے بہ گمان غالب مزروعہ بنا سکینگے۔ منفعت خیز کامون کی مدین۔ یعنے اُن کامون کی مدین جنسے امید ہو سکتی ہے کہ انسے خالص آمدنی اسقدر ہوگی جو صرف سرمایہ کے سود سے زائد ہو تخمینی بیشی ساڑھے تین ملین ایکڑ کی ہوتی ہے اور تخمیناً اُسمین آٹھ سے لیکر نو ملین پونڈ تک کا صرف متصور ہے۔ حفاظتی کامون کی مدین یعنے اُن کامون کی مدین جنمین آمدنی نہو گی اور جو بوجہ اس امر کے کہ گورنمنٹ پر اُنکی وجہ سے دوامی مالی بار پڑتا رہیگا صرف خاص صورتون مین اختیار کیجاتی ہین اور پھر بطور قاعدۂ کلیہ انسداد قحط مین بہت کم مدد دیتی ہین ہم دس لاکھ روپیہ سالانہ صرف کرنے کا خیال رکھتے ہین اور غالباً اس طریقہ سے قریب قریب وہ رقبہ جس مین فی الحال اس قسم کے کام پھیلے ہوے ہین تین لاکھ ایکڑ سے دوچند ہو جائیگا۔ پس یہ ظاہر ہے کہ دونون مدات کے متعلق ہندوستان کی اراضی قابل آب پاشی مین عملی حیثیت سے جسقدر اضافہ ہوگا اُسکی میزان چالیس لاکھ ایکڑ سے زیادہ نہو گی۔ یہ اضافہ بیشک بے بہا ہے جس سے ملک مین کل جسقدر خوردنی اجناس بہم پہنچتی ہین

اُنکی مقدار بڑھ جائیگی مزدوروں کے لیے بھی کام نکل آئیگا اور قحط کے زمانہ مین نرخ پر اثر پڑیگا لیکن مجھکو اندیشہ ہے کہ اس بات کی امید نہین ہوسکتی کہ جن اضلاع مین قحط پڑا کرتا ہے وہ بالکل محفوظ ہوجائینگے یا اُنکے مصیبت زدہ باشندون کو براہ راست مدد پہونچے گی۔ بیشک جس وقت کوئی ریگستانی قطعۂ زمین آباد کیا جاتا ہے تو آبادی کی ترقی کی ترغیب دیجاتی ہے اور اسوقت بہت سے پیٹ پالنا پڑتے ہین۔ اصل بات یہ ہے کہ آب پاشی کے جو کام مناسب تھے یا قحط کی حفاظت کے خیال سے جنکی نہایت ضرورت تھی اُن مین سے اکثر اب جاری ہوچکے اور اب اِس آب پاشی کے کام مین غیر معین طریقہ کی وسعت کی امید نہین رہی جو عام خیالات کے موافق بعض اوقات سمجھی جاتی ہے۔ ساتھ ہی اسکے اُس عام تجویز مین جسکی بہت کچھ تائید اس بحث کی اثنا مین مختلف صاحبون نے کی ہے کہ آب پاشی کے کامون کو ایک تو اِس وجہ سے کہ ملک کی پیداوار اجناس خوردنی کو اِس سے وسعت ہوتی ہے اور دوسری اِس وجہ سے کہ اُن کامون کے متعلق جو منفعت خیز کے نام سے مشہور ہین خرچ کیے ہوئے سرمایہ پر غیر معمولی حد تک نفع ہوتا ہے بڑھانے کا حوصلہ دلانا چاہیئے مجکو اِس درجہ اتفاق ہے کہ ہندوستان مین آنے کے بعد مین نے اپنے پروگرام مین آبپاشی کے متعلق ایک معین اور جہانتک کہ مجکو امید ہے دوامی (تاوقتیکہ ہمکو اختیار کرنے کے لیے کام ملتے جائینگے) توسیع کی کارروائی جاری کی۔ ہمارے

پیشرو کے وقت مین سالانہ منظوری کارہاے آبپاشی کے لیے پچھتر لاکھ کی تھی۔ پارسال مین نے سر جیمس وسٹ لینڈ صاحب کو اسکے بڑھانے کی ترغیب دی اور جو مالی سال حال مین ختم ہوا ہے اُسمین ہمنے نوے لاکھ صرف کیے اور اِس رقم کا کچھ حصہ براہ راست قحط زدہ اضلاع مین مزدوری بہم پہونچانے کے کام مین صرف کیا گیا اور آیندہ سال کے لیے باوصف اِس امر کے کہ قحط کی وجہ سے عام طور پر ہمارے پروگرام مین قطع و بُرید کی گئی ہے مین نے مسٹر ڈاکنس صاحب پر زور ڈالا کہ وہ عطیہ آب پاشی کی مقدار سو لاکھ یعنی ایک کرور روپیہ قرار دین۔ مجکو امید ہے کہ اِس بارہ مین جو فیاضی کی گئی ہے وہ باعتبار اُس معاوضہ کے جو براہ راست حاصل ہوگا اور باعتبار اُس عام اثر کے جو ملک کی مرفہ حالی پر پڑیگا غیر بے محل ثابت نہ ہوگی۔ جو وجوہ مین نے بیان کیے ہین اُنسے مجکو اِس بات مین شبہہ پایا جاتا ہے کہ کارہاے آب پاشی سے آیندہ بھی ویسا ہی فائدہ پہونچیگا جیسا زمانہ گذشتہ مین پہونچ چکا ہے کیونکہ بڑی بڑی تجویزون مین سے اکثر بتدریج ختم ہو چکی ہین۔ گو ہماری کارروائی کا احاطہ ایام گذشتہ کی نسبت عظمت اور وسعت مین کم ہوگا اسپر بھی مین باور کرتا ہون کہ آیندہ عرصہ دراز تک اور میرے زمانہ مین تو یقیناً ہمکو کافی مقدار سے زیادہ کام ایسے ملتے رہینگے کہ اپنا سرمایہ چھوٹی چھوٹی اور کمتر اولوالعزمیون کی تجویزون مین لگتا جاے

اب مین فوجی اخراجات کے مسئلہ پر آتا ہون۔ پارسال کا خاص فوجی اجرا

البتہ جنوبی افریقہ کا ہے جسمین ہمنے ہندوستان سے آٹھ ہزار سے زیادہ برٹش
افسرون اور سپاہیون اور تین ہزار دیسیون کی خدمات غیر جنگی کامون کے لیے
مستعار دین - اب اگر برٹش گورنمنٹ بعض ہماری بہادر دیسی پیدل رجمنٹون اور
اِس سے بھی زیادہ رسالہ کی رجمنٹون کو کام مین لا سکنے کے قابل ہوتی تو مین
بذات خاص خوش ہوتا اور جنگ کی ایک ابتدائی نوبت پر مین نے گورنمنٹ
ہند کی جانب سے ایک بھاری فوج بھیجنے کی خواہش ظاہر کی تھی - مین دس ہزار
آدمیون کے روانہ کرنے پر تیار ہوتا - - مجکو یقین ہے کہ اگر یہ درخواست قبول
کر لیجاتی تو اِس ملک مین نہایت ہی دلی خوشی کا جوش پیدا ہو جاتا جہان
خیرخواہی کا اظہار نہایت وسیع پھیلا ہوا ہے اور میری راے مین نہایت
نمودار طور سے سچا ہے - آپ ہرگز یہ گمان نہ کرین کہ گورنمنٹ انگلستان نے
اِس درخواست سے بے پروائی کی یا حب الوطنی کے اُس بہت بڑے اظہار
سے جو ہندوستان مین کیا گیا تھا اور جسکی وجہ سے بدرجہ اولیٰ وہ درخواست
قابل قبول ہوتی ناواقف تھی - گورنمنٹ موصوف اُن واقعات سے ویسی ہی
واقف اور جو بلند ہمتی ظاہر کی گئی تھی اُسکی اُسی قدر شکر گزار تھی جس قدر کہ علیا
حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند تھین جو جنگ کے زمانہ مین برابر ہمپر تاکید فرماتی رہین
کہ علیا حضرت کی خواہش ہے کہ تم اِس بات کی تصدیق کرنے کا کوئی موقع ہاتھ
سے نہ جانے دینا کہ با دولت و اقبال روساے ہند اور افواج ہند اور

باشندگان ہند کی معتقدانہ خیرخواہی کی معرف ہین۔ اور نہ اس درخواست کی نامنظوری مین دیسی فوج کی ذرا بھی حقارت ہوئی۔ یہ بات نامناسب خیال کی گئی تھی کہ کوئی قوم باہر سے لاکر شریک جنگ کیجاوے۔ جنگ مین ایک طرف برٹش لوگ اور دوسری جانب بویر تھے اور اگر دوسرے جنگ آور بھی شریک جنگ کیے جاتے تو یہ امر ہندوستانی افواج ہی پر موقوف ہوکر نہ رہ جاتا۔ پھر یہ بھی خیال تھا کہ اگر برطانیہ اعظم اپنی فوج ہند کا ایک حصہ جنوبی افریقہ کی جنگ مین شریک ہونے کے لیے روانہ کرتا تو یہ خیال پیدا ہوتا کہ وہ گورے رنگ کے سپاہیون کی قوت اس قدر نہین رکھتا جو دوسرے درجہ کی مہم کی ضرورت کے لیے کافی ہو اور یہ خیال اپنے نتیجہ کے اعتبار سے ایسا تھا جو اس لوکل آبادی پر جو ہمیشہ بغاوت کرنے پر تلی رہتی ہے بُرے بُرے اثر پیدا کرتا۔ ان وجوہ سے وہ درخواست مذکور نامنظور کی گئی۔

اب اس بات کی امید دم بھر کے لیے بھی نہین ہوسکتی کہ ایک جنگ جو ایسی اہم ہو (اور اسلحہ اور قواعد اور کل علم و عمل فن حرب کے مسائل کے متعلق نہ صرف ہمارے بلکہ کُل دنیا کے خیالات مین انقلاب پیدا کرے) بغیر اسکے گذر جائے کہ ہندوستان کی جنگی حکمت عملی پر اسکا ایسا صریحی اثر نہ پڑے جیسا کہ دنیا کی ہر جنگی قوت پر پڑیگا۔ بحر اعظم مین ایک طوفان برپا ہوگیا ہے جسکا تہلکہ ہر کنارۂ زمین اور ہر ساحل پر ہزارہا میل تک محسوس ہوگا۔ مثل دیگر مقامات کے یہان بھی

ہمکو اپنے گھر کا انتظام درست کرنا ہوگا اور اپنی فوجی کل کو ازسر نو صاف کرنا اور جو سبق حاصل ہوے ہین اُنسے فائدہ لینا ہوگا - یہ خیال نہ کیجیے کہ اس قسم کے اصلاحات کسی مقام مین بغیر زاید صرف کے عمل مین آسکینگے - مجکو یقین واثق ہے کہ جنگ ٹرانسوال کا پہلا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کی ہر جنگی قوم کا بجٹ بڑھ جائیگا - اگر دو چھوٹی جمہوری سلطنتین گو روپیہ اور توپون کے اعتبار سے کیسی ہی پُر کیون نہ ہون مہینون تک برٹش فوج کی اصلی قوت کا مقابلہ کرسکین اور برٹش قوم کو اسقدر اخراجات سے زیر بار کرسکین جو قبل کُل حساب کے بیباق ہونے کے پچاس کے بدلے سو ملین پونڈ کے قریب پہونچ جائینگے تو کیا ہم اِس سالانہ خرچ سے جو اِس وسیع سلطنت کی حفاظت کے لیے جو روس چھوڑکر کُل یورپ کے برابر ہے بمقابلہ ان بیحد خوفناک خطرات کے جو ایک دن اُسکی تہدید کے باعث ہوسکتے ہین دریغ کرسکتے ہین - مین اِس بات کے کہنے کی جسارت کرتا ہون کہ گورنمنٹ ہند کے دفاتر مین کبھی کوئی ایسا شخص نہ آیا ہوگا جو مجھ سے بڑھکر فضول خرچی کا یا فوجی اخراجات مین خفت کرنے کا نکتہ چین اور غیر مصلح بند دشمن رہا ہو - لیکن ساتھ ہی اسکے بحیثیت اعلیٰ افسر گورنمنٹ مذکور مین اپنی ذمہ داریون کو بھی جانتا ہون اور اگر مین اور میرے شرکا کو اس امر کا یقین ہے کہ جن خطرات سے ہندوستان کی تہدید ہوسکتی ہے اُنکے مقابلہ کے لیے فوجی حفاظت ہندوستان کی قطعی طور سے مقتضی ہے کہ ایک فلان خرچ گوارا کیا جاے تو ہم اسکے اختیار کرنے سے پہلو تہی نہ کرینگے - میرا سب سے بڑا

حوصلہ یہ ہے کہ ہندوستان مین پرامن زمانہ آتے اور مین اپنی تمام قوت کو انتظامی اور ضروری اور اہم ترقی مین صرف کرون جہان بہت سے اصلاحات بلند آوازہ اپنے اختیار کیے جانے کی فریاد بلند کر رہے ہین - مجکو بحالت موجودہ کوئی وجہ نہین دکھائی دیتی کہ ان اولوالعزمیون مین کیون خلل ڈالا جائے یا وہ برباد کیجائین لیکن میری یہ خواہش یا مقصد نہین ہے کہ مین خود کو ایسی حالت مین ڈال دون جسمین بعد کو خطرہ کے پیدا ہونے پر پبلک راے مجھ پر گھوم پڑے اور یہ کہے کہ "ہمنے آپ پر اعتبار کیا - سلطنت کی جائز حفاظت کے لیے آپ جو کچھ طلب کرتے ہم دیتے - لیکن نہ تو آپ نے آیندہ کی پیش بینی کی اور نہ زمانۂ حال کا اندازہ کیا اور اگر ناکامی ہو تو آپ اُس ناکامی کے ذمہ دار ہونگے"

پس مین کہتا ہون کہ آیندہ کچھ زمانہ تک فوجی تخمینہ جات مین تخفیف کی کوئی امید میری نظر مین نہین ہے - ایسی بہت سی صورتین ہین جنمین ہم بچت کر سکتے ہین یا جنمین خرچ کا تغیر تبدل اور جانچ اور تخفیف عمل مین آسکتی ہے - سال حال اور سال آیندہ مین بوجہ سرحدی حکمت عملی کے جو گذشتہ بارہ مہینہ مین شروع کردی گئی ہے اور بوجہ واپس طلب کرلینے اُس قواعددان فوج کے جو ہمارے حدود انتظامی سے باہر کام کرتی تھی بہت کچھ بچت ہو جائیگی - ایسے بہت سے میدان ہین جنمین تخفیف ممکن ہے لیکن بمقابلہ اُن بھاری رقوم اخراجات کے جنسے شاید مفر نہ ہوگا ان کفایت شعاریون کی کل میزان بہت ہی قلیل ہے - اکیلے ترمیم

اسلحہ کے مسئلہ کو لیجیے - سرآے کولن صاحب نے اپنی یادداشت مین یہہ بیان
کیا ہے کہ ہندوستان کی دیسی فوج اور والنٹرون کو میگزین رفل بندوق سے مسلح
کرنے ہی مین ڈیڑھ کرور روپیہ صرف ہو جائیگا اور اسپر بھی کون شخص دم بھر کے
لیے بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ خرچ نہ اختیار کیا جائے یا اسمین نامناسب تاخیر
کیجائے ؟ - جیسا کہ مین اپنی تقریر کے ابتدائی حصہ مین بیان کرچکا ہون اگر ہم
پچاس ملین آدمیون کو بھوکون مرجانے کے خطرہ سے بچانے مین بارہ کرور سے
زیادہ روپیہ دو برسون مین صرف کرچکے ہین تو کیا ہم اس چند کرور روپیہ کے
صرف کرنے سے اغماض کرینگے جو تیس کرور آدمیون کو بدانتظامی بدعملی اور
ہر بونگ کے خطرات سے جو قریب قریب موت سے بدترین محفوظ رکھنے کے
لیے اس حالت مین درکار ہونگے اگر برٹش فوج کو سرحد ہندوستان پر خواہ اسکے
باہر کسی وقت ایک سخت آفت کا سامنا ہو تو کسی شخص کو یہ خیال ذہن مین نہ رکھنا
چاہیے کہ جب چند مہینہ خواہ سال بھر کے لیے ہم افریقہ کے لیے اپنے آٹھ ہزار
برٹش سپاہی بچا سکے تو اس وجہ سے برٹش گیریزن ہندوستان مین دوامًا اس قدر
تخفیف کیجاسکتی ہے - اس سے زیادہ کامل یا ابلہانہ دھوکا کوئی نہ ہوگا - اگر کوئی
شخص اپنا کتا جو اسکے گھر کی حفاظت کرتا ہو ایک شب کے لیے اپنے کسی ہمسایہ
کو جسکے یہان چور حملہ کرنے والے ہون مستعار دیدے تو کیا اسکا نتیجہ یہ نکلیکا کہ
آیندہ خود اس شخص کے مکان کے لیے حفاظت کی ضرورت نہ رہیگی - ہندوستانکو

اُسکی فوج کے کسی بڑے حصہ کے محروم کردینے مین ہمیشہ کچھ نہ کچھ خطرہ ضرور ہے - یہ خطرہ ہر وقت کی حالتون اور ہمسایہ سلطنتون کے برتاؤ کے اعتبار سے بڑھتا گھٹتا رہتا ہے - حال کے موقع پر وہ موجود تھا اور سابق کمانڈر انچیف نے اور مین نے اس بات کا فیصلہ کرتے وقت کہ علیا حضرت کی گورنمنٹ کو ایک تعداد کی فوج جنوبی افریقہ کے لیے مستعار دیجائے اس خطرہ کے برداشت کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی تھی - یہان مجکو سرسری طور سے یہ ظاہر کرنے دیجیے کہ اخبارون کا یہ بیان غلط تھا کہ گورنمنٹ حضور ملکہ معظمہ کی جانب سے طلبی ہوئی تھی یا احکام آئے تھے یہ بیان بلحاظ اس امر کے غلط ہے کہ گورنمنٹ موصوف نے کبھی ایسا نہین کیا اور نہ کرسکتی تھی کہ جس قدر لوگ ہم بچا سکنے پر رضامند ہون اُنسے زیادہ طلب کرے - لیکن اس وجہ سے کہ غالباً حال کے موقع پر ہم کامیابی کے ساتھ اُسپر غالب رہینگے کیا یہ امر تدبیر مملکت کے موافق ہوگا کہ دوامی طور سے اس خطرہ کو پیدا کرلین -

مجکو حیرت ہوتی اگر وہ لوگ جو اس عجیب دلیل کو پیش کرتے ہین کہتے کہ جن مختلف دیسی رئیسون نے بڑی خیر خواہی سے جنگ کے لیے اپنی ذاتی خدمات کو پیش کیا تھا اگر ہم اُنکو قبول کرسکتے تو اس سے یہ ثابت ہو جاتا کہ ہندوستان بغیر ان دیسی رئیسون کے دوامی طور سے اپنا کام چلا سکتا ہے یا آنکہ اگر ہم دس یا بیس ہزار ہندوستانی فوج جنوبی افریقہ کو بھیجدیتے تو اس سے اس بات کا ثبوت ہو جاتا کہ

ہندوستانی فوج مین آیندہ اسی قدر کمی کردینا چاہیئے پس کسی شخص کو اِس قسم کی دلیلون کا لحاظ نہ کرنا چاہیئے۔ یہ ایام وہ نہین ہین کہ کسی سلطنت کی فوجی قوت مین تخفیف ہو سکے۔ یہ وہ ایام نہین ہین کہ ہندوستان کی فوجی قوت مین سلامتی کے ساتھ تخفیف ہو سکے۔ اگر لارڈ ڈفرن چودہ برس پیشتر یہ قرار دے سکے کہ اُس وقت فوج ہندوستان کی جو قوت تھی اور جسکو اُنھون نے زمانہ حال کی میزان تک بڑھایا تھا وہ ہمارے عہود کے ایفا اور ہمارے حدود کی حفاظت کو کافی تھے تو کیا کوئی ذی فہم شخص ایسا ہوگا جو مجھ سے یہ کہے کہ اُس زمانہ کے بعد سے ابتک کوئی بات ایسی (عام اِس سے کہ تجربۂ کارزار افریقیہ یا اُن واقعات کے متعلق ہو جنکو ہم وقتاً فوقتاً وسط ایشیا یا سرحدات افغانستان سے سُنا کرتے ہین) واقع ہوئی جس سے ثابت ہو کہ اب ہم اِس سے کم تعداد مین اپنی ذمہ داریان پوری کرسکتے ہین۔ نہین ہندوستان مین شاہی تدبیر مملکت کے دو بھاری فرائض ہین۔ اول یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اِن سب کرورون باشندون کو زیادہ تر خوش اور زیادہ تر قانع اور زیادہ تر مرفہ حال بنادیا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ وہ اور اُنکی جائداد محفوظ رکھی جائے۔ ہم ایک فریضہ کے لیے دوسرے سے غافل ہونا نہین چاہتے۔ بلکہ ہم اپنی ذمہ داری جو کچھ سبک نہین ہے دونون کے باب مین پوری کرنے کو ترجیح دینگے۔ اِن بیانات کے بعد مین مباحثۂ حال کو ختم اور اب اِس کونسل کو غیر معین تاریخ تک ملتوی کرونگا۔

ایڈرس منجانب
میونسپلٹی امرتسر

۹-اپریل ۱۹۰۰ء

[حضور وایسراے مع لیڈی کرزن صاحبہ وممبران اسٹاف ہزاکسلنسی ۲۱-مارچ روز
چہارشنبہ کی شب کو کلکتہ سے بعزم دورۂ کوئٹہ وسرحد روانہ ہوے- اثناے راہ مین شکار
کھیلنے کی غرض سے چند روز تک مقام لال کنوان مین قیام فرمایا- بعد اسکے ہزاکسلنسی
امرتسر کو روانہ ہوے جہان ۸-اپریل کو داخل ہوے- یہان صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر
پنجاب اور اُنکے اسٹاف اور لوکل افسرون نے استقبال کیا- صبح کو طلائی مندر کا ملاحظہ
فرمایا اور سہ پہر کو ٹون ہال مین ممبران میونسپلٹی نے بموجودگی بہت سے یورپین اور دیسی اشخاص
کے ایک ایڈرس حضور وایسراے کے خیرمقدم مین پیش کیا- اظہار خیرخواہی کے بعد ایڈرس
مین بیان تھا کہ گو امرتسر کچھ بہت قدیم شہر نہین ہے لیکن طلائی مندر کی وجہ سے جو نات شہر
مذکور مین واقع ہے ہمیشہ قدیم روایات خیرخواہی اور بہادری میدان جنگ کے ساتھ سکھ قوم
کا مرکز رہتا آیا ہے- امرتسر سے بڑھکر برٹش فوج کی حال کی کامیابیون کی خوشی کہین نہ منائی
گئی ہوگی -اسکی دیرینہ تجارتی کامیابی نے کوئی علامت زوال نہین ظاہر کی اور شہر کی تجارت

اورا ولوالعزمی کے بڑھانے اور اُسکی ہمت دلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہین دیا گیا۔

ایڈرس مین وایسراے کا شکریہ اس بارہ مین ادا کیا گیا تھا کہ امرتسر سے ترنتارن اور سنھالی تک ایک ریلوے کی تعمیر کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا۔ تعلیم اور صفائی وغیرہ۔ اور خاص کرکے اس بات کا بھی ایڈرس مین ذکر تھا کہ امرتسر طاعون اور قحط سے محفوظ رہا۔ ہزارہا بیکانیری جو یہان بھاگ آئے تھے اُنکو شہر مین رہنے کے لیے جگہہ دی گئی ہے اور قحط فنڈ مین فیاضانہ چندہ دیا جاچکا ہے

حضور وایسراے نے جواب مین ارشاد فرمایا۔

اے صاحبان مینوسپل کمیٹی امرتسر بہت برس ہوے کہ ہندوستان کی سیاحت کے زمانہ مین مین امرتسر آیا تھا اور ہر قوم کے اُن جاتریون کے گنجان مجمع مین جو آپکے متبرک مندر (یعنی سکھ مذہب کے معبد اور مرکز) کے سنگی زینون پر دھکے مار مار کر اپنا راستہ نکالتے تھے مین بھی شریک تھا۔ اب جو مین پھر بحیثیت وایسراے ہند یہان آیا تو مین نے اس شہر اور اُسکے خوشنما اور تاریخی متعلقات کچھ گھٹی ہوئی دلاویزی کے ساتھ نہین دیکھے۔ اور لیڈی کرزن جو پہلے پہل یہان آئی ہین اور جنکو آپنے مہربانی سے داخل ایڈرس کیا ہے اُنکے باب مین تو ہم قریب قریب ایک درشن کرانے والے کا کام دے رہے ہین۔ ہر سیاح اور اُس سے بھی زیادہ ہر وایسراے سکھون کی شریف قوم کی خیرخواہی اور بہادری سے واقف ہے۔ یہ اوصاف مقام خاص یا آب وہوا یا ملازمت کی حالتون سے بے تعلق ہین۔ مین سنے مردانے سکھ پولیس مینون کو بڑی آسانی سے آسامی (چینی) سفلون کی ایک

شورشی جماعت کا انتظام کرتے ہوے دیکھا ہین نے جوانمرد سکھون کی رجمنٹ
کو ہانگ کانگ مین پریڈ کرتے ہوے ملاحظہ کیا ہے بحیثیت انڈر سکرٹری معاملات
خارجۂ انگلستان مجکو سکھ سپاہیون کی بہادرانہ کارگزاریان جو ناف مشرقی
افریقہ اور مخارج دریاے نیل پر عمل مین آئی تھین معلوم ہوتی رہی ہین - جہان کہین
وہ جاتے ہین دلیر اور جوانمرد اور سچے اور جس بادشاہ کے ملازم ہوتے ہین اُسکے
خیر خواہ اور جس رجمنٹ کی وردی پہنتے ہین اُسکے وفادار اور جس افسر کے ماتحت
ہوتے ہین اُسکے معتقد اور موت سے بھی بیخوف رہتے ہین - سکھ سپاہی جو ہماری
فوج ہند کے فرد انتخاب ہین ایسے ہین - ہندوستان کے اِردگرد دورہ کرتے وقت
دور دراز سرحدی چوکیون اور اسیطرح تاریخی محاصرون اور لڑائیون کے مقامات پر
اُنکی بہادری اور نفس کشی کے مناظر اور وہ لوح اور یادگار جو اُنکی دلیری کا نام قائم
رکھنے والی ہین میرے دیکھنے مین آتی ہین پس آپ کی وفاداری محتاج اعتراف
لفظی نہین ہے جبکہ وہ کثرت سے فعلاً ثابت ہو چکی ہے - ساتھ ہی اسکے میرے
لیے بذات خاص بحیثیت اعلیٰ افسر گورنمنٹ ہند اور بشرط امکان اُس محترم فرمانروا
کے لیے بھی جو ہندوستان سے اسقدر محبت کرتی ہے یہ امر نہایت ہی خوشی کا باعث ہے
کہ زمانۂ حال کے مشکلات مین جو حضور ممدوحہ کی سلطنت افریقہ مین واقع ہوئین کُل
ہندوستان سے (جسمین پنجاب کا درجہ کچھ سب سے کم نہ تھا) از خود اِس قدر
خیر خواہی کا جوش عین اُس وقت مین جب آسمان پر ابر چھایا ہوا تھا اور اِس قدر

بلند اور رہم آہنگ نغمۂ تہنیت اُسوقت مین جبکہ وہ ابر ہٹ گیا تھا ظاہر کیا گیا
آپ نے اس جنگ کے حالات پر اس وجہ سے زیادہ دلاویزی کے ساتھ نظر
رکھی کہ آپ لوگون اور آپ کے ہموطنون مین سے بہتیرے اشخاص اُن برٹش
افسرون کے ساتھ رہ چکے ہین جو شاید خود لارڈ رابرٹس صاحب کمانڈر انچیف کے
زیر کمان مشغول جنگ تھے۔ اور اسوجہ سے بھی کہ آپ کو تجربہ سے معلوم ہوا ہوگا
کہ برٹش فتحمندی کا نتیجہ یہ نہین ہوتا کہ قوم مغلوب کی بیخکنی یا اُسپر سختی کرے بلکہ اقوام
فاتح و مفتوح کے مابین صلح اور سرسبزی اور یکجہتی کا ایک نیا زمانہ شروع ہوجاتا ہے
لیکن اب مجھکو لازم ہے کہ آپ کی تاریخ اور آپ کی خیر خواہی کے خیالات سے
مڑکر روزانہ زندگی کے اُن واقعات اصلی کی جانب متوجہ ہون جنکو امرتسر کا سا
ایک شاغل تجارتی شہر ایسا شرگین یا ایسا بیوقوف نہ تھا کہ ایک دورہ کرنے والے
وایسراے کی نظر سے چھپا رکھتا۔ مجھکو معلوم ہے کہ آپ کا شہر سالہا سال سے
ایک مستقل تجارتی اور حرفتی شہرت کی بنیاد قائم کرتا آیا اور جس طرح سپاہیون کے
بہم پہونچانے مین مستعد ہے اُسیطرح کاربار کا آرزومند اور ظاہرا اُسکے انجام کرنے
کے قابل ہے۔ مجھکو ہمیشہ ہندوستان کے کارخانون سے گھڑگھڑاہٹ کی آواز
سنکر اور دھنوئین کو نکلتے ہوے دیکھکر بہت خوشی ہوتی ہے۔ اِسوجہ سے نہین کہ
اُن مین سے کوئی چیز خوبصورت معلوم ہوتی ہے بلکہ فقیرانہ نظر سے تو دونون قابل
نفرت ہین لیکن مجھکو خوشی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ مین جانتا ہون کہ ہندوستان کی

صدہا اور اکثر صورتون مین ہزار ہا کاریگرون کی اُجرت معقول ہوگئی اور مستقل
شغل حاصل ہوگیا اور دیسی صنعتون کے افسوسناک زوال کی حالت مین وہ ایک
ایسا بدل قائم کرتے ہین جو قابل العمل اور منفعت خیز ہے گو وہ دلچسپ اور خوشگوار
نہ بھی ہو۔ مجکو صرف ایک چیز کی فکر ہے۔ جس وقت آپ ایشیائی طرز یا ایجاد کی
چیزین تیار کرنے مین یورپ کی کلین منگائین تو مہربانی کر کے یورپین طرز ونکو
بھی مستعار نہ لین۔ وہ بالعموم حقیر اور کاریگری سے خالی اور گنوار وہین۔ مین
آج صبح کو آپ کے بڑے کارخانۂ قالین بافی کو دیکھنے گیا تھا جہان مجکو
اس بات کے دیکھنے سے خوشی ہوئی کہ وہ اب تک ہاتھ سے بُنے جاتے ہین۔ لیکن
مجکو خیال ہوا کہ بعض نمونین مین نے بیرونی مذاق کا اختلاط پایا۔ مہربانی کر کے
اس غلطی مین نہ پڑیے۔ آپ اپنے قدیم ہندوستانی اور ایرانی نمونون پر جمے
رہیے جو قدرتی کاریگرون کی ایک قوم کی محنتون کا نتیجہ ہے اور جنپر زمانۂ حال
کی دنیا کبھی ترقی نہ کرسکے گی۔ علاوہ برین مین دیسی راجون اور رئیسون سے کہونگا
کہ جس وقت آپ اپنے محلات یا مکانات کے لیے قالین کی فرمایش دین تو یورپ
جانے اور کڈرمنسٹر یا برسلز کے بھونڈے قالینون کی سرپرستی کرنے کا خیال
دل مین نہ لائین۔ اپنے قالین اپنے ہی ملک مین لین اور یہ شرط کردین کہ
انکا رنگ اور انکا نمونہ ہندوستانی ہی رہے۔ ہندوستان کے اُمرا مین اس خیال کا
ایک میلان پایا جاتا ہے کہ تازہ ترین مصنوعات یورپ نہایت ہی وضعدار اور

اِس سبب سے نہایت عمدہ ہین۔طرز اور عمدگی وصف مین کوئی اصلی نسبت نہین ہے اور سب سے زیادہ قریب زمانہ کا نمونہ اکثر باعتبار صنعت سب سے بدتر پایا گیا ہے۔

آپ نے اپنے ایڈریس مین ایک صنعتی اسکول کا ذکر کیا ہے جسکی اعانت مینونسپلٹی سے ہوتی ہے خواہ وہ مشرقی صنعت و حرفت کے تازہ کرنے کے لیے ہو خواہ مغربی طریقون اور اوزارون کے سیکھنے کے لئے لیکن مین امید کرتا ہون کہ یہ اسکول کاروباری اصولون پر چلایا جاتا ہے۔ اگر صنعتی تعلیم کو ہندوستان مین کامیابی ہو تو یہ ضرور ہے کہ اس سے آدمی ایک بہت بڑا عالم تو نہ بنے گا مگر ایک اچھا کاریگر بنجائیگا۔ آپکو لازم ہے کہ اسکو زیادہ تر اصولون کی تعلیم نہ دین بلکہ عمل کی تعلیم دین۔

مینوسپل کمیٹیان جو کام کرتی ہین اُنکا بہت معقول معیار اُس شہر یا قصبہ کی صفائی کی حالت ہے جسکا پیا وہ صرف کرتی ہون۔ اِس بات کے معلوم ہونے سے مجکو خوشی ہوئی کہ اسوقت تک آپ طاعون اور قحط دونون سے محفوظ رہے حالانکہ دونون بلائین ایسی تھین کہ تیرتھ کا اتنا بڑا مرکز فطرتی طور سے خاص طور پر اُنکا مورد ہوسکتا تھا۔مجکو اس امر کے دریافت ہونے سے بھی خوشی ہوئی کہ آپنے اپنی مینوسپل ساکھ کن مفید اغراض مین صرف کی اور آیندہ کن اغراض مین صرف کرنے کا ارادہ رکھتے ہین۔مین صرف یہ صلاح دونگا کہ آبرسانی کا کام اختیار کرنے کے قبل آپ نالیون کے انتظام کو مکمل کرلین اور یہ ایک ایسا خیال ہے کہ میرے

نزدیک خود آپ کے ذہن مین بھی ضرور ہوگا جبکہ اپنے ایڈرس مین آپ نے تسلیم کیا ہے کہ جب تک بدررو کا انتظام کامل طور سے نہ ہو جاوے خالص اور خوشگوار پانی کے فوائد مین بہت بڑا خلل پڑتا رہیگا۔

آپ نے آخر مین مجکو یاد دلایا ہے کہ آپ کو قحط سے جو امن رہا اُسنے آپ کو دوسرون کی مصیبتون کیطرف سے اندھا اور اُنکی فریادون کی طرف سے بہرا نہین کیا اور آپ نے حال مین امرتسر مین ایک جلسہ فنڈ امداد قحط کی بابت لوکل چندہ جمع کرنے کے لیے منعقد کیا ہے۔ ہندوستان اپنے خیالات کے متحد ہونے اور اپنی قومی وجود کے دعویٰ کا اثبات اس سے بہتر طریقہ پر نہین کرسکتا کہ پبلک مصیبت مین اشتراک مقصد کو تسلیم کرے۔ مصیبت اپنے وقوعات مین بہت حریص اور یکرخی ہوتی ہے یہان بچا جاتی ہے تو وہان مار دیتی ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ جسپر آج عنایت ہو کل وہ غضب مین آجاے اور دوسرون کی تکلیف دور کرنے مین آپ خود بھی اسی طرح کی نجات بشرطیکہ آیندہ آپ کو اُسکی حاجت ہووے حاصل کرتے ہین۔

اے صاحبو مجکو اجازت دیجیے کہ آپ کے ایڈرس اور اُس صندوقچہ کے لیے جسمین وہ بند ہے نہایت خلوص دل سے آپکا شکریہ ادا کرون۔

ایڈرس منجانب میونسپلٹی کوئٹہ

حضور وایسراے مع ہمراہیان ۱۱- اپریل روز چہارشنبہ کو ۱۲ بجے دن کے کوئٹہ مین داخل ہوے ریلوے اسٹیشن پر مسٹر اے ۔ یس ۔ بارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ بلوچستان اور لفٹننٹ جنرل سر رابرٹ لو صاحب کمانیر افواج احاطہ بمبئی اور انکے اسٹاف اور بریگیڈیر جنرل سر رینالڈ ہارٹ صاحب کمانیر ضلع اور اُنکے اسٹاف اور کوئٹہ کے تمام خاص خاص سول اور فوجی افسرون نے ہزاکسلنسی کا استقبال کیا ۔ سہ پہر کو ممبران میونسپلٹی بمقام رزیڈنسی ہزاکسلنسی کی خدمت مین حاضر ہوے اور ایک ایڈرس خیرمقدم مع ایک گرانبہا قالین کے ہزاکسلنسی کی خدمت مین پیش کیا۔ ایڈرس مین لارڈ اور لیڈی کرزن صاحبہ کے دلی خیرمقدم کے بعد محض لوکل معاملات اور اس امر کا ذکر تھا کہ گزشتہ ۲۵ برس کے اندر کوئٹہ کو کیسی جلد ترقی ہوگئی- اُسمین بیان تھا کہ مال تجارت پر ایسے سخت محصول لگانے اور افغانستان سے بیرونجات کو غلہ لیجانے کی ممانعت ہونے سے سوداگران کوئٹہ پر سخت مصیبت رہتی ہے لیکن تجارت پیشہ جماعت بڑی امید کے ساتھ اُس تجارت کا انتظار کر رہی ہے جو براہ نوشکی نئی سڑک کے ذریعہ سے ہونیوالی ہے -ہندوستان سے وسط ایشیا کو تجارتی مال براہ خشکی لیجانے کے چندر استون مین سے

ایک یہ بھی ہے اور ہملوگون کو یقین ہے کہ حضور والیسرائے ایک خاص ذاتی خیال اس بات کا رکھتے ہین۔ اسکی ترقی کے لیے حال مین ہز اکسلنسی کی تحریک پر شاہنشاہی سرمایہ سے ایک رقم عطا ہوئی ہے جسکی بابت ہملوگ اپنا شکریہ ظاہر کرتے ہین۔ ہمکو امید ہے کہ قبل اسکے کہ زیادہ عرصہ گزرے نوشکی تک ایک عمدہ سڑک تیار ہو جائیگی اور تار برقی کی ایک لین قائم ہو جائیگی۔ اور ہم اس بات کا بھروسا کرتے ہین کہ گورنمنٹ جو کوئی مدد اس بارہ مین دیگی نتائج سے اُسکا صواب ثابت ہو جائیگا۔

ہز اکسلنسی نے جواب مین ارشاد فرمایا:-

مجکو اجازت دیجیے کہ یہان آنے پر جس دوستانہ طریقہ سے آپ نے میرا اور لیڈی کرزن کا استقبال کیا ہے اُسکا دلی شکریہ ادا کرون اور بالخصوص اس ایڈرس کے الفاظ کا جو ابھی پڑھا گیا ہے اور اس گرانی قالین کے دلچسپ عطیہ کا جو ایڈرس کے ساتھ ہے اعتراف کرون یہ قالین اُس ذخیرۂ اشیاء مشرقی کا جسکی مقدار اب بہت ہی بڑھتی جاتی ہے ایک گرانبہا اضافہ ہوگا۔

کوئٹہ مین یہ تیسری مرتبہ میرا آنا ہوا ہے مجکو سر رابرٹ سینڈیمین صاحب کے زمانہ مین اور سر جیمس براون صاحب کے وقت مین یہان ٹھہرنے کی خوشی حاصل ہو چکی ہے اور اب جو مین مسٹر بارنس صاحب کے مہمان نوازانہ ہاتھون سے آپ لوگون کے درمیان آیا ہون تو یہ سمجھتا ہون کہ مین سچ سچ کہہ سکتا ہون کہ مین نے اس مقام کو نہایت ہی شفیق سرپرستون کے زیر توجہ دیکھا کیونکہ یکے

بعد دیگرے مین ایسے تین شخصون کا مہمان ہوا جنکی محنتون سے کوئٹہ کی وہ صورت ہوگئی جو اسوقت پائی جاتی ہے۔ چند مرتبہ ۱۸۸۳ء اور ۱۸۹۸ء مین اور پھر اب ۱۹۰۵ء مین یہان آنے کی وجہ سے ہم اس قابل ہوسکے کہ آپ نے اِس شہر اور چھاونی کی ترقی کے بارہ مین جو کچھ بیان کیا ہے بطور خود اسکی نسبت رائے قائم کرسکین پھر ان مواقع سے مجکو برابر آپ کی تاریخ سے واقفیت ہوتی گئی جس سے قریب قریب مجکو اس بات کا استحقاق ہوگیا کہ مین آپ کے پرانے خاندانی دوست کے حقوق کا دعوی کرون۔

بہرحال کوئی شخص اس بات کو زیادہ کامل طور سے سمجھ نہین سکتا اور نہ زیادہ دلچسپی کی نظر سے خیال کرسکتا ہے کہ کوئٹہ باعتبار اپنے موقع کے اِس حصہ سرحد کی پولیٹیکل اور فوجی اور تجارتی ترقی مین ضرور بالضرور کیسا درجہ حاصل کرنے والا ہے حال کے موقع پر اول دو صورتون کو چھوڑ کر مجکو صرف تیسری اور آخری صورت پر لحاظ کرنے سے زیادہ تعلق ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا بازار خان کے قلعہ کے اندر واقع تھا جو دس ہزار آدمیون کا ایک مرفہ حال قصبہ ہوگیا اور اس مقام کی یہ ترقی آپ کی حالت کے قدرتی فوائد کی خود شہادت دے رہی ہے۔ جہانتک کہ ان باتون کو گورنمنٹ عالیہ کی قطعی او رہمدردانہ حکمت عملی سے ترقی ہوسکتی ہے آپ مجھپر پوری پوری اعانت کا بھروسا کرسکتے ہین۔ مجکو نوشکی کے تجارتی راستہ کا بہت بڑا خیال ہے اور میرا مدعا یہ ہے کہ اُسکی کامیابی کی کسی کوشش سے دریغ نہ کرون میرا

ذرا بھی ارادہ نہین ہے کہ بلوچستان کو بوجہ اپنی جغرافیائی حالت کے جو فوائد پہونچ
سکتے ہین اُنکو اپنی حکمت عملی لاتعلق جماعتون کی پولٹیکل مخالفت سے بے اثر یا برباد
ہونے دون۔ مین جادو کر کے ایک مصنوعی تجارت کو وجود مین نہین لاسکتا اور نہ دوامی
حیثیت سے ایسی آمد ورفت کو قائم رکھ سکتا ہون جو اپنے اسباب بقا سے خالی ہو
لیکن جہانتک کہ اس حصہ سرحد کی تجارت سعی کرنے کی صورت مین فطرتی ترقی کی
صلاحیت رکھتی ہے اور حریفیانہ موانع اور عوائق سے آزاد ہونے کی صورت مین
خود اپنا آیندہ کا راستہ پیدا کرنے کی امید دلاتی ہے میری جانب سے ہرطرح
کا حوصلہ جو گورنمنٹ معقول طور پر دلاسکتی ہو دلایا جائیگا۔ مجکو یقین ہے کہ سوداگر
لوگ بتدریج راستہ نوشکی کی حفاظت اور فوائد سے آگاہ ہوتے جاتے ہین۔ اگر
ابھی وہانتک ریلوے نہین جاسکتی تو بہرحال ہم سڑک کی مرمت اپنے ہاتھ مین لے
سکتے ہین اور نسبت توسیع تاربرقی کے جسکے بارہ مین آپ نے مجھسے استدعا کی ہے
مین خوشی سے آپکو اطلاع دیسکتا ہون کہ پنج پائی سے نوشکی تک ایک لائن کی
منظوری ہی نہین ہوگئی بلکہ فی الحقیقۃ وہ زیر تعمیر ہے اور اواخر ماہ حال تک تمام
ہوجائیگی۔ ان تمام باتون مین گورنمنٹ کا ہمدردانہ برتاؤ مستحق اس بات کا ہے کہ
لوکل تجار اُسکا معاوضہ کرین اور یہ بات آپ کی تجارتی جماعت کے اختیار مین ہے
کہ جن دوستانہ پیش بینیون کو مین نے بیان کیا ہے اُنکو اپنی اولوالعزمی اور ابتدائی
سعی سے مستحکم کرلین۔ مینوسپلٹی کوئٹہ بھی ایسے تجارتی راستہ کی ترقی مین جسکو آپ نے

اسقدر گرانقدر قرار دیا ہے مفید حصہ لے سکتی ہے کیونکہ وہ اس بات کی احتیاط رکھ سکتی ہے کہ اُسکا تشخیص کیا ہوا ٹکس نوشکی کے آنے جانے والے مال پرکسی حالت مین محصول راہداری کے برابر تواثر نہین ڈالتا۔

اے صاحبو آپ کی مینوسپلٹی ابھی نوعمر ہے اور اصل تو یہ ہے کہ جب اس سے پہلے مین یہان آیا تھا اسکے بعد ہی وہ قانونی مینوسپلٹی قرار پائی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے جو ظاہرا آپ بہت کچھ مستعدی جو جوانون مین اکثر پائی جاتی ہے دکھا رہے ہین اور اُنھین کامیابیون مین جو حاصل ہو چکی ہین نہین بلکہ آیندہ کی اولوالعزمیون کے لیے بھی شاد و خوش معلوم ہو رہے ہین۔ مثل دوسرے مقامات کے یہان بھی پانی کا مسئلہ مقدم ہے مین سمجھتا ہون کہ آپ اُس طریقہ کی بابت اپنے اطمینان اور شکرگزاری کا اظہار کرتے ہین جسپر گورنمنٹ آپ کے ساتھ اسوقت تک برتاؤ کرتی آئی ہے لیکن آپ یہ بھی چاہتے ہین کہ نسبت اُن شرائط کے جنکے بموجب آپ کو مزید نلون کے منگانے مین شرکت کرنا چاہیے جسکی تجویز لوکل نظامت کر رہی ہے وہ بھی رعایت جاری رکھی جائے۔ اس بارہ مین اسوقت جو کچھ مین کہ سکتا ہون وہ یہ ہے کہ اگر آپ ایجنٹ گورنر جنرل کے ذریعہ سے اپنی درخواست روانہ کرینگے تو ہماری جانب سے اُسپر پوری اور مناسب توجہ ہو گی۔ اس ضمنی امر کے بارہ مین کہ گورنمنٹ نے آپ کی تجویزات متعلقہ تعمیرات بدررو و آب رسانی کے لیے جو قرضہ دیا ہے اُسکے سود کے متعلق آپ یہ چاہتے ہین کہ زیادہ برسون کی مدت

پر پھیلا کر کثیر تعداد کی اقساط مین اُسکے ادا کرنے کی اجازت دیجاے مین خوش
ہون کہ مین بہت کچھ آپ کی خواہشون کو پورا کر سکونگا - مین جانتا ہون کہ ایک نوجوان
اور ہاتھ پاؤن ہلانے والی مینوسپلٹی گورنمنٹ عالیہ کی جانب سے حوصلہ افزائی
کی مستحق ہے اور آپ پر تعمیرات کے جو بڑے بڑے مطالبات بار ڈال رہے ہین
اُنکا خیال کر کے میری خواہش ہے کہ حتی الامکان آپ کے فنڈونکو آزاد کردون -
اِن ہی وجوہ سے مسٹر بارنس صاحب کی سفارش پر مین نے منظور کر لیا ہے کہ
آپ سالانہ سُود کی قسط بالعوض ۱۲۴۹۰ - روپیہ کے ۸۰۰۰ روپیہ سالانہ کی اقساط
مین ادا کرتے رہین اور اِس رعایت سے کل دَین کی ادائی بالعوض ۱۹۰۴ء کے سنہ ۱۹۱۰ء
تک ملتوی ہو جائیگی -

اے صاحبو آپ نے ایڈرس کے آخری فقرہ مین علیا حضرت ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند
کے ساتھ اپنی معتقدانہ خیر خواہی اور اُس خوشی کا جو آپ کو حضور ممدوحہ کی حال کی
فتحیابیون کا حال سننے سے ہوئی اظہار کیا ہے اِس طرح کی ہر فتحمندی مثل ہر ایک
دوسرے حصہ ہند برطانیہ کے اِس حصہ کو بھی براہ راست فائدہ پہونچانے والی ہے
کیونکہ ایک جانب تو وہ یہ ثابت کرتی ہے کہ انگریزی راج آپ اپنی حفاظت اور
اپنے دشمنون پر فتح حاصل کرنے کی قوت رکھتا ہے اور دوسری جانب فتحمندی کا
اثر آیندہ حملہ کا مانع ہوتا ہے کسواسطے کہ یہ ایک عام تجربہ کی بات ہے کہ جو
سلطنت کامیابی کے ساتھ جنگ سے فراغت پاتی ہے (اور ہم معقول امید

اِس بات کی رکھتے ہین کہ جنوبی افریقہ مین ہماری کامیابیان آیندہ جاری ہینگی اُسپر اُسکے باقیماندہ دشمن فوراً یا بیتابی سے حملہ نہین کرتے ہین پس ہمکو امید ہے کہ حضور ملکۂ معظمہ کی فوج کو جنوبی افریقہ مین جو فتحمندیان حاصل ہوئی ہین اُنکا اثر سرحد ہندوستان اور ایسے دور و دراز ممالک مین بھی ہوگا اور وہ اُس امن و امان کے خیال مین اضافہ کرینگی جو آپ کو برٹش حکومت کے ظل عاطفت مین اتنے عرصۂ دراز سے حاصل رہتا آیا ہے۔

آپ نے خاتمہ کے فقرہ مین بڑی مہربانی سے یہ اُمید ظاہر کی ہے کہ مین کوئٹہ مین پھر آؤن۔ ہم مین سے کوئی شخص آیندہ کی پیشین گوئی نہین کرسکتا تاہم چوتھی مرتبہ آپ کے شہر مین آنے کی اُمید مجکو مشکل سے ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر یہان میرے آنے کا یہ آخری موقع ہوا تو اسپر بھی مین خیال کرتا ہون کہ مین ایسے مقام کو ہمیشہ یاد رکھونگا جسکو بارہ سال سے کچھ کم عرصہ کے اندر مین نے تین مرتبہ دیکھا اور جسکی ترقی مین مین نے تحریراً اور سرکاری افعال کے ذریعہ سے بھی کد و کاوش کی اور جسکی آیندہ حالت کے بارہ مین نہایت ہی تازہ اور ذاتی خیال رکھنے مین مین کبھی کوتاہی نہ کرونگا۔

دربار کوئٹہ

۱۲-اپریل ۱۹۰۰ء

[۱۲-اپریل ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ کو پونے پانچ بجے ہز اکسلنسی ویسراے نے سینڈیمین میموریل
ہال کوئٹہ مین ایک دربار عام بلوچستان کے والیان ملک اور سردارون اور دوسرے جنٹلمینون کی
ملاقات کی غرض سے منعقد فرمایا - دربار مین ہز ہائنس خان قلات جام لسبیلہ اور تین سو کے
قریب خوانین اور سردار اور خاص الخاص سول اور فوجی افسران کوئٹہ مع ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ
بلوچستان ولفٹننٹ جنرل کمانیر افواج بمبئی اور بریگیڈیر جنرل کمانیر ضلع اور بہت سے پولٹیکل افسر
اور بہت سی لیڈیان مع ہز اکسلنسی لیڈی کرزن صاحبہ اور مسز بارنس صاحبہ کے دربار مین موجود
تھین جب حضور وایسراے معینہ مراسم کے ساتھ ہال مین داخل اور رڈیس کی کرسی پر متمکن ہوے
تو ہز اکسلنسی کے روبرو خان قلات مع اپنے مصاحبین کے اور جام لسبیلہ مع اپنے مصاحبین کے
اور سرداران سراون وجھلاون ومشاہیر قلات وخاص خاص سرداران ودرباریان ریاستہاے
مذکور پیش کیے گئے - اس کارروائی کے ختم ہونے پر مسٹر بارنس صاحب نے وایسراے کی خدمت
مین ایڈرس پیش کیا جسمین اس جرگہ ہال کے مختصر حالات بیان کیے گئے . یعنے جو سر رابرٹ سینڈیمین
صاحب کی یادگار مین تعمیر ہوا تھا صاحب موصوف نے ایڈرس مین اس بات کا ذکر کیا تھا کہ اس

پندرہ برس کی مدت کے اندر جسمین سر رابرٹ سینڈیمین صاحب بلوچستان ایجنسی کے مہتمم رہے بڑے بڑے قابل یادگار نتائج پیدا ہوے اور یہ نتائج خاصکر رابرٹ سینڈیمین صاحب کی محنت اور استقلال اور موافقت آمیز حکمت عملی کی وجہ سے پیدا ہوے تھے۔ اُنکی حکمت عملی مین جو یکسان طور کی کامیابی حاصل ہوئی اُسکا بہت بڑا اثر شمالی مغربی سرحد کے دوسرے مقامات کے متعلق گورنمنٹ کی سرحدی حکمت عملی پر پڑا۔ یہ موریل ہال اس تحریک کا نتیجہ ہے جو بلوچ اور برہوئی سرداروں کیطرف سے از خود ہوئی تھی اور اُنکی نظیر پر خان قلات نے بھی عمل کیا۔ اسکی تعمیر مین ۱۶۳۰۵ روپیہ صرف ہوا جسمین شاہی گورنمنٹ کا چندہ ۱۷۶۶۱ روپیہ بھی شامل ہے۔ ساتھ ہی اسکے سر رابرٹ سینڈیمین صاحب کے یورپین احباب نے ایک بڑی رقم بذریعہ چندہ جمع کی جو کوئٹہ مین اُنکی دوامی یادگار مین صرف کی گئی۔ عمارت ہال گورنمنٹ کے مصارف سے قائم رکھی جائیگی اور آس پاس کے باغات عام کردیے جائینگے۔ مسٹر بارنس صاحب نے آخر مین اس بات کی خوشی کا اظہار کیا کہ ہال مین پہلی تقریب دربار وایسرائی کی ہوئی اور یہ ہملوگون کی خوش قسمتی ہے کہ اسکا افتتاح ایک ایسے وایسرائے نے فرمایا جسکو ہز اکسلنسی کیطرح اس سرحدی ملک سے کامل واقفیت ہے اور جسکی ہمدردی اور دلچسپی باشندگان سرحد کے ساتھ اور آس مدبر اعظم کی سوانح عمری کے ساتھ جسکی یادگار مین عمارت مذکور تعمیر ہوئی ہے مشہور ہے۔

ہز اکسلنسی جواب کے لیے استادہ ہوے اور اہل دربار سے مخاطب ہوکر یہ تقریر ارشاد فرمائی۔

یور ہائیس و سرداران و خوانین۔ مجکو افسوس ہے کہ مین آپ کی زبان مین تقریر نہین کرسکتا۔ لیکن میرے الفاظ کا ابھی ترجمہ ہوگا اور وہ اس طور سے آپ کے کانون تک پہونچ جائینگے گو مین آپ سے ایسے طور سے مخاطب نہین ہوسکتا جسکو آپ

سمجھیں لیکن مین سمجھتا ہون کہ مین آپ کی تاریخ آپ کے دستورات اور آپ کے
ملک کی کچھ باتین جاننے کا دعوی کر سکتا ہون - علیا حضرت ملکہ معظمہ کا نائب السلطنت
ہندوستان مقرر ہونے کے بہت برس قبل مین نے اپنا بہت سا وقت سرحد ہندوستان
اور اُسکے گرد کے ملکون کی سیاحت مین صرف کیا تھا - مین اکثر جرگون سے ملاقات
کر چکا ہون اور پامیر کے پہاڑون سے کوئٹہ تک ایکہزار میل تک کے اعلیٰ رئیسون
کو مین جانتا ہون - مین اُن لوگون سے بڑی دلاویزی رکھتا ہون اور اُنکے
فرمانرواؤن سے مجکو الفت ہے - بہت سال ہوے مین نے کچھ زمانہ ایران کی
سیاحت مین صرف کیا تھا اور یہ وہ ملک ہے جس سے آپ کے یہان کے بہتیرے
لوگ قریبی تعلقات رکھتے ہین - ایک اور موقع پر مین چترال مین مہتر نظام الملک
کے یہان عین اُس زمانہ کے پیشتر ٹھہرا تھا جب اُنکو اُنکے بھائی نے جو اب برٹش
ہند مین قید ہین مار ڈالا تھا اور پچھلے موقع پر آج کے پانچ برس پیشتر جب مین
کوئٹہ مین آیا تھا تو کابل سے جہان مین دو ہفتہ تک امیر کا مہمان رہا براہ غزنی و
قندھار گھوڑے کی سواری پر چمن کو آیا - اُسکے سات برس پیشتر بھی مین سر رابرٹ
سینڈیمین صاحب کے ساتھ یہان آیا تھا جب خوجک ٹنل (پہاڑ کے اندر کا راستہ)
کا کام شروع بھی نہ ہوا تھا اور پرانی سڑک سے گھوڑے کی سواری پر پہاڑون کو
طے کر کے سفر کیا تھا - اِن تمام تجربون سے مجکو سرحد کے جاننے اور اُس سے محبت
کرنے اور بلوچیون اور پٹھانون سے زیادہ ذوق رکھنے کی تعلیم ہوگئی جس وجہ سے

مین اِن ملکون مین آیا اور یہ الفت حاصل کی وہ صریح البیان ہے۔ مین سرحدی
جرگون کی مردانگی اور بہادری کا عاشق ہون مین اُنسے جنگ کرنا ناپسند کرتا ہون
اور بعزت اُنسے برسر صلح رہنا چاہتا ہون۔ اکثر صورتون مین جیسا کہ سابق مین
بلوچستان مین کرتے تھے یہ لوگ ہمیشہ آپس مین لڑتے رہتے ہین اور اِسوجہ سے
کمزور رہین اور باہم اتفاق نہین ہے۔ مین چاہتا ہون کہ وہ اپنے جھگڑون کے
فیصلہ اور خاص اپنے ملک کی حفاظت مین برٹش راج سے اتفاق کرلین۔ کوئی
شخص جو اسپر حملہ آور ہو مشترکہ دشمن سمجھا جاوے۔ مین چاہتا ہون کہ وہ ملکہ معظمہ کے
معتمد سپاہی اور شاہی باجگزار ہو جائین جیسے کہ اُن مین سے بہتیرے ہوگئے
ہین اور مین چاہتا ہون کہ وہ اس بات کو سمجھ لین کہ ہم سے لڑنے مین اول تو فائدہ
نہین ہے کیونکہ ہم اس قدر زبردست ہین کہ انجام کو ہمیشہ اُنکو مغلوب کرلینگے دوسرے
جس وقت وہ برٹش گورنمنٹ سے دوستانہ تعلقات قائم کرلیتے ہین تو اُنکا مذہب اور
اُنکی روایات بلکہ اُنکی آزادی بھی نہایت ہی محفوظ ہو جاتی ہے اور ہمسے اُنکو ایسی ضمانتین
ملتی ہین جو ہمیشہ حسن کارگزاری اور خوش کرداری کے صلہ مین دینے کو تیار رہتے ہین
میرا عقیدہ یہ ہے کہ مثل دیگر اشخاص کے سرحد کے لوگون سے بھی کلام کرتے وقت
سچ بات دلیری سے بیان کیجاوے اور خود انھین لوگون کے فائدہ کے لحاظ سے یہ
کہدیا جاوے کہ کن صورتون مین وہ بھلائی اور کن صورتون مین برائی کرین گے۔
سرداران بلوچستان عرصہ تک کامیابی کے ساتھ تجربہ حاصل کرکے یہ سبق سیکھ گئے ہین

اور گزشتہ بیس برس تک کی تاریخ ملک ہذا اور اُسکی یہ حالت کہ دائمی بدنظمی سے بدلکر امن پیدا ہوگئی اور اُسکی دولتمندی اور آسودہ حالی میرے کلام کی تصدیق کرتی ہے

مین آج اِس دربار مین مختلف طبقہ کے سردارون اور اشخاص سے خطاب کر رہا ہون اور اُن مین سے ہر ایک کی نسبت مین چند الفاظ کہونگا - یہان ہز ہائنس خان قلات اور جام لسبیلہ موجود ہین - وہ قدیمی القاب سے ملقب ہین اور مشہور یا دلچسپ عملداریون پر حکمران ہین - ہز ہائنس خان قلات کے بزرگون مین ناصر خان اول تھے جو ایک عادل اور راستباز فرمانروا ہونے کی وجہ سے محبوب تھے - بزرگون کی نظیر اولاد کو ہرگز فراموش نہ کرنا چاہیئے - اگر کوئی سلطنت تعلق خواہ عظمت مین گھٹ جاے تو اُسکا اصل ذمہ دار فرمانروا ہے - فرمانرواؤن کو بمقابلہ رعایا کے اعلیٰ ذمہ داری سپرد کی گئی ہے - جب خود اُنکی حالت غیر محفوظ ہو اور پولیٹیکل خطرہ یا ذاتی خوف سے اُنکی حفاظت نہ ہو تو ممکن ہے کہ اُسکی انجام دہی دشوار ہو - لیکن جب برٹش سلطنت کے سایہ عاطفت مین وہ بیرونی خطرہ سے محفوظ ہوے تو رعایا کی بہبودی کا سرگرمی کے ساتھ خیال نہ کرنے اور انتظام مین فیاضی اور روشنضمیری ظاہر نہ کرنے کا کیا حیلہ ہو سکتا ہے - ؟

ثانیاً مین یہان سرداران جماعت متحدہ بلوچ کو موجود دیکھتا ہون - اے سردار صاحبان آپ اپنے قدیم مناقشات کے تصفیہ اور اِس عام امنیت کی بابت جو آپکو حاصل ہے برٹش گورنمنٹ کے مدیون شکر ہین - مین آپ کی قدیمی خیر خواہی سے آگاہ

ہون آپنے جنگ افغانستان مین جو مدد دی تھی مجکو یاد ہے۔ لیکن سردار صاحبان گورنمنٹ
کے ساتھ آپ کا فرض اوقات نازک مین یہی نہین ہے۔ ہم جنگ کے شروع ہونے
پر آپ کی تلوارون پر بھروسا کرتے ہین لیکن زمانہ امن مین بھی جنگ کے زمانہ سے کچھ
کم کام نہین ہوتا اور مین آپ سے اِس خدمت کی انجام دہی کا طالب ہون۔ سنین
حال کے اُن متواتر مفسدون کا حال جنہین مَری اور ربر بوی بمقابلہ گورنمنٹ مصروف تھے
سنکر مجکو نہایت صدمہ ہوا۔ وہ جرگون کی بدنامی اور سردارون کی بے اعتباری کے
باعث ہین۔ مین یقین کرتا ہون کہ سردار لوگ اگر ثابت قدم اور متفق رہین تو اُنکے
امکان مین ہے کہ اِن مفسدونکو روک دین۔ مجکو یقین ہے کہ اکثر صورتون مین اُنکے
لیے ممکن ہے کہ مجرمون کو گرفتار کرکے سزا دین۔ اسلیے سردار صاحبان مین آپ سے
کہتا ہون کہ گورنمنٹ آپ کو آپ کی تنخواہین اور خدمت مفت نہین دیتی ہے اور مین
آپ سے امید رکھتا ہون کہ آپ اِن مطلق العنانیون کا انسداد کرینگے اور اپنے جرگون کی
آبرو مین یہ بٹہ نہ لگنے دینگے۔ جسوقت مین دیکھتا ہون کہ عمدہ خدمت انجام دیگئی ہے
تو فوراً اُسکا اعتراف کرتا ہون اور اسلیے مجکو اپنے ایجنٹ مسٹر بارنس صاحب سے
یہ دریافت کرکے خوشی ہوئی کہ ڈکیتون کے ایک گروہ کی خبر دینے مین خان صاحب
بہاءالدین بازئی نے اور لوٹیرون کی ایک جماعت پر حملہ کرکے اُنکے منتشر کرنے مین
نوشکی کے غیر قواعددان سپاہیان رستم زئی نے حال مین گورنمنٹ کو بیش بہا مدد دی ہے
مین ان لوگون کے برتاؤ کا خوشی سے اعتراف کرتا ہون اور اُسکو ایک نظیر قرار دیتا ہون

ثالثاً یہان اضلاع زیر انتظام برطانیہ کے سردار و خوانین موجود ہین - سردار
صاحبان و خانصاحبان آپ لوگون مین سے بھی اکثر گورنمنٹ سے تنخواہ یا معافی پائے
ہوے ہین اور آپ کو بھی اُسکے مطابق فرائض ادا کرنا ہین - فی الحال برٹش بلوچستان
مین کئی مرتبہ انگلش اور یوروپین اشخاص پر چند مہلک حملے ایسے ہوے جو بعض اوقات
غزا کے نام سے غلط طور سے موسوم کیئے جاتے ہین - اے سردار صاحبان میرے
کہنے کو یقین تسلیم کیجیے کہ دماغ انسانی مین بیہودہ سے بیہودہ خیال جو کبھی سمائے ہونگے اُنھین
مین سے یہ خیال بھی ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو جس سے وہ کوئی شکایت نرکھتا
ہو صرف اس باعث سے کہ وہ دوسرا مذہب رکھتا ہے (جو ایک ہی خدا کی پرستش کا
ایک دوسرا طریقہ ہے) قتل کر کے خدا کی خوشنودی حاصل کر سکتا ہے - اگر ہم لوگ عقبیٰ کا
پردہ کھول سکتے اور یہ دیکھ سکتے کہ ان کمبخت قاتلون کا کیا انجام ہوا تو مین نہین خیال
کرتا کہ پٹھانون کی سرحد پر یا بلوچستان مین آیندہ زیادہ غازی ہوتے - بہرحال میرے
لیے یہی کافی ہے کہ صرف گورنمنٹ کے برتاؤ سے بحث رکھون اور اُسکی نسبت مین آپ
سے چاہتا ہون کہ آپ دھوکے مین نہ رہین - جہان تک کہ گورنمنٹ کے امکان مین ہے
میرا عزم بالجزم یہی ہے کہ ان مکروہ جرائم کا سدباب کر دون - کیسی ہی سخت سزا ہو مجکو
اُس سے احتراز نہ ہوگا اگر مجکو ضروری معلوم ہوا تو تمام ہتھیارون کے رکھنے کی
ممانعت کر دونگا اور جن لوگون کا قصور ہوگا اُنکو ذمہ دار قرار دونگا - سرداران قوم
گورنمنٹ کا دو صورتون سے ہاتھ بٹا سکتے ہین - وہ اپنے اثر اور اقتدار کا کُل بار

اُن شرارت آمیز مفسدون کے مرتکبین پہ ڈال سکتے ہین اور مجرمون کی گرفتاری
مین گورنمنٹ کی مدد کرسکتے ہین - جو لوگ عمدہ اور بیش بہا خدمت انجام دینگے مین
اُنکو صلہ دینے مین سستی نہ کرونگا - لیکن مین اُن لوگون کی خطا معاف کرنے مین بھی
عجلت نہ کرونگا جو اسمین خوش رہتے ہین کہ کچھ نہ کرین اور جو علانیہ اپنے فرائض
سے بے پروائی کرتے ہین -

سردارصاحبان و خانصاحبان جیسا کہ آپ آگاہ ہین اکثر اطراف ہندوستان مین
بڑا قحط پڑا ہوا ہے اس امر کا ثبوت کہ وہ قحط کتنا بھاری ہے اور گورنمنٹ ہند اُسکے
مقابلہ کے لیے کیا کوشش کررہی ہے اس بات سے ہوتا ہے کہ قریب پچاس لاکھ
آدمی سرکار کے زبردست ہاتھون سے زندہ رکھے جاتے ہین - ہم چاہتے ہین کہ
کوئی شخص مرنے نہ پاوے اور اُنکو کام دینے اور بھوکھون مرجانے سے بچانے کے
لیے ہم گورنمنٹ کا روپیہ صرف کررہے ہین - بلوچستان مین آپ لوگون کو اس طرح
کے خوفناک قحط کا مقابلہ کبھی نہین کرنا پڑتا لیکن مجکو معلوم ہے کہ اس ملک کے بعض
اطراف مین بالخصوص قری اور ریگتی کوہستان مین بارش مین کمی رہی ہے اور مویشیون
مین بڑی ہلاکت ہورہی ہے - یہان بھی سرکار امداد سے غافل نہین رہی - اہل حاجت
سے کام لینے کے لیے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سڑکون کی تعمیر کی غرض سے منظور کیا گیا ہے
اور پچیس ہزار روپیہ قریون اور رگبتون مین غلہ تقسیم کرنے کے کام مین صرف کیا جاتا ہے
اور قحط فنڈ سے فی الحال دس ہزار روپیہ کا خاص عطیہ بلوچستان کو دلایا گیا ہے -

مجکو امید ہے کہ یہ کوششین باقیماندہ ایام قحط کو جھیل لیجائینگی اور آیندہ موسم گرما مین آپ
کے یہان معقول بارش ہوگی۔

اب یور ہائنیس اور سردار صاحبان آخرین مین یہ کہتا ہون کہ اِس گرانقدر دربا
مین اپنے پُرانے دوست سر رابرٹ سینڈیمن صاحب کے یادگاری ہال کا جسمین
مین اِس وقت تقریر کر رہا ہون افتتاح کرنے سے مجکو کیسی خوشی ہوئی ہے۔ جنکو آپ
سب لوگ سینمن صاحب کہتے اور جانتے تھے آٹھ برس کا عرصہ ہوا کہ وہ مر گئے
لیکن اُنکا نام فراموش نہین ہوا اور اُنکا کام جیسی کہ مجھکو امید ہے ہمیشہ زندہ رہیگا۔
کیونکہ یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سینڈیمن صاحب کا وہ کام کیا تھا جسکی
وجہ سے ہم اُنکی عزت کرتے ہین اور اُنکے نام کو یاد کرتے ہین۔ وہ کام زبردست اور
پُرامن سرحدی صوبہ بلوچستان کا اُسکے فرمانروا اور اُسکے سردارون اور باشندون
کی خوشی اور رضامندی کے ساتھ قائم کرنا تھا۔ ۱۸۷۵ء مین جب وہ پہلے پہل
وارد قلات ہوے تو ریاست بلوچستان خانہ جنگی کا شکار ہو رہی تھی جرگون مین گڑبڑ
تھا اور وہ آپس مین لڑتے تھے۔ پشین اور سیبی افغانی گورنرون کے ماتحت تھے اور
ملک مین انگریزی انتظام نہ تھا اور درّون مین آمد و رفت تجارت یا تو بند تھی یا
سفاک لٹیرون کے گروہ ہر طرف گھومتے پھرتے تھے۔ اُسکے مقابلہ مین اسوقت کی
حالت دیکھو کہ بحیرہ عرب سے ریگستان تک اور سرحد ایران سے کوہ سلیمان اور درہ گومل تک
بلوچستان پُرامن اور سرسبز ہے۔ مین یہ نہین کہتا کہ مشکلات یا فسادات یا نزاعات کبھی

نہین ہوتے لیکن خانہ جنگی ہرگز نہین ہے۔ تجارت بڑھتی جاتی ہے۔ عدالت گستری
ہوتی ہے۔ جائداد روزافزون طور سے محفوظ ہے۔ آبادی بڑھتی جاتی ہے اور ہر شخص
جو ٹھیک چال چلتا ہے اس بات کو جانتا ہے کہ برٹش راج یقیناً اسکا محافظ ہوگا۔
یہ سر رابرٹ سینڈیمین صاحب کا کام ہے اور اسکے لیے وہ ہمیشہ یاد کیے جائینگے۔
مجکو یہ بات بھی ٹھیک معلوم ہوتی ہے کہ انکا یادگار جرگا ہال ہے۔ کیونکہ سب
باتون سے بڑھکر وہ جرگون کے طریقون کو جنمین یہ جرگہ ید طولی رکھتا ہے عمل مین لاکر
اور جرگون کے خصائل کی آگاہی اور جرگون کے خیالات کی موافقت سے اپنی حکمت
عملی چلاتے تھے۔ وہ ایک زبردست اور آزاد آدمی تھے لیکن جہان آزادانہ مرضی سے
کام چل سکتا تھا وہ جبر کو کام مین نہین لاتے تھے۔ ان مین اپنے طرز عمل سے ہدایت
کرنے کی طاقت تھی لیکن انمین فراست اور خوش مزاجی بھی موجود تھی جس سے لوگونکو ترغیب
ہوتی تھی۔ اسی سے تمام لوگ انپر اعتماد کرتے تھے اور رعایا انسے محبت کرتی تھی۔ مجکو
اس بات کا فخر ہے کہ مین آج یہان ویسرائے ہند کی حیثیت سے آیا ہون اور اس شخص کی
یادگار مین اس میموریل ہال کا افتتاح کرتا ہون جو صرف میرا دوست ہی نہ تھا بلکہ ایک
زبردست اور ہر طرح سے آدمیونکا مہربان فرمانروا اور برطانیۂ اعظم کا شریف النفس فرزند
تھا۔ اس زمانہ کے بعد جب انکے ساتھ ہم یہان آئے تھے انکے جانشین سر جیمس براون
صاحب بھی جنکے ساتھ بزمانہ مابعد ہمنے قیام کیا گزر گئے۔ انکا بھی جرگون پر عجیب و
غریب طور کا اثر تھا اور سرحد کا ہر پٹھان انپر بھروسا کرتا تھا۔ سرحد ایک سخت استاد ہے

وہ اپنے ملازمون کے خون کی پیاسی رہتی ہے اور یہ دونون بہادر اور لائق شخص اپنے عہدون پر کام کرتے ہوے فوت ہوئے - میرے ایجنٹ حال مسٹر بارنس صاحب سے زیادہ لائق جانشین دستیاب ہو نہین سکتا تھا - اُنھون نے اپنے سبق سینڈیمن کے اسکول مین سیکھے تھے اور مستعدی و قابلیت اور ادائے فرائض کے اعلیٰ خیال کے ساتھ اُنھین کی پیروی کرتے اور اُسی کام کو چلاتے آئے مجکو اِس بات کے خیال کرنے سے خوشی ہوتی ہے کہ بلوچستان جو سرحد کی آنکھ کی تپلی ہے اُسکی حفاظت حضور ملکہ معظمہ کے ایسے عقیدتمند اور لائق افسرون نے جو سلسلہ وار آتے رہے بہت ہی خوبی کے ساتھ کی اور میری دعا ہے کہ وہ ایسے ہی لوگون کے ہاتھ مین آیندہ بھی عرصۂ دراز تک رہ کر سرسبزی حاصل کرے (نعرۂ تحسین)

(اسکے بعد ہز اکسلنسی کی تقریر کا ترجمہ پشتو مین ایجنسی کے ایک دیسی افسر نے پڑھا اور رئیسون اور سردارون نے بہت توجہ سے اُسکو سنا اور اُنپر صریحاً بہت اثر ہوا - خوانین و سرداران موجودہ کو اُسکے لیتھوگراف چھاپہ کی چھپی ہوئی نقلین بھی تقسیم کی گئین) —

سر آر ہارٹ صاحب وی-سی کو کے-سی-بی-کا تمغہ دیا جانا

[۱۴-اپریل، روز شنبہ کی سہ پہر کو حضور وایسرائے نے بریگیڈیر جنرل سر رینالڈ ہارٹ صاحب وی-سی کو نائٹ کمانڈر آف دی باتھ کا تمغہ جو ۱۸۹۷ء کی جنگ تراہ کے صلہ مین انکو ملا تھا عنایت کیا-

یہ کارروائی کل فوج گریزن کوئٹہ کی پریڈ پر جسکی تعداد چار ہزار تھی اور جو شکل مربع کے تین ضلعون کے طور پر گھوڑدوڑ کے میدان مین صف بستہ تھی عمل مین آئی- یوروپین اور دیسی اشخاص کی ایک جماعت کثیر اس رسم کے دیکھنے کو جمع تھی- ویسرائے سے سلامی کے نشان کے قریب سر رابرٹ لو صاحب اور ممبران اسٹاف نے ملاقات کی اور مربع صفون کے وسط مین ہزاکسلنسی کو لے آئے جہان سر رینالڈ صاحب نے گھوڑے سے اُتارا اور بعد اُسکے ہزایکسلنسی نے یہ تقریر ارشاد فرمائی-]

سر رابرٹ لو صاحب اور کوئٹہ گیریزن کے افسر اور سپاہیو- آج مجکو ایک امتیازی حق حاصل ہے کہ سر رینالڈ ہارٹ صاحب کو نائٹ کمانڈر آف دی باتھ کا تمغہ جو دو برس ہوے جنگ تراہ کی حُسن خدمات کے صلہ مین انکو عطا ہوا تھا پیش کرون-

سر رینالڈ ہارٹ صاحب کو بھی مثل میرے اس بات کا افسوس ہوا ہوگا کہ وہ اس معزز صلہ کو علیا حضرت ملکہ معظمہ کے دست مبارک سے لینے کے لیے انگلستان نہ جاسکے- اور آج یہ کام مجکو حضور ممدوح کے قائمقام ہی کی حیثیت سے سپرد ہوا ہے

جسکی نسبت مجکو اندیشہ ہے کہ میرے ہاتھون مین آنے سے اسکا اعلی وقار کسیقدر گھٹ جائیگا سر رینالڈ ہارٹ صاحب کی فوجی ملازمت کے زمانہ مین جو خاص طور کی عظمت اور تنوع رکھتا ہے یہ امتیاز سب کے بعد کا ہے حالانکہ تمام اشخاص جو سر رینالڈ ہارٹ صاحب سے واقف ہین اسکو بھی جانتے ہین کہ بلحاظ اُنکی فوجی کارگزاری کے غیر معمولی فضیلت و اختلاف کے یہ گمان نہین ہوتا کہ یہ آخری امتیاز ہو۔ جو افسر گزشتہ بیس برس کی تمام بھاری لڑائیون اور جنگ افغانستان اور ۱۸۸۲ء کی مہم مصر اور شمالی مغربی سرحد کی لڑائیون مین شریک رہا ہو۔ جسکا ذکر بار بار اسلات مین آیا ہو۔ جسکو دو مرتبہ بر لوت کا درجہ حاصل ہو چکا ہو جو اپنے سینہ پر وکٹوریہ کراس کا قابل افتخار تمغہ اور شاہی ہیو مین سوسائٹی کے دو تمغے اور فرانسیسی طلائی تمغائے اعزاز بصلۂ تحفظ جان لگائے ہو۔ ایسے افسر کا آیندہ زمانہ اسیطرح امیدون سے بھرا ہوا ہوگا جیسا کہ گزشتہ زمانہ شان و عظمت سے بھرا ہوا گزرا ہے۔ پھر کچھ یہی بات نہین ہے کہ سر رینالڈ ہارٹ صاحب نے میدان جنگ ہی مین امتیاز حاصل کیا ہو۔ بحیثیت ڈائرکٹر فوجی تعلیم ہندسات برس تک رہ کر وہ اس قابل ہو سکے کہ ہمارے نظام تعلیم فوج پر ایک عمدہ تربیت یافتہ اور تجربہ کار طبیعت کا نقش چھوڑ جائین۔ بحیثیت جنرل کمان ضلع بلگام قریب ترین ایام مین اُنھون نے طاعون کے مقابلہ مین ایک قوی جنگ کی۔ اگر ہم یہ گمان کر سکتے ہین کہ انکے دل کی تہ مین ایک خفیہ آرزو جسمین غالباً ہر ایک سپاہی شریک ہے یہ پائی جاتی ہے کہ وہ اسوقت کسی دوسرے مقام پر

دوسرے

(جنوبی افریقہ مین) ہوتے تو وہ یہ خیال کر کے اپنی تسکین کر سکتے ہین کہ اُنکی خدمات
کا اعتراف اسوجہ سے کہ وہ ہندوستان مین انجام ہو رہی ہین کچھ کم نہین کیا جاتا جو
برٹش سلطنت مین سب سے بڑا فوجی اسکول ہے اور اُنکے دوست او رمعرف بھروسے
کے ساتھ اُن کامیابیون کی امید کرینگے جو ایک ایسی زندگی کے متعلق جسکا عنفوان شباب
بھی ابھی نہین گزر چکا ہے اُنکے سامنے نظر آ رہی ہین —

سر رینالڈ ہارٹ صاحب ہم نہایت خوشی سے اِسقدر برٹش اور ہندوستانی
بہادر سپاہیان حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے سامنے یہ تمغہ آپ کو پیش کرتے ہین جس سے
آپ کی نمایان خدمات کا منجانب علیا حضرت اعتراف ہونے کی تصدیق ہوتی ہے
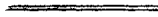
ایڈرس منجانب مینوسپل کمیٹی کوہاٹ

اپریل سنہ ۱۹۰۱ء

[حضور وایسرائے ۲۳ - اپریل روز دوشنبہ کی صبح کو کوہاٹ مین داخل ہوے اور شام کو ممبران مینوسپلٹی کوہاٹ نے ہز اکسلنسی کی خدمت مین حاضر ہوکر ایک ایڈرس پیش کیا - ایڈرس مین وایسرائے کا دلی خیر مقدم اور لیڈی کرزن صاحبہ کے نہ ہونے پر افسوس کا اظہار کرنے کے بعد خوشی کے ساتھ اس بات کا ذکر تھا کہ کوہاٹ قحط اور طوفان سے محفوظ رہا اور آخر مین یہ عبارت تھی " ہم بہت خوشی کے ساتھ اُن تجویزون کا استحسان کرتے ہین جو اِس بارہ مین کی گئی ہین کہ پشاور اور کوہاٹ کے مابین آمد و رفت ہونے کے وسائل کی اصلاح درہ والی سڑک کو از سر نو بنا کر تیار کیجائے جسمین اب تک پہیہ دار سواریون کا گذرنا ممکن تھا - ہم لوگ یہ امید کرنے کی بھی جسارت کرتے ہین کہ خوشحال گڈھ اور کوہاٹ کے مابین ریلوے کی تعمیر ہونے کی تجویز جو یور اکسلنسی کے غور مین ہے پختگی کی نوبت کو پہونچ جائیگی "

حضور وایسرائے نے جواب مین ارشاد فرمایا -]

اے صاحبان گو میرا آنا کوہاٹ مین جسکو مین حسب بیان آپ کے اِس وقت پہلے پہل نہین دیکھتا ہون تھوڑی مدت کے لیے ہے اور گو بلوچستان سے روانہ ہونے

کے بعد میرا خیال نہ تھا کہ کوئی سرکاری طور کا ایڈرس قبول کرونگا لیکن جس وقت مجکو معلوم ہوا کہ مینوسپل کمیٹی کوہاٹ کی خاص خواہش ہے کہ مین اسکو قبول کرون تو مین ایڈرس کا موقع دینے سے انکار نہ کرسکا - مجکو ایک ایسے ضلع مین آنے سے نہایت ہی خوشی ہوئی جو طاعون اور قحط سے بالکل محفوظ رہا - جن عملداریون یا مقامون مین یہ دونون دشمن مصیبت ڈالتے ہین وہان اُنسے لڑنا تو بہت مشکل ہے لیکن جو ذمہ داری گورنمنٹ پر اس حالت مین آئیگی کہ اُن مین سے کوئی غیر محدود رقبہ پر غالب ہوجائے اسکا خیال کرکے میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین - کسی قسم کے وسائل ایسی بلا کا مقابلہ نہین کرسکتے - خوش قسمتی سے ہندوستان ایسے ایک وسیع بر اعظم مین آب وہوا آبادی اور حرفت کے وسایل ایسے مختلف پائے جاتے ہین کہ یہ امر ناممکن ہے کہ ہر جگہ ایک ہی حالت مین کوئی بلا نازل ہو اور جو رقبہ جات اور رعایا تین ان بلاؤن سے بچ جاتی ہین اپنی فاضل پیداوار کو باہر روانہ کرکے اور مختلف قسم کی بہت سی دوسری امداد کی صورتون کے ذریعہ سے اپنے دوسرے کم نصیب ہمسایونکو قرار واقعی مدد پہونچاتی ہین -

آپ نے اپنی مسرت اس بات پر ظاہر کی ہے کہ یہان سے درہ کوہاٹ ہوکر پشاور کو جو سڑک گئی ہے وہ عنقریب پہیہ دار سواریون کی آمد و رفت کے لیے کھل جایئگی - ابھی دو ہی ایک دن کا عرصہ ہوا کہ لارڈ ڈلہوسی صاحب کی ایک چھٹی میرے دیکھنے مین آئی جو آج کے پچاس برس مشتیر کی ہے جب وہ ہندوستان کے گورنر جنرل تھے اور

جسمین انھون نے بیان کیا ہے کہ اگر اس بات کا یقین ہو جاتا کہ کوہاٹ کی سڑک
محفوظ ہو سکیگی تو مجکو تسکین ہو جاتی - اس اولوالعزمی کے پورے ہونے مین نصف
صدی گزر گئی لیکین آخر کار اب وہ ختم ہونے والی ہے - ۱۸۹۴ء مین جب مین
یہان آیا تھا اور گھوڑے پر سوار ہو کر درہ کوہاٹ کی راہ سے پشاور کو اس غرض سے
گیا تھا کہ سڑک کو اپنی آنکھون سے دیکھلون تو مین نے اپنے دل مین یہ عہد کر لیا
تھا کہ اگر آیندہ کبھی مین بحیثیت والیسرائے ہندوستان کو بھیجا گیا تو میرا اول کام یہ ہوگا
کہ اس سڑک کا جو حصہ ابھی ختم نہین ہوا ہے اسکی تکمیل کرادون - مین نے یہ ارادہ
کسی افتخار کے خیال سے نہین کیا تھا بلکہ اس وجہ سے کہ مین نے یہ تصور کیا تھا کہ
جن جرگون نے آج کے کئی سال پیشتر سنجیدگی کے ساتھ عہد و پیمان کیا تھا کہ وہ اسکی
تعمیر پر رضامند ہین انکو نسلاً بعد نسل کمزوری کے ساتھ اس بات کی اجازت دیجاے
کہ اپنے عہد و پیمان سے گریز کرین اور ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مجکو یقین کامل تھا کہ اگر
مناسب طور سے رسائی حاصل کیجائیگی اور گورنمنٹ کے اس ارادہ کا انکو یقین
دلایا جائیگا کہ انکی آزادی اور انکے حقوق مین کسیطرح کی دست اندازی نہ ہوگی اور
موافقت کرنے پر فیاضی سے اسکا صلہ دیا جائیگا تو وہ خوشی سے ایسی تدبیر کو پسند
کر لینگے - اسی خیال سے مین نے پارسال جرگون سے گفتگو کرائی اور زیادہ تر ان
لوکل افسرون کی حکمت عملی اور ہوشیاری سے جو ہماری جانب سے گفتگو کرتے تھے
مین اس گفتگو کو جلد کامیابی کے ساتھ ختم کر سکا - اب سڑک بنجائیگی اس درہ کے

آفریدیون کے وظیفہ مین مناسب اضافہ کیا جائیگا اور اس طور پر بغیر اسکے کہ کوئی کلمہ
ناراضی کا زبان پر آئے یا بندوق کی ایک آواز بھی سر ہو وہ مقصد بھی حاصل ہو جائیگا
جو پچاس برس سے آج تک پورا نہین ہونے پایا تھا۔ کوہاٹ سے پشاور تک اِس درے کے رستہ
سے سفر مین جو اکثر گھوڑے کی سواری پر ہوتا تھا بجاے دس گھنٹے کے چار گھنٹے خرچ
ہونگے اور آن اکثر لوگون کے لیے جنکو خوشحال گڈھ ہوکر چکر سے جانا پڑتا تھا بارہ سے
لیکر چودہ گھنٹہ تک کی تخفیف ہو جائیگی مجکو اُمید ہے کہ نہ صرف اس مقام کے حفاظتی
امور کے اعتبار سے بلکہ تجارتی اور حرفتی مقاصد کے اعتبار سے بھی یہ تخفیف نہایت
بیش بہا ثابت ہوگی۔

دوسرا امر جسکی نسبت آپ نے میری توجہ اور ہمدردی چاہی ہے خوشحال گڈھ سے
کوہاٹ تک سڑک ریلوے بنانے کی تجویز ہے۔ مین آپ کے اس خیال سے متفق ہون
کہ اِس سلسلہ کا ملا دینا ایک ضروری بات ہے یہ میرا خیال ہے اور مجکو امید بھی ہے کہ
یہ کام میرے وقت مین ہو جاے۔ پٹری کا معاملہ اور بعض دیگر ضروری امور بھی ایسے
ہین جنکے متعلق جانبین سے بہت کچھ بحث ہو سکتی ہے اور اُنپر نہ صرف پولٹیکل اور
فوجی مصلحتون سے بلکہ مالی مصلحت کی نظر سے بھی لحاظ کرنا ہے۔ اِن امور پر گورنمنٹ
ہند غور کر رہی ہے اور یقیناً میری خواہش یہی رہیگی کہ اپنے عہد وایسرائی مین
جہانتک مجھ سے حتی الوسع ہو سکے اُنکے حل کرنے مین کوشش کرون۔

مین امید کرتا ہون کہ آپ نے جو اِس بات کا افسوس ظاہر کیا ہے کہ اِس سفر مین

لیڈی کرزن ہمارے ساتھ نہین رہین اُسمین مجکو بھی شرکت کی اجازت ہوگی اگر ہم
دونون کو یہ معلوم ہوتا کہ ڈیرہ جات مین ڈیرہ غازیخان سے آگے تک اپریل کی مشہور
آب وہوا اپنا اثر دکھانے مین اسقدر کوتاہی کریگی کہ مجکو نہایت ہی معتدل اور خوشگوار
موسم ملیگا تو مین خیال کرتا ہون کہ مین اُنکی اس خواہش مین کہ وہ اس سفر مین برابر میرے
ساتھ رہین اُنکو حوصلہ دلاتا موجودہ صورت مین مین اُنکی عدم موجودگی کا افسوس ہی
کرسکتا ہون اور سچے دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اپنے دوستانہ ایڈرس
خیر مقدم مین آپ نے اُنکا نام بھی شامل کیا ہے۔

مسودۂ قانون انتقال اراضیات پنجاب

۱۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۱۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء بمقام شملہ گورنر جنرل کی مجلس واضعان آئین و قوانین کے ایک اجلاس مین پنجاب کے مسودۂ قانون انتقال اراضیات سے متعلق جب یہ تحریک پیش کی گئی کہ مسودہ قانون پر غور کرنے کے واسطے جو کمیٹی منتخب کی گئی تھی اُسکی رپورٹین ملاحظہ کیجائین تو اُس وقت ایک طولانی مباحثہ شروع ہوا۔ بعدازان آنریبل سرکنور ہرنام سنگھ کی پیش کردہ چار ترمیمون پر بحث ہوئی اور وہ مسترد کی گئین۔ جب یہ تحریک پیش کی گئی کہ یہ مسودۂ قانون پاس کیا جاے اور اسے کونسل نے منظور کرلیا تو ہزاکسلنسی پریسیڈنٹ صاحب نے حسب ذیل ارشاد فرمایا۔]

جب گورنمنٹ آف انڈیا اپنے قانون سازی کے اختیارات عمل مین لاکر کسی ایسے قانون کو نافذ کرنا چاہتی ہے جو حقیقتاً نہایت زور دار ہے اور جسکی نسبت اِس بحث و مباحثہ کے دوران مین کہا گیا ہے کہ وہ نہایت تہلکہ انگیز ہے (اگرچہ اُسکا تعلق بالعموم کسی مسئلہ سے ہو یا بالخصوص مسئلہ اراضی سے) اُسوقت میرے نزدیک صرف دو امور تنقیح طلب ایسے ہین جنکی بابت گورنمنٹ کو لازم ہے کہ اپنا اطمینان کرے۔ اول یہ کہ آیا یہ مسلم ہوچکا ہے کہ کوئی ایسی خرابی درپیش ہے جس نے قانون سازی کی ضرورت و مداخلت لازم کردی ہے۔ دوسرے یہ کہ آیا جس قسم کا قانون بنانا

تجویز ہوا ہے وہ (ضرورت داعیہ کا) صحیح علاج ہے۔

انہین سے پہلے سوال کا جواب تو سال بھر ہوا ہم اپنے لیے قابل اطمینان طور سے دے چکے ہین تیس برس سے زیادہ مدت کی رپورٹون اور نقشون کے کافی غور ومطالعہ نے گورنمنٹ آف انڈیا کو باور کرادیا ہے کہ پنجاب مین انتقال اراضی کے معاملات (جسے الحاق کے بعد سے طاقت برطانیہ نے عملاً آغاز کرایا ہے) روزافزون اور اندیشہ ناک سرعت سے ترقی کر رہے ہین۔ اور یہ کہ اسی ترقی کا یہ نتیجہ ہے کہ جن مزارعین کی بابت ہماری یہ پالسی ہے کہ وہ اپنے مقبوضات پر قابض ومتصرف رہین اُنکے ہاتھون سے زمین نکلتی چلی جاتی ہے اور وہ اشخاص اور مجموعہ اشخاص مالکان اراضی ہوے جاتے ہین جنکا ہمارے نزدیک زمیندار بنانہ ضروری ہے نہ مناسب وموزون اگرچہ دہقانون کی اندرونی معاشرت مین اُنکو کتنا ہی دخل کیون نہ ہو۔ اور انجام کار یہ کہ صوبہ کے بیرونی تعلقات اور اندرونی معاشرت مین ایسے خطرات دربیش ہین جنکے دفیعہ کی کوشش گورنمنٹ کے لیے ایک فریضہ لازم ہے۔ اس اثنا مین کوئی بات ایسی پیش نہین آئی جسنے ہمارے اس اذعان واعتقاد کی راستی وصداقت کو متزلزل کیا ہو بلکہ برخلاف اسکے میرا یہ خیال ہے کہ بعد کو جو کچھ شہادتین بکثرت مہیا ہوئین اُنسے اس اذعان واعتقاد کی اور تائید ہوگئی۔ یہ سچ ہے کہ مجسے کہا گیا ہے کہ اگر حالت موجودہ بدستور قایم رکھی جاے تو اُسمین کسی نہج کے پولیٹکل خطرات نہین ہین کیونکہ پنجاب مین فرقہ مزارعین کی بددلی کبھی علی بغاوت کی

صورت اختیار نہین کریگی - مگر مجھے اِس بات کے تصور ہی سے افسوس ہوتا ہے کہ
حالت موجودہ کے برقرار رہنے مین جو عذرات پولیٹیکل حیثیت سے ہمکو ہین وہ ایسے
خطرات اور اندیشون پر مبنی سمجھے جاتے ہین - حقیقت یہ ہے کہ مجکو بددل مزارعین کا کچھ
ڈر نہین ہے بلکہ صوبہ کے واسطے کمزوری کا سبب اور خود سلطنت کے واسطے تشویش
و اضطراب کا باعث جو کچھ ہے وہ حسرت نصیب - مقروض و زیر بار - اپنی حقیت سے
بیدخل اور مفلس و قلاش مالکان اراضی کا گروہ ہے اور علی الخصوص وہ جماعت ہے
جسمین پُرانی چال ڈھال اور مضبوط خیال کے لوگ موجود ہین اور جنکی حالت و حیثیت
کو آنریبل مسٹر ٹیپر صاحب نے بہت طلاقت کے ساتھ بیان کیا ہے - پھر آج ہی کے
روز یہ بھی کہا گیا ہے کہ دہقانی معاشرت مین ایک ساہوکار بہت دخیل بلکہ جزو لاینفک
ہے اور وہ تو معقول شرح سود پاکے بالکل قانع ہو جاتا ہے اور اُسے فی نفسہ زمینداری
کی کچھ بھی حرص و طمع نہین ہوتی - لیکن جہانتک مین دیکھتا ہون ایسے مہاجن کو اِس
مسودہ قانون سے کچھ بھی گزند نہ پہونچیگا - جنکا ذکر تمثیلاً مین نے کیا ہے اور جنکی اہمیت
اور کارآمدگی مین مجھے کچھ کلام نہین ہے - اَب بھی زمیندار کو روپیہ کی حاجت ہوا کریگی
اور بنیا اُسکو مہیا کیا کریگا - لیکن شایلاک کی طرح (جو گوشت کے ایک پارچہ پر اصرار کرتا
ہے) وہ شخص جو موجودہ حالت معاملات مین زمین پر دانت لگائے بیٹھا ہوتا ہے اور جو یہ
سمجھتا ہے کہ صرف یہی ایک کفالت ایسی ہے جو قرضخواہ بہم پہونچا سکتا ہے بس وہی شخص
ہمارا مشار الیہ ہے - بیشک اس وقت ہندوستان مین دہقانی زندگی کی حالت ایسی ہے

کہ جسمین میرے نزدیک ایک مہاجنی پیشہ جماعت کا موجود رہنا بہت ضروری ہے لیکن ہم ہرگز بیٹھے ہوے یہ سیر نہین دیکھ سکتے کہ وہ جماعت زمین ہڑپ کرتی چلی جاے اور سوروثی قابضان اراضی محروم ہوتے چلے جائین۔ خواہ یہ بات خوشی خاطر سے ہو یا بے ارادہ۔

لہذا اس مرض کی تشخیص و معالجہ پر ہماری توجہ مبذول کی گئی ہے اُسکے سخت ہونے مین مجھے مطلق شک نہین ہے اور اگر ہم لوگ اپنی ذمہ داری کی قدر کرتے ہین تو یہ ہمارا فرض ہے کہ اُسکے واسطے اچھا نسخہ لکھین۔ لیکن اب دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ہمنے مناسب حال نسخہ لکھا ہے یا نہین۔

اب ہمارے مسودۂ قانون پر ایک اعتراض تو ایسا کیا گیا ہے جو مساوی طور سے ہر ایک مسودۂ قانون پر وارد ہو سکتا ہے۔ یعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ معاشرت کے مراسم اور شعائر مین نہ تو قانون نہ عاملانہ حکام کے خودسرانہ تحکم سے انقلاب پیدا ہو سکتا ہے بلکہ اُنکو بحال خود چھوڑ دینا چاہیئے کہ اپنی اصلاح حالت خود کرلین اور یہ کہ اُسی رفتار زمانہ کے دوران مین جسے ارتقا سے تعبیر کرتے ہین (اور جو درحقیقت اطاعت کورانہ اور غیر جوابدہ طریقہ کی گریز اور سرکشی ہے) مطلوبہ اصلاح برروے کار ہو جائیگی۔ لیکن میرے سامنے تو اس دلیل کی کچھ بھی وقعت نہین ہے کیونکہ یہ دلیل یا تو فطرتاً خوش عقیدہ شخص کی ہے۔ اِسوجہ سے کہ وہ نہایت خوشی لیکن بے غوری سے یہ فرض کرلیتا ہے کہ اگر تمام چیزین اپنی حالت پر چھوڑ دیجائین تو اُنکا انجام بخیر ہو۔ حالانکہ مین تو

یہ دیکھ رہا ہون کہ دس مین سے نو حالتون مین ایسا نہین ہوتا۔ اور یا فطرت سے بدعقیدہ
شخص کی دلیل ہے اس وجہ سے کہ وہ اسی پر اڑا ہوا ہے کہ گورنمنٹ کو ایسے
عقدے حل کرنے کی کوشش کرنا ہی نہ چاہیئے کیونکہ انکا حل کرنا نہایت دشوار ہے۔
ماورا اسکے یہ دلیل واقعات تاریخی کے بھی بالکل علی الرغم ہے۔ اگر یاپے برٹش
گورنمنٹون نے قناعت کے ساتھ یہ قبول کرلیا ہوتا کہ تمدنی اور دہقانی خرابیون کی
اصلاح بذریعۂ قانون سازی نہ کیجاے تو مجھے یہ حیرت ہے کہ انیسوین صدی کی جس
ترقی پر بڑا ناز ہے اُسکا پتہ کہان لگتا اور کوئلہ کی کانون مین کام کرنے والے آدمیون اور
کارخانون مین محنت کرنے والے لڑکون اور عورتون کو وہ حفاظت تا نہ کبھی نصیب
بھی ہوسکتی تھی جس سے اب وہ بہرہ مند ہو رہے ہین۔ کیا محنت و مشقت اپنے آپ کو
سرمایہ و دولت کے طوق غلامی سے کبھی آزاد کرسکتی تھی۔ اگر سرکاری قوانین کے ذریعہ
سے حفاظت اور ضمانت نہ کیجاتی تو ترقی کا معاوضہ اتفاقی حوادث کا تاوان ہرج مرج
کی تلافی بننے کا اگر انقدر حق کیونکر قائم ہوتا۔ خود ہندوستان مین قانون کے سوا اور
کس وسیلے سے تمدنی اور دہقانی حقوق کا تار و پود ہم قایم کرسکتے تھے۔ خاتمۃ۔
اسی پنجاب مین خاص مسئلہ اراضی کے معاملے مین میری سمجھ مین نہین آتا کہ اگر ہم اُس
استحقاق کو لے لین یا اُس مین کوئی ترمیم کرین جسکی بابت بے ریب و شک یہ ثابت
ہوچکا ہے کہ بیشتر وہ ہماری ہی وجہ سے پیدا ہوا ہے تو ایسا کرنے مین کون بات
آئین اخلاق کے خلاف یا تہلکہ انگیز ہوگی۔ اگر اراضی کے متعلق حقوق مالکانہ کا کم یا

بالکل فنا کردینا اسوجہ سے نامناسب ہے کہ یہ ایک مداخلت بیجا فطرت کی معمولی رفتار مین ہے تو اسیطرح یہ بھی ناموزون تھا کہ ہمنے پچاس برس اودھر جبکہ ایسے حقوق کا وجود ہی نہ تھا ، ان حقوق کو قائم کیا تھا - یہ نہین ہوسکتا کہ تم اسی دلیل کو ترازو کے صرف ایک ہی پلہ مین رکھو اور دوسرے پلہ مین نہ رکھو - یہ جو کچھ مین نے کہا ہے وہ جواب ہے اُس دلیل کا جو سر ہرنام سنگھ نے ناقابل شکست مواعید اور ناقابل شکست حقوق کی بابت آج پیش کی ہے لہذا اس قسم کی قانون سازی کے اصول پر جو اعتراض وارد کیے جاتے ہین اُنکو تو میرے نزدیک نظرانداز کرنا چاہیئے -

اب یہ سوال درپیش ہوتا ہے کہ آیا یہ خاص مسودۂ قانون اور اس مسودۂ قانون کی رو سے جن طرق و تدابیر کو قانون کا رتبہ دیا جاتا ہے وہ بجاے خود ہمارے دسترس کے اندر سب سے بہتر علاج ہین یا نہین - اس کونسل کی بحثون مین اور نیز اخبارات مین جو کچھ گفت و شنید اس بارہ مین ہوئی ہے اُسمین مجھے یہ دیکھ کے نہایت استعجاب ہوا کہ کسی نے کوئی دوسرا ایسا نسخہ تجویز نہین کیا جو اسکا بدل ہو سکے - مین اس مقام پر یہ ضرور کہونگا کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھے رہنا اور کچھ نہ کرنا کوئی علاج نہین ہے بلکہ یہ تو صرف ایک ذمہ داری کے کام سے ٹال مٹول کرنا ہے - بیشک چونکہ کوئی دوسرا علاج مناسب اور حسب مقتضاے حال تجویز نہین کیا گیا ہے لہذا اس سے یہ نتیجہ کسیطرح نہین نکل سکتا کہ جو علاج ہمنے تجویز کیا ہے وہی انسب و اعلیٰ اور فرد ہے - ایسی دلیل تو سراسر منطق کے خلاف اور ابلہانہ ہوگی - لیکن جبکہ ایک خرابی سب کے نزدیک مسلم ہو چکی تو اب اُسکے ازالہ

یابلکہ روک تھام کا جو طریقہ ذمہ دار معلمون نے تجویز کیا ہے اُسپر اگر خود مریض یا جمہور کی طرف سے کچھ چون وچرا کیجاتی ہے تو مین سمجھتا ہون کہ اُسکا بار معترضین پر پڑتا ہے کہ وہ اُس سے بہتر کوئی طریقہ پیش کرین - پس درآنحالیکہ کوئی اکسیر کا نسخہ پیش نہین کیا گیا ہے تو اس بات سے مجھے یہی ادعا کرنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ کی تجویز چاہے بُری ہے یا بھلی بہر حال جیسی کچھ ہے ابتو میدان اُسی کے ہاتھ ہے۔

اب مین چند لمحہ کے واسطے نفس مسودۂ قانون کی طرف متوجہ ہوتا ہون اس سے تو انکار نہین ہوگا کہ جنھنے اس مسودہ کے مختلف مدارج ترتیب و تالیف کی کارروائی خاص طور کے احتیاط اور غور و فکر کے ساتھ کی ہے - اپنی ابتدائی صورت مین یہ مسودۂ قانون سالہا سال کے صبر آزما مطالعہ کا طبعزاد تھا - اور اب بالآخر جو صورت اُسنے اختیار کی ہے اُسپر بھی متواتر مشورتون اور پُر توجہ مکرر سہ کرر غور و فکر اور نیز اس نہایت مشتاقانہ آرزو کی مُہر لگی ہوئی ہے کہ مشاق و آزمودہ کار حضرات اور جمہور خلایق کے تعریضات اور نکتہ چینیان بے تعصبانہ نگاہ سے دیکھی اور ٹھنڈے دل سے قبول کیجائین - ہم بہت سرکش اور احمق ہوتے اگر اس بات پر اڑے رہتے کہ سال گذشتہ مین جس حالت سے کہ یہ مسودہ پیش کیا گیا تھا اُسکی ہر ہر دفعہ اور ضمن اور اُسکی ہر ایک خاص صورت اور اُسکی ہر ایک نمایان شان علی حالہ قائم رہے - فی الحقیقت یہ معاملہ ضرور ایسا تھا کہ جسکے واسطے ایک صائب الرائے شخص کی ضرورت تھی اور مخالفین کے دلایل و براہین پر غور کرنے کے واسطے کیقدر لینت و مداہنت کی حاجت

نہ صرف باہمی سمجھوتہ کے واسطے تھی بلکہ اس غرض سے کہ یہ مسودۂ قانون جماعت کی خواہشات اور ضروریات داعیہ کے موافق ہو۔ انھین خیالات کے ساتھ آنریبل مسٹر ریواز (جنکی بابت مجھے یقین ہے کہ اُنکے تمام معاصرین یہ تسلیم کرینگے کہ اگر اُنکو یہ معلوم تھا کہ کس مقام پر قدم جما کے کھڑا ہونا چاہیئے تو اُنکو یہ بھی معلوم تھا کہ کس موقع پر دلدہی کرنا اور کس محل پر دوسرون کی بات مان لینا چاہیئے) اس مسودۂ قانون کو کمیٹی مین پیش کرتے رہے ہین۔ یہ کمیٹی منتخب (جسکے تمام ممبرون کا شکریہ گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے مجھے ادا کرنا چاہیئے) ہی کی کوششون کا نتیجہ ہے کہ اب یہ مسودۂ قانون بہت ہی کامل و مکمل اور بہت لوچ دار اور اسیوجہ سے بہت کارآمد ہو کے نکلا ہے مثلاً پُرانے مسودہ مین ہر ایک مستقل انتقال اراضی کے واسطے مال کے حاکم کی اجازت لازم تھی۔ غیر مزارعین طبقہ کے لوگون کے درمیان انتقال اراضی کے واسطے ضابطہ ہی کی منظوری درکار تھی لیکن اب نہایت عاقلانہ طور سے اس منظوری کی شرط حذف کردیگئی ہے۔ پھر ہمنے میعاد رہن کی حد انتہائی کو (درآنحالیکہ فرقہ مزارعین کا ایک شخص اپنے جرگہ یا جرگہ کی جماعت سے باہر نکلکے رہن کرے) بڑھا دیا ہے اور پندرہ برس سے بیس برس تک کردیا ہے۔ ہمنے رہن کی ایک اور صورت کو بھی اضافہ کردیا ہے جسکی بابت ظن غالب ہے کہ مفید بھی ہوگی اور مقبول خلائق بھی اور ہمنے لوکل گورنمنٹ کو یہ اختیار دیا ہے کہ عندالحاجت کچھ اور تغیرات بھی کرتی رہے۔ منجملہ بہت سے تغیرات کے یہ چند تغیرات بلکہ میرے خیال مین ترقیات ہین جو اب اس مسودہ مین اضافہ ہوے ہین

مین نہین کہہ سکتا کہ اسے اب یہ مسودہٗ قانون درجہ کمال کو پہونچ گیا ہے۔مین نے برٹش پارلیمنٹ مین زراعت پیشہ جماعت سے متعلق قانون سازی کو بہت کچھ دیکھا ہے اور مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ درجہ کمال کو کبھی نہین پہونچتی نیز یہ کہ بیش از بیش جن نتائج کے پیدا ہونے کا کامل یقین ہوتا ہے وہ تو پیدا نہین ہوتے۔بجاے اُسکے بعض ایسے عجیب وغریب نتائج ظہور پذیر ہوتے ہین جنکا کبھی وہم وگمان بھی نہ ہوا تھا۔کچھ شک نہین کہ ہمارا یہ مسودہٗ قانون اس بارہ مین انگلستان اور آئرلینڈ کے مسودہ ہاے قوانین اراضی سے مختلف نہ ہوگا۔اُسکی بعض دفعات سے غالبًا وہ کام نہ نکلے گا جسکی امید کیجاتی ہے اور بعض دفعات ایسے ہونگے جنسے ایسے دستور پیدا ہونگے جو بالکل عجیب اور غیر متوقع ہونگے۔لیکن آزمایشی طور سے جتنے قوانین وضع کیے جاتے ہین اُن سب کا یہی حال ہوتا ہے اور مین نے تو بجاے خود کبھی اس بات سے انکار نہین کیا ہے کہ ہم اسوقت ایک بڑی آزمایش کر رہے ہین۔جبکہ یہ مسلم ہے کہ ایک قانون اس قسم کا وضع کرنا چاہیئے (کیونکہ اس بارہ مین مین دلایل اور براہین پیش کر چکا ہون) تو اَب ہملوگون کے امکان مین جو کچھ ہے اسیقدر ہے کہ حتی المقدور اُس ہر نتیجہ کی بابت عاقبت اندیشی سے سوچ لین جو غالبًا پیدا ہوگا اور اُسپر کامل تجربہ وواقفیت والے اشخاص کی عقل ودانش صرف کرائین۔

اس مسودہٗ قانون کی بعض نمایان خصوصیات ایسی ہین جنکی بابت مین تسلیم کرتا ہون کہ دونون جانب دلایل وبراہین کے پلے برابر ہین۔مثلًا یہ کہا گیا ہے کہ

ہمنے بعض قیود نہایت سخت لگا دیے ہین - یہ کہ "زراعت پیشہ" کا لفظ بہت محدود ہے اور اُسمین کسی قسم کی گنجایش نہین ہے - اور یہ کہ اسی فرقہ کے افراد کے باہمی معاملات مین کسی طرح کی قید و بند نہ ہونا چاہیئے - مین ہرگز اس بات سے بیخبر نہین ہون کہ جو شخص بدرجۂ مجبوری بیع کرنا چاہتا ہے اُسکے واسطے نامناسب طور سے بیع و شرا کی بازار بند کر دیتے مین یا یہ کہ وہ نیک نیت کاشتکار جو "زراعت پیشہ" کی حد مین نہین آتا اور خرید کرنا چاہتا ہے اُسکو خریداری سے باز رکھنے مین کیا خطرات ہین - لیکن بحالت مجموعی مین سمجھتا ہون کہ ہلوگ ان معاملات مین اس حد تک بڑھے ہین جہانتک کہ دانائی اور ہماری قانون سازی کے خاص اصول ہمکو مجاز کرتے ہین - ایک تباہ حال مالک اراضی کو اپنے جرگہ ہی مین کافی طور سے بیع و شرا کا موقع ملنا ضرور ہے - اور "مزارعین" کی اصطلاح (جیسا بعض اوقات فرض کر لیا گیا ہے) نہ بہت محدود ہے نہ دخول غیر کو مانع - مہاجن لوگ اسمین داخل اور اُس سے خارج بھی ہین اور یہ بھی ضرور نہین ہے کہ شخص مدیون کا بھرم مستقل طور سے محض اس بنا پر جاتا رہے کہ اُسے جو معاملہ کرنا منظور ہے اُسکے واسطے کوئی شریک و سہیم اُسکا معاملہ کرنے کو نہین ملتا -

مین ایسا جلد باز نہین ہون کہ اس قانون کی آیندہ حالت کی بابت کوئی پیشینگوئی کرون - اگر مین ایسا کرنا چاہونگا تو مجھے ایسے راستہ پر چلنا پڑیگا جسکا کچھ حال معلوم نہین ہے - ہان صرف ایک بات کی پیشین گوئی مین کرونگا - وہ یہ ہے کہ اُس کے

مخالفین نے جو خطرات بیان کر کے ایک تاریک سمان کھینچا ہے وہ تو کبھی پورا نہین اُتریگا۔ فریق مخالف کے خیالات اِسی کونسل مین ایکبار پہلے اور آج کے دن اور نیز اُس مطبوعہ اختلافی یادداشت (منٹ) مین بھی جو آنربیل سرہرنام سنگھ نے تحریر کی ہے پیش ہو چکے ہین۔ اگر ہم اُن رایون کو مان لین جو اُنھون نے مختلف اوقات و مدارج مین ظاہر اور قلمبند کی ہین (اور مین خود اُنھین کے اصلی الفاظ کا اعادہ کرونگا) تو اس مسودہ قانون سے پنجاب کے زراعت پیشہ مالکان اراضی کی حالت گھٹتے گھٹتے غلامی کی نوبت تک پہونچ جائیگی جو قرون متوسطہ کی غلامی سے بدتر ہوگی اور اُسکے بعد وہ لکھوکھا بندگان حداجنکی حیات کا دارمدار اراضی پر ہے مفلس و قلاش ہوجائینگے یہ مسودہ قانون مخلوق خدا کے واسطے دائمی مصیبت نازل کریگا اُنکا آرام اور چین کھوئیگا اور اُنکی قناعت اور رفاغ البالی کو نیست و نابود کر دیگا۔ انگریزی اقتدار بالکل درہم برہم ہو جائیگا۔ زراعت پیشہ لوگون کا بھرم جاتا رہیگا اور کم سے کم پچاس برس کے واسطے صوبہ کی ترقی معکوس ہو جائیگی۔ ہر زمانہ اور ہر وقت ایک نہ ایک کیسنڈرا پیدا ہوا کیا ہے اور مین ہرگز اسکی شکایت نہین کرتا کہ ہمارے معزز دوست نے اُسکا جامہ پہن لیا ہے مگر با این ہمہ مین اس بات کے خیال کرنے کی جرأت کرتا ہون کہ اگر اُنھون نے اپنی تقریر مین کسی قدر مبالغہ کم صرف کیا ہوتا تو اُنکی تعریض زیادہ قابل قبول ہوتی۔ اور بیشک ابتو اُنکی پیشین گوئی مین بہت کچھ غلو و مبالغہ کا دخل معلوم ہوتا ہے اور اگر واقعات سے میرا یہ قول صحیح ثابت ہو جائے

تو مجھے یقین ہے کہ خود آنریبل ممبر سے زیادہ کوئی شخص محظوظ نہ ہوگا۔ یہ خیالات تو اس سکے پر سے تھے اب مین دوسرے سرے پر جھپٹ نہ پڑونگا۔ میرا ہرگز ارادہ نہین ہے کہ مین یہ دعویٰ کرون کہ اس مسودۂ قانون سے عالمگیر امن وامان مرفہ حالی یا سرسبزی اس صوبہ مین دائر وسائر ہو جائیگی۔ یہ کجا۔ زمانۂ آیندہ کی بابت تو بہت سوالات ہین جنکی بابت تیقن کے ساتھ جواب دینے مین مجھے پس وپیش ہونا چاہیئے

آیا اس انتظام سے صوبہ کی زراعت پیشہ جماعتون کو اپنی موروثی اراضیات پر بعافیت پورا پورا قبضہ رکھنے مین فی الواقع مدد ملیگی ؟۔ آیا اسکی وجہ سے وہ لوگ لااُبالی پن کے ساتھ قرض لینے سے باز رہینگے ؟۔ آیا یہ قانون اُنکو سودخوارون کے دام مین پھنسنے سے بچالیگا ؟۔ یا یہ ہوگا کہ دوسری قومون کے سودخوارون کے پنجہ سے چھُوڑا کے ایک ہی جماعت کے غریب اور کم کفایت شعار لوگون کو اُسی جماعت کے زیادہ دولتمند اور مقتدر لوگون کے جال مین پھنسا دیگا ؟۔ یا یہ کہ صوبہ مین جس قدر دولت ہے وہ بجاے اسکے کہ اس طریقہ سے جائداد پر لگائی جاے جو ہمیشہ نہایت مطبوع رہا ہے ایسے کام مین لگائی جائیگی جس سے خاطرخواہ نفع کی امید ہوگی ؟۔ ان سوالات کے کسی قسم کے یقینی جواب دینے کیواسطے میری نگاہ سے زیادہ مُبصر نگاہ درکار ہے۔ بہرنوع اس حدتک پشین گوئی کرنا روا ہوگا کہ درآنحالیکہ کسی حدتک یہ سب نتایج ظہور پذیر ہونگے یہ نہین ہوگا کہ ایک نتیجہ تو مترتب ہو اور دوسرا نہ ہو۔ مالدار جماعتون اور نو دولتون کو اب بھی یہ موقع باقی رہیگا کہ جائداد ارضی پیدا کرین لیکن

ایسی سہولیت کے ساتھ نہ ہوگا جیسی زمانہ گذشتہ مین حاصل تھی۔ زراعت پیشہ جرگہ والے ایک دم سے نہایت کفایت شعار اور عاقبت اندیش نہو جائینگے مگر یہ امید کیجاتی ہے کہ قرض لینے کے موجبات ترغیب اور موقع کم ہو جائینگے۔ دل پہ قابو نہ رکھنے والے اور فضول خرچ لوگ اب بھی پستی مین گرتے ڈوبتے رہینگے اور انکی جائدادین مقتدر بھائیون کے ہاتھون مین منتقل ہوتی رہینگی۔ لیکن یہ انتقالات زیادہ تر اپنے ہی جرگہ یا قبیلہ کے اشخاص کے فیمابین ہوا کرینگے اور شاذ و نادر باہر والون کے ہاتھ کہ جو صوبہ کی پرانی وضع داری اور قدیمی مقبوضات سے کوئی واسطہ نہ رکھتے ہونگے۔ یہ کایا پلٹ نہ تو یکایک ہوگی نہ تہلکہ انگیز۔ بلکہ یہ یقین ہے کہ کافی طور سے ہوگی اگرچہ رفتہ رفتہ ہوگی۔ مین خود نہایت مخلصانہ جوش ہمدردی و دلبستگی کے ساتھ اس جوکھم کی نگرانی کرتا رہونگا نہ صرف اس لحاظ سے کہ جسوقت یہ قانون نافذ ہوا ہے اُسوقت مین گورنمنٹ آف انڈیا کا افسر اعلی تھا نہ اسوجہ سے کہ مین واقف ہون کہ اسکا مسودہ جمہور خلایق کے اغراض و مقاصد کو نہایت ہوشیاری کے ساتھ پیش نظر اور ملحوظ خاطر رکھے وضع کیا گیا ہے بلکہ اس وجہ سے کہ یہ اُس تحریک مین پہلی واقعی کوشش ہے جسکا منشا یہ ہے کہ اس ملک کی زراعت پیشہ اقوام کو جو ہماری قوت بازو اور اساس سلطنت ہین اُس کابوس سے نجات بخشے جو انھین آہستہ آہستہ لیکن برابر گھلائے ڈالتا ہے۔

ایڈریس منجانب مینونسپلٹی کرانچی

اکتوبر ۱۹۰۰ء

[تاریخ ۲۵ - اکتوبر ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ حضور وایسراے اپنے دورہ موسم سرما کے واسطے شملہ سے منفعت فرما ہوے - اُنکی معیت مین ہز اکسلنسی لیڈی کرزن صاحبہ تھین اور ہز اکسلنسی کے ارکین اسٹاف مع سر ولیم کننگھم فارن سکرٹری تھے - ۲۷ - تاریخ ۱۱ بجے دن کو کرانچی مین داخلہ ہوا - گورنمنٹ ہاؤس مین پہونچ کے ہز اکسلنسی کے سامنے مینونسپلٹی - چیمبر آف کامرس (جلسہ تجاران) اور نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کی طرف سے خیر مقدم کے ایڈریس پیش ہوے - مینونسپلٹی کے ایڈریس مین پہلے ہز ایکسلنسیز کی تشریف آوری پر نہایت گرمجوشانہ طور سے خیر مقدم کیا گیا تھا پھر یہ مذکور تھا کہ کرانچی کو طاعون اور ہیضہ کے جاری وساری ہونے سے گزشتہ چند سال مین کیا نقصان پہونچا - ان امراض وبائی کے سبب سے مینونسپلٹی کے محاصل مین بہت کچھ بقایا پڑ گئی اور اسکی حاجت پیش آئی کہ مکانات کا ٹکس سو فیصدی بڑھا دیا جاے اور پانی کا ٹکس پچاس فیصدی - تاکہ اُن قرضون کی کفالت ہوسکے جو گورنمنٹ اور جمہور سے لیے گئے ہین - ان ٹکسون کا بار رعایا کو گران گزرا اور اسکے سبب سے جائداد ارضی کی قیمت بہت ہی گھٹ گئی ہے - ہز اکسلنسی کی توجہ ملتھاے مقامی کے اُن محصولات کی جانب معطوف کی گئی جنکو چیمبر آف کامرس کی منظوری کے بعد لوکل گورنمنٹ نے عاید کیا ہے - یہ

محصول دو برس تک عائد رہے اور یہ مسلم ہے کہ انکی وجہ سے تجارت مین کوئی خسارہ نہین ہوا - کچھ
شک نہین کہ انکی منسوخی کا حکم گورنمنٹ ہند سے نافذ ہوا - بدینوجہ میونسپلٹی مجبور ہے کہ ۱۸۹۵ء مین
چھوٹی چھوٹی چیزون پر چنگی کا جو محصول موقوف کر دیا گیا تھا اب وہ پھر جاری کرے - چونکہ اسکی بابت
یہ خیال کیا گیا ہے کہ اسکی وجہ سے کراچی بندر کو بمقابلہ کلکتہ و مبئی کے نقصان پہونچیگا لہذا ہر اکسلنسی سے
درخواست کیجاتی ہے کہ وہ کراچی کی ایک خاص حالت تصور فرمائین اور میونسپلٹی کو اسکی اجازت
عطا کرین کہ وہ منتہاے مقامی کے محصول لگاتی رہے - یہ شکایت پیش کی گئی تھی کہ فوجی حکام اگرچہ
پانی کو بہت زیادتی کے ساتھ اپنے صرف مین لاتے ہین لیکن وہ ٹکس زیادہ نہین دیتے اور اسوجہ سے
دیگر اشخاص پر بڑا بار پڑ رہا ہے - کراچی کو خصوصیت کے ساتھ دو حاجتین ہین یعنی رسل و رسائل کے
لیئے سلسلہ ریلوے کی وسعت اور ترقی - اور عدن سے براہ راست سلسلۂ نامہ و پیغام اور میونسپلٹی نے
اپنا یہ اعتماد ظاہر کیا کہ ان معاملات مین حضور وایسراے اپنے ذاتی اثر اور اقتدار سے کام لینگے -

حضور وایسراے نے حسب ذیل ارشاد فرمایا - ؎

مسٹر پریسیڈنٹ و ممبران میونسپل کارپوریشن کراچی - مین نہایت طمانیت خاطر کے
ساتھ آپ کے اس اظہار خیر مقدم کو قبول کرتا ہون جو آپ نے اس شہر کے باشندون کی
جانب سے لیڈی کرزن کی اور میری بابت اسوقت کہ پہلے پہل ہم سندھ کے دارالامارت
مین سرکاری طور سے داخل ہوے ہین کیا ہے - مجھے یہ پہلا اتفاق نہین ہے کہ مین کراچی
مین داخل ہوا ہون کیونکہ ابتدائی سیر و سیاحت کے زمانہ مین مین دو بار یہان آچکا ہون
بیشک جو شخص ہندوستان کے شمالی مغربی حصون مین یا سرحد افغانستان کا سفر کرتا ہے

یا جو شخص خلیج فارس کو سمجھانا چاہتا ہے اُسکو ایک نہ ایک بار دیر یا سویر کبھی تو کراچی
مین آنا ضرور پڑیگا۔ کیونکہ بلحاظ ان تمام قابل دید مقامات کے تعلقات کے یہ بندرگاہ
بہت اچھی جگہ پر واقع ہوا ہے۔ لہذا مین جان رہا ہون کہ مین اس مقام پہ بالکل
اجنبی و بیگانہ نہین ہون۔ مین آپکے شہر اور آپ کے بندرگاہ کی عمارتون اور اُس کی
خوشنمائیون سے آشنا ہون اور جب مین یہ خیال کرتا ہون کہ مجھے اس شہر مین پہلے پہل
آئے ہوے کوئی تیرہ برس ہو چکے ہین تو اب مین اسکا سراغ لگا سکتا ہون کہ اس اثناء
مین کیا کچھ وسعت اور ترقی یہان ہوئی ہے۔ غالبًا ہندوستان کی تاریخ مین کسی دوسرے
مقام پر اسکی کوئی اور نظیر نہ ملیگی جہان ایک بہت ہی ادنیٰ درجہ اور بے سر و سامان
ابتدا سے ایسی نمودار اور بھاری بھر کم ترقی ہو گئی ہو۔ الحاق کے بعد سے ساٹھ برس کے
قریب کا جو زمانہ گذرا ہے اُسمین ایک چھوٹا سا گانون جسمین لوگ مچھلیان مارا کرتے تھے
اور جسکی حفاظت صرف ایک ٹوٹے پھوٹے کچے حصار سے ہوتی تھی بحری برآمد کے لحاظ
سے ہندوستان مین تیسرے نمبر کا سب سے بڑا مقام ہو گیا ہے۔ کہان تو دس ہزار کی
آبادی تھی اور کہان اب اُسکی دس گنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ ایک بندر جہان
ابھی پچاس برس اُدھر صرف ایک پایاب کھاڑی سمندر کی تھی اب ساڑھے بارہ
لاکھ پاونڈ سے کچھ زیادہ کے صرف سے ایک عالیشان بندرگاہ ہو گیا ہے جس مین
نفیس ترین سمندری جہاز لنگر انداز ہو سکتے ہین۔ آپ کی بحری تجارت یا تو بالکل کسی
شمار قطار مین نہ تھی یا اب سے آخری زیر تحریر سال مین ساڑھے گیارہ ملین (ایک کرور

پندرہ لاکھ) پاونڈ کو پہونچ گئی ہے۔ خاتمۃ۔ آپ کی میونسپلٹی کی آمدنی گذشتہ
چالیس برسون مین پچھتر ہزار سے چھہ لاکھ ہو گئی ہے۔ یہ اعداد و وقعات کافی طور
سے اِس بات کو سمجھادینگے کہ اِس مقام کی قسمت کا مطالعہ کیسی دلچسپی کے ساتھ
گورنمنٹ آف انڈیا ہمیشہ کرتی رہی ہوگی اور اُس گورنمنٹ کے افسر اعلیٰ کے دماغ
مین اسکا کیسا نقش مرتسم ہوگا۔ ہندوستان کے اکثر مقامات مین جو گورنمنٹ سے
مستقر سے کسی قدر فاصلہ پہ واقع ہوے ہین اکثر اوقات یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ
وہ بالکل کس مپرسی اور بے التفاتی کی حالت مین ہونگے۔ لیکن ہر ایک وایسرائے
کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ کراچی کو آ کے دیکھے اور اسی ضمن مین مَین یہ کہہ سکتا ہون
کہ یہ مقام ایسا ہے جو خود اپنی ایک صدا رکھتا ہے کہ وہ بہت دور تک پہونچتی ہے
لہذا لاپروائی یا کم توجہی کی بحث یہان پیش نہین ہوسکتی۔

مین نے اِس بات پر لحاظ کیا ہے کہ خود آپ کے ایڈریس مین اور نیز اُن دیگر جماعتون
کے ایڈریسون مین جنکے جواب مَین ابھی دینے کو ہون آپ لوگ مناسب تعجیل سے
حرف مطلب زبان پہ لائے ہین اور میرے سامنے اُن مختلف تکالیف و شکایات
کو برمحل پیش کرنے سے نہین چوکے ہین جنسے آپ لوگ پریشان ہین۔ مین اپنی انتہائی
قابلیت صرف کرکے ہر ایک امر پر اپنے خیالات ظاہر کرونگا اور جواب مین وہی آزادی
صرف کرونگا جو آپ نے اُنکے اظہار مین صرف کی ہے۔

اسمین کچھ شک و شبہہ نہین ہے کہ طاعون اور ہیضہ کے غیر معمولی آفات سماوی کی

وجہ سے گزشتہ چند سالون مین کراچی نے بہت مصائب جھیلے ہین۔ آپ نے جو اعداد و
شمار میرے سامنے پیش کیے ہین اُنسے اُس سختی کا اندازہ ہو سکتا ہے جسمین آپ لوگ
مبتلا رہے ہین کیونکہ اسکا پتہ ایک تو اُن جانون کے اتلاف سے ملتا ہے جو ان
آفتون سے ہلاک ہوئی ہین اور دوسرے اُس عارضی تزلزل سے جو آپ کے
ذرایع آمدنی مین عائد حال ہوا ہے۔ آپ کے محاصل گھٹتے چلے گئے۔ آپ کا قرضہ
بڑھ گیا۔ آپ کو ٹکس اسلیئے بڑھانا پڑا کہ مفید اور ناگزیر مدات خرچ کی کسر پوری ہو جائے
اور نیز اسلیے کہ عام طور سے آپ کی آمدنی وقتی دشواریون کو کافی و مکتفی ہو سکے۔
اس مہم مین فطرتی طور سے آپ لوگ گورنمنٹ ہند سے دادخواہ ہین جس سے
(اگرچہ اکثر لوگ یہ الزام دیتے ہین کہ مثل ایک جدہ یا جدہ کے اکثر اوقات دخل در معقولات
کرتی رہتی ہے مگر) بیشتر مثل ایک مان کے (جسکی ماستا اپنے بچون کی جان بچانے
کے واسطے جوش مین آتی ہے) استمداد کی جاتی ہے اور آپ لوگ اپنی مصیبت کی
حالت مین اُس سے ایک مستثنےٰ قسم کے برتاؤ کی درخواست کرتے ہین۔

صاحبو۔ اب آپ مجھے معاف کرینگے اگر مین آپ کو یہ کھلی ہوئی بات یاد
دلاؤن کہ گورنمنٹ کی حالت مثل ایک بڑے خاندان کے والدین کی ہے پھر
عین اسی وقت ہمارے بہت سے بچے گرفتار مصیبت ہو رہے ہین۔ مین جہان جاتا
ہون مجھے یہی معلوم ہوتا ہے کہ میونسپلٹیان۔ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ انجمنین اور سبھائین
جنپر سنین ماضیہ مین مصائب نازل ہوتے رہے ہین اُن مین سے ہر ایک کو پورا پورا

یہی یقین ہے کہ وہ گورنمنٹ کے سامنے ایسی مستثنیٰ قسم کی استمداد کی درخواست پیش کرتی ہین جسکا جواب ہو ہی نہین سکتا۔ حالانکہ اُنکی آوازین اُن بلند اور متواتر استعانت کی صداؤن سے بہت پست اور کمزور صداے بازگشت ہین جو لوکل گورنمنٹین بلند کرتی ہین۔ میرے نزدیک ان درد مندون مین سے کوئی بھی گورنمنٹ ہند کو اُسکی موجودہ حالت مین یہ الزام نہین دے سکتا کہ وہ سخت دل ہے۔ سالگزشتہ مین ہملوگ ایک بڑے پیمانے پر وہی کرتے رہے ہین جو کراچی مینونسپلٹی ایک چھوٹے پیمانے پر کرتی رہی ہے۔ یعنے ہمکو اُن بیشمار درخواستون کو رد کرنا یا جواب انکاری دینا پڑا جو طلب زر کے واسطے ہمسے کی گئین تاکہ ہم اُنسے بہت زیادہ ضروری کامون مین روپیہ لگا سکین۔ اُس سال مین (جو دیگر حیثیات سے فراغت و خوشحالی کا سال شمار ہوتا) ہمنے ہر ایک شے کا پیٹ کاٹا اور بہتیرون کو اس خیال پر تصدق کیا کہ اس صدی کے ایک نہایت ہی خوفناک قحط کا مقابلہ کرین۔ ہمارے نکتہ چینون مین کوئی ایک بھی ایسا نہین ہے جسنے ہمپر حسن زرسی یا ر کاکت کی تہمت لگائی ہو۔ اب جو آپ لوگ مفلس و قلاش ہو کے ہمارے سامنے آتے ہین تو آپ گویا ایسی مادر مہربان کے سامنے گئے ہین جسکو خود تنگ حالی کی قدر معلوم ہے لیکن بلحاظ اپنے اعلیٰ ذرائع آمدنی کے اُسنے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ وہ اپنی حاجتمند اولاد کے ساتھ کشادہ دلی سے برتاؤ کر سکتی ہے۔ آپ جو درخواست مجھسے کرتے ہین وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند کو کراچی مینونسپلٹی کی مدد اسطور پر کرنا چاہیئے کہ طاعون کے متعلق گزشتہ اور آیندہ

اخراجات کا بار اُسکے سر سے اُٹھالے۔ لیکن یہ ایک ایسا بار ہے کہ جو نہ کسی گورنمنٹ سے
اُٹھایا جاسکتا ہے نہ اُسکو اُٹھانا چاہیئے۔ اگر ہم ایک شہر کے واسطے ایسا کرینگے تو
ہمکو سب کے واسطے یہی کرنا پڑیگا۔ اگر ایک موقع پر ہم یہ کر گزرینگے تو ہم دوسرے
موقعون پر اُس سے انکار نہین کرسکتے۔ اگر یہ اصول تسلیم کرلیا جائے کہ کسی خاص
کیفیت یا کسی خاص کمیت کی جملہ مقامی آفات کا بار شہنشاہی اخراجات کی مدین
ڈالنا چاہیئے تو میری سمجھ مین نہین آسکتا کہ پھر ہم کوئی تخمینۂ محاصل اور کوئی بجٹ
کیونکر تیار کرسکتے ہین۔ ہم تو یہی کرتے رہے ہین کہ اپنی پونجی مین سے (جب کچھ
ہمارے پاس ہوتی ہے) بے پس وپیش نہایت فیاضی سے خاندان کے تباہی زدہ
اشخاص کی مدد کردیا کرتے ہین۔ ہمنے سال گزشتہ مین یہی برتاو بمبئی سے کیا تھا اور
یقین ہے کہ پھر زمانۂ آیندہ مین ہمسے ایسا ہی کرنے کی درخواست کیجائیگی۔ کراچی کا
حال یہ ہے کہ ہمنے آپ کو دو لاکھ روپیہ سے مدد دی ہے ہمنے اُن انگریزی ڈاکٹرون
اور ردایئون کی تنخواہ اپنے ذمہ کرلی تھی جو طاعون کی وجہ سے یہان بُلائے گئے
تھے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ صاحب کمشنر نے کچھ اور تجویزین گورنمنٹ بمبئی کی خدمت
مین ارسال کی ہین کہ جنکی بابت مناسب وقت مین ہمکو مزید علم حاصل ہوگا۔

اب مین منتہائے مقامی کے محصولات کے مشکل مسئلہ پر متوجہ ہوتا ہون۔ اور یہ
جزو ایسا ہے جو منجملہ دیگر اجزا کے چیمبر آف کامرس کے ایڈریس مین بھی شامل ہے
لیکن مین آپ سے اِسکی اجازت چاہتا ہون کہ اِسی موقع پر اُسکا بھی جواب دیدون

جب آپ اِس طرف اشارہ کرتے ہین کہ ۹۹-۱۸۹۸ء مین مینونسپلٹی نے باتفاق راے
چیمبر آف کامرس و بمنظوری لوکل گورنمنٹ یہ محصولات عاید کیے تھے۔ اسوقت آپ
یہ بات نظرانداز کرتے ہین کہ یہ کارروائی جو ہوئی تھی نہ صرف بلااجازت گورنمنٹ ہند
بلکہ اُسکے اور نیز سکرٹری آف اسٹیٹ کے احکام کے براہ راست علی الرغم ہوئی تھی
کیونکہ درمیان راہ کے محصولات کی ناجوازی کو وہ بکرات و مرات ظاہر کر چکے تھے۔
اب اِس بات سے کوئی انکار نہین کرسکتا کہ یہ محصول وہی ہین جو درمیان راہ مین
لگائے گئے ہین اور چیمبر آف کامرس نے جو ایڈریس آج میرے سامنے پیش کیا ہے
اُسمین وہ تسلیم کرتے ہین کہ اصولاً وہ اِن محصولات کی تائید و حمایت نہین کرسکتے اور
خود صاحب کمشنر نے کھلے خزانے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ اُنکو مسترد کردینا چاہیئے۔ پس
اگر اس طریقۂ ٹکس کے مذموم ہونے پر ایسا اتفاق آرا ہے تو اِس مسئلہ پر کچھ حجت و
تکرار کرنا فضول ولاحاصل ہے۔ مین صرف اسیقدر کہونگا کہ مین جو اُس سے
اختلاف کرتا ہون وہ صرف دو وجوہ پر مبنی ہے۔ اولاً یہ کہ اِس صورت سے ملک
کی عام تجارت خارجہ کی ایک اہم شاخ پر صرف ایک خاص مقام کے فائدہ کی
غرض سے ایک ٹکس عائد ہوتا ہے اور اُسکی وجہ سے ممالک غیر کے حریف
مقابل کے مقابلہ مین اُس تجارت پر بار پڑتا ہے۔ ثانیاً یہ کہ اگر ایک مقام پر یہ جائز
رکھا جاتا ہے تو ایک نہایت فریبندہ اور مضر مثال دوسرون کے واسطے
قائم کیجاتی ہے۔ اس بارہ مین کانپور نے پیشقدمی کی تھی اور اول اول اُسی کی

تقلید کراچی کو سوجھی۔ حالانکہ بآسانی یہ ثابت ہوسکتا ہے کہ دونون مقام کے
حالات واسباب متوازی نہ تھے۔ اگر ہم کراچی کی حالت مین اسکی اجازت دیدیتے
تو مجھے یقین ہے کہ پھر بہت ہی جلد دیگر مقامات سے بھی ہمپر یہی دباؤ ڈالا جاتا۔ جہان
مینونسپلٹی پر بڑے بڑے بار ہین اور اُنسے سبکدوش ہونے کے ذرایع قلیل
ہین وہین مینونسپلٹی کے واسطے آسان نہین ہے کہ وہ اتنی احتیاط صرف کرے
کہ اپنے آپ کو ایسی لالچ کا شکار نہ بننے دے۔ پھر ایک بیجا کارروائی کو ابتدا ہی
مین روکنے سے اگر ہم ہچکچا جائین تو اُسکی وجہ سے ہمکو غلط سلط اور اول جلول محاسبی
کا سلسلہ قائم کرنا پڑیگا۔

یہ عمومی خیالات ایسے ہین جنکی بابت مجھے مشکل یہ تصور ہوسکتا ہے کہ کوئی
شخص اُن مین چون وچرا کریگا۔ چونکہ آپ اسکے جواب مین یہی کہینگے کہ ہماری
گزارش یہ ہے کہ آپ کی حالت مستثنٰے طور پر استثنائی ہے اور آپ یہ درخواست
کرتے ہین کہ آپ کو اسکی اجازت دیجاے کہ ایک غلط کارروائی چندے جاری
رکھی جاے تو مین آپ کی مصیبت سے پوری طرح ہمدردی کرتا ہون اور مین سمجھتا
ہون کہ آپ کو کیا عذر اس بارہ مین ہے کہ تحصیل زر کے جس طریقہ مین معقولیت کے
ساتھ عجلت اور سادگی مضمر ہے (اگرچہ کفایت شعاری کے اصول پر وہ بر سر غلط ہی
کیون نہ ہو) اُسکو ایسے طریقہ سے تبدیل کرنا کیون منظور نہین ہے جو مقامی حیثیت
سے نامطبوع ہے اور جسمین دغا و فریب اور تاخیر کا بھی احتمال ہے۔ لیکن سوال یہ ہے

کہ کیا ایک صحیح اصول سے بیراہہ روی کے شروع کرنے کی اجازت محض اس وجہ سے دیدیجاسے کہ وہ کسی حالت خاص مین کھل جانے والا ہے یا یہ کہ یہ خیال غالب رہنا چاہیئے کہ جو اصول وسیع ترین دلایل پر مبنی ہے وہ کسی خصوص حالت کی مزاحمتون مین بھی ملحوظ رکھا جاسے پس ٹکس کی اُن تجویزونکی نسبت (جن مین سے ایک ایک پر عمل کرنا ضرور ہے) جو مین سمجھتا ہون کہ عنقریب پیش کیجائینگی مین گورنمنٹ آف انڈیا کے جواب کو ابھی سے کچھ کہکے یکطرفہ و متعصبانہ بنانا نہین چاہتا لیکن آج کے دن مین ایسی کوئی بات زبان سے نہین نکال سکتا جو آپ کے اس خیال مین مدد دے کہ میرے مالی مشیر اپنی طبیعتین بدل ڈالینگے۔

مین نے اس بارہ مین تحقیقات کی ہے کہ فوجی محکمہ اُس پانی کی بابت جو افواج متعینہ کراچی کو بہم پہونچایا جاتا ہے سالانہ کیا دیتا ہے۔ دونون فریق کے دلایل مین بہت سی باتین قابل غور ہین۔ ایکطرف تو میونسپلٹی کی بناء دعوی یہ ہے کہ معاہدہ کی نظر ثانی ہونا چاہیئے کیونکہ جتنا تخمینہ کیا گیا تھا اُس سے بہت زیادہ پانی اب صرف ہوتا ہے اور اُسکے ساتھ رقم معاوضہ جو ادا کیجاتی ہے اُسمین کچھ بھی اضافہ نہین ہوا ہے لیکن بدقسمتی کی بات ہے کہ جس رزولیوشن مین میونسپلٹی نے گورنمنٹ کے شرائط پندرہ برس ہوسے قبول کیسے تھے اُسمین میونسپلٹی نے اپنے کو پابند تسلیم کرلیا ہے کہ بلا کسی حد ونہایت کے پانی بہم پہونچائینگی اور اُسمین ہر دو جانب سے یہ شرط لگی ہوئی ہے کہ اگر شہر مین فوج کی تعداد دوہزار سے بڑھ یا گھٹ جاسے تو

نظرثانی کی درخواست کیجاسکتی ہے۔ اگر میونسپلٹی کی نظر سے دیکھا جاے تو بلاشبہ میرے نزدیک اس انتظام کا نقشہ کسی ہوشمند نقشہ نویس نے نہین کھینچا ہے۔ اور اسمین کچھ گفتگو نہین ہوسکتی کہ اسکی وجہ سے میونسپلٹی ماری پڑی ہے۔ بہرحال اَب مین آپ کو یہ یاد دلاؤنگا کہ فوجی صیغہ آپ کو پانی کے عوض مین آٹھ ہزار سے بہت زیادہ دے رہا ہے کیونکہ ابھی حال مین آپ نے مقامی ضروریات کی وجہ سے جو تین آنہ فی ہزار گیلن کا اضافہ شرح مین کیا ہے اُسمین اپنے حصہ رسدی کو اُسنے بھی قبول کیا ہے اور اَب جو رقم سالانہ وہ آپ کو ادا کر رہا ہے وہ میرے نزدیک اِس حالی سال کے خاتمہ پر بارہ ہزار سے زیادہ ہوجائیگی جب یہ انتظام جو تین برس کے واسطے کیا گیا ہے ختم ہو جائیگا اُسوقت مجھے اُمید ہے کہ ایسے وسائل ہاتھ آجائینگے جنسے یہ مشکل قابل تسکین طور سے آسان ہو جائیگی۔

آپ نے اپنے ایڈرس مین دو اور معاملات کی طرف میری توجہ مبذول کرائی ہے یعنی توسیع سلسلہ رسل و رسایل بذریعہ ریلوے اور عدن سے براہ راست میسل سروس کا قائم کرنا۔ اِن مین سے اول الذکر معالمہ کی بابت مین چاہتا ہون کہ چیمبر آف کامرس کے جواب مین اُسکی بابت گفتگو کرون۔ آخرالذکر کی بابت مین یہ کہونگا کہ بظاہر حال تو ایسے سلسلہ کے قائم ہونے کی بابت کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو یہ نہ کہے کہ یہ بہت مناسب ہے۔ کراچی سندھ سے بہت زیادہ کا بندر ہے۔ یہی تجارتی بردن آمد کی راہ پنجاب کے بہت بڑے حصہ کی ہے۔ اور چونکہ ہر ایک مسافر۔ ہر ایک

پارسل یا خط اور اسباب کا ہر ایک پلندہ جو کراچی سے یورپ جاتا ہے اُسے عدن ہے
ہو کے گزرنا ضرور ہے لہذا بجاے اسکے کہ چکر کھا کے سفر کیا جاے اور بمبئی پونچ کے
جہازی سفر منقطع کیا جاے یہ کہین قابل ترجیح ہے کہ عدن کے بندرگاہ سے
براہ راست میل سروس قایم کیجاے لیکن صاحبو۔ کیا آپ کو اسکا بھی کچھ اندازہ ہے
کہ اسمین کتنا خرچ پڑے گا اور اگر آپ واقف ہین تو کیا آپ مہربانی کر کے مجھے
بتا سکتے ہین کہ اُسکا بار کون اُٹھائیگا۔ جب ڈاک کی بابت آخر آخر مین ہمنے معاہدت
کیے تھے تو کمپنیون سے خواہش کی تھی کہ اِس مخصوص سروس کے واسطے اپنی درخواستین
پیش کرین برٹش انڈیا کمپنی نے تو سرے ہی سے درخواست بھیجنے سے انکار کر دیا
کیونکہ اُسنے کہا کہ یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب اور راستون کے بند کرنے والی
شرح لگا دیجاے۔ پننسولر اور اورنٹیل کمپنی نے کہا کہ اگر اُنکے سروس مین یہ اضافہ
کیا جائیگا تو اُنپر ایک لاکھ پاونڈ سالانہ کا خرچ اور بڑھ جائیگا اور آپ جانتے ہین
کہ اسمین ہوم گورنمنٹ کچھ دستیاری مثل اسٹریلیا وچین کی سروس کے نہ کرتی بلکہ
صرف ہندوستان ہی کو یہ سارا بار اُٹھانا پڑتا۔ انکے علاوہ اور کوئی کمپنی نہ تھی جو
از خود درخواست کرنے پر رضامند ہوتی۔ کچھ اور بھی خفیف عذرات ہین جنکی بابت
مین گفت وشنید کرنے کی حاجت نہین سمجھتا کیونکہ مین کافی طور سے اتنا کہہ چکا ہون
کہ جس سے یہ ثابت ہو گا کہ بہر نوع موجودہ حالت مین اخراجات ایسے پڑینگے جو اور
ضروری کامون مین ہارج ہونگے۔ بیشک جب چار برس مین یہ معاہدہ ختم ہو جائیگا

اُسوقت پھراس مسئلہ پر غور کیا جائیگا - اور مین صرف اتنی اُمید رکھ سکتا ہون کہ شاید یہ کسی آیندہ وایسرائے کی قسمت مین ہو گا کہ وہ ایسے کسی انقلاب کو برپا کرے جو اگرچہ ضروری اور مناسب ہے لیکن فی الحال قبل از وقت ہے -

اب مین اسکے سوا اور کچھ نہ کہونگا کہ مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا کہ اس مہتم بالشان شہر کے قائم مقامون سے مین ملاقی ہوا اور اُنسے دوستانہ طور پر مین نے اُن امور کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا جو ایسے مباحث مختلف سے تعلق رکھتے تھے جنکا نہایت قریبی اثر اس شہر کی موجودہ اور آیندہ فلاح و بہبود سے ہے -

ایڈریس منجانب چیمبر آف کامرس - کراچی

[جب کراچی میونسپلٹی کے ایڈریس کا جواب ہز اکسلنسی ارشاد فرما چکے اُسوقت اُنھون نے

چیمبر آف کامرس کا ایڈریس ملاحظہ فرمایا - اس ایڈریس مین انھین خاص معاملات سے بحث کی گئی

تھی جنسے میونسپلٹی نے بحث کی تھی - ہز اکسلنسی کی عنان توجہ اس طرف معطوف کی گئی تھی کہ بآراسے

میوآڑ تنک براہ کوٹا ۱۹۲ میل کی مسافت پر ایک ریل بنانے کی ضرورت ہے کہ وہ دونون مقامات

کو ملادے - اور شادی پالی وحیدرآباد لائن کی بابت یہ گزارش کی گئی تھی کہ چوڑی پٹری کے

عوض تپلی پٹری نہ بچھائی جاے کیونکہ اسمین آٹھ لاکھ روپیہ صرف ہونگے - راجپوتانہ مالوہ ریلوے

کے متعلق یہ بیان تھا کہ جنوبی پنجاب لائن نے ایک سرسبز وشاداب قطعہ ملک کی راہ کھول دی ہے

اور کراچی کی تجارت کے واسطے مزید سہولیتین پیدا کردی ہین - البتہ وہ اس بارہ مین ناکام رہی ہے

کہ اُن اضلاع پر دسترس حاصل کرے جنکی خدمتگزاری راجپوتانہ مالوہ ریلوے اور بمبئی برودہ سنٹرل

انڈیا ریلوے کررہی ہین - لیکن سماسٹا اور بھٹنڈا کے درمیان جو لائن جنوبی پنجاب ریلوے نے

تیار کی ہے اُسکے بنجانے سے اب وہان کی پیداوار کو ایک قدرتی برون آمد کراچی کے واسطے

مل جائیگی - ناکامی کے اسباب مین یہ بات تھی کہ اندرون ملک چھوٹی پٹری کے ایک سلسلۂ عظیم کا

عملی نظم ونسق بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے جیسی قوت دار کمپنی کے ہاتھ مین تھا اور اُسنے

بھنڈا والی قلیل المسافت شاخ پر ایسی شرح امتناعی لگا دی کہ جسکے سبب بمبئی کی اتنی بڑی شاخ کو اُسنے دبا دیا اور اُدھر سے جانا چھوٹ گیا۔ چیمبر آف کامرس کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر ملک کے اُن داخلی لائینوں کا انتظام ایسی کمپنی کے ہاتھ مین دیدیا گیا جسکا مقصود اولین صرف بمبئی کی تجارت کو فروغ دینا ہوا تو اُس سے بہت آفتین پیدا ہونگی۔ لہذا چیمبر کی یہ رائے تھی کہ راجپوتانہ مالوہ ریلوے کو آیندہ صرف یہی نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ بمبئی کی نشو و نما کرنے والی ہے اور یہ کہ اس سلسلہ کا انتظام ایسے عنوان پر کیا جائے جسمین بمبئی اور کراچی دونون کے دعاوی پر بے طرفدارانہ طور سے لحاظ ہو سکے۔

ہز اکسلنسی سے یہ استدعا کی گئی تھی کہ شہر پر جو طاعون اور ہیضہ کے سبب مصارف کے بار پڑے ہین اُنکو ملحوظ رکھیں۔ منتہاے مقامی کے محصولات کی حمایت کی گئی تھی کیونکہ اگرچہ اصولاً وہ مستوجب تایید و حمایت نہین لیکن اُنکے سبب سے تجارت کو کم از کم دقت ہوگی اور بدین وجہ اُنکو محض با دعاے ضرورت جائز رکھنا چاہیئے۔ یہ شکایت کی گئی تھی کہ عدالتہاے پنجاب کے ضابطہ کارروائی کے مخصوص طرز کی تاخیر و تاآنی کی وجہ سے بہت کچھ زیرباری اور زحمت ہوتی ہے۔ ہندوستانی پنچایتون کے قانون کے بارہ مین چیمبر نے پرزور طریقہ سے یہ گزارش کی کہ بعض وسیع تجارتی حلقون مین وہ جاری کیا جائے اور اس استدعا پر ایڈریس ختم ہوا تھا کہ صاحب کلکٹر کراچی دورہ کرنے سے مستثنے کردیے جائین کیونکہ منجانب سرکار وہ پورٹ ٹرسٹ کے صدر نشین ہوتے ہین اور ایسی حالت مین ہر ایک سال مین اُنکی چار مہینے کی غیر موجودگی موجب زحمت ہوتی ہے۔

حضور ہز اکسلنسی وایسراے بہادر نے حسب ذیل ارشاد فرمایا۔]

صاحبو - کراچی کے ایسے ایک بڑے تجارتی شہر مین ایک چیمبر آف کامرس اُس
جماعت کے فوائد و اغراض کی قدرتی اور نہایت مستند ترجمان ہوتی ہے جسکی وہ نیابت
وسفارت کرتی ہے اور اُسکے خیالات وآرا سنجیدگی کے ساتھ توجہ کے قابل ہوتے ہین
مجھے انگلستان مین اپنی پولیٹکل زندگی کے زمانہ مین بہت سے چیمبر آف کامرس سے
اکثر سابقہ پڑا اور مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایسے افراد سے مرکب ہین جو بے نظیر علم و اطلاع
سے بہرہ اندوز ہوتی ہین - جنکی ہوئی رائین رکھتی ہین - اور جن معاملات سے اُنکو سروکار
ہوتا ہے اُنکو کما حقہٗ سرانجام دیتی ہین - میرے خیال مین یہ بہت قابل قدر بات ہے
کہ ایسی برسرخود آزاد جماعتین موجود ہون اسوجہ سے بھی کہ وہ خود اپنے موکلون کی
معتمد علیہ ترجمان ہین اور نیز اسوجہ سے کہ وہ گورنمنٹ کو معاملات کے غیر سرکاری پہلو سے
واقف کیا کرین - بہرنوع چاہے کچھ بھی ہو مین تو اُنکی صلاح ومشورون کی ناقدری
نہ کرونگا نہ اُنکو حقیر اور سبک سمجھونگا -

آپ کے ایڈریس مین دو معاملے ایسے ہین جنپر کسی قدر طوالت کے ساتھ میونسپلٹی
کے ایڈریس کے جواب مین جو تقریر مین نے کی ہے اُسمین بحث کی ہے - یہ دونون معاملے
کراچی میونسپلٹی کے ٹکس کے ذریعہ اور نوعیت کے متعلق اور عدن سے براہ راست
میل سروس کے متعلق تھے - اب مین اپنے خیالات کا اعادہ بیان نہ کرونگا بلکہ اُن مباحث
پر گفتگو کرونگا جو آپ لوگون نے میرے روبرو پیش کیے ہین - اِن مین سب سے مقدم
ریلوے کی حکمت عملی اور اُسکی تعمیر کا معاملہ ہے - کراچی مین مختلف والیسرایان سابق کے

سامنے جو ایڈریس پیش ہوے ہین اُنکے مطالعہ سے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زمانہ
ایسا نہین گذرا ہے جب کراچی نے اس بارہ مین جدید منافع و فوائد کو پیش کر کے
اُنکی پیروی نہ کی ہو۔ اگلے زمانہ مین شمال کی جانب سلسلہ ریلوے کا مسئلہ باصرار
پیش کیا گیا تھا۔ اب مشرق کی جانب کا معاملہ ہے۔ پھر جنوب کا معاملہ چھڑے گا۔
اور جب یہ سارے منصوبہ کامیابی سے چل نکلینگے اُسوقت مجھے اسمین ذرا شک
نہین کہ آپ کی چیمبر آف کامرس طیار ہو گی کہ کسی آنے والے وایسرائے کے پھسلانے
کیواسطے کوئی ایسا تازہ منصوبہ پیش کر دے کہ جسکی غرض وغایت بندرگاہ کی تجارت
کی افزایش اور عموماً سندھ کی فلاح و بہبود کی ترقی ہو گی۔ اگر مین یہ بات اضافہ
کردون کہ گذشتہ زمانہ مین جتنی تجویزین پیش کی گئی تھین اُنکا سرانجام پاجانا آشکارا
ہو رہا ہے تو اُسی کے ساتھ مین اُن خواہشات کے کلیۃً معقول اور بجا ہونے کا
اعتراف بھی کرونگا اور آپ کو یہ بھی سمجھا دونگا کہ آپ کی موجودہ تمناؤن کے واسطے
یہ ایک فال ہمایون ہے۔ سمت مشرق کی ریلوے کے متعلق جو خیالات آپ نے
ظاہر کیے ہین اُسکے بارہ مین دو سوال پیدا ہوتے ہین۔ ایک تو اصولی ہے اور دوسرا
فروعی۔ کراچی مضبوطی کے ساتھ اس خیال کا حامی ہے کہ اصلی مقصود جو مرکوز خاطر
ہے بڑی پٹری کا ایک سلسلہ کلکتہ تک ہے اگرچہ وہ اس بات کے تسلیم کر لینے کو تیار
ہے کہ اگر چھوٹی پٹری بھی ہو تو وہ کسی قسم کے سلسلہ نہونے سے بہتر ہی ہو گی۔ میرے
خیال مین یہ نہایت عاقلانہ طرز کارروائی ہے کیونکہ مجھے بعض اوقات اسپر حیرت

ہوتی ہے کہ آیا استحکام پر اُن مزاحمتون کی ماہیت کا بھی کافی طور سے اندازہ کیا گیا ہے جو چوڑی پٹری کے ایک مسلسل سلسلہ مین عملی طور سے پیش آتی ہین - آپ تو جانتے ہین کہ موجودہ لائن ایک جنگل سے شروع کی گئی اور اُسمین سے ہوکے آگے بڑھی ہے اور چھوٹی پٹری پر ہے - اُسکے آگے بڑھانے یا تبدیل کرنے کی بابت مجھے یہی سمجھنا چاہیئے کہ ریاست جودھپور تو ذرا بھی اسکی خواہشمند نہین ہے اور جن ریاستونکو بارامیوآ کی اُس شاخ سے واسطہ ہے جسکی جانب آپ نے ہماری توجہ منعطف کرائی ہے وہ بھی یکسان طور سے اپنے اپنے حصہ کی ریل کو چوڑی پٹری پر بنا ہوا دیکھنا چاہتی ہین لیکن وہ خود اپنے طور پر اُسکو ذرا بھی بنانا نہین چاہتین اور ابھی بہت دن تک ہمکو یہی اُمید نہین ہے کہ ہم اُسکے واسطے سرمایہ جمع کر سکینگے - خاتمۃً - مین نہین سمجھتا کہ کوئی شخص یہ تجویز کریگا کہ برسر خود ایک چوڑی پٹری کی لائن اُس طول طویل غیرآباد قطعہ مین بنانا تجویز کریگا جسمین کچھ نفع ہونا نہین ہے - لہذا جب یہ صدا بلند ہوتی ہے کہ " کلکتہ سے کراچی تک چوڑی پٹری " تو اسپر مجھے یہی خیال ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ صرف کثیر کتنا ہی ضروری کیون نہ ہو لیکن فی الحال اَو بوادید حالات موجودہ ریاست مدن کے دائرہ عمل سے باہر معلوم ہوتا ہے " اور جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے یہ زیادہ بکارآمد ہے کہ ہماری ہمت اِس جانب مصروف ہو کہ موجودہ اور قابل عملدرآمد منصوبونکی تکمیل کچھ ہیئت وصورت تبدیل کر کے بہترین طریقہ سے کیجاے - اِس بات سے میرا خیال اُس امر تنقیح طلب کی طرف رجوع ہوتا ہے جو اُسکی بہ نسبت خفیف ہے - یعنے یہ

جو منصوبہ پیش کیا گیا ہے کہ وہ گھسی پسی چوڑی پٹری جو حیدر آباد سے وادی ناڑا کی
جانب اور اُس قطعہ ملک کے اوپر فی الحال بچھی ہوئی ہے جسکی سمت مشرق مین نہر
جمرا اور رواں ہے اسکو بدل ڈالین - آیا ایسی پٹری کا سلسلہ حیدر آباد مین منقطع ہو گا یا
شادی پالی مین یا کسی تیسرے مقام پر؟ یہ سوال منجملہ اُن سوالات کے ہے جن کی
بابت مین یہ چاہتا ہون کہ یہان کے اہل الرائے حضرات کو ہر ایک قابل اظہار سخن کے
کہنے کا پورا موقع دون اور اسیلیے مین یہ تجویز کرتا ہون کہ آیندہ موسم سرما مین مین یہان
ایک ریلوے کمیشن بھیجون جسے مین نے سال گذشتہ مین قائم کیا تھا اور وہ کمیشن
اس معاملہ مین شہادتین لے - مین یہ بھی کہنا چاہتا ہون کہ صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ
جو نہایت مضبوطی سے اسکے حامی ہین کہ پٹری کی تبدیلی حیدر آباد مین ختم ہونے کے
واسطے بہت ہی قوی دلایل دیہ ایہن کی حاجت ہے کہ وہ اس منصوبے کے تغیر و
ترمیم و اصلاح کی حاجت مان لین - نسبت بارا ماڑوار لائن کے اسی گزشتہ قحط
کے دوران مین راجپوتانہ کی اُن ریاستون مین جنمین سے ہو کے وہ نکلے گی بہت
کچھ محنت زمین کی درستی اور ہمواری مین کیجا چکی ہے - یہ وہ لائن ہے جسکی بابت
کچھ تو اپنی منفعت کے خیال سے اور کچھ مسلسل سلسلہ کے لحاظ سے جسکا مین تذکرہ کر چکا
ہون گورنمنٹ ہند کو نہایت آرزو ہے کہ بلا تاخیر و درنگ شروع کر دیجاے - جو
کچھ مشکل ہے وہ وہی معمولی مشکل ہے - یعنی ایسی حالت مین کہ بہت سے منصوبون کا ہجوم
ہے کسی ایک منصوبہ کے واسطے روپیہ کی فراہمی - بہر نوع مجھے اس بارہ مین نا امیدی

نہین ہے کہ چند ہی مدت مین ہم اِس قابل ہو جائینگے کہ اِس کام کو شروع کر دین۔
آپ کے خیالات نسبت انتظامی کارروائی راجپوتانہ مالوہ لائن کے اُس وقت میرے پیش نظر رہینگے جبکہ اُسکی آیندہ کارروائی کا مسئلہ بغرض تصفیہ میرے سامنے پیش ہوگا۔ اِس اثنا مین جس غیر مساوات کی آپ شکایت کرتے ہین (معلوم ہوتا ہے کہ) اُسکی تلافی اُس معاہدہ سے ہو جائیگی جسکی رو سے بمبئی برودہ اور سنٹرل انڈیا کمپنی نے یہ طے کیا ہے کہ ہر ایک مال پر جو کمپنی کی جانب شمال والی شاخ کے سٹیشنون (جو قریب قریب دونون بندرگاہون سے مساوی بُعد مسافت پر ہے) اور کرانچی و بمبئی کے درمیان بھیجا جائیگا اُسپر مساوی محصول لگایا جائیگا۔

اب ریلون کے معاملہ سے الگ ہو کے مین اُن دیگر مسائل پر متوجہ ہوتا ہون جنکا تذکرہ آپنے اپنے ایڈریس مین کیا ہے۔ اِن مین سب سے مقدم یہ ہے کہ آپ اُس تاخیر و تعویق کی شکایت کرتے ہین جو عدالتہاے پنجاب مین مقدمات کی سماعت کے باب مین ہوتی ہے اور جسکا سبب آپ یہ کہتے ہین کہ کچھ تو عدالتون مین کام کی کثرت ہے کچھ حکام کا جلد جلد تبادلہ اور کچھ متخاصمین کا یہ رجحان کہ وہ گواہون کے ایک جم غفیر کو طلب کرتے ہین اور چونکہ سمنون کی تعمیل مین ناکامی ہوتی ہے لہذا یہ ایک معقول عذر مزید التواے مقدمہ کے واسطے ہو جاتا ہے۔ درحقیقت مین اپنے بالکل تازہ علم و اطلاع کے بھروسہ پر اِن شکایات کے بجا و بیجا ہونے کا معقول فیصلہ نہین کر سکتا اگرچہ برسبیل تذکرہ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ جوڈیشل کارروائی

مین تاخیر صرف ہندوستان ہی مین نہین ہوتی بلکہ یہ تو مساوی طور سے ہر ایک ایسے مقام پر جاری وساری ہے جہان لوگ ایسے بعقل ہین کہ ایک ایسے مشغلہ مین تضیع اوقات کرتے ہین جس سے بڑھ کے پریشان کن اور بیفائدہ کوئی انسانی جد وجہد نہین ہے۔ بہرکیف مین آپ کے عرض ومعروض کو گورنمنٹ پنجاب کی خدمت مین بغرض تصفیہ ارسال کردونگا۔ البتہ اسکے واسطے ایک تفصیلی شہادت درکار ہوگی جسکی فراہمی کے واسطے آپ پوری طرح طیار ہونگے کہ جس سے اُن خیلالات کی تائید وتصدیق ہو جو آپ نے بالکل سرسری طور سے بیان کیے ہین۔

مین اس بات کے ملاحظہ کرنے سے محظوظ ہوا کہ ہمارے سال گزشتہ کے قانون پنچایت کے بارہ مین آپ نے اچھے خیالات ظاہر کیے ہین۔ یہ پہلی قانونی تدبیر تھی جو بعد میرے عنان حکومت ہاتھ مین لے چکنے کے میرے سامنے مجلدات قوانین کے سلسلہ مین داخل کی گئی اور مین نے نہایت توجہ او رغور وفکر کے ساتھ اُس کے کامیاب عملدرآمد کے جمیع آثار کو جانچ پرتال لیا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے یہ مسودہ قانون بالکل انگریزی قوانین رائج الوقت کے اصول پر صوبجات کے دارالصدر اور رنگون وکرانچی مین تجارتی معاملات کے تصفیہ کی غرض سے وضع کیا گیا تھا۔ لہذا مین اس بارہ مین بالکل متیقن نہین ہون کہ کس حد تک اُسکا ضابطۂ کارروائی اُن مقدمات مین موزون ثابت ہوگا جنمین ہندوستانیون کے فمابین کوئی نزاع ہوگی کیونکہ ایسے معاملات اُس جماعت کے رسم ورواج اور الف عادت قدیمہ کے

بموجب سرانجام پاتے رہتے ہین جس جماعت سے اُنکا تعلق ہوتا ہے۔ بہرنوع پنجاب گورنمنٹ سے استمزاج کیا گیا ہے کہ اپنے صوبہ کے بعض بڑے بڑے شہرون مین اس قانون کے نافذ کیے جانے کے متعلق اپنی راے ظاہر کرے۔ ساتھ ہی اسکے ہمنے بالعموم اور لوکل گورنمنٹون سے بھی خط وکتابت کی ہے کہ آیا اس تدبیر کو زیادہ تر وسعت دینے مین کیا سہولت ہوگی۔ ابھی یہ مسئلہ ایسی پختگی کو نہین پہونچا ہے کہ اُسکا تصفیہ کردیا جاے لیکن اُسکی نشو ونما ہو رہی ہے۔

خاتمۃ۔ آپ میری توجہ اُس زحمت وتکلیف کی جانب مبذول کرتے ہین جسکی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ نتیجہ ہے اُس اجتماع اختیارات کا جو کلکٹر صاحب کراچی کی ذات مین مجتمع ہوتے ہین اور جو موسم سرما مین اُنکے دورے پر چلے جانے سے محسوس ہوتی ہے۔ برسبیل تذکرہ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ جہانتک مجھے علم ہے ازروے قانون صاحب کلکٹر پابند نہین ہین کہ پورٹ ٹرسٹ کے صدرنشین ہون۔ اور یہ کہ مینونسپلٹی پر اُنکی نگرانی جو مینونسپل قانون کی رو سے ہوتی ہے وہ مشکل ایسی محیط اور حاوی ہوسکتی ہے کہ اُنکے دورے پر چلے جانے کے سبب اسمین کچھ خلل پڑسکے مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ ضلع کے بعض شمالی تعلقہ جات کے جدید انتظام کے سبب سے غالباً صاحب کلکٹر کے حدود اختیارات مین کمی ہوجائیگی۔ بہرحال یہ مسئلہ ایسا ہے جو بہ نسبت سپریم گورنمنٹ کے زیادہ تر مقامی گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہے اور غالباً اسکا چھیڑنا اُس اڈریس مین زیادہ مناسب ہوگا جو آپ اپنے نئے آئے

ہوئے گورنر صاحب کے خیر مقدم ادا کرنے کے وقت اُنکے سامنے عنقریب پیش کرینگے -

مین نے اپنی پوری قابلیت کے ساتھ اُن تمام مسائل پر بحث کی ہے جو آپ نے میرے سامنے پیش کیے تھے۔ اور مین کہہ سکتا ہون کہ مجھے اُس وقت کے صرف ہونے کا کچھ بھی افسوس نہین ہوتا جو ان معاملات اور انھین کے ایسے دیگر معاملات کے مطالعہ مین صرف ہوتا ہے کیونکہ اسی ذریعہ سے جس وسیع سلطنت کی چند سالہ حکومت پر مین اپنی خوش نصیبی سے سرفراز ہوا ہون اُسکے مختلف حصص کی اندرونی تاریخ اور مقامی ضروریات سے آشنا ہوتا ہون -

---

ایڈریس منجانب نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن - کرانچی

[چیمبر آف کامرس کے ایڈریس کے بعد ایک ایڈریس منجانب نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کرانچی پیش ہوا جسمین مختلف قسم کے بہت سے معاملات سے بحث کی گئی تھی - یہ سب ہزاکسیلنسی کے جواب سے واضح ہو جائینگے جو حسب ذیل تھا -]

صاحبو - آپ حضرات نے ایسا ایڈریس میرے سامنے پیش کیا ہے جو فی الحقیقت اختصار کی جانب اتنا مایل نہین ہوا ہے کہ اُسپر کچھ الزام عائد ہو اور اُسپر یہ اعتراض بھی وارد نہین ہوسکتا کہ اُسنے آپ کے خیالات کما حقّہ ادا نہین کیے - مین جو اُسکی غیر معمولی طوالت کو ناپسند نہین کرتا تو اِس وجہ سے کہ میری ہرگز یہ تمنا نہین ہے کہ رعایا کا کوئی گروہ جو گورنمنٹ کے افسر اعلیٰ کو مخاطب کرنے کا واجبی استحقاق رکھتا ہے اُسکو یہ موقع نہ دیا جاے کہ وہ اپنا معاملہ اپنے حسب دلخواہ طریقہ سے پیش کر سکے اور نیز اسوجہ سے کہ مین واقف ہون کہ اِس صوبہ کے مسلمان بہت ہی خیرخواہ مطیع قانون - اور لائق و فائق لوگ ہین اور وہ اب اُن تمتعات سے بہرہ اندوز نہین ہین جو کسی زمانہ مین اُنکو حاصل تھے اور غالبًا اسکے سزاوار ہین کہ جب وہ اپنی موجودہ حالت کا مقابلہ اپنی گزشتہ حالت سے کرین تو اُنکے دلون مین کچھ حسرتین

(اگرچہ میرا خیال ہے کہ ناامیدی اور افسردگی نہین) پیدا ہون - جو مساعی جمیلہ وہ لوگ اپنی قدیمی عظمت و اقتدار کے پھر حاصل کرنے مین کر رہے ہین اُن مین مین اس حد تک کلیتہً اُنکے ساتھ ہون کہ مین نے بطوع خاطر اُنکی تمام کوششون اور آرزوون کے ایک ایسے مفصل بیان کو بھی سُنا جیسا کہ یہ ایڈریس ہے جو ابھی میرے سامنے پیش کیا گیا ہے - صاحبو - آپ مجھ سے اسکی توامید نہ رکھتے ہونگے کہ مین آپ کے ایڈریس کے تاریخی حصہ پر کچھ گفتگو کرونگا - جب سندھ فتح کیا گیا ہے اُسوقت مجھے معلوم ہے کہ ایک طول طویل مباحثہ اس بات پر برپا ہوا تھا کہ اس صوبہ جدید کے بندوبست کا کون بہترین طریقہ ہوگا اور آخرکار یہ طے ہوا کہ مبئی کا طریقہ انتظام رائج کیا جاے - یہ فیصلہ صحیح تھا یا نہ تھا مجھے اسپر کچھ کہنے کی حاجت نہین لیکن جب مجھے یہ یاد آتا ہے کہ یہ انتظام سر بارٹل فریزر نے تجویز کیا تھا جو آپ کے یہان کے اعظم کمشنران مین تھے اور اُسکو سر جان لارنس نے منظور کیا تھا جو کسی طرح کسی گورنر جنرل سے رتبہ مین کم نہ تھے تو مین سمجھتا ہون کہ ایسے جید اتفاق آرا مین چون وچرا کرنے کے واسطے کچھ تھوڑی جسارت درکار نہین ہے - آپ اس جانب اشارہ کرتے ہین کہ وہ پڑتی زمینین جنہین اُس بندوبست کے وقت تشخیص جمع کی گئی تھی دراصل زمیندارون کی ملکیت تھین - مین بمشکل یہ باور کرسکتا ہون کہ اصلی حالت یہی تھی - میران سندھ کے زمانہ مین (اُسیطرح جیسے برٹش گورنمنٹ کے عہد حکومت مین) پڑتی زمینین ہمیشہ ملک سرکار سمجھی گئی ہین - البتہ ہمسایہ مالکان اراضی کو اُنپر ایک مرجح حق

ہوتا تھا۔

زمانہ ماضی کو چھوڑ کے اب آپ نے خاص اس بات پر بحث کی ہے کہ بجاے دہ سالہ کے سندھ مین سی سالہ بند وبست ہوا کرے جس طرح بمبئی صوبہ کے دیگر حصص مین ہوتے ہین۔ لیکن جسوقت آپ یہ خواہش کرتے ہین کیا اُسوقت آپ ایک حد تک اس صوبہ کی قبضہ داری اور زراعت اراضی کی خاص حالت سے چشم پوشی نہین کر لیتے ہین ؟— ہندوستان مین کوئی حصہ ایسا نہین ہے جہان کی حالات یہان سے زیادہ تغیر پذیر صورت مین ہون یہان آپ کو اُن عناصر مین سب سے زیادہ غیر مستقل عنصر یعنے پانی کی منفعتون اور نیز اُسکے تلون و بے استقلالی سے سابقہ پڑا رہتا ہے۔ ایک طرف تو جہان کہین آبپاشی کامیاب ہوگئی ہے وہان جنگل مین گلزار ہوگیا ہے۔ دوسری طرف دریاے انڈس کی لہرین گلزار کو ویرانہ بنا سکتی ہین۔ ایک موقع پر تو خفیف جمعبندی کا سلسلہ قایم رکھنا متروک ہو جاتا ہے دوسرے موقع پر سنگین جمعبندی کا جاری رکھنا نامناسب ہے۔ اگر بوجہ نہر کے کھد جانے کے ایک جائداد کی قیمت دفعتہً بے انداز بڑھ جاتی ہے تو اب جو آبپاشی کا محصول ہے خزانۂ عامرہ کا بار اُتارا جاتا ہے اُسکا از سر نو تصفیہ آپ نہین کر سکتے کیونکہ مین سمجھتا ہون کہ سندھ مین یہ تدابیر کچھ مقبول و مطبوع نہین ہین۔ لہذا موجودہ حالت معاملات مین یہ مدعا یون ہی حل ہو سکتا ہے کہ بندوبست کی میعاد بہت کم رکھی جاے کچھ عرصہ بعد جب معاملات کا ایک اسلوب قائم ہو جائیگا تو غالباً اس سے بڑی

میعادین قائم ہو جائینگی - مجھے جو اطلاع ملی ہے اُس سے یہ تو صحیح نہین معلوم ہوتا
کہ بار بار نظرثانی کے معنی بتدریج اضافہ ہین -
اسکے بعد آپ سلسلہ کے ساتھ کئی درخواستین پیش کرتے ہین جنکی بابت میری رائے
اِس طرف ڈھلتی ہے کہ اُنکو دو قسمون مین منقسم کرون - معقول اور غیر معقول - پہلی
قسم مین اُن درخواستونکو رکھتا ہون کہ جو اگرچہ ہمیشہ پذیرا نہین ہو سکتین مگر بہرطور
اُنکی حمایت و پیروی کیجا سکتی ہے - دوسری قسم مین اُنکو رکھتا ہون جنکی نہ حمایت
کیجا سکتی ہے نہ وہ منظور ہو سکتی ہین -
مثلاً جب آپ یہ تجویز پیش کرتے ہین کہ دکن کے مزارعین کا قانون سندھ مین
بھی نفاذ پا جاے تاکہ مقروض محال کے قابضان اور مزارعین اراضی کے معدوم ہونے
کو روک دے تو آپ ایسی درخواست کرتے ہین جسکی بابت مجھے مقامی حالات کی
ایسی واقفیت نہین ہے کہ مین یہ کہہ سکون کہ یہ درخواست منظور ہونا چاہیئے لیکن
بہرطور یہ ایسی بات ہے کہ جو ہماری اُس پالسی کے عام اصول سے بے میل نہین ہے
جو زراعت پیشہ لوگون کے ساتھ ہم برتتے ہین اور جسکی آزمایش بذریعۂ اُسی قانون کے
جسکا نفاذ آپ چاہتے ہین اور نیز بذریعۂ اُس مسودۂ قانون کے جسکو گزشتہ ہفتہ مین
ہمنے بمقام شملہ اس مقصد سے پاس کیا ہے کہ پنجاب مین اراضی زرعی کے انتقالات
محدود ہو جاءین ہو چکی ہے - پھر جب آپ یہ چاہتے ہین کہ قانون جائداد مقروضہ کے
تحت مین گورنمنٹ زمیندارون کے دیون ادا کرنے مین مدد کرے تو ہر حیثیت سے یہ

بات اپنے مرتبہ ذات مین ایسی ہے جسکا آپ کو ملنا غیر ممکن ہے کیونکہ نہ ہمارے پاس ایسا روپیہ ہے اور نہ یہ بات کچھ ایسی ضروری معلوم ہوتی ہے درآنحالیکہ مین ایسی کسی شکایت سے مطلع نہین ہون جو قرضخواہون کو اس بارہ مین ہو کہ وہ اپنے قرضہ کی وصولیابی مین قاصر ہین - تاہم آپ یہ خواہش ایسی کر رہے ہین جو از روے اصول گویا اُس استمداد کی ترقی یافتہ حالت ہی ہے جو فی الحال تقاوی کی صورت سے مقروض جائدادون کے منتظمین کو ہم دیا کرتے ہین - پھر جب آپ آگے بڑھ کے یہ خواہش کرتے ہین کہ مسلمان لوگ اسوجہ سے کہ وہ مسلمان ہین بے اجازت اراضی پر قبضہ رکھنے کا جرمانہ ادا کرنے سے اور نئی قبضہ داری کی قیمت دینے سے (حالانکہ یہ فتوحات ایک قیمتی جائداد ہوتی ہین اور اُنکی بابت کوئی شے ایسی نہین ہے جو اُس شخص واحد کو جسنے اُسے خواہ مخواہ حاصل کرلیا ہے فروخت کرنے سے باز رکھ سکے اور ایسے معاملات مین اُسکا اپنا تو نفع ہوگا اور گورنمنٹ کا نقصان) اور نیز پانچوین سال لامحالہ طور سے افتادہ زمین پر جمع بندھ جانے سے سبکدوش کردیے جائین تو مین کہتا ہون کہ جسوقت آپ یہ خواہشین پیش کرتے ہین اُسوقت آپ ایسے ترجیحی حقوق طلب کرتے ہین جو بالکل غیر معقول ہین اور جنکی بابت کوئی گورنمنٹ کبھی آپ کو عطا کرنے کا وعدہ خواب مین بھی نہین کرسکتی - لاپوکے پامال مبحث مین مین پڑنا نہین چاہتا - مین جانتا ہون کہ مستثنے طور سے یہ حق ضلع شکارپور کی قسمت روہڑی کے واسطے مخصوص ومحدود ہے اور جبکہ پچاس برس تک اس قسم کے دہقانی مسئلہ نے صوبہ کے منتظمون کے

ایک سلسلہ کو کامیابی کے ساتھ پریشان و پراگندہ خاطر رکھا ہے تو آپ ایک گورنر
جنرل سے اسکی توقع نہین رکھ سکتے کہ وہ سیدھا چلا آئیگا اور آکے ایک جلسہ مین یہ
عقدہ حل کر دیگا۔ یہ معاملہ ایسا ہے جسکی بابت آپ کو لوکل گورنمنٹ سے مراسلت
کرنا چاہیئے۔ پھر جب آپ خواہش کرتے ہین کہ لازمت سرکاری مین تقرریونکا ایک
انداز معین ہو جاوے اور یہ کہ ترقی صرف صلاحیت و قابلیت کے لحاظ سے نہ ہوا کرے
بلکہ مقررہ تعداد کی معیار ملحوظ رہا کرے تو آپ کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ آپ ایک ایسا دعویٰ
کر رہے ہین جو چلنے والا نہین ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ اس صوبہ کے منتظمین مین کبھی
اس دلی آرزو کی کمی نہین رہی ہے کہ آپ کو ہر ایک امکانی ترغیب دیجاوے اور خود
آپ نے اپنے ایڈریس مین اسکا اعتراف کیا ہے کہ آپ کو کمشنر صاحب حال مسٹر جمیس سے
بہتر کوئی دوست نہین ملا۔ آپ نے جو مستعدانہ اور قابل ستایش مساعی مدرسون کے
افتتاح اور دیگر ذرائع سے اپنے ہم مذہبون کی تعلیمی سطح بلند کرنے کے واسطے کی
ہین گورنمنٹ (خواہ لوکل گورنمنٹ ہو یا سپریم گورنمنٹ) اُن مین نہایت مخلصانہ
طور سے آپ کے ساتھ ہمدردی کرتی ہے۔ یہ سمان نہایت خوش آیند اور نظر فریب
ہے کہ ایک قوم جو کسی زمانہ مین ایسی باعظمت و شان اور خوشحال و فارغ البال تھی
اور جسے ثبات ہوش و خرد اور مضبوطی خصلت سے ایسا بہرہ وافی حاصل تھا پھر صبر آزما
اور مدبرانہ کوششون سے دنیا مین اپنے تئین برپا کر رہی ہے لیکن اس منظر کی دلفریبی
کم ہو جاتی ہے اور کامیابی کے آثار گھٹ جاتے ہین جب وہ لوگ جو کمر ہمت باندھ کے

سیڑھی پر چڑھنے مین مصروف ہین مصنوعی رسیون اور چرخیون کے واسطے پکار مچاتے ہین تاکہ اُنکے ذریعہ سے وہ اوپر کھنچ جائین - سندھ کے مسلمان ایک جلیل القدر اور یادگار زمانہ ماضی رکھتے ہین اور اتبک یہ اُنکے حیطۂ امکان مین ہے کہ بعد اس قسم کی کسی عارضی استمداد کے واسطے ایک باعزت و وقار اور قابل تعریف زمانہ مستقبل کا نقش کھودلین -

صاحبو - مجھے اس بات سے بڑی مسرت ہوئی کہ مین نے آپ کے دوستانہ خیر مقدم اور آپ کے وفادارانہ اعترافات کو قبول کیا اور کراچی مین میری سیر و سیاحت جو اسوقت ہوئی اُسمین یہ بات کچھ کم تسلی بخش نہین ہے کہ مین اُسوقت سے پیشتر یہان پہونچ گیا جبکہ آپ کے موجودہ کمشنر مسٹر جمیس صاحب اپنے طویل اور باعزت زمانۂ ملازمت کو ختم کرینگے - اُنکی یہ مدت ملازمت اُنکی نمایان اور انتھک خدمات سے جو اُنھون نے بغرض رفاہ جمہور خلائق کین ممتاز رہی ہے اور فیصلہ سانی کے معاملات مین جس پھرتی سے وہ کام لیتے تھے اُسمین اُنکا کوئی پیشرو گوے سبقت نہین لیگیا ہے اور جب مسٹر جمیس مستعفی ہونگے (جیسا کہ بہت تھوڑے دن بعد وہ کرینگے) تو وہ اپنے ساتھ اپنے وطن مالوف کو ایک شکر گزار صوبہ کی پسندیدگی محبت اور اعتماد کی سندین لیجائینگے -

۱۰-اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع

سول ہسپتال کراچی

(بتاریخ ۲۷-اکتوبر روز شنبہ وقت ۵ بجے شام حضور والیسرائے بہادر بعیت لیڈی کرزن صاحبہ و مسٹر جیمس صاحب کمشنر بمقام سول ہسپتال کراچی تشریف لے گئے اور وہان انھون نے اُسکے ایک پہلو کی جدید عمارت کا بنیادی تپھر رکھا - یہ کارروائی ایک بڑے شامیانے کے نیچے (جو اسی غرض سے نصب کیا گیا تھا) اور ہندوستانیون اور یورپین لوگون کی ایک جماعت کثیر کی موجودگی مین ہوئی - آنریبل مسٹر میک ایور صاحب نے جب حضور والیسرائے بہادر سے یہ استدعا کی کہ وہ بنیادی تپھر رکھین تو انھون نے اسی کے ساتھ مختصر تاریخ ہسپتال کی ترقی و توسیع کے عام منصوبے کی بیان کی جسمین یہ نئی پہلو کی عمارت ایک جزو اعظم ہے - پھر ہز اکسلنسی نے تشریف لیجاکر بنیادی تپھر رکھا اور اُسکے بعد حاضرین جلسہ سے یون خطاب فرمایا -]

مسٹر جیمس - لیڈیز و جنٹلمین - میرا پہلا فرض یہ ہے کہ مین بیان کرون کہ یہ تپھر اچھی طرح اور ٹھیک طور سے بیٹھ گیا ہے پھر مین اس بات کو پسند کرونگا کہ اُن حضرات کو مبارکباد دون جو اس امر کے ذمہ دار تھے کہ آج کے دن اس نہایت خوشنما اور خوش سلیقگی سے آراستہ و پیراستہ شامیانے مین جسمین ہم سب جمع ہوے ہین اس جلسہ کو مجتمع کرین - میرے خیال مین یہ سارا بندوبست ایسا ہے جس سے اُن لوگونکی

بڑی تعریف نکلتی ہے جو اسکے ذمہ دار تھے۔ بعدازان آپ مجھے اجازت دین کہ
مین ظاہر کرون کہ مجھے اس اداے رسم کی شرکت اور اس عمارت کے بنیادی تھپر
رکھنے کے عزت آگین فریضہ کو اپنے ذمہ لینے سے کیسی مسرت ہوئی ہے جسکی تقدیر
مین یہ لکھا ہے کہ وہ اس شہر کے واسطے بڑی فیض رسان اور موجب برکت ثابت
ہونے والی ہے۔ میرا کام یہ نہین ہے کہ مین نہایت بلند آواز سے یہان کے
سول ہسپتال کی توسیع کی ضرورت و حاجت کی تصریح کرون۔ کیونکہ اگر مین ایسا کرونگا
تو مجھپر شاید یہ الزام لگ جایگا کہ مین کراچی کی آب و ہوا پر کچھ حرف رکھ رہا ہون اور
اسے ہر محب وطن نہایت ناگواری سے دیکھیگا۔ (قہقہہ) ۔ لہذا مین یہ تسلیم کر کے
کہ روی زمین پر کراچی سب سے زیادہ صحت بخش مقام ہے آگے بڑھونگا (قہقہہ) لیکن
یہ فلسفیانہ تصور بھی پیش کرونگا کہ جس طرح بہشت مین سانپ چوری سے داخل ہوگیا
تھا اُسیطرح یہان بھی بعض اوقات جسمانی آلام و امراض کا گزر ہو جاتا ہے اور
سول آبادی کی نفع رسانی کی خاطر سے اُنکا مقابلہ جدید ترین ذرائع حکمت و آسائش سے
کرنا ضروری و مناسب ہے۔ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ یہ بیماریان اور سوء مزاجیان
نتیجہ ہین آپ کے یہان پانی کی قابل تعریف بہمرسانی کا (قہقہہ) آپ بہت افراط کے
ساتھ پانی لاتے ہین۔ یہ افراط پانی کی زمین کو مرطوب کرتی ہے۔ مرطوب زمین بخار
کو پیدا کرتی ہے۔ بخار شفاخانہ کو بھر دیتا ہے۔ شفاخانہ مین کافی طور سے گنجایش
نہین ہے۔ اور بدینوجہ مین یہ بنیادی تھپر رکھتا ہون۔ (قہقہہ) میرے نزدیک

ازروے منطق اورازروے تاریخ یہ نتیجہ صحیح نکلتا ہے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس تعمیر کے واسطے جس قدر سرمایہ کی حاجت ہے اسمین جتنی کمی پڑتی ہے اسکے لیے آپ ہرایک جگہ دق الباب کررہے ہین اور گورنمنٹ بمبئی کے دروازہ پر تو سب سے زیادہ زور وشور سے آپ کنڈی کھٹکھٹا رہے ہین۔ (قہقہہ) پس اگرمین خود کوئی بات بطور پیش بندی کرونگا تو غالباً میرے ایسا کرنے سے اُنکی سخاوت کی رگ بھڑک اُٹھیگی لہذا آپ کے فنڈ مین مین بالذات پانچسو روپیہ کا چندہ پیش کرنے کی ہمت کرتا ہون۔ (نعرۂ خوشی)

مجھے امید ہے کہ یہ عمارت جسکا بنیادی پتھر مین نے رکھا ہے ایک حسین و خوشنما عمارت بنکے کھڑی ہوگی اور برسبیل تذکرہ مین یہ کہونگا کہ ہندوستان مین زمانۂ حال کی بنی ہوئی جتنی عمارتین ہین وہ بہت ہی کم حسین وخوبصورت ہین (قہقہہ) لیکن یہ نقشہ جو میرے پیش نظر ہے اسمین ہرایک شان ایسی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارت خوشنما ہوگی۔ خیر۔ چاہے روکار کے لحاظ سے یہ عمارت خوشنما ہو یا بدنما۔ مجھے امید ہے کہ اسکے اندر جس قسم کے علاج و معالجہ کے کامل سامان اور نگرانی و خبرگیری کے جو ذریعہ فراہم ہونگے وہ اُن تدابیر شفایابی مین بہت دستیاری کرینگے جنھین کراچی کی آب وہوا کو بطور خود مہیا کرنا چاہیئے تھا۔ (نعرۂ خوشی)

دعوت بمقام بھج۔کچھ

۳۱۔اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۳۰۔اکتوبر بروز سہ شنبہ وقت صبح وایسریگل پارٹی کراچی سے رایل انڈین میرین سروس کے جہاز کلایو نام پر سوار ہوئی اور دوسرے روز صبح کو مانڈوی مین داخل ہوئی۔یہان ہزاکسلنسی جہاز سے اُترے اور کمارسری کلّو بھاسی۔آئی۔ای۔برادر راؤ صاحب کچھّ۔پولیٹکل ایجنٹ صاحب لفٹنٹ کرنل اسل اور دیگر عہدہ داران کچھ نے اُنکی پیشوائی کی۔فوراً ہی یہ جماعت گاڑیون پر سوار ہوئی اور ۳۰ میل بھج تک چلی۔یہان باضابطہ طور سے ہزاکسلنسی کی پیشوائی راؤ صاحب کچھ نے کی۔شام کے وقت ہز ہائنس نے ہزاکسلنسی کو مع اسٹاف و دیگر مہمانون کے اپنے محل مین ڈنر پر مدعو کیا۔رزیڈنسی سے محل تک راستہ بھر بہت جگمگاتی روشنی تھی۔ڈنر کے بعد راؤ صاحب تشریف لائے اور وایسرائے کے قریب ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ہز ہائنس نے (جو مہارت تامہ کے ساتھ انگریزی بولتے تھے) ایک تقریر مسرت بار مین ملکہ معظمہ کا جام صحت تجویز کیا۔پھر حضور وایسرائے بہادر کے جام تندرستی کی تحریک حسب ذیل طریقہ پر کی

لیڈیز و جنٹلمین۔اب مجھے سب سے بڑھ کے مسرت و طمانینت اسکی ہے کہ مین ہزاکسلنسی لارڈ کرزن صاحب بہادر وایسرائے ہند کا جام صحت تجویز کرتا ہون جو ایک ممتاز نائب مناب ہر موسٹ گریشس مجسٹی کے ہین۔یہ جام صحت ایسا ہے کہ اُس سے بخوبی عہدہ برآ ہونا مجھے آسان نہین معلوم ہوتا۔قدرتی طور سے اسوقت میرے دل مین سب پر بالا و برتر یہ خیال ہے کہ مین اپنے رفیع الشان مہمان کی مہا امکن عزت

وتعظیم کرون اور مین اس بات کے کہنے کی حاجت نہین سمجھتا کہ مجھے کس قدر بہجت وطمانینت اس سے ہے کہ مجھے یہ موقع ملا اور یہ عزت حاصل ہوئی کہ حضور والیسرائے بہادر کی اس تشریف آوری کے موقع پر (جسکا مین نے اور میری رعایا نے نہایت اشتیاق وشادمانی سے انتظار کیا تھا) مجھے ہزایکسلنسی کے خیر مقدم کہنے کا افتخار حاصل ہوا۔

مجھکو اور میرے مورثون کو یہ مسرت وعزت حاصل ہوتی رہی ہے کہ اس قدیمی دارالامارۃ مین مختلف گورنران صوبۂ بمبئی (جو یکے بعد دیگرے مقرر ہوتے رہے) کا خیر مقدم کرتے رہے اور کچھ کی تقدیر اس طرح بھی چمک چکی ہے کہ حضور ڈیوک آف کناٹ صاحب اور انکی لیڈی صاحبہ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اسکو شرف افتخار بخشا لیکن یہ پہلا اتفاق ہے کہ کچھ کو یہ نمود وسربلندی حاصل ہوئی ہے کہ ایک والیسرائے نے اپنی تشریف آوری سے اُسے سرفراز وممتاز فرمایا اور مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اس سرفرازی کی ہملوگ بہت زیادہ قدر ومنزلت کرتے ہین۔ میرے واسطے مشکل ہے کہ مین مناسب الفاظ مین اس لاثانی موقع کی اہمیت کا اظہار کرون کہ جو کچھ کی تاریخ مین ایک یوم سعید نہ صرف میری ریاست کے واسطے بلکہ خود میری ذات خاص کے لیے شمار ہوگا۔ ایسی تشریف آوری جیسی یہ ہے خاصکر اسوجہ سے آنکھین بچھانے کے قابل ہے کہ اسکی وجہ سے ذاتی واقفیت بڑھانے اور اُس رشتۂ مودت والفت وخیرسگالی کے استوار کرنے کا موقع ملتا ہے جو عرصے سے اس ریاست کو برٹش گورنمنٹ سے وابستہ کیئے ہوئے ہے۔

قبل اسکے کہ مین اپنی جگہہ پر بیٹھون میری خواہش ہے کہ چند الفاظ عرض کرون اور مین اس خواہش کو کسی طرح روک نہین سکتا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر مین ایسا کرونگا تو گویا مین ایک ایسے

بیش بہا موقع کو ہاتھ سے کھو دونگا جسمین مین اُس شکر گزاری کا جو کسی طرح محض رسمی نہین ہے بلکہ قلبی ہے
اظہار ہز اکسلنسی سے کرسکتا ہون - یہ اظہار شکر گزاری اس سے زیادہ نہین ہے کہ اس ملک کے رئیسون اور
رعایا برایا کو اس بات کی مبارکباد دون کہ انکو سپریم گورنمنٹ کی اعلیٰ افسری کے واسطے ایک ایسا
وایسراے ملا ہے جو نہ صرف درخشان جوہرون اور فصیح البیانی کی قوت سے آراستہ و پیراستہ ہے بلکہ
اُسکو دل بھی بڑا اور دردمند ملا ہے - (نعرۂ خوشی) - چنانچہ ہم لوگ اسکے نتائج اُس بلند نظری کی حکمت عملی
مین دیکھ چکے ہین جو حضور وایسراے بہادر نے اِس ملک کی زمام حکومت ہاتھ مین لینے کے بعد برتی ہے
اور جسنے لوگون کے دلون مین مشکوری کے خیالات پیدا کردیے ہین - (نعرۂ خوشی) - ہز اکسلنسی کو جیسی کچھ
فکرمندی کافہ انام کی فلاح و بہبود اور حاجت روائی کے بارہ مین ہے اُسکی مثال کے طور پر مین
اُنکی گورنمنٹ کی اُس قحط والی پالسی کیطرف اشارہ کرونگا جو اس آفت عظیم کے دوران مین ظاہر ہوئی
تھی جسنے ملک کو مصیبت مین ڈال رکھا تھا - اِس پالسی کا صرف ذکر کردینا ہی کافی ہے کیونکہ ہر ایک
شخص واقف ہے کہ کس قدر توجہ مصروفیت اور دلبستگی ہز اکسلنسی نے وقتاً فوقتاً مبذول فرمائی ہے
اور اپنے ذاتی عیش و راحت کو کتنا معرض خطر مین ڈالا ہے اور یہ سب اسلیئے کہ لکھوکھا رعایاے ہند کی
دستگیری اُنکی مصیبت کے وقت کرین - (نعرۂ خوشی)

خاتمۂ تقریر سے پیشتر مجھے اجازت دیجیئے کہ مین اپنی یہ عقیدت ظاہر کردون کہ لیڈی کرزن صاحبہ کی
ذات ستودہ صفات مین حضور وایسراے کو ایک ایسا انیس و ہمدم ملا ہے کہ ہندوستانی مستورات کے
ساتھ اظہار ہمدردی کرکے وہ حضور وایسراے کی جمیع کوششون مین مددگار ہونگی کیونکہ سننے مجھے معلوم ہے
کہ عورتون کی ترقی معاشرت اور فیض رسانی کے ہر ایک کام مین اُنکی ذات بہت خیر طلب غمگسار رہے

(نعرۂ خوشی)۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ ہز اکسلنسی یہان تشریف لانے سے معذور رہین لیکن مجھے امید ہے کہ مجھے یہ مسرت حاصل ہو گی (ایسی مسرت جسکا مین نہایت اشتیاق سے منتظر ہون) کہ کل شام کو بمقام مانڈوی مین ہز اکسلنسی کے سامنے سر نیاز جھکاؤنگا۔

مین پھر ایکبار اور ہز اکسلنسی کی عنایت آمیز ملاقات پر اپنی مشکوری کے اظہار کیواسطے ٹھہرتا ہون اور تمام حضرات موجودین سے درخواست کرتا ہون کہ اس ٹوسٹ کے پینے مین میرے ساتھ شریک ہون جو مین نے پوری خیر خواہی اور خیر طلبی اور حضور وایسرائے بہادر کی درازی عمر و اقبال کی دعا کے ساتھ تجویز کیا ہے۔ (نعرۂ خوشی۔)

اس ٹوسٹ کے جواب دینے وقت حضور وایسرائے نے ارشاد فرمایا۔]

یور ہائنیس۔ لیڈیز و جنٹلمین۔ ہز ہائنیس راؤ صاحب نے اپنی اُن دو تقریرون مین جو ہمنے ابھی ابھی سُنی ہین اور جنمین سے دوسری تقریر کے جواب دینے کو مین کھڑا ہوا ہون یہ ثابت کر دیا ہے کہ علاوہ دیگر کمالات کے وہ ایک ذی لیاقت اور خوش بیان مقرر بھی ہین ہز ہائنیس نے میرے اداے خیر مقدم کے تذکرے مین اس جانب اشارہ کیا ہے کہ مین پہلا وایسرائے ہند ہون جسنے اُنکی ریاست کو ملاحظہ کیا ہے۔ مجھے اِسکی بڑی مسرت ہے کہ مین نے ایک ایسی مثال قائم کی ہے جسکے بجا اور موجہ ثابت کرنے کے واسطے کسی دلیل کی حاجت معلوم نہین ہوتی۔ ہندوستان کا ہر ایک حکمران ایسی ریاست (جس سے برٹش گورنمنٹ کے شگفتہ تعلقات بذریعہ عہدنامجات اِتنی مدت دراز سے چلے آتے ہین) اور ایسی دار الحکومت (جسمین ایک رجمنٹ ہندوستانی فوج کی اسّی برس سے قائم ہے)

کے ملاحظہ سے بہت محظوظ ہوگا - مسرت و دلچسپی کے اُن سامانون پر مین یہ بات اور اضافہ
کرونگا کہ ایک ایسے نوجوان رئیس سے ملکے کیسی خوشی حاصل ہوتی ہے جو عمدہ طور سے
تعلیم یافتہ ہے - اپنی ذات مین اچھے جوہر رکھتا ہے اور اپنی رعایا کی فلاح و بہبود مین
مستغرق رہتا ہے - کچھ کا نام بلاد مشرقی مین اُسکے سوداگرون کے کاروبار اور اُس کے
فطرتی اور صنعتی پیداوار خوبی و نفاست کے سبب دور دور پھیلا ہوا ہے اور کچھ کا تاجر بجا
عدن اور بمبئی کی بازارون اور بندرون مین یکسان طور سے سب کا آشنا اور شناسا ہے -
مین نے اِس ریاست کی تجارتی سرسبزی کے بعض آثار مانڈوی کے بندرگاہ مین دیکھے
تھے جہان آج صبح مین جہاز سے اُترا تھا اور جسکی بابت مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہان بہت سے
دولتمند اشخاص سکونت پذیر ہین - جون جون مین اندرون ریاست بڑھتا گیا مجھے لوگونکی
خوشحال اور فارغ البال صورتین نظر آتی اور متعجب کرتی رہین - مین نے ایک بھی نکبت زدہ
شکل نہین دیکھی - میرے سامنے کوئی سوکھی سی صورت نہین آئی اور جب مجھے یہ بات یاد آئی
کہ سالگزشتہ مین یہ ملک بہت ہی شدت سے قحط مین مبتلا ہوا تھا اور یہ کہ ابھی دو ہی برس ہوئے
طاعون نے اسقدر تباہی پھیلائی تھی کہ دس ہزار آدمی اُس سے ضائع ہوے تھے تو مجھے یہ
خیال آیا کہ جو کچھ مین دیکھ رہا ہون وہ اسکا ثبوت بین ہے کہ یہان کے لوگون مین قدرتی زور
اور مصیبت جھیل کے پھر پنپ جانے کی قوت ہے لیکن مجھے یہ بھی خیال آیا کہ اس سے بھی زیادہ
یہ بات یہان کے رئیس صاحب کی فیاضی اور ہمدردی کی شاہد حال ہے کیونکہ اُنھون نے
اپنے محاصل سے ایک رقم کثیر جو بیس لاکھ سے متجاوز تھی امدادی کامون مین بغرض اپنی رعایا کے

باکار بنانے کے صرف کی اور اس طور پر اُنھون نے وہ بات حاصل کی جسکے حاصل کرنے کا
ارمان ہر ایک حکمران کو ہوتا ہے یعنی اُنھون نے اپنے آپ کو رعایا کا نجات دہندہ اور مصیبت
مین کام آنے والا ثابت کر دیا۔ (نعرۂ خوشی)۔ مجھے یاد ہے کہ مین نے ایک کتاب مین پڑھا
تھا کہ ایکبار سنہ ۱۸۱۲ء مین کچھ مین ایک قحط پڑا تھا جسمین نصف آبادی ہلاک ہو گئی تھی۔ سال
حال مین عسرت اور فلاکت تھی لیکن مجھے یقین ہے کہ فاقہ زدگی نہ تھی۔ اب خیال کیجیے کہ
ان دونون مین کیسا فرق عظیم ہے۔ لہذا جب ہز ہائینس میری مدح سرائی دربارۂ گورنمنٹ ہند
کے سالگزشتہ والے قحط کے انتظام کی کرتے ہین (جیسا ابھی اُنھون نے کیا ہے) تو مین بھی
کمال آزادی سے اُنکی اس قدرشناسی کا جواب دیتا ہون اور یہ کہتا ہون کہ ہمنے اپنے طور پر
جو انتظام کیا تھا اُسکی کامیابی کی اس سے بڑھ کے دلیل روشن نہین ہو سکتی کہ ہمنے ایک
ایسا لیئق تقلید کرنے والا پایا ہے۔ (نعرۂ خوشی)۔ ہز ہائینس ابھی نوعمر و نوخیز ہین اور اُنکے
سامنے خدمتگزاری فیضرسانی اور نمود و سربلندی کی زندگی کا بہرہ کھلا ہوا ہے۔ چونکہ
مخلوق خدا کی نشو و نما اور ترقی کی کوئی ایسی منزل مقرر نہین ہے جہان پر جا کے تھمنا پڑے
پس اُنکی تمام قوتون کے صرف ہونے کے واسطے ایک مدت دراز تک بہت اچھا میدان اُنکو
ہاتھ لگے گا۔ مثلاً اگر وہ منڈوی سے بھوج تک سڑک کے برابر ریل کی ایک ہلکی پٹری بچھا دین
تو کیا اس سے کچھ کے تجارتی مال کی برآمدگی کو بیحد ترقی نہ ہو جائیگی اور کیا اس سے یہ بات
آسان نہ ہو جائیگی کہ ہز ہائینس زمانۂ آیندہ کے کسی وایسراے کو میرے نقش قدم پر چلنے کی
ترغیب دے سکینگے (قہقہہ) اور وہ ایسی آسانی سے ریاست کے دارالحکومت تک پہنچنے کی

راہ طے کریگا کہ جس آسانی سے مین نے نہین کی ہے۔

اَب میرے واسطے یہی بات باقی ہے کہ مین راو صاحب کا شکریہ اُنکی پرتکلف مہمان نوازی کی بابت ادا کرون اور یہ اُمید ظاہر کرون کہ میرے ہندوستان سے جاچکنے اور یاد سے گزر جانے کے بعد بھی وہ ایک مدت دراز تک اپنی جوہر قابلیت ولیاقت کو اپنی رعایا کی فلاح وبہبود مین صرف کرتے رہین گے۔ جب ہم اُن صدہا اور ہزارہا رئیسون کا خیال کرتے ہین جنھون نے ہماری اِس دنیا مین آکر حکمرانی اور فرمانروائی کی ہے اور جب ہم اِس بات پر غور کرتے ہین کہ بہت ہی قلیل تعداد ایسے رئیسون کی ہے جنکے نام لوگون کو خود اُنھین کی ریاستون اور حکومتون مین یاد رہ گئے ہین تو ہمکو بہت جلد یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اِس قلیل التعداد گروہ کو جو بقاے دوام اور شہرت عام حاصل ہوئی ہے وہ صرف اس سبب سے ہے کہ وہ نیک راہ چلے تھے اور دنیا مین نیکی کرتے رہے تھے۔ خدا کرے راو صاحب کچھ کی قسمت مین یہ بات ہو کہ جب تک وہ اِس عالم مین رہین اُنکی رعایا اُنسے محبت کرتی رہے اور بعد ازان اُنکا نام نیک ہمیشہ لوگون کی زبان پر جاری رہے۔

قبل اسکے کہ مین اپنی جگہہ پر بیٹھون مجھے ہز ایکسیلنسی کا شکریہ بابت اُنکے سراپا اخلاق تذکرہ لیڈی کرزن صاحبہ کے ادا کرنا چاہیے جنکی یہان عدم موجودگی (جسکا سبب طول طویل مسافت سفر کے سبب خستگی وماندگی ہے) کا خود اُنکو اور مجکو اُسیطرح افسوس ہے جس طرح ہمارے میزبانکو ہے اُنکو خود اسکا بڑا ملال اور تاسف تھا کہ ایسے وقت مین کہ جب اُنکے استقبال اور مدارات کے واسطے یہان بہت کچھ طیاریان ہو چکی تھین وہ جہاز ہی مین مقیم رہنے پر مجبور ہوگئین۔

لیڈیز و جنٹلمین - مین اب آپ سے تحریک کرتا ہون کہ ہمارے کشادہ دل میزبان ہز ہائینس راو صاحب کچھ کا جام صحت نوش کیجیے -

(یہ جام صحت تہ دل سے نوش کیا گیا - ہز ہائینس پھر استادہ ہوے اور آنھون نے نسبت آن عطوفت آمیز کلمات کے اپنا شکریہ و امتنان ظاہر کیا جسمین ہز اکسلنسی نے آنکا اور آنکی ریاست کا تذکرہ کیا تھا -)

بہاءالدین صنعتی کالج - جوناگڈھ

۲-نومبر ۱۹۰۱ء

[بتاریخ ۲-نومبر روز شنبہ وقت ۱۲ ۱۰ بجے دن کے حضور ویسراے بہادر کی جمعیت جاز کلا یو سے ویراول کے مقام پر فروکش ہو کے اسپشل ٹرین پر سوار ہوئی - ہز ایکسلنسی کا استقبال نوابصاحب جوناگڈھ اعلی حکام ریاست اور لفٹنٹ کرنل ہنٹر صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور اُنکے اعلی افسران صیغہ پولٹیکل نے کیا - بعد لنچ (سہ پہر کا ناشتہ) نوش فرما چکنے کے حضور ویسراے بہادر تزک و احتشام کے ساتھ سوار ہوے کہ بہاءالدین صنعتی کالج اور مدرسہ صنعت و حرفت کا افتتاح فرمائین - کالج کے صحن مین ایک وسیع شامیانہ نصب کیا گیا تھا اور اُسمین ایک مجمع کثیر جمع تھا جسمین کاٹھیاوار کی بسنے والی اعلی قومون کے لوگ موجود تھے - جس وقت حضور ویسراے بہادر شامیانہ مین جلوہ فرما ہوے نوابصاحب بہادر و پولٹیکل ایجنٹ صاحب و دیگر حکام نے اُنکی پیشوائی کی اور اُنکو ڈیس پر لیجا کے متمکن کیا - نوابصاحب کیطرف سے نوابزادہ شیر جمع خان نے ایک ایڈریس پڑھا جسمین اُس کالج و مدرسہ کی ابتدا اور اغراض کا مذکور تھا اور ہز ایکسلنسی سے اُسکے افتتاح کی استدعا کی گئی تھی - اس ایڈریس کا ترجمہ ہندوستانی زبان مین پڑھا گیا اور اُسکے بعد حضور ویسراے بہادر نے مجمع سے مخاطب ہو کے حسب ذیل ارشاد فرمایا -]

یور ہائنس - کرنل ہنٹر - اور حضرات - نوابصاحب نے اپنے ابتداے کلام مین جسے اُنکے خلف اور ولیعہد یعنے نواب زادہ صاحب نے ایسی صفائی سے ہمکو پڑھ کے سنایا ہے

کہ جس سے اسکی تصدیق ہوتی ہے کہ راجکوٹ کے راجکمار کالج مین کیسی نفیس تعلیم اُنھون نے
پائی ہے) اس طرف اشارہ کیا ہے کہ مین پہلا وایسرائے کشور ہند ہون جسنے کاٹھیاوار کو
ملاحظہ کیا ہے۔ انگلستان مین ہمارے یہان ایک ضرب المثل مشہور ہے جسکا مطلب یہ ہے
کہ یا تو پانی برستا ہی نہین اور جو برستا ہے تو چھاجون برستا ہے۔ اسی اصول پر یہ معلوم ہوگا
کہ مین جو پلانے پر آتا ہون تو لبریز جام دیتا ہون کیونکہ یہ دوسرا متواتر و متوالی سال ہے
جسمین مین نے ماہ نومبر کے ابتدائی ایام اس صوبہ مین گزارے ہین۔
سال گزشتہ مین مین جوناگڑھ نہ پہونچ سکا لیکن میری یہ خواہش کہ کاٹھیاوار کو جہانتک
ممکن ہو دیکھنا چاہیئے اس بات کے علم سے اور بھی زیادہ ہوگئی کہ اگر مین اس ریاست مین
آؤنگا تو مجھے اسکا موقع ملیگا۔ گرنار کا مقدس اور مشہور زمانہ پہاڑ مع اُسکے منقش معبدون کے
سومنات کا قدیم مندر۔ اور سنگ مرمر کی اُس چٹان کو دیکھ سکونگا جسنے ابھی تھوڑا ہی
زمانہ ہوا جبتک شہنشاہ اشوک کے گرانبہا ارشادات محفوظ رکھے تھے۔ ہز ہائنس نے
اپنی تقریر مین ایام قدیم کی اُن یادگارون کی طرف اشارہ کیا ہے جنکا قبضہ مین ہونا ہی
اُنکی ریاست کو جوار و ہمسایہ کی ریاستون مین ممتاز و مفتخر کرسکتا ہے۔ پھر ایک اسلامی
خاندان اور مسلمان لوگونکا ہندو رجواڑون کے بیچ مین (جنسے وہ ہر طرف سے گھرے
ہوے ہین) ابھی تک قایم و برقرار رہنا بھی ایک ایسی بات ہے جو بجاے خود اُس
پُرآشوب زمانہ جنگ و پیکار کی یاد تازہ کرنے والی ہے جسپر صیغہ ماضی کا نقاب پڑگیا ہے
جو انقلابات جوناگڈھ نے دیکھے ہین اور جیسے پُرامن زمانہ مین ہملوگ فی الحال بسر

گذرے ہین اسکا یقینی ثبوت اِس سے بڑھ کے نہین ہوسکتا کہ ایک ایسے تاریخی قلعہ کے زیر سایہ جس نے بارہا محاصرہ اور حملہ کے جھمیلے اُٹھائے ہین اور ایک ایسی ریاست مین جہان صدیون تک جنگ آزمودہ افواج ہنگامہ آرا رہا کی ہین (اور جو ابھی تھوڑے دن ہوے ہنگامۂ کارزار کے فرو ہو چکنے پر بھی متمرد اور سرکش ڈاکوؤن کی آخری ملجا و ماوا تھی) ہم لوگ آج کے دن اِس غرض سے یکجا ہوے ہین کہ اُن صنعتون اور حرفتون کی تعلیم و مطالعہ کے ایک کالج اور اُس دستکاری کے سکھلانے کے ایک اسکول کی رسم افتتاح ادا کرین جنکی وجہ سے ہندوستانی صناع و دستکار کسی زمانہ مین مشہور آفاق تھے (نعرۂ تحسین)۔ یہ عمارتین اُن لائق و فائق وزیر صاحب کی بلندنامی کے واسطے طیار ہوئی ہین جو آج یہان موجود ہین اور جنھون نے قریب قریب پچاس برس تک اِس ریاست کی خدمت کی ہے۔ اب سے دو برس پیشتر اگر جوناگڈھ کے کسی وزیر خوش تدبیر کی یادگار عام لوگونکی طرف سے قائم کیجاتی تو ہم قیاس دوڑا سکتے ہین کہ اُسوقت یہی کیا جاتا کہ اُس وزیر کے مرقد پر ایک عالیشان مزار تعمیر کردیا جاتا لیکن اُسے اُسکے جانشین لوگ بہت جلد پارہ پارہ ہوتے ہوے خاک مین ملجانے دیتے۔ لیکن اب ہم سب جانتے ہین کہ صنائع اور فنون اگرچہ براے چندے زوال پذیر ہو بھی جائین مگر کبھی فنا نہین ہوتے اور بنا برعلیہ ہم یہ امید کرسکتے ہین کہ اِس ریاست مین نہ صرف اُسوقت جبکہ وہ اِس عالم مین موجود نہ ہونگے اُن وزیر صاحب کا اِس مقبرے سے نام قائم رہیگا بلکہ بہاء الدین کالج مین طالبعلمون کی کبھی کمی نہ ہوگی۔ طلبا کو کامل فن اور یگانہ روزگار بنا کے نکالنے مین کوئی کوتاہی نہوگی اور

ایک زیادہ دیرپا شہرت عام اُس وزیر کے نام کو حاصل ہوگی جسکی بلند نامی کیواسطے اُسکی بنا پڑی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب یہ کالج کھلجائیگا تو اُسکے درجون مین طالب علم ہر طرف سے کھنچ آئینگے اور وہ بمبئی یونیورسٹی مین ایسے نوعمر طلبا بھیجا کریگا جو بعد حصول ڈگری اپنے مولد و موطن کو لوٹینگے اور اِس ریاست کو اور نیز دیگر ریاستونکو ایسے لائق اشخاص بہم پہونچائینگے جنکے واسطے ملازمت سرکاری مین ہمیشہ دروازے کھلے رہتے ہین۔ (نعرۂ تحسین)۔

ہز ہائنس نے مجھسے یہ خواہش بھی کی ہے کہ مین اجازت دیدون کہ نہر شرقی کی آبپاشی کا کام میرے نام سے منسوب کیا جائے۔ یہ نہر گزشتہ قحط مین بنا شروع ہوئی تھی اور مین سمجھتا ہون کہ ابھی تکملہ کو نہین پہونچی ہے۔ مین ہرگز خیال نہین کرتا کہ مین اِس عنایت کا مستحق ہون لیکن چونکہ نوابصاحب کی یہی آرزو ہے لہذا مجھے اُنکی خواہش پذیرا کرنے کی مسرت ہے۔ (نعرۂ تحسین)۔ مجھے معلوم ہے کہ جوناگڈھ مین انتظام قحط بلحاظ مالی اخراجات و نیز بلحاظ رفع تکلیف بہت قابلیت اور خوبی سے انجام کو پہونچا اور کرنل سیلی صاحب کی مساعی جمیلہ سے اُسی کے ساتھ ایک تفریقی بندوبست بھی ہوگیا ہے جسنے بصلح و آشتی و برضاے عام ایک پیچیدہ مسئلہ سیاست داخلیہ کو حل کردیا ہے جو مدت سے ریاست کے پہلو مین پھانس کیطرح خلش پیدا کیے تھا۔

میرا خیال ہے کہ اب جوناگڈھ مین یقینی امن و امان اور فلاح کا دورہ شروع ہونے والا ہے اور اُس پُر ارمان زمانۂ مستقبل کے آستانہ پر کھڑا ہو کے مجھے بیحد مسرت ہے

کہ جونا گڈھ کے ساتھ اپنی ہمدردی اور خیر طلبی کا اظہار اس طرح کرون کہ کہدون آج یہ کالج اور اسکول کھل گیا۔ (نعرۂ تحسین)

اگر ان لوگون نے جلسے مین اسوقت خطاب کر رہا ہون میری گفتگو کو نہین سمجھا ہے حالانکہ جو داد سخن انھون نے وقتاً فوقتاً دی ہے اس سے میرا خیال یہ ہوتا ہے کہ انمین سے اکثر نے سمجھ لیا ہے تو مین اسپر تکیہ کرتا ہون کہ بعد کو میری تقریر ترجمہ کرکے انکو سنا دیجائیگی۔ (نعرۂ تحسین)

[بعد اس تقریر کے ہز اکسلنسی کالج کی طرف بڑھے۔ ایک کنجی انکے سامنے پیش کی گئی۔ اس سے انھون نے کالج کے صدر دروازہ کو کھولا اور رسم افتتاح ادا کی۔]

راجکمار کالج۔ راجکوٹ

۵۔نومبر سنہ ۱۹۰۰ع

بتاریخ ۵۔نومبر سنہ ۱۹۰۰ع روز دوشنبہ وقت سہ پہر حضور ولیسرائے بہادر نے ہمراہی لیڈی کرزن صاحبہ واشاف کے راجکمار کالج کے طلبہ کو انعامات تقسیم فرمائے۔ اِسموقع پر ایک مجمع کثیر جمع تھا جس مین کاٹھیاوار کے فرمانروا رئیس بھی جلوہ فرماتے تھے اور راجکمار کالج کے ۴۸ نوعمر طلبا یا کنور صاحبان اپنی اپنی مختلف ریاستون اور خاندانون کے لباس پہنے ہوے موجود تھے۔

مسٹر وڈینگٹن صاحب پرنسپل نے اپنی تقریر سے کارروائی آغاز کی۔ اس تقریر مین اُنھون نے کالج کی تاریخ نہایت دلچسپ انداز سے بیان کی اور اسی اثنا مین اُنھون نے کہا کہ ابتدا مین تو یہ کالج صرف رئیسان کاٹھیاوار کی اولاد کے واسطے قائم کیا گیا تھا لیکن اب کالج کا اثر صوبہ کے حدود سے تجاوز کرکے آگے بڑھ گیا ہے چنانچہ رجسٹر مین جسقدر طلبا کے نام ہین اُن مین سے ایک ثلث کے قریب گجرات سے آئے ہوئے ہین اور ابھی تھوڑی مدت ہوئی دکن اور دھاروار سے بھی لوگ داخل ہوے تھے اُنھون نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا کہ ہز اکسلنسی کو جو واقفیت انگلستان کے بڑے بڑے اسکولون اور یونیورسٹیون کی بابت حاصل ہے اُس سے اُنکی صلاح آمیز ارشادات مین اور زیادہ وقعت پیدا ہوجائیگی بشرطیکہ زیادہ وقیع ہونے کی حاجت ہوئی کیونکہ ہز اکسلنسی اندازہ فرما سکتے ہین کہ انگریزی مدارس عامہ اور کالجون کی وضع قدیم اور اعلیٰ خوبیون سے نوجوانان ہند کو متمتع اور بہرہ مند کرنے کی کوشش مین

کس قدر دقتین حایل ہین درآنحالیکہ اس کوشش مین یہ بات بھی ملحوظ ہو کہ ان نوجوانون کو اپنے
وطن مالوف اور اپنے مرز بوم سے جو محبت ہے اور جس سے ایک اچھے شہری باشندہ ہونے کی
بنیاد پڑسکتی ہے اسمین کچھ خلل نہ پڑنے پائے۔

اس ایڈریس کے تمام ہونے پر کنور صاحبان نے نغمہ سرائی اور غزلخوانی کے ایک نفیس پروگرام
کی تعمیل کی۔ اسکے بعد ہز اکسلنسی نے انعامات تقسیم فرمائے اور پھر مجمع کو حسب ذیل مخاطب کر کے فرمایا۔
یور ہائنسز۔ رئیس صاحبان۔ لیڈیز و جنٹلمین۔ قبل اسکے کہ مین ہندوستان مین وایسرائے
ہو کے آؤن دو تین برس اُدھر مجھے ایک کتاب ملی تھی جسمین وہ ایڈریس یکجا کیے گئے
تھے جو ہندوستان کے ایک کالج مین ایک پرنسپل صاحب نے اپنے طلبا کو سنائے تھے
وہ کالج یہی راجکوٹ کا راجکمار کالج تھا جسمین آج مین تقریر کر رہا ہون اور اُن ایڈریسو نکے
مصنف مسٹر چسٹر میکناٹن مرحوم تھے۔ نہ مجھے اُس سے پیشتر تو اس کالج کے وجود کا علم
تھا اور نہ پرنسپل صاحب کا نام معلوم تھا لیکن اُس کتاب کو پڑھ کے مین نے یہ راے
قائم کی کہ ہندوستان مین ایک کالج ہے جو باوجود بعض ابتدائی زمانہ کی مزاحمتون کے اور
اکثر خرخشون اور رخنہ اندازیون کے علی الرغم ایک نفیس کام گجرات و کاٹھیاواڑ کے فرمانروان
اور رئیسون کے خاندان کی نوعمر و نوخیز نسل کے واسطے کر رہا ہے اور یہ کہ سب سے پہلے
جو پرنسپل صاحب اُسے میسر ہوے تھے وہ بہت ہی حمیدہ صفات اور بلند خیالات کے
آدمی تھے اور اُن مین یہ خاص وصف تھا کہ وہ گرمجوشی کو تحریک دے سکتے تھے۔
مسٹر میکناٹن صاحب اُس کالج کے افسر اعلیٰ کی حیثیت سے ۲۶ برس خدمت کر کے اب

مرچکے ہین جس سے اُنکا نام ہمیشہ وابستہ رہیگا اور جہان داخل ہوتے ہی دروازے
کے سامنے اُنکی سنگی تصویر اب نظر آتی ہے اور جسمین مجھے اُمید ہے کہ اُنکے منصوبون کے
پورا کرنے کا ارمان ہمیشہ قائم رہیگا۔لیکن اُنھون نے مسٹر وڈنگٹن کو بطور اپنے
لائق و فائق جانشین کے چھوڑا ہے کہ جنکا ایڈریس ہمنے ابھی سُنا ہے اور جو کالج کا
کام اُسی آزاد اور ترقی کن شاہراہ پر چلا رہے ہین۔پس ایسے ہاتھون مین کالج
کا زمانہ مستقبل اُسیطرح محفوظ ہے جس طرح اُسکا زمانہ ماضی بہت کچھ نتیجہ خیز ہو چکا ہے۔

صاحبو۔سال بھر کا زمانہ ہوا جب مین راجکوٹ مین تھا تو مین نے اسمقام کی
سیر کی اور مسٹر وڈنگٹن نے مجھے عمارات دکھائین۔بدقسمتی سے اُس وقت کالج مین
تعطیل تھی اور صرف چند کنور صاحبان قیامگاہ مین موجود تھے تاہم مین اس کالج کی
اندرونی سیاست کو دریافت اور اُن اصول کو ذہن نشین کرسکا تھا جنپر لڑکون کی دماغی
اور جسمانی تعلیم دیجارہی تھی۔ آپ لوگ اِس بات کا اندازہ کرسکتے ہین کہ مین خود ایک
پبلک اسکول کا پرانا مبتدی اور کالج کا طالب علم ہون اس بات سے کتنا مسرور و
شادمان ہوا ہون کہ یہان مین نے آپ لوگون کو آج کے روز (جو بنارکالج کا یادگار دن ہے)
آپ لوگون کے سالانہ تقسیم انعام کے موقع پر جمع دیکھا۔آپ کی نغمہ سرائی کو (جسے آپنے
نہایت ہی خوبی سے ادا کیا) سُنا۔سالگزشتہ کے کامیاب مقابلہ کرنے والون کو انعام تقسیم
کرنے کی دعوت قبول کی اور کنور صاحبان موجودہ وقت سے چند کلمات پند و نصائح
کہے لیکن ان مراتب کے ایک ادائے خاص سے مین آپ لوگون کو بچاتے رکھونگا یعنے

مین اسکا ہرگز ارادہ نہین رکھتا کہ اگرچہ ترغیب دلانے کی یہ معمولی رسم وراہ ہے لیکن مین
اُن لڑکون سے جنھون نے انعامات نہین پائے ہین یہ ہرگز نہ کہونگا کہ وہ بھی اُسیقدر تیز
اور لئیق ہین جسقدر وہ لڑکے ہین جنھون نے انعامات حاصل کیے ہین کیونکہ حقیقت حال
اسکے برخلاف ہے - مین آپ سے یہ بھی نہ کہونگا کہ جس وقت آپ اس کلج کو چھوڑینگے
اُسی وقت آپ کی تعلیم ختم ہوجائیگی بلکہ آپ کی تعلیم تو اُسیوقت سے شروع ہوگی - یہ
بات مین اس وجہ سے نہین کہونگا کہ مین یہ فرض کیے لیتا ہون کہ آپ لوگ خود اتنے ہوشیار
اور سمجھدار ہین کہ اس بات کو جان بوجھ سکتے ہین - مین آپ سے یہ بھی کہنا نہین چاہتا ہون
کہ آیندہ سے آپ لوگ ایسے انداز برتینگے جو اس کالج کی سنت قدیمہ کی شان سے مطابق ہو
کیونکہ اگر تیس برس کی مُدت مین یہ کالج اپنے طالبعلمون مین وہ جوش ہمدردی مواخاۃ
پیدا نہین کرسکا ہے جسکا مین ذکر کر رہا ہون تو اب میرے کہنے سے تو وہ پیدا ہو نہین سکتا -
اور پھر ایسی حالت مین تو یہی بات معرض شک مین پڑ جائیگی کہ آیا اس صورت سے یہ کالج
اس قابل بھی ہے کہ اُسکا وجود قایم و برقرار رکھا جاے - مین تو کالج کی موجودہ حالت
اور اُس زمانہ مستقبل کی بابت (جو اُن لوگون کے روبرو ہے جنھون نے اُسکے نصاب تعلیم
کو بہ کامیابی طے کرڈالا ہے) چند خیالات ظاہر کرنا چاہتا ہون -

میرے نزدیک تو یہ بات واضح و آشکارا ہے کہ راجکمار کالج رئیسون کے مسلسل و
مستقل تایید اور اعتماد کا اُسی طرح حاجتمند ہے جس طرح میرے خیال مین وہ مستحق ہے -
اُنھین کی امداد اور شاہانہ اوقاف سے یہ کالج قائم ہوا ہے - اُنھین کی عطیات سے

پکو کے کمرے۔ طالبعلمون کی قیامگاہین اور ہال تعمیر ہوے۔ اور انھین نے وہ
انعامات اور تمغے دیے ہین جنکو مین نے خوش قسمتی سے آج تقسیم کیا ہے۔ گورنمنٹ نے
کسی قسم کی مدد نہ توان عمارات کے تعمیر ہونے مین نہ انکے برقرار رکھنے مین دی ہے۔ البتہ
مجھے معلوم ہے کہ کاٹھیاوار کے پولٹیکل ایجنٹ صاحب کمیٹی انتظامی (گورننگ کونسل)
کے صدر نشین ہین اور کچھ شک نہین کہ جو صلاح و شورے ایسے تجربہ کار افسر (جیسے کرنل
ہنٹر صاحب آپ کو دیسکتے ہونگے) دیتے ہونگے وہ نہایت گرانبہا ہوتے ہونگے۔
درحقیقت اگر انھین کے ایک پیشرو یعنی کرنل کیٹنگ صاحب کی مساعی جمیلہ نہ ہوتین تو
ظن غالب یہ ہے کہ یہ کالج ہرگز معرض وجود مین نہ آتا۔ پھر انکے بعد جن حضرات نے انکی
جانشینی کی جیسے سرجیمس پیلی جو ایک لائق و فائق اور ہمدرد منتظم تھے ان لوگون نے
نہایت ہوشیاری سے نگرانی کی اور اسکے نشو و نما مین دستیاری کی۔ پس ایک طرف تو
آپ لوگ اس قسم کی امداد پر ور ہدایت سے درگز نہین کر سکتے اور دوسری طرف خود
رئوسا کی مسلسل دلبستگی اور فیاضی پر کالج کا زمانہ مستقبل دراصل موقوف و منحصر ہونا چاہیئے
اگر وہ لوگ برابر اعانت کرتے رہینگے تو وہ پھولتا پھلتا رہیگا اور اگر وہی لوگ بیخبر
بے پروا۔ یا معاند ہو جائینگے تو وہ روبہ تنزل ہوتے ہوتے فنا ہو جائیگا۔ اسی لحاظ سے
مین اس عاقلانہ تدبیر کو سنکے بہت خوش ہوا کہ جسکی رو سے ایک کافی تعداد حکمران رئیسون
کی جنمین سے اکثر اسی کالج مین تعلیم پا چکے ہین کالج سے اس طرح وابستہ کی گئی ہے کہ
اسکی جماعت انتظامیہ مین وہ لوگ شامل کر لیے گئے ہین۔ اب کالج کے اغراض و

فوائد سے وہ دو طرح وابستہ ہو گئے ہین ایک تو اپنے قدیمی رشتۂ تعلیم و تعلم سے اور دوسرے انتظامی ممبری کی حیثیت کی ذمہ داری سے اور اگر وہ اپنے فرائض کو ادا کرینگے تو اُنکے ہاتھون مین کالج کا زمانۂ مستقبل نہایت محفوظ و مصون ہوگا۔

مجکو دریافت ہوا ہے کہ فی الحال منجملہ کاٹھیاواڑ کے ۳۲ حکمران رئیسون کے ۱۲ سے کم وہ نہین ہین جو راجکمار کالج کے تعلیم یافتہ ہین اور اگر مین یہ کہون کہ وہ لوگ اپنی جماعت کے نہایت ہی قابل اور روشن خیال لوگون مین ہین تو ایسا کہنے سے مین اُنکی یا کالج کی کوئی نا سزا وار مدح سرائی نہین کرونگا۔ (نعرۂ تحسین)۔ بیشک ہم ہر ایک رئیس ٹھاکر کو اسپر مجبور نہین کر سکتے کہ وہ اپنے اخلاف یا اپنے خاندان کے نوخیز لڑکون کو اس کالج مین بھیجے۔ بہت ایسے تھے جنھون نے عادات و معاشرت اور دیسی قدیم طرز کی ظاہری قید و بند سے گلوخلاص ہو جانے سے ابتدا ہی مین بہت نفرت کی تھی۔ بعض ایسے ہین جنھون نے اُسوقت سے ابتک کبھی اپنے شبہات و خدشات کو دفع نہین کیا اور ہمیشہ ایک تعداد ایسے والدین کی موجود رہیگی جو اپنی اولاد کے واسطے خانگی تعلیم کو (یا ہندوستانی معلمون کے ذریعہ سے تعلیم دلانے یا ایک مطلق العنان نصاب تعلیم کو) ترجیح دیتے رہینگے۔ مین اُنکی اس مرضی مین دخل نہ دونگا۔ ہر والدین کے دل مین اپنی اولاد کے اُٹھان کی بابت کچھ ارمان ہوتے ہین اور مین اس سے بدتر کوئی بات نہین سمجھتا کہ سب باپون یا بیٹون کو مجبور کرون کہ ایک ہی سانچہ ہو جسمین لڑکے ڈھالے جائین کیونکہ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ہی قسم کے افسردہ اور پامال انداز و خصایل ہر جگہ نظر آئینگے۔ کچھ

شک نہین کہ اگر وسعت کے ساتھ گفتگو کیجائے تو مین گجرات اور کاٹھیاوار کے بلکہ حقیقت
مین صوبہ بمبئی کے حکمران خاندانون سے بحیثیت مجموعی یہ اپیل (التماس) کرتا ہون کہ اس
تعلیم گاہ مین اپنی اعانت کا سلسلہ قائم رکھین اور اپنے بیٹون اور پوتون کو یہان بھیجتے
رہین۔ کچھ تو اسوجہ سے کہ میرا خیال ہے کہ یہان کے نصاب مین خود گھٹنے بڑھنے کی اتنی
گنجایش ہے کہ جسمین اسکا خدشہ نہین ہے کہ صرف ایک ہی سانچے مین سارے خصایل طبعی
ڈھالے جائینگے جیسا مین نے اوپر بیان کیا ہے اور کچھ اسوجہ سے کہ مجھے اسمین ذرا بھی
شک نہین ہے کہ (بلحاظ اسکے اثر کے) کالج کا عام اثر صوبہ کی بہبود اور خوش نظمی پر بیحد
گرانمایہ ہے اور ہوگا۔

اب مین چند الفاظ اُن نوعمر آدمیون اور لڑکون سے کہنا چاہتا ہون جنکو مین اپنے
سامنے دیکھ رہا ہون۔ میرے خیال مین مسٹر وڈیڈنگٹن نے نہایت عاقلانہ بات کہی جب
اُنھون نے اس دقت کو بیان کیا جو اُنکو اس کوشش مین پیش آتی ہے کہ ایک ہندوستانی کے
دل مین بجز اسکے کہ اُسکی محبت اپنے وطن مالوف اور اپنے مرز بوم سے کم ہو مغربی خیالات
مین جو بہترین ہے اُسکی تلقین کیجائے۔ یہ دقت ہمیشہ سے تھی۔ اب بھی ہے اور ہمیشہ یونہین
رہیگی۔ اس سے بڑھ کے کوئی غلطی ہو نہین سکتی کہ یہ خیال کیا جاے کہ چونکہ اس کالج
مین اور جنوبی ہندو وسط ہند کے دیگر راجکمار کالجون مین لڑکون کو وہ تعلیم دیجاتی ہے جو
انگلستان کے مدارس عامہ (پبلک اسکول) کی تعلیم سے اسقدر لگ بھگ ہے جتنی
ہندوستان مین گنجایش ہے لہذا اسکا یہ مقصد ہے کہ لڑکے بالکل انگریز کے بچہ ہو کے نکلین

اگر یہ کالج اپنے طلبا کو دقیانوسی تعصبات و توہمات سے اِس نہج پر آزاد و گلو خلاص
کرے کہ اُنکی قومیت ہی بگاڑ دے تو بجاے خود مین یہی کہونگا کہ یہ بہت گران قیمت
دیگی ہے۔ میری نظر مین تو ایک انگریزیت مین ڈوبا ہوا ہندوستانی اُس سے زیادہ خوش
سوا دنہین ہے جتنا ایک ہندوستانیت مین سرابور انگریز ہو سکتا ہے۔ یہ دونون وضع
فطرت کے خلاف دو غلے ہین۔ نہین جو نوجوان رئیس یہان تعلیم پاتے ہین اُنکو ہم چاہتے
ہین کہ وہ انگریزی زبان سیکھین۔ انگریزی عادات۔ ادب و انشا۔ فنون حکمت۔ طرز
خیال۔ معیار صداقت و عزت سے واقفیت حاصل کرین اور اِسی کے ساتھ مین بہت سے
انگریزی مردانہ بازیون اور مشاغل تفریح سے جی بہلانے اور اِس قابل بننے کو اضافہ
کرونگا کہ دنیا مین جس مرتبہ پر وہ پہونچین اُسمین پامردی سے ثابت قدم رہ سکین محض
کندۂ ناتراش اور ہیچکارہ ذہیچپیز نہو کے نہ نکلین بلکہ اگر بعد کو وہ حکمران کیے جاین تو
اپنی رعایا کو ایک عاقلانہ بے لوث اور صاف ستھرے نظم مملکت کے فوائد سے بہرہ اندوز
کر سکین۔ اِس سے آگے بڑھنے پر ہم زور نہین دے سکتے۔ انجام کار یہ ہے کہ وہ کنور صاحبان
جو رئیس بننے والے ہین اُنسے انگریزی رعایا پر حکومت کرنے کو نہین کہا جائیگا بلکہ ہندوستانی
رعایا پر۔ اور چونکہ بحیثیت ایک رئیس کے (جسکو اِس طور پر کچھ اقتدار حاصل کرنا چاہیے کہ وہ
اپنے وجود کی ضرورت کو بجا ثابت کر سکے) یہ لازم ہے کہ وہ اپنی رعایا سے یکجہتی اور یکدلی
رکھے تو یہ ظاہر ہے کہ صرف انگریزی نمونون پہ چلنے سے نہین بلکہ مشرقی آئین و دستور کو
مغربی معیار پر اُتارنے ہی سے کامیابی کی اُمید ہو سکتی ہے۔ جیسا بعض اوقات سمجھا جاتا ہے

رئیس لوگ کوئی مطلق العنان واجب الرعایت اشخاص مین نہین ہین - خداوند کریم نے انکو اسلیئے مسند نشین نہین کیا ہے کہ وہ آنکو بیکار رہین - ریاست اُنکے بخ کی جائداد نہین ہے نہ اُسکے محاصل اُنکے جیب خاص کی آمدنی ہین - اِس چھتے مین مشیت الٰہی نے انکو ایسی مکھیان نہین بنایا ہے جو بیکار بیٹھی رہتی ہین بلکہ ایسی مکھیان بنایا ہے جو شہد بناتی ہین اُنکا وجود اُنکی رعایا کی فلاح و بہبود کے واسطے ہے - اُنکی رعایا کا وجود کچھ اُنکے واسطے نہین ہے - وہ اِسواسطے خلق کیے گئے ہین کہ ایک نمونہ نہین - سردار نہین اور مثال قائم ہون - وہ رئیس جو مستوجب انگشت نمائی ہو ہرگز رئیس بننے کے لیے سزاوار نہین ہے اگر یہ خیالات صحیح ہین تو یہ بات صاف ظاہر ہے کہ یہ کالج اپنے سر پر بڑی ذمہ داری کا ایک بار گران اُٹھائے ہوے ہے کیونکہ اسے صرف انسانون کا مدرسہ نہین ہونا چاہیئے بلکہ مدبرون کا گہوارہ بننا چاہیئے اور جو اعتماد اُسپر کیا گیا ہے اُس سے بدترین طریقہ پر عہدہ برآ ہونے کی یہی شکل ہے کہ اُسکے طلبا کو جو اپنے ہموطنون کے اعتبار و اعتماد کا یقینی استحقاق ہے اُس سے وہ محروم رکھے جائین یعنے یہ کہ اگرچہ اُنکو مغربی نصاب تعلیم مین تعلیم دی گئی ہے لیکن بایںہمہ اُنکو ہندوستانی بنے رہنا - اپنے اعتقادات اپنی سنت آبا و اجداد پر راسخ رہنا اور اپنی رعایا سے صادق الوداد ثابت ہونا چاہیئے -

پس اے رئیسو اور اے راجکمار کالج کے طالبعلمو - مین آپ سے یہ کہ رہا ہون اور یہی میرا الوداعی سخن ہے کہ آپ اس کالج سے وفادار رہین - اُسکے نام کو دنیا مین روشن کرین اور اِس بات کا لحاظ رکھین کہ اپنے مرتبۂ ذات مین آپ ایسی اہلیت دکھلائین

کہ جس سے یہ کالج نیکنام ہو۔ جس وقت آپ ایک انگریزی شریف کے ایسے مکارم
اخلاق حاصل کرنے پر فخر و مباہات کرین تو یہ بات نہ بھول جائین کہ آپ ہندوستانی
شریف یا ہندوستانی رئیس ہین۔ یہ خیال رہے کہ بہ نسبت اُس سرزمین کے جہانکی
تقلید پر آپ شیدا ہین وہ سرزمین جو آپ کی مولد و منشا رہے ترجیح کا حق رکھتی ہے اور یاد
رکھیے کہ آپ کا ذکر تاریخ مین یادگار رہیگا تو اِس بات سے نہین کہ آپ نے ایک غیر قوم کے
عادات کا پرتو اُتارا بلکہ اسی بات سے کہ آپ نے اپنے اہل ملک کو فیض پہونچایا۔ اگر مین یہ
دریافت کرسکتا کہ میری کج مج زبان سے جو کچھ نکلا ہے اُس سے اُن نوجوانون مین سے
جنسے مین مخاطب ہون اور جو زمانۂ آیندہ مین کسی اعلیٰ درجہ پر ترقی کرنے کے واسطے
مقدر ہو چکے ہین کسی ایک کے دل مین بھی اداے فرائض کا اُس سے زیادہ تازہ اور
تیز خیال پیدا ہوا ہے جتنا شاید اُنکو محسوس ہو چکا ہے تو جو مسرت کہ مجھے آج یہان آکر
ہوئی ہے اور جو اب بھی بہت ہے وہ دہ چند بلکہ صد چند زیادہ ہو جاتی (بلند اور
مسلسل نعرۂ تحسین)۔

دربار بمقام راجکوٹ

۶- نومبر سنہ ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۶- نومبر سنہ ۱۹۰۰ء بوقت دس بجے صبح ہز اکسلنسی حضور وایسراے بہادر نے بمقام کناٹ ہال- راجکوٹ ایک دربار عام سرداران وحکمران رئیسان کاٹھیاوار سے ملاقات کرنے کی غرض سے منعقد فرمایا- اس دربار مین کثرت سے برٹش حکام صیغہ فوجی وملکی جمع تھے اور بہت سی لیڈیان موجود تھین جنمین لیڈی کرزن صاحبہ اور مسز ہنٹر صاحبہ بھی تھین- راجکمار کالج کے کنور صاحبان بھی مع اپنے پرنسپل صاحب کے موجود تھے اور ڈیس (چبوترے) پر بیٹھے ہوے تھے- دربار ہال مین حضور وایسراے کا استقبال دربار کے معمولی مراسم کے ساتھ کیا گیا اور جب حضور محتشم الیہ نے ڈیس پر جلوس فرمایا تو پھر حسب ضابطہ معینہ رئیس صاحبان حضور وایسراے کے سامنے پیش کیے جانے لگے- جب یہ تقریب ملاقات کی رسم ختم ہوگئی اُسوقت حضور وایسراے استادہ ہوے اور دربار سے حسب ذیل خطاب فرمایا-]

اے رئیسان ودرباریان کاٹھیاوار- جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون مجھے اس سے بڑھ کے کسی بات پر تعجب نہین ہوا کہ میرے کسی پیشرو کو نہ کبھی اسکی فرصت ملی نہ اسکا شوق ہوا کہ کاٹھیاوار کی سیر کرے- جب پہلے پہل سال گزشتہ مین مین یہان اسلیے آیا تھا کہ رئیسون اور اُنکی رعایا سے اُنکی مصیبت کی حالت مین ہمدردی کرون

اور ذاتی طور سے کچھ علم اسکا حاصل کرون کہ کس انداز سے وہ لوگ ایک قحط عظیم سے مقابلہ کر رہے ہین تو اس صوبہ کے مخصوصات سے مجھے بیحد حیرت ہوئی۔ مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہان غیر معمولی اور دلفریب طریقہ سے ایک قدیم جماعت مالک اراضی عمائد و روسا کی (جو حکومت اعلیٰ اور اپنی رعایا کے بین بین واقع ہے اور ہر دو جانب سے نہایت سنجیدہ فرائض کے ذریعہ سے وابستہ ہے) شائین زمانۂ حال کی تہذیب اور روشن خیالی کے بکثرت شواہد سے رلی جلی ہین۔ یہ وہ ملک ہے جسمین قدیمی اور تاریخی تقدس کے بہت سے مناظر موجود ہین اور اُنکی زیارت کے واسطے ہزارہا جاتری سال بسال آیا کرتے ہین۔ یہان بہت سے چھوٹے مگر شاد و آباد شہر اور بندرگاہ ہین اُسمین ریلون کا ایک جال بچھا ہوا ہے اور اُسمین درحقیقت اُتنے ہی میل تک ریل کی پٹری بچھی ہوئی ہے جتنے میل تک اول درجہ کی سڑکین بنی ہوئی ہین۔ وہ شفاخانون مدرسون۔ دواخانون اور ترقی کے اخیر ترین ایجادات کے آثار و نشانات سے معمور ہے اور وہ بعض ایسے رئیسون پر ناز کر سکتا ہے جو مغربی ہند کے نہایت ہی ستودہ صفات لوگون مین ہین۔

سالگزشتہ مین میری سیاحت بہت مختصر تھی لیکن مین نے تہیہ کر لیا تھا کہ جس وقت مجھے موقع ملے گا فوراً ہی مین واپس آؤنگا تاکہ مین کاٹھیاوار سے اپنی واقفیت ایسی حالت مین بڑھاؤن جبکہ اُسکی قسمت کی رتی چمکی ہوئی ہو۔

اے رئیس صاحبان و درباریان۔ یہی مقصد ہے جسکے واسطے مین نے آپ

لوگون کو یہان مدعو کیا ہے - مین آپ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہون کہ اگرچہ آپ لوگ
ہندوستان کے ایسے گوشہ مین رہتے ہین جہان بہت کم کسی کا گزر ہوتا ہے اور جو
سیر و سفر اور چلت پھرت کے خاص مقامات سے دور پڑا ہوا ہے تاہم آپکی خوشحالی
اور آپ کے معاملات گورنمنٹ ہند کو بہت ہی عزیز ہین - (نعرۂ تحسین) اور نیز گورنمنٹ کا
افسر اعلی ذاتی طور سے آپ کی فلاح و بہبود مین دلبستگی رکھتا ہے - (نعرۂ تحسین) یہ
ایک اولوالعزمی کا مقصد میرا ہے کہ مین چاہتا ہون کہ اپنے عہد مین جس قدر رؤسا و
عمائد سے ملنا ممکن ہو اُنسے مل لون - مین اُنکو اسلیے جاننا پہچاننا چاہتا ہون کہ اُنکی
حالت اُنکے فوائد اور اُنکی مشکلات (کیونکہ اُنکی حالت ایسی ہے جسمین یہ دونون
باتین مضمر ہین) کو سمجھ لون اور اُنکی کارگزاری کی قدرشناسی کرسکون - اسی سبب سے
مین اپنے پیش رؤون کی بہ نسبت زیادہ طول طویل سفر کرتا ہون اور منجھے ہوے
راستون سے بہت زیادہ تجاوز کرجاتا ہون - مجھکو نتیجۃً مزید واقفیت - زیادہ ہمدردی
اور ایک زیادہ عاقلانہ فرق مراتب کے سمجھنے کے جو فوائد حاصل ہوتے ہین اُن کا
بیان مین کرچکا ہون - اور مجھے یہ آس لگانا یقیناً بے سود نہین ہے کہ یہی فوائد
جانبین کو حاصل ہوتے ہونگے -

بہتیرے رئیس اور ٹھاکر ہین جو گزرگاہ عام سے فاصلہ پر رہتے ہین اور جو لوکل گورنمنٹ
کے ایجنٹون ہی سے واسطہ اور سابقہ رکھتے ہین - اُنکے نزدیک گورنمنٹ ہند ایک
شی موہوم اور ایک مرموز قوت ہے جو شاذونادر کبھی نمایان طور پر خلعت وجود سے

مطلع ہوتی ہے - ایسے لوگون کے بارہ مین مین یہ چاہتا ہون کہ گورنمنٹ ہند کی نہایت قربت اور واقعیت کا خیال اُنکے دلنشین کردون - مین آنسے چاہتا ہون کہ وہ دیکھ بھال مین کہ ایک وایسرائے صرف اقتدارات شہنشاہی کا ہیکل خیالی نہین ہے بلکہ انکا صلاح کار اور غمخوار بھی ہے (نعرۂ تحسین) اگر وہ اُنکے یہان آکر اُنکو دیکھیگا اور اُنھین کے گھرون مین اُنسے بات چیت کریگا تو وہ جان سکینگے کہ وہ نہ تو نظر انداز کیے گئے ہین نہ فراموش بلکہ وہ اپنا کام (اور یہ کوئی ایسا ویسا حقیر کام نہین ہے) مجموعی نظم ونسق مملکت مین کر رہے ہین -

اے روسا - مجکو کاٹھیا وار کی جس اداے خاص پر سالگزشتہ مین بہت حیرت ہوئی وہ یہ تھی کہ مین نے آپ لوگون مین دیکھا کہ باوجود مقبوضات اور حدود اختیارات کے چھوٹی چھوٹی ٹکڑیون کے اور بہت سے اسباب تخالف باہمی کے آپ لوگون مین متحد اغراض ومقاصد اور ملی جلی زندگی کا وجود پایا جاتا ہے - اِس صوبہ کے رئیسون کی حالت نے مجھے قرون متوسطہ کی ایک قسم کی گلڈ کی یاد دلائی جو ایسے معاملات مین یکدل ہونے کے واسطے تعیین کی گئی تھی جنمین سب کے اغراض مشترک ہوتے یا متفقہ کوشش سے بہت زیادہ ترقی کر سکتے تھے - آپ لوگون کے یہان کاروباریون کا ایک سالانہ جلسہ ہوا کرتا ہے (جو ایک قسم کی قومی مجلس یا پارلیمنٹ ہے) تاکہ ملے جلے سرمایہ کے انتظام پر بحث ومباحثہ کیا جاے - آپلوگون کے یہان ایک سرمایہ جمع ہے جو ریاستون کے جنرل فنڈ سے نامزد ہے اور اسمین سب نے اپنی حالت وحیثیت کے مناسب چندہ

دیا ہے۔ آپ کے یہان اِس طریقۂ خاص سے ریلین جاری ہین کہ جو مختلف ریاستون کی
مِلک ہین اور جنکا انتظام ایک ایسی جماعت کرتی ہے جسمین مختلف و متعدد مالکون کیطرف
سے نیابت وسفارت کیجاتی ہے۔ ابھی حال مین ایک باہمی عہد و پیمان ہوا ہے
تاکہ مختلف ریاستون کے (جو اپنے جُداگانہ حدود و اختیارات رکھتی ہین) فیما بین نظم
ونسق معدلت مین سہولیت ہو۔ راجکوٹ مین اِس ملی جُلی زندگی کے نمونے اُن متعدد
خوشنما عمارتون اور کارخانون سے ملتے ہین جو کسی ایک ریاست کے نہین بلکہ تمام
ریاستون کی بہبود کے واسطے معرض وجود مین آئے ہین۔ یہین وہ راجکمار کالج ہے
جہان مین نے کل تقریر کی تھی۔ یہین ایک مدرسون کا ٹرنینگ کالج (تعلیمگاہ)
ہے۔ یہین ایک زنانہ شفاخانہ ہے اور یہین ایک کیمیائی آزمایشون کا کارخانہ ہے
یہ تمام کارخانے ایک ایک رئیس یا عطیہ دہندہ نے بذات خاص قایم کیے ہین
اور اب اُنکا انتظام مشترکہ سرمایہ سے ہوتا ہے گزشتہ نومبر مین مجھے اُن مین سے اکثر کے
دیکھنے کا موقع مل چکا ہے۔

سال گزشتہ مین آپ لوگون کے سامنے ایک قحط عظیم تھا جو ایسا سخت تھا کہ ۱۸۷۷-۱۸۷۸ء
کے مشہور و معروف قحط کے بعد اُس سے زیادہ خطرناک کوئی قحط کاٹھیاوار مین نہین
پڑا اور اُسکی مدافعت کرنے مین آپ کو اِسکا موقع مِلا تھا کہ اپنی مجموعی و متفقہ سرگرمی
اور منفردہ تندہی کو ظاہر کرین۔ ابھی دو ہی روز ہوئے مین نے شہنشاہ اشوک کے
مشہور و معروف کتابے کو اُس بڑی چٹان پر دیکھا ہے جو گرنار کے مقدس پہاڑ کے تحت

ین ہے - ان توقیعات مین شہنشاہ کی وسیع مملکت کی رعایا برایا کو خیرات ومبرات تقویٰ وطہارت اور حفظ جان کے سبق تلقین کیے گئے ہین - اور میرے واسطے یہ خیال بہت تسکین دہ ہے کہ حال ہی مین جو مصیبت نازل ہوئی تھی اسمین میان کاٹھیاوار نے یہ سبق بھلا نہین دیے تھے - سوا شاذونادر حالتون کے عام طور پر وہ لوگ اُٹھ کھڑے ہوے تھے اور اپنے فرائض ادا کرنے لگے تھے - اور کرنل ہنٹر (جنکے عنقریب رخصتی کے سبب کاٹھیاوار کی ریاستین ایک محب صادق الوداد اور گورنمنٹ ہند ایک بہت ہی گرانمایہ افسر سے محروم ہونیوالی ہے) کی قابلیت بھری سربراہی اور اُنکی وقتاً فوقتاً صلاح ومشورے کے بموجب (نعرۂ تحسین) قحط کی کارروائی اور امداد قحط زدگان کی پوری کل (جس سے ہم لوگ بہت افسوس کے ساتھ آپ اِس قدر آشنا وتنا ساہوے ہین) اس صوبہ مین نہایت خوش اسلوبی سے چلنے لگی تھی - امدادی کام - خیرات خانے اور شفا خانے گزشتہ بارہ مہینون مین ہر جگہ کھل گئے ضعیفون اور اپاہجونکی دستگیری کی گئی اور ہر ایک زن ومرد اور بچہ جنکے پاس کام کرنے کے لیے ہاتھ تھے اُسکے واسطے رزق کا سامان کیا گیا - تباہی زدہ کاشتکارون کو تقاوی دی گئی کہ پھر اپنا کاروبار شروع کرین اور کئی دربارون نے اپنے فرائض کی فیاضانہ تعبیر مین قرضہ کے بارگران سر پر اُٹھا لینے مین کچھ بھی پس وپیش نہ کیا -

دیگر مقامات کی طرح یہان بھی ہمکو قحط نے ایسے سبق سکھا دیے ہین جو زمانہ آیندہ مین قابل قدر رہینگے - بعض اوقات اسپر مباحثہ ہوتا ہے کہ آیا ریلین اور نہرین قحط کے

روکنے کے واسطے کچھ زیادہ بکار آمد ہین - یہ نہایت فضول اور لایعنی مباحثہ ہے کیونکہ
صفائی کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اِن مین سے کوئی تدبیر بھی روکنے والی تو نہین ہے
ابکی بار قحط نے ہندوستان کے بہت سے ایسے قطعات پر دست درازی کی جہان ریلوے کا
نفس سلسلہ بھی تھا اور بکثرت تالاب بھی لیکن جس وقت بہت سخت ضرورت تھی اُسی
وقت پانی تالابون مین خشک ہوگیا اور ریلون کا یہ حال ہوا کہ اگرچہ ریلین فاقہ کش
کسان تک غلہ پہونچا سکتی ہین لیکن وہ چلی بھی سوکھی ساکھی زمین مین غلہ نہ اگا سکین -
پھر بھی مین یہ کہنے کی جرأت کرتا ہون کہ اگر ہندوستان مین کوئی مقام ایسا ہے جہان
ریلون اور تالابون دونون نے کافی طور سے قحط کے زمانہ مین اپنی قدر و منزلت ثابت
کر دکھائی تو وہ مقام یہی ہے - ریلون نے دور دور کے بازارون سے ایسی ترتیب کے
ساتھ غلہ کے ڈھیر لگا دیے جس سے قیمت کا نرخ ایسا قائم رہا جو ۱۸۹۶ء کی خشک سالی سے
گھٹا ہوا تھا اور اگر کاٹھیاوار مین کوئی رئیس ایسا تھا جو ریلوے کی پیشقدمی کی پالسی سے
اندیشہ ناک تھا تو مجھے خیال ہے کہ اُسکے شکوک و شبہات گزشتہ موسم گرما مین دور ہوگئے
ہونگے - وہ صرف ۱۸۱۳ء کے قحط کے کاغذات دیکھ لے جبکہ کاٹھیاوار کے والدین
نے اپنے بچونکو بیچ ڈالا اور آدمیون نے ایکدوسرے کو مار مار کے کھا ڈالا تھا تو پھر تواتر
اور ارزانی کے ساتھ غلہ کی فراہمی کے پورے مفہوم اور قدر و قیمت کا اندازہ اُسے ہوجائے -
آبپاشی کے متعلق بھی سالگزشتہ کا تجربہ آپ کو یہ ضرور سکھا سکتا ہے کہ جہان کہین زمین کے
طبقات موافق ہون وہان آبپاشی کے تالابون مین آب باران جمع کرنے کی ضرورت ہے

ایسے کام قحط کے مانع نہین ہو سکتے لیکن وہ قحط کی سختیون کو ضرور کم کر سکتے ہین۔
ایک سبق اور بھی ہے جو مجھے امید ہے کہ قحط نے آپ کو پڑھایا ہوگا اور وہ یہ ہے
کہ اپنے محاصل سے ایک حصہ سالانہ پس انداز کرنے کی یقینی ضرورت اسطور پر ہے
کہ وہ ایک سرمایہ ہو جو عند الحاجت صرف ہو سکے اور کسی آڑے وقت کام آسکے۔
تمام ممالک اور ہر طبقہ کے لوگ بخوبی جانتے ہین کہ ایک آدمی کو اپنی آمدنی کی حد مین
اپنے اخراجات محدود رکھنا اور حسب حیثیت بسر کرنا کسقدر دلاویز ہے۔ با این ہمہ
اپنی آمدنی سے بڑھ کے اخراجات کرنے والون کی کچھ کمی دیسی رئیسون مین نہین ہے
لیکن جب قحط پڑ جاتا ہے اُسوقت خواب غفلت سے سب بیدار ہو جاتے ہین کیونکہ
اُسوقت خزانہ خالی ہین اتنی تتھا نہین ہوتی کہ پے درپے جو مطالبجات پیش کیے جاتے
ہین اُن سب کو وہ ادا کر سکے۔ لہذا قرضہ کا بار ریاست پر ہو جاتا ہے اور اُس سے
سالہا سال تک ترقی کا سد باب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اِکی بار بھی ضروری وادعائی طور
سے قرض وام کیطرف رجوع کرنا پڑا تھا۔ بعض ریاستون کی مالی حالت (اور یہ
بات اُنکے واسطے قابل تعریف تھی) اِس قابل تھی کہ بغیر بیرونی امداد کے یہ
بنجھیلا جھیل لیگئین۔ لیکن ایسی ریاستین بہت کم تھین۔ ان حالات مین گورنمنٹ ہند
نے آپ لوگونکو ہر طرح کی امداد جو اُسکے امکان مین تھی دی۔ خود مین نے نہایت
ہوشیاری سے دیسی ریاستون کی اُن درخواستون کو دیکھا جو ہر ایک حصہ ہند سے
(جہان قحط تھا) آئین اور مین سمجھتا ہون کہ یہ بات بے دغدغہ تسلیم کیجائیگی کہ تساہل

اور اسراف سے قطع نظر کرنے کے بعد ہمنے نہ تو امداد و اعانت مین دریغ کیا نہ اُسکو محدود و مقید کر دیا۔ (نعرۂ تحسین) کاٹھیاوار ایجنسی کے لوکل فنڈس نے جو قرضہ دیے ہین اور جنکی میزان گیارہ لاکھ روپیہ کے قریب پہونچی ہے اور اُن نج کے قرضون سے الگ ہوکے جنکی ضمانت ایجنسی نے کی اور جنکی میزان ساڑھے چالیس لاکھ مزید برآن تھی شہنشاہی خزانۂ عامرہ نے رئیسان کاٹھیاوار کو ایسی رقم دی جسمین اُن قرضون کے نکالنے کے بعد جو آب واپس ہوگئے ہین اب بھی پچاس لاکھ روپیہ واجب یا فتنی باقی ہے۔ لہذا مین خیال کرتا ہون کہ صحیح طور سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم سب نے یعنی امپریل گورنمنٹ۔ لوکل گورنمنٹ۔ رئیسون اور رعایا نے مل جل کے بڑی کوشش سے اُس گاڑی کو کھینچا ہے تا کہ صوبہ کو اُسکی اوقات پریشانی و بدنصیبی مین پار نکال لیجائین۔ مین جب سال گزشتہ کے جھمیلون اور اُس وفادارانہ اتحاد کا تصور کرتا ہون جو مصیبت زدہ انسانون کے معاملہ مین کیا گیا تو اُسکے خیال ہی سے مجھے اُسیطرح تسکین ہوتی ہے جس طرح زمانۂ آیندہ کے پُر ارمان طالع ہمایون کو دیکھ کے ہوتی ہے۔

اسے رئیسان کاٹھیاوار۔ مین یہان وایسرائے ہند ہو کے نہ آتا اگر مجھے اِسکا اعتبار نہ ہوتا کہ میرے یہان آنے کی علت غائی صرف آپ لوگون کے ساتھ ہمدردی کرنا اور آپ کو حوصلہ دلانا نہین ہے۔ (نعرۂ تحسین) ہندوستان کے اِس خطہ مین آپ لوگ اُس نظام حکومت کے نائب مناب ہین جسکا حامی قلبی اذعان کے ساتھ مجھ سے

بڑھ کے کوئی نہین ہے۔ (نعرۂ تحسین) مین اُس حکمت عملی کا پکا معتقد ہون جسنے دیسی
ریاستون کی استقامت کی ضمانت کی ہے۔ اُنکی جانشینی کا آئین باندھ دیاہے اور اُنکی
قسمتون کی تعمیر کھڑی کر دی ہے۔ (نعرۂ تحسین) مین سمجھتا ہون کہ ان ریاستون کے
بحال خود قائم و برقرار رکھنے کے فوائد ہر دو جانب یکسان پہونچتے ہین۔ رئیسون اور
ریاستون کے لیئے جو فائدے پہونچے ہین وہ تو ظاہر ہین کیونکہ اُس سے پرانے
خاندان اور قدیم دستورات محفوظ ہین اور زمانۂ گزشتہ سے ایک ایسا سلسلہ قائم ہے
جسے رعایا بہت عزیز رکھتی ہے اور باشندگان ہند کی قابلیت اور جوہر ذاتی سے کام لینے
کا ایک ایسا راستہ کھل گیاہے کہ جیسا یا جسکے مساوی برٹش طریق حکمرانی کوئی دروازہ کھول
نہین سکتی۔ لیکن ہمارے واسطے بھی ریاستون کے قائم رکھنے مین یقینی فائدہ ہے کیونکہ
اُنکی وجہ سے گورنمنٹ کا بوجھ ہلکا ہوگیاہے اور اُن قوتون کو کام مین لانے کے واسطے
میدان ملگیا ہے جو یون ضائع ہوتین اور گورنمنٹ کے ہاتھ نہ لگتین۔ پھر بجید یکسانیت
اور بے ضرورت ایک ہی مقام پر ساری قوتون کے اجتماع و انحصار سے بھی رہائی ہوگئی
اور نظم و نسق ملکت مین زیادہ ترلوچ اور ملائمت پیدا ہوگئی ہے۔ جب تک یہ خیالات
باقی رہینگے (اور مجھے اسمین شک ہے کہ کبھی میرا کوئی جانشین ایسابھی آئیگا جو ان خیالات
کو مسترد کر دیگا) اُسوقت تک دیسی ریاستون مین اس بات کی آگہی سے کہ اُنکو کس قدر
امن و امان نصیب ہے اپنی جودت طبع دکھانے اور نیک کام کرنے مین ایک ہماہمی پیدا
ہونا چاہیئے۔ اُنکو لازم ہے کہ اپنے آپ کو مستحق بناکے گورنمنٹ کی ہمدردی کو اپنی طرف

ہمہ تن مبذول کرین کیونکہ اس تائید کو کمزور بنانا ایک خودکشی کے ایسے جرم کا ارتکاب کرنا ہے۔

بہرحال اگر دیسی ریاستین اس معیار کے قبول کرنے پر طیار رہین تو یہ ظاہر ہے کہ آنکو زمانہ کے قدم بقدم چلنا چاہیئے۔ وہ پیچھے نہین سکتین نہ ایک لازمی و ادعائی ترقی کا چھکڑا کھینچ سکتی ہین۔ یہ ریاستین شہنشاہی نظم ونسق کی زنجیر کی کڑیان ہین اور یہ ہرگز ٹھیک نہین ہے کہ انگریزی کڑیان تو مضبوط ہون اور دیسی کڑیان کمزور۔ یا اسکے برعکس۔ جتنی جتنی یہ زنجیر بڑھتی جاتی ہے اور اُسکے ہر ایک حصہ پر جو بار ہے وہ بڑھتا جاتا ہے اسیقدر اُسکے اجزاے ترکیبی کی صلابت اور یکسانیت ضروری و لازمی ہے نہین تو کمزور کڑیان تڑاق سے ٹوٹ جائینگی۔ لہذا مین خیال کرتا ہون (اور مین اس موقع کو کھو نہین سکتا جسمین مین ہندوستانی رئیسون کے دلون پر یہ حالی کرسکتا ہون) کہ رئیسون کے سر و گردن پر ایک صاف وصریح اور یقینی فرض ہے ۔ یہ صرف اُنکے خاندانون کی مداومت یا راج کی بقا تک محدود نہین ہے۔ اُنکو اسپر قانع ہوکے نہ بیٹھنا چاہیئے کہ ہر کام تو اپنے وقت پر ہو ہی رہا ہے اور بس اسی قدر کافی ہے۔ اُنکا فرض یہ نہین ہے کہ شہنشاہی سسٹم (طریق جہانبانی) مین جس منزلت پر وہ ہین اُسے چُپ چاپ قبول کیے بیٹھے رہین بلکہ اُنکو چلت پھرت اور مستعدی کے ساتھ اس طریق جہانبانی کی اہم ذمہ داریون کے پورا کرنے مین یکدل ہونا چاہیئے۔ ہندوستان کی انگریزی عملداری مین جب کچھ غلط کاریان سرزد ہوتی ہین تو جمہور کی نکتہ چینی کی روشنی ملزم یا موقع واردات پر

ضرر رسان طریقہ سے روشنی ڈال دیتی ہے۔ اس کارروائی سے بچنے کا کوئی حق ویسی ریاستون کو نہین ہے۔ یہ کہنا کوئی معقول بریت نہین ہے کہ وہان معیار گھٹے ہوے ہین اور یہ کہ بحیثیت ایک ادب آموز کے ہمکو بہت الزام نہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اسکے یہ معنی ہین کہ شہنشاہی کے طریق جہانبانی ہین یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ریاستین جو کام کرتی ہین وہ ادنیٰ درجہ کا ہے حالانکہ میری ساری بحث اُنکی مساوات پر مبنی ہے اور میری ہگی یہ خواہش ہے کہ وہ قایم و برقرار رہین۔ مجھے اس بات کے خیال کرنے سے تسکین ہوتی ہے کہ کاٹھیاوار مین یہ اشکال جنکو مین ہندوستانی طریق جہانبانی کے راس الاصول سمجھتا ہون عام طور سے قبول کیے گئے ہین اور جن ٹھاکردن اور رئیسون سے مین خطاب کر رہا ہون اُن مین سے بیشتر اُن اشکال کو زیر عمل لا رہے ہین۔

چونکہ میرے یہ خیالات ہین لہذا مین اس سے زیادہ کسی موقع کا خیر مقدم نہین کرتا کہ بحیثیت گورنمنٹ کے افسر اعلیٰ ہونے کے مجھے اِسکا موقع ملے کہ مین اپنے حتی المقدور اُن اشخاص کو حوصلہ دلاؤن جنکے اختیار مین ہے کہ مجھے مدد دے سکین اور میری ہمت بڑھاتے رہین۔ مجھے اُمید ہے کہ اِس بارۂ خاص مین مجھسے کچھ چوک نہین ہوئی ہے ہندوستان کی تاریخ مین کوئی سال ایسا نہین ہوا ہے جبکہ ہندوستانی والیان ملک اور رعایا کی وفاداری وخیر سگالی اس سے زیادہ فخمندی کے ساتھ برپا ہوئی ہے۔ یہ لوگ اُن شورش انگیز واقعات سے جو ممالک غیر مین ہنگامہ گرم کُن تھے چونک پڑے سلطنت برطانیہ کی شرکت کے احساس سے اُنکے دلون مین تحریک پیدا ہوئی اور اُنھون نے

آزادی سے اپنی فوجین - اپنی دولت اور خود اپنی تلوارین حضور ملکہ معظمہ کی خدمت کے واسطے ایشیا اور افریقہ دونون مقامات پر نذر کر دین - یہ نہ ممکن ہوا کہ یہ سب نذرانہ قبول کر لیے جاتے اور جنوبی افریقہ مین تو یہ بھی ممکن نہ ہوا کہ اُن مین سے کوئی ایک بھی قبول کیا جاتا لیکن جنگ چین نے مجھے اسکا موقع دیا کہ مین دکھلا دون کہ حضور ملکہ معظمہ اور اُنکی گورنمنٹ ان اظہارات جان نثاری و وفاداری کی کیسی قدر کرتی ہین چنانچہ مین نے ایسے موقع پر کچھ بھی کوتاہی نہ کی - میرے واسطے ہمیشہ یہ بات موجب فخر و مباہات رہیگی کہ مین اُن لوگون کو اس بات کے حوصلہ دلانے کا واسطہ تھا کہ اول اول اپنی اعانت شاہی افواج کو اس ملک کے سواحل سے باہر بھیجین - مین صفائی سے اعتراف کرتا ہون کہ یہ وہ مقصد نہ تھا جسکے واسطے یہ سپاہ دراصل قائم کی گئی تھی یہ افواج اسواسطے دیسی رئیسون نے نذر گزرانی تھین اور گورنمنٹ نے اسلیے اُنکی یہ نذر قبول کی تھی کہ ہندوستان کی حفاظت و تحفظ مین شریک ہوسکین لیکن ہندوستان مین یا سرحد ہندوستان پر اُنسے کام لینے کے موقع شاذونادر پیش آتے ہین اور جو پیش بھی آتے ہین تو عرصہ بعید کے بعد اور جبکہ رئیسون نے سبقت کی اور یہ درخواست پیش کی کہ سلطنت کی زیادہ بڑی مہمات مین شرکت کرین اور اپنی خیرسگالی کو ایک وسیع تر میدان مین ثابت کر دکھائین (نعرۂ تحسین) - میرے خیال مین تو غالباً وہ شخص بہت ہی سرد مہر تنگ خیال اور خود فراموش ہوتا جو ایسے وقت مین اُنکی گرمجوشی کو ٹھنڈا کرتا اور اُنکے اس نذرانہ کو

ٹال جاتا - لہذا مجھے اسکی خاص خوشی تھی کہ مین نے حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ سے
اصرار کیا کہ یہ نذرانے قبول کیے جائین جو اس قدر بروقت اور دریا دلی سے پیش
کیے گئے ہین اور پھر مین نے اعانت شہنشاہی افواج سے چیدہ چیدہ فوج کو انتخاب
کر کے انھین چین روانہ کرنے کا بندوبست کیا - کاٹھیاوار نے اس خاص صنف اعانت
مین کوئی شرکت نہین کی - لیکن جنگ جنوبی افریقہ مین کاٹھیاوار کے رئیسون نے وہ
خاص شان مردانگی دکھادی جو اُنکے قلوب مین جوش زن ہے اعانت شاہی سوارون کے
رسالہ (جو اس صوبہ مین بہ نسبت دیگر مقامات کے جمعیت مین کم ہین) جو اس صوبہ کے
رئیسون نے قائم کیے ہین اُن مین سے جوناگڈھ نے ۵ا گھوڑے جنگ جنوبی افریقہ
کے واسطے دیے - بھاؤنگر نے سو گھوڑے وہان بھیجے اور پچاس گھوڑے رسالہ
لمسڈنس ہارس کو دیے اور گورنمنٹ ہند نے جام نگر سے ۳۵ گھوڑے بطور قرض
لیے - لہذا آپ لوگ اُس تحریک عظیم سے جنے سالگزشتہ مین پورے سال بھر سلطنت
برطانیہ مین اِس سرے سے اُس سرے تک ایک تموّج پیدا کر دیا تھا بیگانہ و بے تعلق
نہین رہے - آپ نے اُسکی قوت اور اُسکی ضخامت مین اپنا خراج بخوبی ادا کیا ہے اب
مین اسکا انتظام کر رہا ہون کہ اسٹریلیا مین ایک جمعیت سو نفر افسران و نان کمیشنڈ
افسران فوج دیسی و اعانت شاہی کی بھیجون جنکو نوآبادیون کے حکّام نے بحیثیت آسٹریلیا
کی نئی فیڈرل گورنمنٹ کے اِس غرض سے مدعو کیا ہے کہ یکم جنوری کے کامن ولتھ کے
جلوس مین معین ہون - یہ بہت موزون و مناسب ہوگا کہ جس دن سلطنت برطانیہ کی

ایک نئی شاخ باضابطہ طور سے حیز وجود مین آئیگی اُس روز سعید کی تقریب جشن مین وہ لوگ رونق افزا ہون جو اِس بات کو یاد دلائینگے کہ سلطنت برطانیہ (جو بمنزلہ ایوان کے ہے) اُسکے قیام و استحکام مین کیا حصہ ہندوستان کی تلوار اور ہندوستان کے بچون نے لیا ہے۔ (نعرۂ تحسین) ۔ لہذا۔ اے رؤسا و عمائد کاٹھیاوار۔ میرا یہان آنا اور آپ لوگون سے خطاب کرنا ایک یادگار سال مین ہوا ہے۔ یہ ایسا سال ہے جو تردد و تشویش اور مصیبت کا سال تھا۔ لیکن یہ ایسا سال بھی ہے جسمین شریفانہ اطاعت اور ایک مقصد اعظم کی نگہداشت بھی ہوئی ہے۔ اگر مجھے اسکا صدمہ رہا کہ مین نے تردد و خلفشار اور تکلیف و مصیبت کو دیکھا ہے تو مجھے اِس سے تسکین بھی ہوئی کہ مین نے اُس جوش کو بھی دیکھا جو اُنسے پیدا ہوا اور مین نے وہ راگ مالا چھیڑا جس سے نہایت نفیس سُر نکلے۔ لہذا مین اِس موقع کو ہاتھ سے جانے نہین دیتا کہ آپ کے توسط سے ہندوستان کے دیسی رئیسون کا شکریہ بابت اُس شرکت کے ادا کرون جو ہر ایک نے اُس سال مین کی ہے جسنے بہت اچھی طرح سے ایک پُرانی صدی کے ختم اور ایک نئی صدی کے شروع ہونے کو ممیز و ممتاز کیا ہے۔ اب سے سو برس بعد کیا عجب میرے کسی جانشین کے اختیار مین یہ بات ہو کہ ہندوستان کے والیان ملک اور رعایا سے اسی خوش دلی اور تہنیت و تبریک کے طرز مین سخن سنج ہو۔

(زور سے نعرۂ تحسین)

راجکوٹ مین حضور ملکہ معظمہ کی تصویر کا افتتاح کرنا

۶-نومبر ۱۹۰۰ء

[جب حضور وایسرائے بہادر رئیسون اور درباریون سے مخاطب ہوکے وہ تقریر ارشاد فرما چکے جو صفحات گزشتہ مین نقل ہوچکی ہے تو وہ آگے بڑھے کہ حضور ملکہ معظمہ کے سنگی تصویر کا افتتاح فرمائین یہ تصویر کناٹ ہال کے قوس مین اُس ڈیس کی پشت پر تھا جسپر حضور وایسرائے بہادر متمکن تھے - پھر حضور وایسرائے بہادر نے حاضرالوقت رئیسون کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا -]

اے روسا و عمائد - قبل اسکے کہ ہم لوگ مرخص ہون مجھسے ایک اور نہایت خوشگوار کام کے سرانجام دینے کی استدعا کی گئی ہے اور وہ کام حضور ملکہ معظمہ کی اُس تصویر سے نقاب اُٹھا دینا ہے کہ جو اِس ہال کے (جسکا نام ہز مجسٹی کے ایک صاحبزادہ کے نام سے منسوب ہے) قوس مین نصب ہے - یہ تصویر مسٹر الفرڈ گلبرٹ نے بنائی ہے - صاحب موصوف برطانیہ اعظم کے نہایت ہی ذی جوہر نقاش و سنگ تراش ہین اور یہ تصویر اُس اصلی شبیہ کی مماثل ہے جسے مین نے انگلستان مین دیکھا تھا اور جو میرا خیال ہے کہ اب ونچسٹر مین ہے - یہ ایک نفیس نمونۂ صنعت ہے اور مین بیدھڑک کہہ سکتا ہون کہ سواحل برطانیہ اعظم کے باہر حضور ملکہ معظمہ کی جتنی سنگی تصویرین ہین اُن مین بہترین ہے -

مین نے ابھی جو تقریر کی ہے اُسمین اُس وفاداری و خیرسگالی کا ذکر کیا ہے جو اِس صوبے

رئیسون کے قلوب مین دائر و سائر ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان خیالات نے سالگزشت
مین نہایت برمحل طریقہ سے کیا صورت پکڑی تھی لیکن ۱۸۹۷ع کی الماسی جوبلی مین رئیسان
کاٹھیاوار یہ طے کرچکے تھے کہ حضور ملکہ معظمہ کی جو عظمت وشان اُنکے دلون مین جاگزین ہے
اُسکو کسی مناسب اور موزون طریقہ خاص سے ہمیشہ تازہ رکھین - چنانچہ اُس تصویر کے
بننے کا حکم بھیجدیا گیا - مجھے یہ خیال کرنے کی جرأت ہے کہ یہ بہت یادگار اور تسکین دہ
بات ہے کہ دور اُفتادہ کاٹھیاوار مین سلطنت برطانیہ کے وسیع قلمرو کے فرمانروا کی
یہ تعظیم و توقیر اُسکے باجگزار لوگ ایسے نمایان اور دیرپا انداز سے کرین -

اے رؤسا و عمائد - سلطنت برطانیہ یا کسی سلطنت مین کوئی ایسا فرمانروا نہین
گزرا ہے جسنے اس طرح اپنی رعایا کے قلوب کو مسخر کرلیا ہو جس طرح علیا حضرت ملکہ وکٹوریہ
نے کیا ہے - (نعرۂ تحسین) - کوئی مغل اعظم اپنی شوکت و اقبال کے عروج کی حالت
مین بھی ایسا نہین گزرا ہے جسنے رعایا مین اسکا نصف بھی ذاتی پرستش کا درجہ
حاصل کیا ہو کہ جو ہندوستان کی انگریزی ملکہ نے حاصل کیا ہے - ہر ایک ہندوستانی
رئیس جب ولایت جاتا ہے تو اُسکے دل مین یہ ارمان جوش مارتا ہے کہ علیا حضرت کے
سامنے اپنا سر نیاز جھکائے - اُنکے عاقلانہ مشورے آویزۂ گوش کرے اور اُنکی گرانبہا
عظمت سے بہرہ اندوز ہو - ان سب رؤسا کے نزدیک (چاہے اُنھون نے ملکہ معظمہ
کی زیارت کی ہو یا نہ کی ہو) وہ صرف ملکہ ہی نہین ہین بلکہ مادر مشفقہ بھی ہین (نعرۂ تحسین)
اور وہ لوگ اُنسے نہ صرف پولٹیکل انقیاد و فرمانبرداری سے وابستہ ہین بلکہ فرزندانہ آداب

و اطاعت سے بھی۔ لہذا یہ کہنا درست و بجا ہے کہ اس ہال مین جہان آپ لوگ تقریبات
کے موقعون پر مجتمع ہوتے ہین اور جہان آج کے دن علیا حضرت کے نائب السلطنت کی
حیثیت سے مجھے آپ حضرات سے خطاب کرنے کا افتخار حاصل ہوا ہے یہان نیان
کاٹھیا وار کے پیش نظر اُس اولین فرمانروائے قلمرو برطانیہ کی تصویر پر تنویر ہونا ضرور
ہے جسنے اپنے عالمگیر قلمرو کی رعایا کے خیالات اور خیراندیشی پر سکہ بٹھا رکھا ہے (نعرہ تحسین)
خدا کرے اُنکی پاک و پاکیزہ۔ فیضرس و فیضرسان۔ اور عطوفت آمیز مثال ہمارے
دلون کو بڑھاتی رہے۔ خدا کرے کہ اُس شہنشاہ کی یاد جسنے اپنی ہندوستانی رعایا
کی فکر اسقدر تہِ دل سے اپنے ذمہ رکھی جس قدر اُنکے کسی ماسبق نے نہین رکھی
اور جو اپنی رعایا کے دُکھ درد مین اُسیطرح شریک رہی جسطرح اُسکی مسرت و انبساط مین)
زمانۂ آیندہ کی طویل منزل مین ہمیشہ روشن و درخشان رہے اور ہندوستان کے رئیون
اور قومون کو ایسے سلاسل سے جو کبھی ٹوٹ نہ سکین برطانیۂ اعظم کے تخت سے وابستہ رکھے
اے رؤسا و عمائد۔ مین اب علیا حضرت ملکہ معظمہ کی اُس تصویر کو کھولے
دیتا ہون ــ

(ہز اکسلنسی نے بلند اور مسلسل نعرہ ہائے تحسین کے دوران مین اُس تصویر کا افتتاح فرمایا)

ایڈریس منجانب منیونسپلٹی سورت

۔نومبر سنہ ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۷۔نومبر سنہ ۱۹۰۰ء روز چہارشنبہ ہز ایکسلنسیز لارڈ و لیڈی کرزن صاحبان بوقت صبح سورت مین تشریف فرما ہوے۔ خاص خاص حکام ملکی و فوجی نے اُنکا استقبال کیا۔ شہر کے مختلف دلچسپ مقامات کی سیر اور مسٹر و مسز ڈیر (کلکٹر) کے یہان ناشتہ نوش فرمانے کے بعد حضور وایسراے بہادر ٹاون ہال تشریف لیگئے۔ یہان منیونسپل کمشنرون نے اُنکے حضور مین ایک ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس مین ہز ایکسلنسیز کے خیر مقدم کے اظہار مین یہ ذکر تھا کہ یہ دوسرا موقع ہے کہ ایک وایسراے نے سورت کو ملاحظہ فرمایا ہے۔ ایڈریس مین یہ بھی تھا کہ سابقًا یہ شہر دنیا کی بڑی تجارتی منڈیون مین تھا اور اُسکو ہندوستان مین سلطنت برطانیہ کے گہوارہ کا نہایت مناسب و موزون خطاب ملا تھا لیکن اسباب مخالف جمع ہو جانے سے سورت کی دولت کے ساتھ ہی اُسکی شہرت بھی تشریف لیگئی اور اب وہ خود اپنی حالت پیشینہ کا محض ایک خاکہ رہ گیا ہے۔ پھر شہر مین نفیس پانی کے فراہمی اور سیلاب سے تحفظ کی تدابیر کا ذکر تھا۔ منیونسپلٹی نے اُس بروقت اعانت کا اعتراف کیا تھا جو گورنمنٹ نے زر پیشگی اور زر چندہ کے طور پر طاعون کے غیر متوقع اخراجات اور آمدنی کے خسارہ کی حالت مین صرف کرنے کے واسطے دی تھی اور اُنھون نے یہ اُمید ظاہر کی تھی کہ ہز ایکسلنسی ابھی اور اپنا دست کرم اُنکی دستگیری کے واسطے بڑھائینگے۔ اس سلسلہ مین اُنھون نے

جدید تدابیر انسداد طاعون (جنھین حال مین ہز اکسلنسی کی گورنمنٹ نے جاری فرمایا ہے) کی بابت مشکوری کا اظہار کیا کہ ان تدابیر سے بہت تسکین وتشفی ہوگئی ہے۔ اب بھی پانی کے نکاس کی معقول تعمیر بہت ضروری اور اہم ہے لیکن میونسپلٹی کی آمدنی کی جو حالت سردست ہے وہ اسکی اجازت نہین دے سکتی کہ ضروری اخراجات کو برداشت کرے بغیر اسکے کہ گورنمنٹ کافی طور سے کچھ دستگیری نہ فرماتے۔

حضور وایسراے نے جواب مین ارشاد فرمایا۔

ممبران میونسپلٹی سورت۔ اگرچہ آپ کے بیان کے بموجب مین صرف دوسرا وایسراے ہون جسنے سورت کو ملاحظہ فرمایا ہے لیکن مین نے اپنے سفر مین جو یہان کوچ کیا ہے تو اسواسطے نہین کہ جس واسطے میرے پیش رو لارڈ الجن نے کیا تھا یعنی رفاہ عام کے کسی بڑے کام کے افتتاح کرنے کی غرض سے نہین بلکہ صرف اِس سیدھے سادے مقصد کے واسطے کہ ایک ایسے مقام کو دیکھون جو اپنے زمانہ گزشتہ کے کارنامجات کے سبب مشہور انام ہے۔ عموماً انسانون مین یہ مشترک آرزو ہوتی ہے کہ بڑے بڑے بزرگون کی جاے ولادت کی زیارت کرین کیونکہ یہ بڑی دلچسپ سیر ہوتی ہے کہ دیکھین کیسے ادنیٰ مرتبہ کی ابتداؤن سے بڑے بڑے بزرگ برپا ہوتے ہین اور اُنکے گرد وپیش کیا سامان تھے جنھون نے اُنکی ابتدائی زندگی کو ایک طرز خاص پر ڈھالا تھا۔ لیکن سورت آنے مین مین اس خواہش کی تسکین ایک بالکل مختلف اور نہایت اعلیٰ طور پر کر رہا ہون کیونکہ مین یہان کسی بڑے بزرگ یا کسی

قوم کی جاے ولادت کو نہین دیکھ رہا ہون بلکہ ہندوستان مین سلطنت ہند کی مولد و
منشا دیکھ رہا ہون۔سورت ہی وہ پہلا مقام ہے جہان انگریزی تاجرون نے اُس جہد
عظیم کو شروع کیا تھا جسکی قسمت مین یہ لکھا تھا کہ وہ اُسوقت تک قرار نہ پکڑیگی جبتک
اُسکا یہ نتیجہ نہ نکل لیگا کہ ایک ایسی سلطنت قایم ہو جائیگی جسکے ہم پلہ کوئی سلطنت تاریخ
مین نہ ملیگی اور جو ہمیشہ نوع انسان کے واسطے موجب استعجاب وحیرت اور مین امید کرتا
ہون کہ باعث برکت بھی ہو گی۔

صاحبو۔آپ نے اپنے ایڈریس مین حالات زمانۂ ماضی وحال کا ایک دردانگیز
مقابلہ کیا ہے۔ایک زمانہ تھا جب ہندوستان مین آپ کا یہ شہر ساحل سمندر پر سب سے
اول درجہ کا شہر تھا۔جب آپ کے یہانکی آبادی دس لاکھ کے قریب تھی۔اور جب
آپ کے بندرگاہ مین ہجوم وازدحام سے راہ نہ ملتی تھی اور آپ کے گھاٹ پر ریل پیل
رہتی تھی اور اُسوقت آپ اپنے پندار مین بھرے ہوے تھے اور بمبئی کے حقیر
وکم رتبہ مساعی پر حقارت سے نظر کر رہے تھے۔اب زمانہ کی ہوا بدل گئی ہے اور جو
پلہ نیچے تھا وہ اوپر آگیا ہے۔آپ کے یہان آبادی گھٹ گئی۔تجارت وسوداگری دوسرے
مقام پر پھولنے پھلنے لگی۔دریا مین کسی قدر ریت آگئی اور پایاب ہو گیا اور جیسا آپنے
شاعرانہ طور سے تشبیہ دی ہے بیشک اب سورت وہ اگلا سورت نہین رہا ہے اب تو
اُسکا ایک خاکہ رہ گیا ہے۔

اس افسردگی وتنزل کے ساتھ ہی آپ کے شہر نے زمانہ حال مین مصیبتون اور بدنصیبیونکے

ایک سلسلہ سے بھی بہت دُکھ اُٹھایا ہے کہ جو بجاے خود آپ کی ہمتون کے پست کر دینے کو کافی تھین - جیسا آپ نے ذکر کیا ہے سورت مین ہمیشہ دو متضاد بلیات یعنی آتش زدگی اور سیلاب کے نشانہ بننے کی عجیب وغریب صلاحیت تھی - ان مین سے اول الذکر میرے خیال مین اسپر مبنی تھی کہ یہان غریبون کے اکنہ ومساکن زیادہ تر ایسے مال مصالحہ سے بنتے تھے جنمین آتش گیر ہو جانے کی بہت صلاحیت ہوتی تھی اور آخر الذکر شہر کے نشیبی حصہ مین دریا کی دست درازیون پر مبنی تھی - ان مصیبتون پر گزشتہ تین سال مین طاعون کی مصیبت بھی مستزاد ہوئی کہ جو اب بھی اس ضلع مین موجود ہے -

ایسے مصائب کا تقاضا یہ تھا کہ مقامی میونسپلٹی اعانت خود اختیاری اور جرأت و دلیری کی حکمت عملی اختیار کرتی اور مجھے اس خیال سے مسرت ہوتی ہے کہ بجاے طوفان کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کے آپ نے مردمی سے اُسکا مقابلہ کیا اور مین آپ کے ساعی کی کامیابی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہون - آپ نے اُس آتش زنی کے گھٹانے کی تدابیر کین جسکی طرف مین نے ابھی اشارہ کیا ہے - آپ نے غیر معمولی سیلاب کے تحفظ کے واسطے تعمیرات کین اور آپ نے بہت کچھ خرچ کر کے شہر مین عمدہ پانی کی بہم رسانی کا انتظام کیا - انسداد طاعون کے بارہ مین مین اس بات سے خوش ہون کہ جو قواعد طاعون ابھی حال مین گورنمنٹ ہند نے جاری فرمائے ہین اُنکی نسبت آپ کی ایسی میونسپلٹی (جسے از روے تجربہ یہ قابلیت حاصل ہے کہ اُنپر راے زنی کر سکے) پسندیدگی ظاہر کرتی ہے مجھے یقین ہے کہ اس پسندیدگی مین عمومی حیثیت سے

جمہور کی رائے شامل ہے۔ حقیقت مین ہمکو تجربے نے یہ رہبری کی ہے کہ عادات و معاشرت مین سخت اور ناگوار مداخلت کرنے یا بے روک ٹوک طریقہ سے مرض کو پھیلنے دیتے کے درمیان ہم ایک بین بین کی خوشگوار حالت پیدا کرین۔ ہندوستان کے بہت سے دیگر مقامات کی طرح سورت کو بھی بہم رسانی آب کے ساتھ ہی پانی کے نکاس کی تعمیرات کی بطور ضمیمہ حاجت پڑی ہے۔ بہت سے مینونسپل ایڈریسون سے جو سبق مجھے ملا ہے اُسکے سبب مجھے یہ خیال کرنا پڑا ہے کہ اس ملک مین اُن دونون کامون کی یکجائی کا خیال پوری طرح دلنشین نہین ہوا ہے۔ ایک مینونسپلٹی بہت کچھ خرچ کرکے آبرسانی کی عمارات تعمیر کرتی ہے اور شاید اپنی ساری جمع جتھا اُسی پر صرف کردیتی ہے۔ پھر جب اُسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کے بعد ہی نکاس کی تعمیرات بھی بننا چاہیے اسوقت وہ گورنمنٹ کا مُنہ دیکھتی ہے اور کہتی ہے کہ دیکھیئے میری نیکی نے مجھے کس ڈھارے کو پہونچادیا ہے اب کیا آپ میرے کیسۂ خالی کو پُر نہ کردینگے۔

اب اس نازک وقت مین جو صلاح سورت مینونسپلٹی کو مین دونگا وہ یہ ہے کہ آپ ایک اچھی مثال کی تقلید کرین یعنے خود اپنی ہی مثال کی۔ اور وہی کرین جو سیلاب اور آبرسانی کے بارہ مین کیا تھا۔ پیشتر ہی سے اپنے دل مین یہ طے کرلیجے کہ آپ کو کس بات کی حاجت ہے اور پھر اپنی ہمہ تن ہمت اور توجہ اُسی طرف مصروف و منہمک کردیجیے۔ اپنی مینونسپلٹی کے مداخل اور اولوالعزمی کو محض اُن شوقیہ آزمایشون اور تجربون اور خیالی منصوبون کی تکمیل مین پراگندہ نہ کیجیے کہ جنکے واسطے یہ شہر اور

اُسکی آمدنی ابھی کفایت نہین کرسکتی - دیکھیے اس بازیگر کی ریس نہ کیجیے جو ایک ہی وقت مین تین چار گولیان ہوا پر قائم کردیتا ہے - ایک میونسپل کمیٹی کو اپنی پریشان حالی مین ایک ہی گولی بہت ہے -

صاحبو - مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض حیثیات ایسی ہین کہ جنمین سورت اپنی میونسپلٹی کے فیض عام کی کوششون مین بہت زیادہ مدد دیسکتا ہے - مین نہین جانتا کہ ہمقام پر ہندوستان کے اتنے ہی بڑے کسی دوسرے شہر کی بہ نسبت تاڑی کا خرچ کیون زیادہ ہونا چاہیے - یا یہان کے باشندے پاس پڑوس کے مقامات کے باشندون کی بہ نسبت ایکطرف تو زیادہ مُسرف اور خراج اور دوسری طرف کم محنت کیون مشہور ہون - بہرنوع مین اس کہنے پر مجبور ہون کہ ایک شہر جسمین ایک لاکھ دس ہزار سے بھی کم آبادی ہے اسمین ساڑھے بارہ لاکھ گیلن مُسکرات کا ایک سال مین صرف ہو جانا میرے نزدیک حد سے متجاوز ہے اور اسکی توجیہ ہونا چاہیے -

لہذا - صاحبو - مین امید کرتا ہون کہ اس شہر کے واسطے جو تدابیر آپ عمل مین لانا چاہتے ہین اُنکے کامیاب بنانے کے واسطے آپ کو اپنے ہموطنون کے ذہن نشین یہ بھی کرنا چاہیے کہ اس بارہ مین سہولیت پیدا کرنا بہت ضروری ہے کہ اُنکے وطن مین محنت و مشقت اور خود آموزی کی مشق ہو جاے - اور طبقہ عوام الناس مین اُس مثال کی تقلید کرنے کا حوصلہ پیدا ہو جو اُنکے میونسپل قائمقامون نے قائم کی ہے -

ایڈریس منجانب منیونسپل کارپوریشن بمبئی

۷- نومبر سنہ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۷- نومبر سنہ۱۹۰۰ء حضور وایسرائے بہادر بمبئی مین رونق افروز ہوے - دوسرے دن ہز اکسلنسی بمعیت لیڈی کرزن صاحبہ ولارڈ نارتھ کوٹ صاحب مع اپنے اپنے اسٹاف کے جلوس کے ساتھ کوہ ملیبار سے ٹاون ہال مین تشریف لائے کہ بمبئی منیونسپل کارپوریشن کا ایڈریس قبول فرمائین - ہال جو نہایت حسن وخوبی سے آراستہ کیا گیا تھا پرجوش حاضرین سے بھرا ہوا تھا - جسوقت حضور وایسرائے بہادر نے قدم رنجہ فرمایا اُن لوگون نے اُٹھ کھڑے ہو کر بلند اور مسلسل نعرہ ہاے مسرت سے اُنکا استقبال کیا -

کارپوریشن نے اپنے ایڈریس مین بیان کیا کہ کسی وایسرائے کی تشریف آوری پر اہل ملک کے قلوب مین ایسی گرما گرمی نہین پیدا ہوئی تھی جیسی لارڈ کرزن بہادر کی تشریف آوری پر ہوئی - اور وہ گرما گرم الفاظ جنہین ہز اکسلنسی نے اپنی پاک وپاکیزہ اور مدبرانہ پالسی (حکمت عملی) کا رجسے وہ دل مین ٹھان چکے تھے) اظہار کیا وہ اخلاقی دلسوزی جو اُنکے عزایم بلند مین جاری وساری معلوم ہوئی - اُنکی غیر معمولی ذہانت وجودت کے جوہر جنہین گوناگون تجربون نے پختہ بنادیا ہے - اور اس ملک کے ونیز اکثر دیگر ممالک مشرقی سے اُنکی ذاتی واقفیت - اور ان سب پر مستزاد وہ فیاضانہ اور تربیت یافتہ گرویدگی خاطر جو اُنکے سینہ مین موجزن ہے اور جسکے سبب وہ ہندوستان - اُسکے

باشندون۔ اُسکی تاریخ اُسکی گورنمنٹ اور اُسکی تہذیب وتمدن کے اسرار پنہان رجنین انسان مستغرق ہوجاتا ہے) سے محبت کا خیال دل مین رکھتے ہین۔ ان سب باتون نے مِل جل کے باشندگان ہند کو یہ یقین دلایا کہ یہ اُنکی خوش نصیبی تھی کہ اُنکو ہز لارڈشپ کی ذات ستودہ صفات مین ایک ایسا مُدبر اور منتظم ملگیا جسکے ہاتھون مین سلطنت ہند کی قسمت بھروسہ کے ساتھ ایسے وقت مین سونپ دیجاسکتی ہے کہ جسوقت وہ بہت اور بڑی مصیبتون مین مبتلا ہو رہی ہے۔ ایڈریس مین طاعون اور قحط کے اُن شدائد کا ذکر تھا جنھون نے صوبہ مین ایک آفت برپا کر رکھی تھی اور اُس نفیس طور وطریق کا ذکر تھا جسمین ہز اکسلنسی نے اپنے اُن عہود ومواثیق کو پورا کیا جو اُنھون نے عہدۂ وایسرائی ہند کے فرائض کو اپنے اوپر لینے کے وقت کیے تھے۔ بہرنوع ہز لارڈشپ کے کسی کام کی اتنی قدر نہین کی گئی جتنی کہ اُن انتظامات کی جنسے بے لاگ معدلت گستری کا تحفظ اور تیقن ہوگیا۔ دو برس کی قلیل مُدت مین جو نقش ہز اکسلنسی نے قلوب پر بٹھایا اُسکا حاصل یہ نکلتا ہے کہ اُنھون نے رعایا کے قلوب کو مسخر کرلیا۔ خیالات پر سکہ بٹھادیا۔ اور پورے ملک کی ادب وعزت اور ثنا وصفت کو اپنے قبضہ مین کرلیا۔ مقامی ضروریات کے تذکرے مین ایڈریس مین ہز اکسلنسی سے یہ استدعا کی گئی تھی کہ وہ اسپر غور فرمائین کہ آیا یہ بیجا اور نامناسب نہ ہوگا کہ شہر کی مالی مشکلات پر نظر کر کے مصارف انسداد طاعون کا بار کُل ملک کے محاصل پر ڈالا جائے۔ اِس مصرف مین جو شہنشاہی خصوصیات ہین اُنسے بمشکل انکار کیا جاسکتا ہے اور یہ بات ہر آئینہ قرین معدلت ہوگی اگر اِس قسم کی ایک خاص ضرورت کے وقت کُل ملک اُسکے واسطے سامان بہم پہونچائے۔ اسکا بھی تذکرہ تھا کہ از سر نو شہر کے حفظان صحت کی کوششین ہو رہی ہین اور یہ اطمینان ظاہر کیا گیا تھا کہ گورنمنٹ ہند اُسکی تکمیل کے واسطے مدد اور صلاح دے گی۔ کارپوریشن نے لارڈ نارتھ کوٹ صاحب کی

تعریف اس بارہ مین کی تھی کہ اُنھون نے کیسی دلبستگی اس کارروائی مین ظاہر فرمائی ہے۔آخر مین حضور وایسرائے اور ہز اکسلنسی لیڈی کرزن صاحبہ کا خیر مقدم کیا گیا تھا اور اسی پر ایڈریس ختم تھا۔

جب حضور وایسرائے بہادر جواب دینے کو کھڑے ہوے تو دوبارہ نعرہ ہاے خوشی کی بوچھار ہوئی اور جب یہ جوش فرو ہوا تو ہز اکسلنسی نے حسب ذیل ارشاد فرمایا]

یور اکسلنسی ۔ممبران مینوسپل کارپوریشن۔لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔ جب دسمبر ۱۸۹۸ء کو مین بمقام اپالو بندر مین جہاز سے اُترا تھا اُسوقت مجھے اسکا خیال بھی نہ تھا کہ دو برس سے بھی کم عرصہ مین مین دو مرتبہ پھر اس عظیم الشان شہر کی سیر کرسکونگا۔اور اسکا تو اور بھی وہم وگمان نہ تھا کہ عنان حکومت ہاتھ مین لینے کے اِتنی قلیل مدت بعد مین ایسے مراسم اعزاز وتکریم سے سرفراز کرنے کے قابل سمجھا جاؤنگا جیسا آج صبح مین سرفراز کیا گیا ہون آپ بخوبی جانتے ہین کہ یہ صرف اُن آفات ومصائب کی وجہ سے (جو بمبئی پر نازل ہورہے ہین) ہے کہ ان دو موقعون پر یہان میرا آنا ہوا جسکی طرف مین نے اشارہ کیا ہے اور آپ نے جس عنایت آمیز طریقہ سے میری اِس سیاحت کی علت غائی کا اعتراف کیا ہے اور یہ اعتراف گرم دل اہل ہند کی خصوصیات طبع مین سے ہے (نعرہ تحسین) اُسنے کشش کرکے آج اس ٹاؤن ہال مین مجھے بلالیا ہے اور اُسنے مجھے اِس نفیس ونادر اور بیش قیمت ہدیہ کا مالک بنایا ہے جسمین آئندہ وہ ایڈریس ملفوف ومحفوظ رہیگا جو بمبئی مینوسپل کارپوریشن نے آج مجھے پڑھ کے سنایا ہے۔

آپ لوگون نے اِس ایڈریس مین صحت و صداقت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ
جن مصائب و آلام مین علی العموم کل ہندوستان اور یہ صوبہ غالباً علی الخصوص مبتلا
رہا ہے وہ گزشتہ دو برسون مین بڑھتے چلے گئے - لارڈ الگن صاحب نے خیال کیا تھا
کہ اُنھون نے ملک کے بدترین قحط کا مقابلہ کیا تھا لیکن ہم لوگ بھی ایک بدتر قحط
مین پریشان رہ چکے ہین - یہ اُمید کی گئی تھی کہ آپ لوگون کے درمیان سے طاعون
بہت جلد رفو چکر ہو جائیگا لیکن ابتو وہ ایک سالانہ معائنہ کرنے والا ہو گیا ہے کہ
جسے باوجود جد و جہد بلیغ ہم نہ تو بالکل دفع کر سکے نہ شکست دے سکے - یہ سچ ہے
کہ اِس زمانۂ ابتلا مین ہم لوگون کی قسمت اتنی اچھی ضرور رہی کہ ایک آفت سے بچے
رہے یعنی جنگ و جدل سے - خواہ اندرون ملک ہوتی یا بیرون ملک سرحد پر -
بیشک زمانۂ حال کی تاریخ ہند مین سب سے زیادہ قابل یادگار واقعہ - سب سے
زیادہ مختتم شہادت ہندوستان کے روسا اور رعایا کی خیرخواہی کی اور سب سے زیادہ
ثبوت کامل اُس امن و امان کی وجود حقیقی کا جس سے ہم متمتع ہو رہے ہین یہ واقعہ ہے
کہ ہمنے بیس اور تیس ہزار کے درمیان تعداد کی ایک سپاہ ہندوستان کی فوج سے
منتخب کر کے اُن جنگون کے واسطے بھیجی جو ملکہ معظمہ کی فوجین ممالک غیر مین لڑ رہی
ہین اور اسطور پر نہایت خوش اسلوبی سے شہنشاہی کے خیال سے اُس اظہار مین اپنا
حق ادا کیا جسنے ایک پرانی صدی کی رحلت اور ایک نئی صدی کی آمد آمد کو خوب
نمودار اور یادگار کیا ہے - (نعرۂ تحسین)

آپ نے ازراہ عنایت تعریف و توصیف کے کلمات کے ساتھ اُس طریقۂ کارروائی کا تذکرہ کیا ہے جو ہمنے مصیبتون کے مقابلہ کرنے مین برتا - مین اس تعریف و توصیف کا مصداق خود اپنے ہی کو نہین سمجھتا - مثلاً قحط و طاعون مین جو کچھ زور آزمائی ہمنے کی اسمین کپتان کا کام بہت تھوڑا ہو سکتا ہے یعنی احکام مرتب کردے - اُنکی تعمیل کی بخوبی نگرانی کرتا رہے - میدان کے ہر گوشہ و زاویہ پر نگاہ جمائے رہے اور اپنے آدمیون کا دل بڑھاتا رہے - لہذا جب مین یہ سنتا یا دیکھتا ہون کہ جو تدابیر برتے گئے اُنکی موزونیت اور فیض رسانی کی بابت گورنمنٹ کے افسر اعلیٰ کی مدح و ثنا کیجاتی ہے تو مجھے حجاب دامنگیر ہوتا ہے - کیونکہ مین اُس تمام ذخیرہ صلاح و تجربہ سے واقف ہون جو اُس افسر اعلیٰ کے سامنے اُن لوگون نے نہایت آزادی سے پیش کر دیا تھا جنکو اُس سے کہین زیادہ معلومات تھی - اور مین اُن بہادرون کو یاد کرتا ہون جنھون نے نہ کسی صلہ مکافات کی امید پر - جمہور کی جانب سے کسی تحسین و آفرین کے بڑھاوے پر ماہ بماہ کبھی تو جلتی بھُنتی گرمیون مین کبھی موسلا دھار پانی کی بارش مین اپنی تمام قوت و ہمت صرف کی اور اصلی لڑائی کے لڑنے مین اپنی جان لڑا دی اور جہان کہین غنیم کا کھٹکا ہوا یا جس مقام پر بدترین اندیشہ پیدا ہوے وہین سینہ سپر ہو گئے - پس اصلی تحسین و آفرین اُنھین کو سزاوار ہے اور مین اُنکی جانب سے اور اُنکے افسر اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے قناعت کے ساتھ اُس ہدیہ کو قبول کرتا ہون جسے بغیر ناانصافی کے مین کبھی اپنے واسطے مخصوص نہین کر سکتا تھا - (نعرہ ہاے خوشی)

صاحبو- قبل اسکے کہ مین برطانیہ کی حکمت علی اور حکومت کی اُن زیادہ وسیع حیثیات پر نظر کرون جنپر آپ نے کچھ اظہار خیالات کیا ہے مین اُن مقامی ضروریات و مسائل پر گفتگو کرونگا جو آپ نے میرے روبرو پیش کیے ہین- یہ مسائل اس معمولی انداز سے پیش ہوے ہین کہ گورنمنٹ ہند سے مزید اعانت مالی کی درخواست کیگئی ہے (قہقہہ) بیشک بعض اوقات مجھے اسپر حیرت ہوتی ہے کہ اگر کوئی وایسرائے یہ کارروائی کرے کہ جب وہ دورے پر نکلے اور ہر مقام پر جہان وہ منزل کرے اور اُسکے سامنے کوئی مفلس اور پریشان حال مینوپسلٹی ایڈریس پیش کرے (قہقہہ) تو وہ اُن درخواستون مین سے آدھی ضرور منظور کرلے جو کہ اُسکے واسطے اُسکے سامنے پیش کیجاتی ہین تو جسوقت وہ وایسرائے دورہ ختم کرکے کلکتہ پہونچیگا تو گورنمنٹ ہند مین اور جو معاصر اُسکے ہین وہ کس انداز سے اُسکا استقبال کرینگے اور اُس سے کسطرح پیش آئینگے (قہقہہ) مین اسصورت کو فرض کرتا ہون تو یہی نظر آتا ہے کہ اگر ایسا ہوگا تو پہلی کارروائی یہی ہوگی کہ اُسکے پاس وزیر صیغہ مال کا ایک خط مشعر بہ استعفا پہونچیگا- (قہقہہ) دوسری کارروائی یہ ہوگی کہ سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب کی ایک تار برقی اُسکو ملیگی جسکا یہ مضمون ہوگا کہ ایک شاہی کمیشن عنقریب ولایت سے روانہ ہوا چاہتا ہے تاکہ اُس ضبط کی تحقیقات کرے جسمین گورنمنٹ ہند اپنے افسر اعلیٰ کی بہت ہی کورانہ فیاضی کے سبب مبتلا ہوگئی ہے- (قہقہہ) چونکہ میری خواہش ہے کہ مین اُن دونون طریقون کی لعنت ملامت سے مبرا رہون اور نیز اسوجہ سے کہ آپ صاحبون نے میرے عہد حکومت کے بقا و قیام مین اپنی دلچسپی کا اظہار فرمایا ہے لہذا آپ بھی یہ نہ چاہتے ہونگے کہ مین ایسی ملامت اپنے سر لون- تو آپ

سمجھ جائینگے کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ کوئی نہایت ہی نرم دل وایسرائے بھی جب دوره
پر نکلتا ہے تو وہ اکثر اوقات اسپر مجبور ہوتا ہے کہ بجائے درخواستون کے قبول
کرنے کے انکو نامنظور اور مسترد کردے -

جو خاص خاص درخواستین آپ نے اسموقع پر میرے روبروپیش کی ہین اُن
مین سے اولین یہ ہے کہ طاعون کی بابت جملہ اخراجات (خواہ وہ بالواسطہ ہون یا
بلا واسطہ) متعلق بشہر بمبئی (اور مین جانتا ہون کہ یہی دلیل پونا - بلیگام - دھاروار
اور ہر ایک ایسے مقام پر چسپان ہو سکتی ہے جسپر اس طرح کی مصیبت نازل ہوئی ہے)
کہ بار شہنشاہی گورنمنٹ اپنے سر پر اُٹھالے - میرا خیال ہے کہ یہ مسئلہ صرف اس
ضرورت سے تشریح کا محتاج ہے کہ یہ سمجھ مین آجائے کہ محاسبی کے کسی قاعدے
اور بقایا کے کسی سلسلہ مین جو تصور مین بھی آسکتے ہین یہ ممکن نہین ہے کہ سپریم گورنمنٹ
ایسے حقوق اپنے ذمہ اوڑھ لے - جب کوئی ایسی خوفناک مصیبت جیسی طاعون ہے
نازل ہوتی ہے اور اُسکی وجہ سے ساری جمع جتھا صرف ہو جاتی ہے اور ترقی کی
تمام راہین بند ہو جاتی ہین تو بیشک اُس موقع پر ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ نہایت
کشادہ دلی اور کشادہ دستی کے ساتھ سلوک کرنا لازم ہو جاتا ہے لیکن کلیتہً مستثنےٰ
سمجھ لینے کا موقع نہین آتا - اب مجھے اس بات کے اظہار کی جرأت ہے کہ گورنمنٹ
ہند نے اس قسم کی فیاضی گورنمنٹ بمبئی سے اُسوقت کی ہے کہ جب ہمنے پچھلا بجٹ
بنایا تھا اور یہ فیاضی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ کبھی گورنمنٹ ہند نے کسی لوکل گورنمنٹ سے

اتنی نہین کی تھی - پچھلے مالی سال مین صوبہ بمبئی پر جس قدر مصارف طاعون بلاواسطہ پڑے تھے وہ سب ہمنے اپنے ذمہ لیے اور ہمنے اپنے تخمینے ایسے بناتے کہ جسمین سال حال کے مصارف کی بھی گنجایش نکالی چنانچہ ان دو برسون کے مصارف کی میزان پچیس لاکھ روپیہ ہوگئی - اسپر مستزاد یہ کہ بمقام پیرل جو کارخانہ تفتیش و تحقیق کیمیائی کا کھولا گیا اُسکا سارا بار مصارف جو دو برس مین ڈھائی لاکھ تھا اُسے بھی ہمنے اپنے ذمہ کرلیا - علاوہ اسکے ہمنے گورنمنٹ بمبئی کو وہ ساری رقم توفیر دے دی جو صوبہ کی آمدنی سے بعد اداے صوبہ کے اخراجات کے پس انداز ہوتی تھی - کیا وجہ تھی کہ جب کلکتہ مین ہمارے بجٹ پر مباحثہ ہوا تھا تو بمبئی کے قائم مقامون (اور اُن مین سے ایک میرے دوست آنریبل مسٹر مہتا تھے) نے ہماری تعریفون کے پُل باندھ دیئے تھے - (قہقہہ) - (اُسوقت تو) ہم ہی اس صدی کے سب سے زیادہ فیاض گورنمنٹ تھے - (قہقہہ) لیکن اب جو مین یہان آیا ہون تو یہ دیکھتا ہون کہ گورنمنٹ کے شکرگزار بچے اب کچھ اور زیادہ مانگ رہے ہین اور وہ اُن والدین کا گلا گھونٹ رہے ہین جو اپنے لاڈ پیار کے بے انداز ثبوت دے چکے ہین - (قہقہہ) صاحبو - آپ کی درخواست ایسی ہے کہ جس سے مین نہایت صدق دل سے ہمدردی کرتا ہون لیکن اُسکا پذیرا کرنا میرے اختیار سے باہر ہے -

دوسرا معاملہ جسکی بابت بند بند طریقہ سے نہین بلکہ کھُلم کھُلا آپ گورنمنٹ ہند سے

امداد کے طالب ہین ۔ بمبئی کے ٹریمون کی بابت مینونسپلٹی کا ارادہ خریداری ہے یہ ایسا معاملہ ہے جسپر پوری طرح بحث کرنے کی قدرت مین اپنے مین نہین پاتا لیکن اتنی بات تو میرے دل مین بھی کھٹکتی ہے کہ قبل اسکے کہ یہ مسئلہ اس حد کو پہونچے کہ ان سوالات پر بحث کیجائے کہ قرض لینے کے کس قدر اختیارات ہین اور کس کس طریقہ سے قرض لیا جا سکتا ہے متعدد سوالات ہین جنکے جواب پہلے دے لینا چاہیئے ۔ یہ سوالات حسب ذیل ہین ۔ اولاً یا شہر اور اسکے باشندون کے فوائد کے لحاظ سے ایسی خریداری مناسب حال ہے ۔ ثانیاً اگر ایسا ہے تو تخمیناً اسمین کیا صرف ہوگا ۔ ثالثاً جو قرض لینے کے اختیارات کارپوریشن کو ہین آیا اُن ٹریمونکی خریداری مین اُن اختیارات کا بہترین استعمال ہوگا ۔ رابعاً آیا محض ٹریمونکی ملکیت حاصل ہو جانے کی خوشی مین باشندگان شہر بمبئی کسی مزید ٹکس کے قبول کرنے پر آمادہ ہونگے ۔ اور خامساً آیا کارپوریشن سے اُن ٹریمون کا انتظام بہترین طریقہ پر اور نہایت ہی کفایت شعاری کے ساتھ ہو سکیگا ۔ (نعرۂ خوشی) جب ان سوالات کا جواب دیدیا جائیگا اُسوقت ہم سب لوگ اتنے واقف حال ہو جائینگے کہ مالی معاملات کی موزونیت و ناموزونیت کے متعلق جو بحث پیدا ہوگی اُسکو طے کر سکینگے ۔

ایک تیسرا معاملہ اور مقامی ضروریات سے متعلق ایسا ہے جسکی بابت آپ میری توجہ مبذول کراتے ہین اگرچہ میرے خیال مین آپ سردست اُسکی درخواست نہین پیش کرتے یہ معاملہ شہر کی ترقی کے بڑے منصوبہ کو عمل مین لانے کا ہے جس سے مجھے بجید

دلچسپی ہے کچھ تو اِس وجہ سے کہ مین نے اِسکی بابت لارڈ سینڈہرسٹ کی زبان سے سوقت
سُنا تھا جب سال بھر ہوا مین یہان آیا تھا۔ اور کچھ اِسوجہ سے کہ سالگزشتہ مین اگر یپلا
کے جشن افتتاحی مین مجھے اجازت دیگئی تھی کہ کچھ کام خود بھی کرون جسوقت تک میرے
سامنے آپ کا ایڈریس پیش نہین ہوا ہے مجھے خود یہ معلوم نہ تھا کہ یہ قانون عین حالت
اضطراب وتشویش مین شروع کیا گیا تھا یا یہ کہ نہایت عجلت مین وہ پاس کیا گیا تھا
برخلاف اسکے مین یہ سمجھتا تھا کہ چند ہی قوانین ایسے ہونگے جو اِس قانون کے بہ نسبت
زیادہ عرصہ تک کٹتے پٹتے رہے ہونگے یا جنھین لوکل گورنمنٹ اور نیز گورنمنٹ نے
زیادہ تر غور و فکر سے ملاحظہ کیا ہوگا۔ فی الحقیقت مجھے نہین معلوم ہے کہ کس حصہ مین
ترمیم کی حاجت ہوسکتی ہے۔ لیکن فطرتی طور سے لوکل گورنمنٹ کا رجحان اسیطرف
ہوگا کہ مینونسپلٹی اور پورٹ ٹرسٹ کے درمیان آویزش کے موقع جتنے گھٹائے جائین
بہتر ہے۔ دراںحالیکہ پورٹ ٹرسٹ مین مینونسپلٹی کے اغراض ومقاصد کی نگہبانی کرنے
کے واسطے اِس کثرت سے سفارت موجود ہے کہ وہ مناسب حال صرف توجہ سے
محروم نہین رہ سکتی۔ بہرطور اِن مشکلات کی عقدہ کشائی آپ کو موجودہ گورنر صاحب
(نعرہ خوشی) کے ہاتھ مین چھوڑ دینا چاہیئے کہ جنکی بابت آپ نے اپنے ایڈریس مین
اُنکی شایان شان اور اعلیٰ درجہ کی مدح سرائی کی ہے (نعرہ خوشی) اور جنھون نے اِس
قلیل زمانہ مین حیرت انگیز طور سے صوبہ کی جمیع اقوام وملل کے دلون مین محبت و
عظمت کا پائدار نقش جما رکھا ہے۔ (زور سے نعرہ خوشی)۔

صاحبو- وہ مقامی معاملات جنپر آپ نے میری توجہ منعطف کی تھی آنکی فہرست
اسی مقام پر ختم ہو گئی اب مین تخیل کے اُس میدان وسیع کیطرف قدم اُٹھاتا ہون
جسکی راہ آپ کے ایڈریس کے جملون نے کھول دی ہے- آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ
میرے پیش نظر جو رہنمائی کرنے والا اصول رہا ہے وہ یہ ہے کہ نہ صرف عدالتہاے
قانونی مین (جو ماتحتی حکام سے آزاد مین) بلکہ عاملانہ اور انتظامی اختیارات کے
عملدرآمد مین بھی نہایت بے لوث طریقہ سے دادگستری ہونا چاہیئے -بیشک یہ
سچ ہے کہ مین نے یہ کوشش کی ہے کہ کبھی اُس عاقلانہ سخن کو نظرانداز نہ کرون جسے
مین نے یہان جہاز سے اُترتے وقت نقش خاطر کرلیا تھا یعنے ترازو کے دونون پلے
برابر رہنا چاہیئے (نعرۂ خوشی) اب مجھے تجربہ نے یہ سکھا دیا ہے کہ یہ بات ہمیشہ آسان
نہین ہے- لیکن تجربہ ہی نے مجھے یہ بھی یقین دلا دیا ہے کہ یہی بات ہمیشہ ٹھیک ہے-
(نعرۂ خوشی) اگر کوئی انسان اسکی تعمیل مین کامیاب ہونا چاہتا ہے تو اُسکو توقع رکھنا
چاہیئے کہ بعض اوقات اُسے لوگ بُرا بھلا بھی کہینگے اور اکثر اوقات اُسکے منشا کی نسبت
غلط فہمی ہوگی - ایک فریق اُسکی بابت یہ شک کریگا کہ وہ اپنے اہل وطن کے حقوق سے
چشم پوشی کرتا ہے- دوسرا فریق یہ شبہہ کریگا کہ وہ اُسکے حوصلون اور مقصدون سے
کامل ہمدردی نہین کرتا ہے- ہر شخص ایک شخص ثالث کے مقرر کرنے کے فوائد کی
قدر پہچانتا ہے لیکن کھیلنے والون مین ہمیشہ کچھ ایسے ضرور ہوتے ہین جنکا یہ خیال
ہوتا ہے کہ جو شخص ثالث مقرر ہوا ہے اُسکا خاص فرض یہ ہے کہ اُنھین کی جماعت کو

جتا دے۔ بعض اوقات اِسی قسم کے رجحان طبیعت کو مین نے ہندوستان مین ملاحظہ
کیا ہے۔ ایک کام جو انصاف پر مبنی ہے اُسکی تعبیر ایک فریق اِسطرح کرتا ہے کہ
اُسکو ایک قابل شکایت رعایت سمجھتا ہے دوسرا فریق اُسکا شاکی ہوتا ہے کہ اِس
فعل سے وہ تمام چیزین راہ راست پر نہین آگئین جنکا راہ راست پر آنا قبیل
محالات سے تھا۔ ایسی خفیف خفیف دشواریان بعض اوقات پریشان کرسکتی
اور بعض اوقات رخنہ انداز ہوسکتی ہین لیکن وہ ایک لحظہ کے واسطے اُس اعتقاد کو
متزلزل نہین کرسکتین جسے دِل مین ٹھان کے مین نے دو برس ہوے کام شروع
کیا ہے اور جسپر (اگر یہ ممکن ہو) اب تک مین نہایت مضبوطی سے جما ہوا ہون۔
یعنی یہ اعتقاد کہ معدلت برطانیہ کی بابت ہندوستانیون کا اعتماد ہی وہ چیز ہے جسپر
اہل ہند کی وفاداری وخیر سگالی تیقن کے ساتھ مبنی ہوسکتی ہے (نعرۂ خوشی)۔ جو شخص
زبردستی سے یا فریب و دغا سے اس اعتماد کو متزلزل کرتا ہے وہ ہندوستان مین
برٹش سلطنت کو گزند پہونچاتا ہے (زور سے نعرۂ خوشی) اگر معدلت کے ساتھ ہم رحم
کی اُس شکل کو پیوند کرسکتے ہین جو بہترین طور پر پاس و لحاظ کے الفاظ سے تعبیر
کیجاسکتی ہے۔ اور جو زندگی کے ہر فعل اور ہر حالت مین ظاہر ہونے کی صلاحیت
رکھتی ہے تو گویا ہم اُس کنجی کے مالک ہوگئے ہین جس سے اکثر ہندوستانیون
کے دلون کے قفل کھُل سکتے ہین۔ ایک صدی ہوئی جب یہان ایک بہت ہی
ذہین اور مبصر فرانسیسی واعظ ایبی ڈیوبوئی نامے تھا جسنے ہندوستان مین تیس برس

گزارے تھے اور جسنے یہان کے باشندون کے عادات و اطوار مراسم و شعائر اور
خیالات و محسوسات کی بابت ایک نہایت ہی نفیس کتاب لکھی تھی اور مین اُسکی سند
اسلیے پیش کرتا ہون کہ بحثیت ایک اجنبی و بیگانہ شخص اور ایک رومن کیتھلک مشنری ہونے
کے اُسپر یہ الزام نہین لگ سکتا کہ اُسنے برٹش گورنمنٹ کی ناواجب طرفداری کی
اور اِسوجہ سے کہ بحثیت ایک ایسے فرانسیسی ہونے کے جسکے دل مین ہندوستان کی
فرانسیسی عملداری (جسے چند ہی روز ہوے انگریزی ہتھیارون نے اُسکے اہل وطن سے
چھین لیا تھا) کی یاد تازہ تھی اُس سے یہ توقع نہین ہوسکتی کہ وہ فاتحون کو دعاے
خیر سے یاد کرتا ہوگا۔ اُسنے یہ لکھا تھا "موجودہ حکمران لوگ جس معدلت اور
دانشمندی کو اِس غرض سے صرف کرتے ہین کہ اب سے پیشتر لوگ جس بدحالی مین
مبتلا تھے اُس سے کم بدحال ہون - جو تعلق خاطر یہ لوگ رعایا کے مستقل آرام و
عافیت کے بڑھانے مین ظاہر کرتے ہین - مزید بران - رعایا کے شعایر و مراسم اور
ملک کے معتقدات مذہبی کی بابت جیسی مسلسل اور دائمی عزت و حرمت یہ لوگ کرتے
ہین اور بآلاخر جو حفاظت اُنکی وجہ سے ضعیف اور قوی دونون کو یکسان حاصل ہورہی
ہے - اِن سب باتون نے اُنکے اقتدار کے استحکام مین اتنی مدد دی ہے جتنی نہ اُنکی
ظفرمندیون نے دی ہے نہ فتوحات نے" (نعرۂ خوشی) - صاحبو - فتوحات اور
ظفرمندیون کا دور اَب ختم ہوچکا ہے لیکن وہ دوسرا ذریعہ استحکام و قوت جو بہت
دیرپا ہے ہنوز باقی ہے اور ایک انگریزی وایسراے بیسوین صدی کے طلوع

ہونے کے وقت نہایت اطمینان کے ساتھ اُن فقرون کا اعادہ کرسکتا ہے جو فرانسیسی ابہی
نے اس ملک مین انگریزی حکومت کی کیفیت اور طریقہ پر اُنیسوین صدی کے شروع مین
کہے تھے۔

چند روز ہوے مجھسے یہ سوال کیا گیا تھا کہ آیا ہندوستان مین دو برس کے تجربہ
حاصل ہونے کے بعد مین نے اُن خیالات مین کچھ تبدیلی کی ہے جنکو مین بار بار ظاہر کرتا
رہا ہون یعنی یہ کہ برطانیہ اعظم کی سلطنت کی ترکیب مین ہندوستان کی جسقدر شرکت
ہے وہ بہت اہم اور قابل لحاظ ہے۔ مین نے یہ جواب دیا تھا کہ ان خیالات مین تبدیلی
نہین ہوئی ہے بلکہ وہ اور قبولیت کی سند پا گئے ہین۔ ابھی حال مین ایک پولیٹکل فلسفی
کی تحریرات مین یہ عجیب بات میری نظر پڑی کہ برٹش میوزیم کے دو میل کے چکر مین اُس
سے زیادہ اصلی و حقیقی عظمت و شان ہے جتنی کُل ایشیا مین ہے" میرے نزدیک یہ
بہت ہی مہمل و مختل خیال ہے اور ایک ایسا معاملہ ہے جسکی تکذیب ہر روز تاریخ کرتی
چلی جاتی ہے۔ یہ شان مغربی مسایل کی نہین ہے بلکہ مشرقی مسایل کی ہے کہ وہ دنیا
مین ہل چل ڈالتے رہتے ہین اور قبل اسکے کہ بلاد مغربی کی ساری ذہانت و ذکاوت
معاملات مغربی مین بے شرکت غیرے صرف ہو سکے ایشیا سے فرصت حاصل کر لینا
ضرور ہے۔ علاوہ برین گزشتہ سال ایسا سال گزرا ہے جسنے نمایان طور سے یہ ثابت
کر دیا کہ شہنشاہی نظم و نسق کے سلسلہ مین ہندوستان کیسا رکن رکین ہے۔ وہ فوج
ہندوستان ہی کی کنٹنجنٹ تھی جو بسرعت تمام روانہ کی گئی تھی اور جسنے سال بھر ہوا

شمال کی نوآبادی کو بچا لیا تھا - (نعرۂ خوشی)۔ وہ ہندوستان ہی کی رجمنٹیں یقین جنھون
نے پیکین مین سفارتون کو مخلصی بخشی تھی - (نعرۂ خوشی)۔ ہمنے سلطنت کی یہ خدمت ایسے
سال مین کی تھی جبکہ ہم خود قحط اور طاعون سے آشفتہ حال اور اپنی مصیبتون مین آپ
درماندہ تھے - (نعرۂ خوشی)۔ اگر ہمارا دست کرم مشرق مین چین تک اور مغرب مین
جنوبی افریقہ تک پہونچ سکتا ہے تو ہمارے دائرہ اثر یا سلطنت کی قسمتون مین ہندوستان
کے حصہ سے کون شخص انکار کرسکتا ہے - (نعرۂ خوشی)۔

جب سے مین ہندوستان آیا ہون مجھسے یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ آیا اپنے فرایض منصبی
کی بابت مجھکو سابق مین کوئی ایسا مغالطہ تو نہین ہوا تھا جواب کھلگیا ہو - اور آیا اس ملک
کے ساتھ جو محبت مجھے تھی اُسمین کسی قسم کی کمی تو نہین ہوئی ہے - ان سوالون کا جواب
بھی مین نے بصیغۂ نفی دیا ہے - مجھے جو کام کرنا پڑتا ہے وہ اب بھی اہم نظر آتا ہے
اور اُسکے کرنے کے موقع اور بھی زیادہ متعدد ہین - سو برس سے زیادہ ہوے کہ برک
خوش بیان نے یہ راے ظاہر کی تھی کہ ہندوستان مین سلطنت برطانیہ ایک حیرت انگیز
شے ہے - اُنھون نے اُسے دیکھا نہ تھا بلکہ دس ہزار میل کے فاصلہ پر بیٹھ کے اُسکا
مطالعہ کیا تھا اور جس سلطنت کی بابت اُنھون نے یہ فرمایا تھا وہ اُس قلمرو کی ایک
جزو قلیل تھی جو اب تاج برطانیہ کے زیر نگین ہے - اگر سو برس اُدھر وہ سلطنت
حیرت انگیز تھی تو اب کیا نہین ہے آیا تیس کروڑ بندگان خدا (کل دنیا کی آبادی کے
چوتھے پانچوین حصہ) کی جان و مال کی حفاظت ایک ایسی ذمہ داری نہین ہے جو نہایت ہی

جری و بیباک قوت کو بھی لرزہ براندام کردے اور نہایت ہی بلند پروازی کرنیوالے تخیل کو بھی متانت و سنجیدگی سکھا دے؟ ماورا اسکے یہ لوگ ایک ہی قوم یا چندہی قومون کے افراد نہین ہین بلکہ ہزار در ہزار قومون کے ہین - جب مین دورے پر نکلتا ہون اور گلیون اور راستون مین آدمیون کو دیکھتا ہون تو چشم ظاہر بین کو زمین و آسمان کے فرق نظر آتے ہین - مثلاً لاہور مین کسی سڑک پر جو مجمع ہوتا ہے اسکو ادنی مشابہت بھی اُس مجمع سے نہین ہوتی جو بمبئی کے سڑک پر دکھائی دیتا ہے پھر بمبئی بالکل ہی کلکتہ سے غیر مشابہ ہے - یہ تو ظاہری فرق ہے لیکن اس ظاہری فرق کو کیا نسبت ہے باطن کے تفرقہ سے شکل و صورت کی تفریق کو خصوصیات طبع اور عقائد کے اختلاف سے کوئی مناسبت ہی نہین ہے - پھر ان اختلافات کی کیا ہستی اُن اختلافات کے مقابلہ مین ہے جو ہندوستانیون کی جم غفیر کو اُن قلیل التعداد انگریزون سے ممیز کر رہی ہے جنکے ہاتھون مین اُس جم غفیر کی زمام حکومت تفویض ہے - یہ وہ متعارف اور روزمرہ کے خیالات ہین جو ہندوستان کے قیام کے ہر لحظہ و ہر آن مین میرے دل مین خطور کرتے رہتے ہین بھلا ایسے کام مین بجز اسکے کہ بالکلیہ مستغرق اور ہمہ تن سرگرم رہے اور کوئی شخص کیا کر سکتا ہے ہر روز ایک نہ ایک تازہ ماجرا پیش آجاتا ہے جسمین کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے - ایک نہ ایک نیا معاملہ بر روے کار رہوتا ہے جسپر ہمت مصروف کرنا ہوتی ہے - مجھے معلوم ہے کہ ایک گروہ ہے جنکے یہ خیالات ہین کہ ”بخیر د خوبی تنہا چھوڑ دو - تم غیر متبدل مشرق

مین ہو۔ اصلاح کے بارہ مین اپنے آپ کو ناحق حیران نہ کرو۔ ایشیا مین کبھی کسی
نے اپنی اصلاح کی خواہش کی ہی نہین ہے"
صاجبو۔ کیا آپ کو عہد لوئی شانزدہم (فرانس) کے محاسب ٹرگٹ کا جواب یاد
ہے۔ یہ شخص ہمیشہ تازہ اصلاحات جاری کرتا رہتا تھا اور شاید اگر وہ اس سے
زیادہ اصلاحات کو جاری کرنے پاتا تو فرانس مین کوئی غدر انقلابی (ریوولیوشن)
ہوتا ہی نہین۔ جب اُسکے احباب اُسکے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم تو بہت ہی
بے تکان آگے بڑھتے جاتے ہو تو اُسنے جواب دیا "تم جانتے نہین ہو۔ بات یہ ہے
کہ میرے خاندان مین پچاس برس سے زیادہ کوئی جیتا ہی نہین ہے" اور اگر اُس
فرانیسی مدبر کا یہ عذر تھا تو کیا ایک وایسرائے ہند اسی قسم کے ایک الزام کا یہ جواب
نہین دے سکتا۔ "تم بھول گئے۔ مجھے تو صرف پانچ ہی برس ملے ہین (نعرۂ خوشی و
قہقہہ) پانچ ہی برس اسواسطے ملے ہین کہ اس بھاری بھرکم کارخانہ (مشین) کو چلتا
کردون یا اُسکے مصنوعات پر کچھ اثر ڈالون" ایسے کام کے واسطے ایک ایک
سال ایک ایک منٹ ایک ایک سکنڈ معلوم ہوتا ہے اور کوئی شخص بمشکل یہ کہہ سکتا
ہے کہ کام شروع کرنے کے واسطے بھی کوئی وقت ہے۔
ایک رُخ معاملات کا ایسا ہے جسکے بارہ مین میری مسلسل کوشش یہ رہی ہے کہ
زمانہ حال کے ایک رجحان کو نظم ونسق ہندوستان مین جاری و ساری کردون۔
میری سمجھ مین کوئی معقول وجہ نہین آتی کہ دیگر مقامات کی طرح ہندوستان مین حکام

سرکاری کا گروہ عام رائے سے منقطع نہ ہو۔ (نعرۂ خوشی) حکام سرکاری کی عقل و دانش اتنی فائق نہین ہے کہ اس قسم کی رہنمائی اور تشویق سے مستغنی ہو۔ (نعرۂ خوشی) ۔ حقیقت یہ ہے کہ جب گورنمنٹ کے کسی فعل پر تعریض کیجاتی ہے تو میرا رحجان طبیعت اس جانب نہین ہوتا کہ مین یہی فرض کر لون کہ نکتہ چین اور معترض یقیناً بر سر غلط ہے بلکہ میرا خیال یہی ہوتا ہے کہ بہت زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ وہی صحت پر ہوا ور ہر حال مین مین احقاق حق چاہتا ہون بیشک ہندوستان جیسے بر اعظم مین عام رائے پر آسانی سے یہ کہکے جرح قدح ہوسکتی ہے یہ رائے یا تو تاجرون کی ہے یا سول سروس والون کی یا فوج والون یا عام طور سے عطائیون کی ہے یا اگر ہندوستانیون کی عام رائے ہے تو یہ کہکے کہ یہ رائے صرف اُس نہایت ہی قلیل التعداد جماعت کی ہے جو تعلیم یافتہ ہے ۔ اسمین کچھ شک نہین کہ یہ بات صحیح ہے لکن یہ سب ہی مختلف فرقہ ہین جنکے ہوشمندانہ اتحاد پر گورنمنٹ کا دار و مدار ہے ۔ (نعرۂ خوشی) ۔ عوام الناس کے فرقہ کو ہم اس سے زیادہ عطا نہین کر سکتے کہ اُنکی غریبا منہ زندگی مین اُنکو امن و امان اور ضروری رخت آسایش سے بہرہ مند کر دین ۔ وہ ابھی ترقی و نشو و نما کی اُس بلند منزل پر نہین پہونچے ہین کہ ہمکو ایک متعلانہ مدد سے کچھ زیادہ دے سکین لیکن تعلیم یافتہ فرقہ کی رائین ایسی نہین ہین کہ اُنکو نظرانداز کرنا یا بنفرت دیکھنا مدبری کی کوئی شان ہو (نعرۂ خوشی) مین یہ نہین کہتا کہ ان رایون کو ہمیشہ تسلیم ہی کر لینا چاہیئے کیونکہ اگر ہندوستان کا کوئی فرمانروا ان تمام ژولیدہ خیالات پر عمل پیرا ہونا چاہیگا جو عام رائے

ظاہر کرنے والے مختلف اخبارات مین اُسکے نظر فروز ہوتے رہتے ہین تو وہ ایک ہی
مہینہ مین ہندوستان کی گورنمنٹ کے اجزاء ترکیبی کو پراگندہ و پاشان کردیگا۔ (قہقہہ)
اور کسی حکمران کو یہ بھی نہین چاہیئے کہ وہ اس حد تک تسلیم و رضا کا درجہ بڑھا دے کہ
جو اطاعت و انقیاد تک نوبت پہونچادے کیونکہ میرے خیال مین اس سے زیادہ
کوئی بات بدقسمتی کی اور زیادہ مصیبت نازل کرنے والی نہین ہوسکتی کہ گورنمنٹ اپنی
ذمہ داری کا بار ایک سر مو اور ایک رتی برابر بھی دوسرون پر ڈال دے۔ وہ فیضرسان
حکومت شخصی جسنے آخر کار شورش عوام کے سامنے سر جھکا دیا ضرور یہ دیکھے گی کہ
اُسکی حکومت کے ساتھ اُس کی فیضرسانی بھی تشریف لیگئی۔ یہ ایسے حقائق ہین جنہین کوئی
شخص چون و چرا نہین کرسکتا لیکن ابھی بیشمار طریقہ و عنوان باقی ہین جنمین گورنمنٹ یہ کوشش
کرسکتی ہے اور میری راے مین اُسے کوشش کرنا چاہیئے کہ وہ عام راے کو اپنی طرف
کرلے۔ وہ ہر معاملہ کے دونون رخ کی بابت سُن سکتی ہے وہ جمہور کو اس طرح اپنا محرم راز
بنا سکتی ہے کہ جو بات حکام سرکاری کے دل مین محض سیدھی سادی معلوم ہوتی لیکن بیرونی
اشخاص کو تاریک نظر آتی ہے اُسکے بارہ مین افہام و تفہیم کردے۔ اور جب کوئی قانون
بننے لگے تو بجاے اسکے کہ صرف حکام سرکاری کی عقل و دانش پر کلیتہً تمسک کرے
وہ خارجی صلاح و مشورے سے مستفید ہوسکتی ہے۔ شکایات پر جباری و قہاری کی
شان سے چین بجبین ہونے کے عوض ہمدردانہ طریقہ سے کان دھر سکتی ہے۔ بہرکیف
یہ وہ اصول ہین جنپر گزشتہ دو برسون مین مین نے نظم و نسق ہندوستان کے چلانے کی

آزمایش کی ہے اور وہ اس حد تک کامیاب ہوے ہین کہ آپ لوگون کے ہاتھون مجھے اُنکی داد ملگئی ہے ۔ (نعرۂ خوشی)۔

صاحبو۔ اب خاتمۂ تقریر پر مجھے اتنا اور کہنے کی اجازت دیجیے کہ یہ بات عام راے کے اختیار مین ہے کہ وہ اس عنایت کا صلہ ادا کرے۔ عام راے ہی بہت خوبی سے گورنمنٹ کی دستیاری اور اُسکے بار کو سبک کرسکتی ہے۔ اور اگر کسی حکمران کے ایسے نصیب جاگین کہ اُسے عام راے کی تائید حاصل ہو جاے تو پھر بہت ایسے کام ہین جنکو وہ سرانجام دے لیگا اور اگر یہ نہ ہو تو چھوڑ دیگا۔ انگلستان مین ایک وزیر اعظم اُسی قدر قوی و مقتدر رہے جس قدر اُسکی جماعت قوی و مقتدر رہے۔ پارلیمنٹ کا ایک ممبر اپنے حلقۂ انتخاب مین اُسی قدر قوت رکھتا ہے جسقدر اُسکے انتخاب کرنے والون کا اجماع زیادہ ہے۔ اگر یہی نظیر قائم رکھی جاے تو اِس ملک مین ایک وایسرا کیواسطے پورا ہندوستان اُسکا گروہ انتخاب کنندہ ہے اور وہ اُسیقدر مقتدر رہے جتنا اہل ملک اُسکے مطیع و فرمانبردار رہین (نعرۂ خوشی)۔ مین نہایت خوشی سے اسموقع کا خیر مقدم کرتا ہون کہ اُن لوگونکا شکریہ ادا کرون جنھون نے عنان حکومت ہاتھ مین لینے کی اتنی مدت قلیل مین خوشی خاطر سے ہر طرح کی اعانت پہونچائی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ یہ سلسلہ قایم رہیگا جس سے آخر وقت تک میرا بوجھ ہلکا اور میرا حوصلہ بڑھتا رہیگا۔ (بلند اور مسلسل نعرۂ تحسین)۔

ایڈریس منجانب بیجاپور مینونسپلٹی

نومبر ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۱۰- نومبر ۱۹۰۰ء قبل دوپہر حضور وایسرائے بہادر مع ایک حصۂ اسٹاف کے (کیونکہ ہراکسلنسی لیڈی صاحبہ مع بقیہ حصۂ اسٹاف کے جہاز پر سوار ہوکے گوا تشریف لے گیئین) بیجاپور مین نہضت فرما ہوے اور بعد چندے ہال آف دی آڈینس (بار یابی کے ہال) مین جلوہ فرما ہوے۔ یہان ممبران مینونسپلٹی نے ایک ایڈریس پیش کیا جسمین حضور وایسرائے کے خیر مقدم کے بعد یہ تحریر تھا کہ۔

اگرچہ ہمارا شہر تجارتی اور پولیٹکل حیثیت سے کوئی بڑی اہمیت نہین رکھتا لیکن اُسکے شاندار ویرانون مین حضور کے ایسے طالبعلمان فن تاریخ کو دلفریبی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اُنھین کے قلوب مین زمانۂ گزشتہ کے تقدس و عظمت کا خیال جاگزین ہوتا ہے اور وہی لوگ اُس گئی گزری شوکت و شان کے نقش پا پر آنکھین بچھاتے ہین جو خواب عدم مین سونے والے خانوادے اپنی یادگار مین چھوڑ گئے ہین۔ ہندوستان اس قسم کی گزری ہوئی سطوت و جبروت کے آثار و نشانات سے مالامال ہے اور بدنیوجہ حضور کے ممتاز پیشروون کو جو بات اس شہر کی سیر و سیاحت مین مانع ہوئی وہ یہ نہ تھی کہ اُنکو اسکا ذوق نہ تھا بلکہ اُنکو یہ طے کرنا مشکل ہوگیا تھا کہ جس مقام پر اتنی بیشمار چیزین قابل دید ہین وہان کیا کیا دیکھین۔ اسطور پر حضور پہلے وایسرائے ہین جنکے خیر مقدم کرنے کا شرف و فخر

بیجاپور کو حاصل ہوا اور اس شہر کے باشندے حضور کی اس سرفرازی و مرحمت کو جو حضور نے اپنے مبذول فرمائی ہے اس سے کہین زیادہ باشکوہ و تجمل استقبال و مہمان نوازی سے نمایان کر دکھلاتے لیکن فی الحال قحط نے اُنکی مالی حالت کو ابتر کر رکھا ہے جسکی تاریکی ابھی تک چھائی ہوئی ہے -

ایڈریس کے بقیہ معاملات حضور وایسراے کے جواب سے واضح ہو جائینگے جو حسب ذیل تھا -

صاحبو - آپ نے اپنے دلچسپ اور خوش ترکیب ایڈریس مین یہ نہایت صحیح قیاس کیا ہے کہ مجھے جو چیز یہان لائی ہے وہ بیجاپور کی گزشتہ شان و شوکت کے آثار دیکھنے کا شوق ہے اور آپ نے نہایت قابلیت و ہوشیاری سے یہ خیال کیا ہے کہ میرے تمام پیشرو (بلا استثنا کسی ایک کے) جو یہان نہ آسکے نہ کچھ دیکھ سکے تو اُسکی وجہ یہ تھی کہ اُنکو یہ طے کرنا مشکل پڑ گیا تھا کہ جس مقام پر بیشمار قابل دید چیزین ہین وہان کیا کیا دیکھین - ہندوستان کی عجیب و غریب تاریخ مین مجھے اس سے زیادہ قابل حیرت اور دردانگیز و عبرت خیز کوئی شے نہین معلوم ہوئی جیسی بیجاپور کے اِسلامی خاندان کی تحریری اور اُستادہ و قایم سرگزشت معلوم ہوئی - اس خاندان کی بنیاد ایک ترک نے ڈالی تھی جو یورپ مین پیدا ہوا تھا اور یہ خاندان دوسو برس سے کم مدت تک قائم رہا (یہ زمانہ اگرچہ بہت قلیل تھا لیکن نہایت تابان و درخشان تھا -) اور آخر کار اُس سرو سردار غارتگران کے سامنے مٹ گیا جسکا نام اورنگ زیب تھا - جس زمانہ مین یہ خاندان قائم تھا اُسنے بڑی بڑی عمارتین کھڑی کین (جنمین سے ایک مین مین تقریر کر رہا ہون) جو ہندوستان مین بھی اپنا نظیر نہین رکھتین اور جنھون نے دکن مین بیجاپور کو

وہی مرتبہ بخشا ہے جو دہلی اور آگرہ کو شمالی صوبجات مین حاصل ہے یہان ہر ایک
بادشاہ نے اپنی زندگی اپنے مقبرے بنانے مین صرف کی اور میرے نزدیک اُسکو
کچھ ایسا حس ہوا ہوگا جس سے اُسکو اعتبار گھٹ گیا ہوگا اور یہی خیال ہوگا کہ اُسکے
بعد اُسکے جانشین اُسکی بخوبی عظمت و منزلت نہ کرینگے - چنانچہ کل خاندان نے تہ خاک
ہو جانے پر اپنی یادگارون کا یہ نفیس و نادر مجموعہ چھوڑا تا کہ اُس خاندان کے ہر زمانہ
اور ہر عصر کے عروج و سربلندی کو یاد دلاتا اور انسانی قسمتون کے فنا پذیر ہونے کا سبق
دیتا رہے - میری یہ آرزو ہے کہ جب سے بیجاپور انگریزون کے ہاتھ مین آیا ہے اُس
وقت سے جس طور پر ہمنے عادل شاہی خاندان کے جانشین بنکے اپنی ذمہ داریونکو
پورا کیا ہے اُس سے مین کوئی فلسفیانہ بات پیدا کرتا اِس قسم کے یادگار کھنڈرون کے
ذخیرے برقرار رکھنے کی بابت قابل تعریف فکرمندی پیدا ہوئی تھی مگر اُسمین کارآمدگی
کے اُس خیال سے جسکی تصویر ہی سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور تقدس آب چیزونکی
بے ادبی کی اُن اداؤن سے جنپر ایک گاتھ کو بھی جھرجھری چڑھے گی مذاق سلیم کا
مفقود ہونا اُسیطرح نمودار تھا جس طرح خود یہ کھنڈر نمودار تھے - اس بات کو تو کچھ عرصہ
ہوگیا مگر خوش قسمتی سے ہلوگ ایسے عہد مین ہین جسمین صنا دید قدیمہ کے مٹانے کا رجحان
بہت گھٹا ہوا ہے - چنانچہ گزشتہ خطاؤن کی کچھ تلافی کی گئی ہے اور آج یہان میرے
آنے کی اک غرض یہ بھی ہے کہ آیا اُس تلافی مین ہم کچھ اور ترقی کر سکتے ہین -

آپ کے ایڈریس مین زمانہ حال کی علمی ضروریات اور اسباب و حالات کا تذکرہ

بہ نسبت اُن خیالات کے زیادہ ہے جو زمانۂ گزشتہ کی حسن پرستی اور صنعت پسندی
کے شوق سے پیدا ہوتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ خود اپنی ہی خاک سے بیجا پور
نہایت قابل تعریف جانداری سے دوبارہ پھر برپا ہو رہا ہے اور اُسکی مینونسپلٹی نے اپنی
زندگی کے پچاس ہی برس مین ایک بڑھتی ہوئی چال کو دیکھا اور اُسکو اور بڑھایا
مجھے امید ہے کہ آپ لوگ اپنے اس کارخیر مین استقلال صرف کرینگے اور اپنی
قوت سے بڑھ کے کرنے کی لالچ مین نہ پڑینگے۔ اگر آپ یہ نہین کر سکتے کہ اس شہر
کی اُسوقت کی عظمت و شان حاصل کرلین جبکہ مشہور ہے کہ اس شہر مین بیس لاکھ آدمی
بستے تھے تو یہ تو ممکن ہے کہ آپ اُن بیس ہزار آدمیون ہی کی قسمتین سنوارلین کہ جو
اسوقت آپ کے شہر مین آباد ہین اور اُنکو اُس سے زیادہ خوشحال اور زیادہ مامون و
مصئون کرلین جتنے بڑے بڑے شاہون کے عہد حکومت مین تھے۔ اُس وقت
بیرونی شان و شکوہ کے یہ معنی تھے کہ اندرونی مصیبت ہو اور اب تو زمانۂ حال کا کسان
یا مزدور ایک کارکن مینونسپلٹی اور ایک ہمدرد لوکل گورنمنٹ کے زیر نگرانی اُس سے
کہین زیادہ خوشحال و فارغ البال ہے جتنا اُسکا کوئی پیشرو زمانۂ گزشتہ کے نہایت
شاندار مگر نہایت ہی خطرناک عہد مین ہوتا تھا۔

آپ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ آپ کے ہائی اسکول مین ایک ماڈل فارم (نمونہ کا
کشت زار) اور ایک کاشتکاری کا درجہ قائم کردیا جاے۔ یہ تجویز ایسی ہے کہ بہ نسبت
سپریم گورنمنٹ کے لوکل گورنمنٹ ہی سے تعلق رکھتی ہے اور اُسی کے سامنے اسکا پیش

کرنا مناسب ہے۔ وہ مقام جسنے آپ کے قول کے بموجب دس برس کے عرصہ مین تین خشک سالیون کے صدمے اٹھاتے ہین اور جو اب بھی چوتھی خشک سالی سے سہم رہا ہے بیشک اُسکو یہ سزاوار ہے کہ حکیمانہ زراعت نے جو آخرترین سبق سکھائے اُنکی تحصیل پر مائل ہو اور جنکی بابت میرا خیال اسطرف رجوع ہوتا ہے کہ ہندوستانی گورنمنٹون نے اُنکی تحصیل مین بالکل ناکافی توجہ صرف کی ہے۔

آپ نے ایک اور بھی درخواست کی ہے جسکے قبول کرنے پر لوکل گورنمنٹ بہت کم آمادہ ہوگی اور اُسکا مطلب ومقصد آپ نے فرحت بخش صفائی وصداقت سے یہ ظاہر کیا ہے کہ آپ کو زیادہ اور روزافزون محاصل پر دسترس ہو جائیگا۔ یہ تجویز یہ ہے کہ آپ کے شہر مین جو غیر مقبوضہ اراضی ہے اُسے گورنمنٹ آپ کے حوالے کردے اور اُسکے عوض مین آپ طیار ہین کہ شہر کی پیمایش مین جو خرچ پڑیگا وہ آپ دیدینگے۔ لیکن مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اِس تجویز کے پیش کرنے مین آپ سے دیر ہوگئی کیونکہ مجھے یہ دریافت ہوا ہے کہ گورنمنٹ پیمایش کا پورا خرچہ جسکی مقدار ۲۰ ہزار روپیہ تھی دے چکی ہے اور ترپن ہزار روپیہ نئی بازارمین سڑکون کے نکالنے اور صاف کرنے مین بھی صرف کرچکی ہے۔ نہ صرف اسیقدر بلکہ جو اراضیات نکال لیگئی تھین اور جنکا رقبہ ۳۰ ایکڑ تھا وہ مینوسپلٹی کے حوالہ صرف برائے نام لگان پر کیجا چکی ہین اور آپ نے کچھ تو بیع کرکے کچھ لگان پر اٹھا کے اُن اراضیات سے خوب نفع حاصل کیا ہے۔ لہذا مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کچھ زیادہ وجہ شکایت نہین ہے اور

یہ کہ اچھی توفیر اور ترقی کن آمدنی پر آپ لوگون کو مبارکباد دینا چاہیئے نہ کہ آپ کی حالت پر تاسف کرنا۔

مجھکو اِس بات کے خیال سے بڑی مسرت ہوتی ہے کہ گورنمنٹ ہند کی پالسی (حکمت عملی) متعلق طاعون و قحط کو اِس دور افتادہ مقام نے بھی پسند کیا ہے اور مین مساوی تسکین خاطر سے علیا حضرت ملکہ معظمہ کے ساتھ آپ کی وفاداری کے دلی اعترافات اور خود اپنی بابت مخلصانہ خیر مقدم کو قبول کرتا ہون ۔

دعوت بمقام گوا

۱۲ نومبر ۱۹۰۲ء

[بتاریخ ۱۲- نومبر وقت صبح ہز ایکسیلنسی حضور وایسرائے بہادر و لیڈی کرزن صاحبہ بمعیت ارا کین اسٹاف گوا مین داخل ہوے۔ (حضور وایسرائے بہادر تو بیجاپور اور بمبئی سے ریل پر تشریف لائے اور لیڈی کرزن صاحبہ شاہی جہاز کلایو پر) یہان دو روزہ مدت قیام مین ہز ایکسلنسی کرنل ایڈورڈ گلہارڈو صاحب گورنر جنرل پرتگیزی ہندوستان اور اُنکے خاص خاص حکام عالیمقام نے اپنے مہمانون کی تواضع و تکریم اور دعوت و مدارات نہایت خوش اخلاقی اور فراخ حوصلگی سے کی۔ ۱۳- نومبر کو شام کے وقت حضور گورنر و سنور ا گلہارڈو نے ایوان مین بمقام پنجیم ایک شاہی ڈنر ہز ایکسلنسی کی ضیافت مین دیا جسمین پرتگالی حکام اور خواتین کا ایک مجمع کثیر مدعو تھا۔ ڈنر کے خاتمہ پر کرنل گلہارڈو صاحب اُٹھے اور پرتگالی زبان مین ایک تقریر کی جسکا ترجمہ یہ ہے۔

لیڈیز اینڈ جنٹلمین مین اپنی دلی مسرت و انبساط سے اُس فریضۂ امتنان کے ظاہر کرنے کو کھڑا ہوتا ہون جسکا ادا کرنا مجھپر اور پرتگالی قوم موجودہ ہندوستان پر (کہ جسکی نیابت وہ حکام عالی مقام اور عمائد و روسا قوم کر رہے ہین جو یہان تشریف فرما ہین) واجب ہے یعنی اپنے معزز و مقتدر مہمانون سے اپنی خلوص و نیازمندی کا اظہار کرین کہ اُنھون نے یہان قدم رنجہ فرما کے ہمکو سرفراز کیا۔ ہز ایکسلنسی لارڈ کرزن وایسرائے و گورنر جنرل برٹش انڈیا (انگریزی عملداری ہندوستان) کی

قدر و منزلت ہماری نگاہ مین صرف اسوجہ سے نہین ہے کہ وہ ایک معزز و محترم مہمان ہین بلکہ اسوجہ سے
ہے کہ ہز اکسلنسی اس معروف و ممتاز طبقہ عمائد سلطنت برطانیہ اعظم کے رکن رکین اور اُس سب سے
بڑی برٹش نوآبادی کے افسر اعلی ہین جسکے ساتھ جو پرتگالی ہندوستان کی چھوٹی مگر پرانی حکومت
نہایت اچھے تعلقات رکھتی رہی ہے اور مزید برآن یہ کہ وہ علیا حضرت والا مرتبت ملکۂ
انگلستان و قیصرۂ ہند کے نائب السلطنت ہین کہ جنکے ساتھ ہمارے شہنشاہان عالیشان یکسان
دوستی قائم رکھنے پر ناز کیا کیے ہین اور گویا اسطور پر ہم ارتباط باہمی کی سنت قدیمہ کو برقرار رکھ رہے ہین
انگلستان اور پرتگال دو ایسی یورپین قومین ہین کہ جنھون نے آن باشندگان ہند کی اخلاقی
او رمادی ترقی اور نشوونما مین بہت کچھ مدد کی ہے جو یہ بھی نہین جانتے تھے کہ مغربی تہذیب کے
معنی کیا ہین۔ پرتگال نے اسطور پر مدد کی کہ اُسنے اپنے قدیم شہنشاہون کے عقائد مذہبی کی نشر و
اشاعت کی جائز اور حب وطن کے جوش سے بھری ہوئی کوشش کی اور اس کوشش مین اُسکے
اولوالعزم اور شیر مرد پرانے جہازرانون نے اُسکی دستیاری و سربراہی کی۔ اور انگلستان نے اسطور
پر مدد کی کہ اُسکے جلیل القدر شہنشاہون نے عاقلانہ اور مستعدانہ طور سے اپنی رعایا کی ہمت بڑھائی
کیونکہ وہ ہمیشہ جانتے تھے کہ رعایا کی سنجیدہ و فہمیدہ کارگزاری کی صفت کو کس طرح مصروف
بکار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اس انداز سے دونون قومون نے صدیان گذر گیئن جب سے باتباع اپنے
عقائد مذہبی اور اصول سیاست ملکی کے ایک ساتھ اور ایک دل ہو کے ایک ملک کو مہذب بنانے
کی مساعی جاری رکھین اور تا ایندم جاری رکھ رہے ہین اور اب اُنکا ساتھ پرانے بر اعظم یورپ
اور نئے بر اعظم امریکہ کی تمام روشن ضمیر قومین دے رہی ہین۔

پرتگال اپنے محدود احاطہ قدرت واختیار مین اپنے زبردست دوست کا ساتھ آسکے
ہر اولوالعزمی کے منصوبہ مین دے نہین سکتا لیکن وہ ایسے مواقع پر اتفاق کرنے سے نہین چوکتا
جہان شرف یافتہ انگلستان کی جائز اور برحق خواہشات مین ساتھ دینا ممکن ہوتا ہے پھر جب
انگلستان کی باری آتی ہے تو یہ باعظمت قوم اپنی تائید اور فیاضانہ دوستی کے اظہار کے کسی
موقع کو ہاتھ سے جانے نہین دیتی جیسا کہ سال گزشتہ مین اُسنے محض بپاس آئین اخلاق ایکشاندار
بیڑہ جہازات ٹیگس بھیجدیا تھا اور جیسا کہ اُسنے ابھی حال مین اپنی بہادر فوج کے ذریعہ جنوبی
افریقہ کی مہم مین کیا ہے جسکا اظہار بطور ایک علامت اُس مودبانہ ہمدردی کے جو شہنشاہان پرتگال
کے ساتھ ہے) دیر مجیسٹیز کے سامنے اُس ٹیلیگرام کے ذریعہ سے کیا گیا جو اس فوج کے کمانیر اعلی یعنے
مشہور ومعروف لارڈ رابرٹس صاحب نے بھیجا تھا اور جسے پرتگالی قوم نے بطور ایک نہایت کافی
ووافی ثبوت اتحاد باہمی کے قبول کیا۔

ہز اکسلنسی وایسراے برٹش انڈیا کی یہان تشریف آوری (جسکی بابت مین تہ دل سے
بطور ایک ذاتی سرفرازی کے مشکور ہون) نہایت ہمدردانہ اور ممنون بنانے والا اظہار خلوص
آنکی جانب سے ہے جسکے واسطے ہم سب کو بھی مشکور ہونا چاہیئے ۔

ہز اکسلنسی لیڈی کرزن صاحبہ کے سامنے (جو امریکہ کی نوخیز مگر مقتدر قوم کی دختر بلند اختر
اور ہز اکسلنسی وایسراے کی باعصمت ہمدم اور سچی مونس ہین) اگر ہم اپنی نہایت ہی مودبانہ
تعظیم مین سرنیاز بھی جھکائینگے تب بھی وہ ہز اکسلنسی پر اس امر کے اظہار کے واسطے کافی نہ ہوگا
کہ ہم اُنکے کس قدر مرہون منت اور گرانبار احسان ہین کہ آنھون نے زحمت قدم رنجگی گوارا فرمائی

اور یہان تشریف لا کے ہمکو سربلند کیا۔

لہذا ان نامی گرامی مہمانون کا شکریہ آنکی اس سرفرازی کی بابت ادا کرتا ہون جو اُنکی تشریف آوری سے ہمکو اور اس ملک کو حاصل ہوئی اور اُنکے سامنے اپنی مودبانہ و مخلصانہ نیازمندی کو پیش کرتا ہون اور مجھے اُمید ہے کہ دیر ایکسلنسیز اور اُنکے ممتاز عہدہ داران ہمراہی کے جذبات حب الوطنی کو اس سے زیادہ کسی بات سے سرور و انبساط حاصل نہین ہو سکتا کہ مین انگلستان کی سرسبزی کی دعا مانگون اور یہ عزت حاصل کرون کہ بکمال تعظیم اور بصد عجز و ادب ہر موسٹ گریشس مجسٹی کوئین وکٹوریا کی گرانمایہ صحت و تندرستی کا جام نوش کرنے کی اجازت طلب کرون۔

"بصحت و تندرستی ہر مجسٹی ملکہ انگلستان و قیصرۂ ہند"

یہ جام صحت بہت ہی خوشی اور خوشدلی کے ساتھ نوش کیا گیا۔ جب حضور وایسرائے بہادر جواب دینے کو استادہ ہوے اُسوقت بہت زور سے نعرہ ہاے خوشی بلند ہوے اور اُنھون نے حسب ذیل ارشاد فرمایا۔]

یور ایکسلنسی۔ لیڈیز و جنٹلمین۔ مجھے اس بات پر بہت حسرت و افسوس ہے کہ مین زبان پرتگالی مین آپ سے تقریر نہین کر سکتا اور مجھے بہت حسرت سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ میری تعلیم مین اس زبان کا سیکھنا بھی داخل تھا مگر افسوس کہ وہ ناقص ہی رہ گئی۔

مین خود اپنی جانب اور لیڈی کرزن صاحبہ کی جانب سے اور سب سے بڑھ کے یہ کہ اُس شہنشاہ اعظم کی جانب سے جسکی نیابت کا شرف مجھے حاصل ہے اُن شکرگزاری ظاہر کرنے والے نفیس جملون کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھین ہز ایکسلنسی نے ابھی تقریر فرمایا ہے

وہ علیا حضرت ملکۂ قیصرہ کا جام تندرستی تجویز فرما چکے اور سب حضرات اُسے نہایت گرمجوشی سے نوش کر چکے

لیکن ہز اکسلنسی نے اپنی اثنا تقریر مین پرتگال اور برطانیہ اعظم کے باہمی اتحاد قدیمی و تاریخی کا تذکرہ کیا ہے جسکا تازہ ثبوت میرا (اِس حیثیت سے کہ مین ہندوستان مین حضور ملکہ معظمہ کا نائب السلطنت ہون) گوا مین آنا اور گورنر جنرل کا (اِس حیثیت سے کہ وہ اپنے شہنشاہ جلیل القدر کے نائب مناب ہین) میری تواضع تکریم اور خاطر مدارات کرنا ہے۔

بیشک یہ جو اُنھون نے فرمایا ہے سچ ہے کہ بلاد مشرقیہ مین یہی دو قومین فرداً فرداً اور پیاپے طور سے اشاعت تہذیب مغربی کے مقدمۃ الجیش رہی ہین۔ اِن مین جسنے راستہ کھولا وہ پرتگال تھا اور جب ہم اُن معروف و مشہور ناموردن کا ذکر کتابون مین پڑھتے ہین جو پرتگال کی تین چار صدی اُدھر کے کارنامونکو زیب و زینت دے رہی ہین مثلاً واسکو ڈی گاما۔ الفانزو ڈی البوکرک۔ پرنس ہنری جہاز ران۔ اور وہ مقدس دبیخوف و خطر مشنری سنٹ فرانسیس زیویر جسکی خاک ہمین پیوند زمین ہوئی ہے۔ تو ہم اِسکا اندازہ کرسکتے ہین کہ وہ قوم بڑی ہی بلند پایہ ہوگی جسنے ایسے لوگ نکالے تھے اور وہ مشن نہایت ہی بلند خیال اور اولو العزمی پیدا کرنے والی ہوگی جسنے اُنکو اِس محنت و مشقت کے اکھاڑے مین بھیجا تھا۔ اُس زمانہ سے لیکے ابتک اگرچہ بخت و تقدیر سے بہت کچھ انقلابات بر روے کار ہوے لیکن ان دو مقدمۃ الجیش

قومون یعنے پرتگالی اور انگریزی قومون کے باہم سلسلۂ اتحاد بہت پائدار رہا۔دونون قومون نے اِس بات کو محسوس کیا کہ اُنکی قدیمی سرگزشت مین کیسی مشارکت ہے اور وہ کس طرح دونون کو ایک ہی سلسلہ مین ملاتے ہوے ہے اور نیز یہ کہ دونونکی عظیم الشان تاریخ کس طرح یکسان ہمت افزائی کر رہی ہے۔ اور اگر اختلاط قومی کا مطلع آنی و فانی واقعات و حوادث سے کبھی کبھی غبار آلود بھی ہو جایا کیا ہو لیکن یہ کسی طرح ممکن نہین معلوم ہوتا کہ جب کہ مدّت سے اِس طرح کا سابقہ چلا آتا ہو اور فی الحال بھی اغراض و مقاصد اِس طرح ملے جلے ہون تو پھر کوئی طوفان حوادث برپا ہو سکے اور پُرانے رشتونکو توڑ سکے۔

اِس براعظم مین جہان پرتگالی عملداری مختلف حصص مین پھیلی ہوئی ہے اِس بات کا خیال کرنا موجب مسرت ہے کہ ان دونون ملکون کی صدر گورنمنٹون (واقع یوُرپ) کے تعلقات کا پورا عکس یہان ہمیشہ پڑتا رہا۔مجکو یقین ہے کہ میرے کسی پیشرو نے کبھی گوا کو نہین دیکھا تھا لیکن ۲۵ برس ہوے پرتگالی گورنمنٹ نے ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلس کو یہان مدعو کیا تھا۔مین یہان کی سیر و سیاحت سے بحدے محظوظ ہوا اور اِس سیر و سیاحت کو گورنر جنرل کے سراپا اخلاق مدارات اور باشندگان کے خیر مقدم نے مل جُل کے لیڈی کرزن کے اور میرے واسطے اور بھی خوش آیند بنا دیا۔مین نے گھاٹ سے نیچے اُتر کے ویسٹ آف انڈیا پرتگالی ریلوے کی حسین گاڑیون کے ذریعہ سے مرموگاؤ کا بندرگاہ دیکھا جو (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ)

بہت سے فوائد رکھتا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ اُسکے سامنے ایک روز افزون ترقی
اور سرسبزی کا زمانہ مستقبل نظر آرہا ہے۔ پُرانے گوا مین مین نے زمانہ گزشتہ کے مقدس
اور تاریخی آثار دیکھے اور یہان نئے گوا یا پنجیم مین مین نے ایک حسین و خوبصورت
صاف ستھرا شہر بسا دیکھا اور ایسی مہمان نوازی کا لطف اُٹھایا جو سچ مچ پرتگالیون
کے شایان شان تھی۔

لیڈیز و جنٹلمین۔ آخر مین مین اس نوآبادی کو خصوصاً اور ہندوستان کے پرتگالی
مقبوضجات کو عموماً اسپر مبارکباد دیتا ہون کہ اُنھون نے ایسا گورنر جنرل پایا ہے جو
کرنل گلہارڈو کے نامی و گرامی نام سے موسوم ہے۔ ہز اکسلنسی کو دو طرح کی شہرت
اور ناموری حاصل ہے۔ ایک تو ایسے دلیر و ذی جوہر سپاہی ہونے کی جس نے
اپنے ملک کے ہتھیارون کو فتح و نصرت کے جوہر سے جوہردار بنایا ہے اور دوسرے
ایسے لائق ملکی منتظم ہونے کی جسنے اپنے شہنشاہ کی خدمت اکثر اکناف عالم مین کی
ہے۔ اور گوا مین آنے سے جو مسرت مجھے ہوئی تھی وہ اس سے اور بھی زیادہ ہوگئی
کہ مین ایسے بہادر اور ممتاز افسر کا مہمان ہوا۔

لیڈیز و جنٹلمین۔ اب مین اُس خاطر تواضع کا از سر نو شکریہ ادا کرتا ہون
جو نہایت کشادہ دلی سے اُنھون نے اور اُنکے افسران ذی شان نے کی ہے اور
مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ میرے ساتھ اُس شہنشاہ کے جام تندرستی
نوشش کرنے مین شریک ہون جس کی خدمت وہ کر رہے ہین اور جو ہمیشہ برطانیہ

اعظم کے محب صادق الوداد رہے ہیں۔ یعنے ہز مجسٹی شاہ پرتگال

[ہز اکسلنسی کے بیانات پر بلند اور پرجوش نعرہ ہائے خوشی بلند ہوتے رہے]

کوچین مینوسپلٹی و چیمبر آف کامرس

۱۹-نومبر ۱۹ء

[بتاریخ ۱۸-نومبر وقت سہ پہر حضور وایسرائے کی جمعیت شاہی جہاز کلاریو کے ذریعہ سے کوچین
مین پہونچی اور معیت مسٹر کنزی صاحب رزیڈنٹ ٹراونکور و کوچین فوراً جہاز سے اُترے اور پھر
کشتیون پر سوار ہوکے رزیڈنسی کو بمقام بول گھاٹی تشریف لے گئے۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے جہاز
ہندوستانیون کے وایسریگل پارٹی کے جلومین تھے اور یورپین اور دیسی لوگون کا جم غفیر کوچین اور
وابپین کے سواحل پر جب دیر ایکسلنسیز اُدھر سے گزرتے تھے تو نعرہ ہاے خوشی بلند کرتا تھا۔ شام کے
وقت جھیل کے کنارے کنارے دونون طرف کئی میل تک بہت ہی جگمگاتی روشنی تھی۔ ۱۹-نومبر کو
علی الصباح ہز ایکسلنسی جھیل کے پار گئے اور رستہ دکشور یا جوبلی کے مقام پر فرودکش ہوکے برٹش کوچین
مین جلوہ فرما ہوے۔ یہان اُنکا استقبال کوچین مینوسپلٹی کے صدر انجمن اور کونسلر صاحبان اور کوچین
چیمبر آف کامرس کے ممبران نے کیا اور ان دونون جماعتون نے خیر مقدم کے ایڈریس پیش کیے۔
مینوسپلٹی نے اسکا ذکر کیا تھا کہ "یہان دو سخت بیماریان دائر سائر ہین یعنی برص و جذام اور پیل پا اور
اسکا سبب اکثر طبی افسران پینے والے پانی کے شور ہونے کو بتاتے ہین" پھر اُن مختلف تدابیر و مساعی
کا مذکور تھا جو اچھے پانی کی بہرسانی کے واسطے کی گئی تھین۔ اُنھون نے پانی کی نکاس کے لیے بدرؤن
مین ترقی کرنے کی ضرورت بھی ظاہر کی تھی اور کہا تھا کہ بغیر گورنمنٹ کی فیاضانہ مدد کے وہ خود اِس بارہ مین

کچھ کر نہین سکتے لیکن حکام مدراس اسکی بابت کہہ چکے ہین کہ اسوقت مدد ملنا ممکن نہین ہے۔ تعلیم کے بارہ مین میونسپلٹی نے یہ لکھا تھا کہ اِس سے اور دقتین بڑھ گئی ہین کہ ہر ایک جرگہ اور جماعت والے خود اپنے واسطے ایک ایک مدرسہ چاہتے ہین کہ جس سے تعلیمی قوت پاشان و پراگندہ ہو جاتی ہے۔ آخر مین میونسپلٹی نے چیمبر آف کامرس کی اِس خواہش سے ہمدردی ظاہر کی کہ بندرگاہ کو ترقی دینا چاہیئے۔ چیمبر آف کامرس نے حضور وایسرائے بہادر کی توجہ کو اُس منصوبہ کی طرف معطوف کیا جسپر چیمبر آف کامرس تیس برس سے خاک بیزی کر رہی ہے تاکہ کوچین کا بندرگاہ اِس قابل ہو جاے کہ اُس سے وہ مقصد حاصل ہو جسکے واسطے وہ قدرتاً موضوع ہوا ہے یعنے اول درجہ کا بندرگاہ بنجاے۔ اِس کے اخراجات کا تخمینہ اکاسی لاکھ تھا اور چیمبر نے یہ دکھایا تھا کہ کوچین کی ترقی یافتہ تجارت مین اب اتنی تتھا ہے کہ وہ اِس بار کو اُٹھائے حالانکہ ۱۸۷۰ء مین جب اِس معاملہ کی پہلے پہل چھیڑ چھاڑ ہوئی تھی اُسوقت اتنی تتھا نہ تھی۔ اُنھون نے حضور وایسرائے بہادر کے سامنے ایک مفصل اسکیم بندرگاہ کی مالی حالت کی پیش کی اور اُسکے واسطے یہ درخواست کی کہ حضور وایسرائے بہادر اسپر عنایت کی نظر ڈالینگے۔ حضور وایسرائے بہادر نے دونون ایڈریسونکا جواب ساتھ دیا اور حسب ذیل ارشاد فرمایا۔]

اے صاحبان کوچین میونسپلٹی و کوچین چیمبر آف کامرس۔ ہندوستان کے مغربی سواحل پر دورہ کرنے مین جب مین اہل یوُرپ کی ابتدائی زمانہ کی کارپردازیون کے موقعون کو دیکھتا ہون اور پرتگالی۔ ڈچ اور انگریزی مقدمتہ الجیش حضرات کے نقش قدم پر چلتا ہون تو مجھپر یہ راز آشکارا ہو جاتا ہے کہ اِس ملک مین آخر کار انگریزون کے

بول بالا رہنے کی تاریخ کیا ہے اور کن اسباب سے یہ نتیجہ مترتب ہوا - اور اس آگہی سے
کچھ عبرت ہوتی ہے اور کچھ معلومات بڑھتی ہے - یہان انگریزی کوچین مین ہمارے
سامنے ایک مرقع عبرت پیش ہوتا ہے کہ جو صرف ایک ہی شہر کے حدود مین محدود ہے
اور جسمین سہ گونہ تجربے (جنکی طرف مین نے ابھی اشارہ کیا ہے) حاصل ہوتے ہین
کیونکہ جس شہر مین آج مین تقریر کر رہا ہون اسپر ۱۶۰ برس تک پرتگالیون نے
حکومت کی - ۱۲۰ برس تک ڈچ لوگون نے - اور اب سو برس سے زیادہ ہوے کہ وہ
حکومت برطانیہ کے ثمرات سے بہرہ مند ہو رہا ہے - لہذا ایسے مقام پر ایک طالبعلم کو
اسلیے ٹھہر جائیگا کہ سلطنتون کے عروج وزوال اور دنیا کے کارخانون کے حوادث
وانقلابات پر فلسفیانہ غور وخوض کرے -

بہرطور ہندوستان مین دورہ کرنے کی حالت مین اکثر اوقات مجھے اس قسم کے
دلربا تصورات کی محویت سے وہ حقائق واقعات واظہار حاجات وضروریات بیدار
کر دیا کرتے ہین جو ایسے ایڈریسون مین مذکور ہوتے ہین جنھین قائم مقام جماعتین پیش
کرتی ہین - کیونکہ جب اُنکو ایسا موقع ملتا ہے تو وہ اُس موقع کو ہاتھ سے جانے نہین
دتیین کہ مجھے اس بات سے مطلع کر سکین کہ اُس شہر یا ضلع کی آخرترین عزمیت بلند
اور ضرورتین کیا کیا ہین اور اُسمقام کی کیسی زبون یا ردی حالت (اگر ایسی ہوئی ہو) ہے
اس قاعدہ کلیہ سے کوچین کچھ مستثنےٰ نہین ہے - میونسپلٹی کے ایڈریس مین جہان کشادہ دلی
سے لیڈی کرزن کا اور میرا خیر مقدم کیا گیا ہے وہین آہ وفریاد کی بھی لے نکل رہی ہے

اور پیدا اُن امور کی بابت ہے جنکو وہ کرنا چاہتی ہے لیکن جو سروسامان درست نہ ہونے کے سبب سرانجام نہین پا سکے ہین - مین بخوبی سمجھ سکتا ہون کہ جیسی اس شہر کی مخصوص حالت ہے اُسکے لحاظ سے آپکو ہمرسانی آب مین بڑی دقت درپیش ہوگی اور مشکون مین بھر بھر کے پانی شہر کے اندر لیجانے مین بڑا خرچ پڑتا ہوگا لیکن جب آپ اپنی فریاد مین طبقۂ اعلیٰ کے ہندؤنکی یہ شکایت شامل کرتے ہین کہ وہ ایسے پانی کو پینے کے قابل نہین سمجھتے جو اسطور پر لایا جاتا ہے کیونکہ اُسے عیسائی چھو لیتے ہین تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مشکل کے حل کرنے کی نہایت سیدھی ترکیب یہ ہے کہ ہندو لوگ ایسے ادنیٰ طبقہ کے ہندؤنکو نوکر رکھ لین جنسے یہ کام لے سکین پانی کی نکاس کا معاملہ بھی مشکل پیدا کرنے کا دوسرا سبب ہے اور جیسا کہ آپ کا بیان ہے اس معاملہ مین آپ کے اغراض و مقاصد آپ کے ہمسایہ ریاستی شہر ٹنجیری سے (جو دیسی عملداری مین ہے) مشارکت رکھتے ہین - مین نے سُنا ہے کہ وہ شہر اسواسطے مشہور ہے کہ اُسمین صفائی کا بہت خیال نہین ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ ہز ہائینس راجہ صاحب منجملہ دیگر فائدہ رسان کامون کے اُس شہر کی صفائی کی بابت بھی کچھ تجویز کر رہے ہین اور مجھے اُمید ہے کہ جلد تر وہ اس کام کو شروع کر سکینگے - اس اثنا مین میرے واسطے یہ خوشخبری ہے کہ مین نے یہ سنا کہ آپ کے نظم و نسق کی ترقی کے ساتھ ہی ساتھ آپ کے یہان شرح اموات کم ہوتی چلی جاتی ہے -

مجھے معلوم نہین ہوتا کہ تعلیم کے بارہ مین کوئی بات ایسی ہے جسکے متعلق آپ شکایت کر سکین کیونکہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ اس شہر مین ایک نہایت نفیس اسکول ہے

جسکو جیوئٹ فادر صاحبان قائم رکھے ہوئے ہین اور پھر جو لوگ اُس سے فائدہ اُٹھانے سے بے اعتنا ہین اُنکے واسطے راجہ صاحب کا کالج بمقام ارناکولم کھلا ہوا ہے۔ درحقیقت تعلیم کی وہ بوقلمونی و چگونگی۔ وہ ارزانی۔ اور وہ نفاست و خوبی جو اِس جوار و نواح مین میسر آسکتی ہے وہ ہندوستان کے اُس حصہ مین بخوبی معروف و متعارف ہے۔

خاتمہ کے جملہ مین میونسپلٹی نے اُس درخواست کی تائید کی ہے جو چیمبر آف کامرس کی روح و روان ہے یعنی یہ کہ مین اِس منصوبہ مین اپنی دلچسپی دکھاؤن جس سے کوچین ایک اول درجہ کی بندرگاہ کی صورت پکڑ جاے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ بیس برس تک یہ منصوبہ (کم سے کم جہانتک سرکاری کارروائی کو تعلق ہے) طاق نسیان پر دھرا رہا تھا۔ مین نے اُن کاغذات اور رپورٹون کو دیکھا ہے جو چیمبر آف کامرس نے ازراہ عنایت میرے ملاحظہ کے واسطے بھیجے تھے اور جنسے وہ حالتین اور وہ رائین جو اِتنی مُدّت دراز ہوئی اُسوقت ضبط تحریر اور معرض اظہار مین آئی تھین معلوم ہوتی ہین۔ شاید ایسے چند ہی مباحث ہونگے جنمین اِس سے زیادہ شدید اختلاف رائے کی گنجایش ہوتی ہے جیسے اُن مباحث مین جنمین انجنیر لوگون کا قدم درمیان مین ہوتا ہے اور وہ شخص بڑا مضطرب الحال ہوگا جو ایسے معاملہ مین جلدبازی کر گزریگا جبکی حالت یہ ہے کہ اُسکے بارہ مین کامل فن حضرات کو بھی یہ دُبدھا ہے کہ کون چال چلین۔ بہرنوع ایک معاملہ ایسا ہے جو (اِس مسئلہ کی اصطلاحی صورت سے علیحدہ ہوکے) سب سے پہلے

تصفیہ کا محتاج ہے مجھسے کہا گیا ہے کہ زمانہ بارش مین یہ بڑی مشکل پڑتی ہے کہ ساحل ملابار سے جہازون پر مال بار کیا جاے چنانچہ مقامی تاجر اسبات کو ترجیح دیتے ہین کہ جہاز پر لادنے کی غرض سے ہندوستان ہو کے مدراس مال بھیجین۔ ممکن ہے کہ جن تبدیلیون کے آپ حامی ہین اُنسے یہ دقت رفع ہو جاے۔ کیونکہ اگر یہ بھی نہ ہوا تو پھر بہت کچھ صرف کر کے کوچین کے اول درجہ کے بندرگاہ بنانے کے منصوبہ (جسکی آپ حمایت کرتے ہین) کے مقابلہ مین بھی یہی دلیل پیش کیجا سکتی ہے۔

قرینۂ غالب ہر حال مین یہ ہے کہ جس نئی ریل کے ذریعہ سے ارناکولم کا ملان مدراس لائن پر شورانور سے عنقریب ہوا جاتا ہے اور جسکے منصوبہ کی بابت دربار کوچین نے نہایت فراست و دانائی اور نفع رسانی خلائق کے خیال سے یہ طے کیا ہے کہ اُسپر اپنی بضاعت خرچ کرے اُس لائن کے بننے سے اس سارے مسئلہ پر ایک اور پرتو سے نظر پڑے گی یعنی جب یہ لائن تمام و کمال بنجائیگی اُس وقت کوچین اس سے زیادہ کارآمد اور قابل لحاظ مقام ہو جائیگا اور بندرگاہ کی ترقی کی حاجت ایک دوسری شان سے محسوس ہو گی۔ اس اثنا مین مین توسیع و ترقی تجارت کے اُن حسابات پر مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون جسکو آپ نے میرے روبرو پیش کیا ہے اور جنسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خود کوچین اب بہتر حالت مین ہے اور معتدبہ مطالبات کو ادا کر سکتا ہے۔ حالانکہ بیس برس اُدھر یہ بات نہ تھی۔ جب مین مدراس پہونچونگا تو مین لوکل گورنمنٹ سے (جس سے مجھے اس بارہ مین مراسلت کرنے کا موقع ہی نہین ملا)

دریافت کرونگا کہ اس منصوبہ کی بابت اُسنے کیا راے قائم کی ہے اور مین یہ بیان کرونگا
کہ اس معاملہ سے بر سر موقع لوگون کو کسقدر تعلق خاطر بڑھا ہوا ہے۔

صاحبو۔ اب آخر مین مین اُس مسرت کا اعادہ کرونگا جو مجھے آج صبح آپ سے ملکے
حاصل ہوئی ہے اور اپنی دلی اُمیدین آپ کے تاریخی اور دلچسپ شہر کی مسلسل فلاح و بہبود
کی بابت ظاہر کرونگا۔ (نعرۂ تحسین)۔

ارناکولم کالج - کوچین

۱۹ - نومبر ۱۹۱۱ء

[مینونسپلٹی اور چیمبر آف کامرس کوچین کے ایڈریسون کے لینے اُنکے جواب دینے اور سنٹ فرانسیس آف اسیسی کے پرتگالی گرجا گھر اور یہودیون کے معبدگاہ کے سیر کر چکنے کے بعد ہز اکسلنسی بمعیت راجہ صاحب و رزیڈنٹ صاحب جھیل کے پار اُترے ارناکولم مین تشریف لائے کہ کالج کو ملاحظہ فرمائین یہان اُنکی پیشوائی نہایت گرمجوشی سے طالبعلمون نے کی جنکی تعداد چھ سو سے زیادہ تھی اور جنھون نے ایک خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا - اس ایڈریس مین یہ ذکر تھا کہ ۱۸۴۵ء مین دربار نے ایک اسکول کھولا تھا وہی ترقی کر کے یہ کالج ہو گیا - اب یہ کالج مدراس یونیورسٹی سے وابستہ ہو گیا ہے اور اس صوبہ مین درجہ دوم کے جتنے کالج ہین اُنسے ہمسری کر سکتا ہے - اور راجہ صاحب نے اُسکی ترقی و بہتری مین ہمیشہ نہایت دلبستگی ظاہر فرمائی ہے -

حضور وائسراے بہادر نے حسب ذیل ارشاد فرمایا -]

یور ہائینس - لیڈیز و جنٹلمین - مجھے اس بات کی مسرت ہے کہ کوچین کے قلیل زمانۂ قیام مین مجھے اتنا وقت مل سکا کہ مین اس کالج کی سیر کر سکا - جب تک مین یہان نہین آیا تھا مجھے اسکا خیال بھی نہ تھا کہ مین یہان ایسا نفیس ہال دیکھ سکونگا یا ایسے کثیر مجمع سے ملاقی ہو سکونگا یا ایسا ایڈریس سن سکونگا جو اتنی قابلیت و نفاست سے انگریزی مین تحریر

کیا گیا ہوگا جیسا یہ ایڈریس ہے جسے ابھی اُس لڑکے نے پڑھا ہے جو میری داہنی جانب کھڑا ہے۔

اِس ریاست مین تعلیم (خواہ سرکاری امداد سے ہو یا خود اختیاری) ایسی پھولتی پھلتی حالت مین ہے کہ اگر یہان کی کسی تعلیمگاہ کو بھی مین نہ دیکھ سکتا تو مجھے بہت ہی افسوس ہوتا۔ جن مختصر الفاظ مین آپ نے مجھے ایڈریس دیا ہے اُن مین آپ نے اِس کالج کی تاریخ اور اُسکی کیفیت خلاصۃً بیان کی ہے اور مین نے بہت خوشی سے یہ سُنا کہ مدراس این ایف اے کے امتحانات مین آپ کی کامیابیان بہت یادگار رونمودار ہوئی ہین۔ درحقیقت سالگزشتہ مین آپ کی کامیابیون کی تعداد اِس پورے صوبہ مین بہترین تھی اور میرا خیال ہے کہ مین بہت غلطی نہ کرونگا اگر یہ کہونگا کہ یہ تشفی بخش نتائج زیادہ تر آپ کے پرنسپل مسٹر کشنک صاحب کی تعلیم و تادیب پر محمول ہین کہ جنکی بابت مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ بار بار ابرڈین مین جا کے جستجو کرنا پڑی تھی۔ آپ کے اس ملک کو جہان ہمیشہ موسم گرما رہتا ہے۔ جہان طرہ دار تاڑ کے درخت چھائے بچھائے ہین اور جہان وہ ریگستانی جھیل ہے جسکے چارطرف ہری بھری زمین ہے کچھ زیادہ مشابہت بیرونی طور پر ساحل اسکاٹ لینڈ کے اُس سنگ مرمر والے شہر سے نہین ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ خصلت اور استقلال عزیمت جس طرح ایک مقام پر اچھے نتائج پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اُسیطرح دوسرے مقام پر بھی۔

آپ نے مجھے یہ دکھایا ہے کہ ارناکولم کالج بلا تفریق قوم و ملت سب کے واسطے

کھلا ہوا ہے۔یہ ایسی بات تھی جسنے مجھے اسپر آمادہ کیا کہ اِس مقصد کی ایسی عام
فیضرسانی کی بابت یہ دریافت کرون کہ لوگ اُس سے کس قدر مستفیض ہوتے ہین۔مجھے
معلوم ہوا کہ رومن کیتھلک عیسائی لوگ اپنا ایک نفیس اسکول قایم کیے ہوے ہین اور
بدینوجہ اس کالج مین طلبا کی تعداد بیشتر اہل ہنود کی ہے لیکن مجھے تحقیق کرنے سے دریافت
ہوا کہ یہان صرف ۱ مسلمان اور ۲ یہودی ہین۔اِس تعداد پر نظر کرنے سے مجھے یہی
سمجھنا پڑا کہ ان جماعتون مین انگریزی تعلیم کے ثمرات و فوائد کی اُتنی کامل قدرشناسی
نہین کی گئی ہے جسکی وہ مستحق ہے۔

صاحبو۔اِس قسم کی تقریب مین جیسی یہ آج ہے یہ مسلم ہوچکا ہے کہ جو لوگ ایسے
موقعون پر سربراہی کرتے یا تقریر کرتے ہین وہ لوگ اسکا استحقاق رکھتے ہین کہ اپنے
سامعین سے کچھ پند و مواعظت کی باتین کرین۔مجھے اسکا تو یقین نہین کہ ایسی صلاح دینے
پر ہمیشہ عمل بھی کیا جاتا ہے لیکن غالباً اِس سے یہ لازم نہین آتا کہ نصیحت کی ہی نہ جاے
لہذا آپ لوگ مجھے معاف کرینگے اگر مین اپنی موجودہ حالت مین اِس بندھے ہوے
دستور سے فایدہ اُٹھاؤن۔اِس کالج کے متعلق منجملہ دیگر سوالات کے ایک سوال میرا یہ
تھا کہ یہ کالج اپنے طالبعلمون کو کن کاروباری مشاغل کے واسطے تیار کرتا ہے اور
مجھے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے دیگر مقامات کی طرح یہان بھی اُن نوجوان لوگون مین جو
کالج کے مدارج طے کرتے ہین یہی امنگ اور یہی ارمان رائج الوقت ہو رہے ہین کہ
جسقدر جلد ممکن ہو یا تو گورنمنٹ کے سررشتہ ملازمت مین داخل ہوجائین یا وکیل بنکے

کسی مقامی عدالت مین بار پا جائین۔ بیشک بجاے خود یہ دونون پیشہ اچھے اور
معزز ہین۔ لیکن میرے نزدیک اگر یہ تصور کیا جاے کہ جوانان کوچین کے واسطے
صرف یہی دو پیشہ دنیا مین رہ گئے ہین یا یہ کہ یہ دو پیشہ سب مین بہترین ہین تو اس سے
حالات کی عزت و فرومایگی ثابت ہوتی ہے۔ یہ ایک ریاست ہے جسے ایک روشن ضمیر
حکومت کی تحت مین (جیسی آجکل اُسے حاصل ہے) اپنی رعایا کے واسطے وسیع اور
گوناگون میدان محنت و مشقت کرنے اور نامی و کامی بننے کیغرض سے کھولنا چاہئے
فن فلاحت و باغبانی۔ فن جنگلات جسمین اتنا کچھ کیا جا چکا ہے اور جسمین بہت کچھ کرنے
کو باقی ہے) اور فن کیمیاے زراعتی منتظر ہین کہ کوئی اُدھر ہاتھ بڑھائے۔ اور یہ
سب کام ایسے ہین جو ایسے جوانون کا انتظار کر رہے ہین جنہین اہلیت اور قابلیت
اور کسی کام کے ابتدا کرنے کی ہمت ہو۔ ایسے ہی جوانون کو ایسے میدان مین اپنی
جولانی طبع دکھانے کا موقع ملیگا جہان ابھی تک کسی کا گزر بھی نہین ہوا ہے۔ علاوہ
اسکے ایسے ہی جوانون کے خدمات سے یہ بات پیدا ہوگی کہ ریاست کوچین کی پیداوار
اور صیغہ مال کی آمدنی بہت کچھ بڑھ جائیگی۔ ایک کارگزار آدمی کے واسطے تجارت
بھی بہت دلفریب و خوش سوا د پیشہ ہے۔ ہر روز مال سے لدی پھندی کشتیان ملک
مین داخل ہونے کے واسطے اس کالج کے سامنے سے گزرتی ہین کہ بندرگاہ کے
گھاٹ پر جاکے مال اُتارین۔ یہ کشتیان گویا آپ کو یہ یاد دلاتی ہین کہ کوچین کا اصلی
ذریعہ آمدنی کیا ہے اور بزبان حال کہتی ہین کہ غالباً خود آپ کے واسطے بھی تحصیل

دولت کا یہی سبب ہوگا۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ ارناکولم کالج کا کوئی طالبعلم
کبھی بھولے سے بھی تجارت کی طرف میل نہین کرتا بلکہ اسکے برعکس رجحان نے سب کے
دلون مین مضبوط نقش جما یا ہے اور سب لوگ نہایت سختی و اشتداد کے ساتھ اسی
وضع پر قایم ہین کہ سرکاری محرر یا قانون پیشہ جماعت کو جین کے ایک وکیل بنکے اپنی
ہمت کو تاہ کرڈالین ۔ اے نوجوانو اور اے لڑکو۔ میرے خیال مین آپ کی یہ
پابندی وضع جسمین ذرا بھی جدت اور جگنو نگی نہین ہے نہ تو آپ کے واسطے کوئی اچھی
بات ہے نہ ریاست کے واسطے ۔ میرے نزدیک آپ بہت اچھا کرینگے اگر زیادہ
جدید اور آزاد پیشون مین در آئینگے اور اِس بات کو جان لینگے کہ زندگی سُود مندی کے
موقعون سے مالامال ہے اور یہ کہ سب سے زیادہ سود مند بات جو ایک انسان اِس
دنیا مین کرسکتا ہے وہ صرف یہ نہین ہے کہ اپنی بسر بُرد کا سامان کرے بلکہ یہ ہے کہ وہ
اپنے قویٰ کو ایسی جانب مصروف بکار کرے جس سے اُس جماعت کو جسمین وہ خود بھی
شامل ہے بہترین فوائد حاصل ہون ۔ یہی نصایح ہین جو اِس کالج کے طلبا کو اِس
موقع پر دینے کی مین جرأت کرتا ہون اور مین اِس آرزو کے اظہار پر اپنی تقریر ختم
کرتا ہون کہ اُسے زمانہ آیندہ مین اُس سے بڑھ کے کامیابی نصیب ہو جتنی وہ حاصل
کرچکا ہے ۔

[وایسرائے کے بیانات کو بہت گرمجوشی سے لوگون نے سنا اور اِس کارروائی کا خاتمہ ہزاکسلنسی لارڈ کرزن
بہادر کے نام تین نعرہ ہاے خوشی بلند کرکے ہوا جسے لڑکون نے نہایت خوبی سے تجویز کیا اور سرانجام دیا ۔]

دعوت لنچ بمقام کوچین

۱۹-نومبر ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۱۹- نومبر سنہ ۱۹۰۰ء روز دوشنبہ ہز ہائنس راجہ صاحب کوچین نے ریاست کیطرف سے رزیڈنسی کے متصل ایک منڈوے مین ویر اکسلنسیز کی تشریف آوری کی تقریب مین ایک دعوت لنچ دی - اِس دعوت مین بکثرت مہمان مدعو تھے جنمین بہت سی خاتونین بھی جلوہ فرماتھین - راجہ صاحب کھانے کے دوران مین ہز اکسلنسی کے برابر میز پر بیٹھے رہے اور جب کھانا ختم ہوا تو ہز ہائنس نے ملکہ معظمہ کے جام صحت تجویز کر چکنے کے بعد ویر اکسلنسیز کا جام تندرستی حسب ذیل الفاظ مین تجویز کیا]

لیڈیز و جنٹلمین - اب میرے ذمہ یہ بہجت خیز و فرحت انگیز فریضہ ہے کہ مین آپ لوگون سے یہ درخواست کرون کہ آپ میرے معزز و مفتخر اور ممتاز و نامور مہمانون یعنی ویر اکسلنسیز لارڈ و لیڈی کرزن صاحبان کا جام صحت و تندرستی نوش کرین - کوچین کی تاریخ مین یہ پہلا اتفاق ہے کہ ایک انگریزی وایسراے نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف و افتخار بخشا - مجکو اسمین مطلق شک نہین ہے کہ ویر اکسلنسیز نے دیگر مقامات پر ایسی شان و شوکت اور جاہ و حشمت کی بہار دیکھی ہوگی جسے میری ریاست کی محاصل آمدنی مین اتنی وسعت نہین کہ مین دکھا سکتا - لیکن مین کوچین کی طرف سے اور اپنے خاندان کی طرف سے اسکا دعوے کرتا ہون کہ تخت برطانیہ سے وابستگی اور حکومت اعلیٰ سے خیر خواہی و وفاداری مین ہم ہندوستان کی کسی ریاست یا برسر حکومت خاندان سے

پیچھے نہین ہین (نعرۂ تحسین) کو چین اتنی مدت دراز سے دول یورپ کے ساتھ دوستانہ تعلقات
قائم رکھتی چلی آتی ہے کہ کسی ہندوستانی ریاست کو اتنا زمانہ نہین گزرا - چار صدیان گزر گئین
جب واسکوڈی گا مانے اپنا کارخانہ اسمقام پر قائم کیا تھا جو اب انگریزی کوچین ہے اور
یا پرتگالیون کے ساتھ یا ڈچ لوگون کے ساتھ یا قوت برطانیہ کے ساتھ راجگان کوچین ہمیشہ
نہایت دوستانہ و مخلصانہ تعلقات رکھتے چلے آئے ہین - لیڈیز و جنٹلمین - مین اب آپ سے
یہ استدعا کرتا ہون کہ آپ ہز ایکسلنسی لارڈ و لیڈی کرزن کا جام صحت نوش فرمائین -

یہ جام صحت بہت ہی خوش دلی کے ساتھ نوش کیا گیا اور اُس کے جواب مین حضور وایسرائے
نے حسب ذیل ارشاد فرمایا -]

لیڈیز و جنٹلمین - ہز ہائینس نے لیڈی کرزن کے اور میرے جام صحت کی تجویز
پیش کرتے وقت (کہ جسے آپ نے ایسے طرز سے قبول کیا جسکا مین نہایت مشکور ہوا)
یہ عجب حکمت کی کہ چند ہی جملون مین نہایت ہی موزون و برمحل باتین بیان کر گئے -
حقیقت مین ڈنر کی میز یا لنچ کی میز پر جو فصاحت کی شان دکھائی جاتی ہے - اُسکا یہی
کمال ہے لیکن یہ ایسا کمال ہے جسے چند ہی لوگ حاصل کر سکتے ہین - اب آپ نے مجھے
اجازت دین کہ مین ہز ہائینس کو اسکا یقین دلاؤن کہ وہ اس خیر مقدم کی شان کو نظر تحقیر
ہی نہ دیکھین جو اُنھون نے ہمارا کیا ہے (نعرۂ تحسین) مثل اُن تمام امور کے جنکی وہ خود سربراہی
فرماتے ہین (اور مجھے اس بات کے تصور سے بڑی مسرت ہوتی ہے کہ کوچین مین اکثر
امور کی سربراہی وہ خود فرماتے ہین) یہ خیر مقدم بھی بآئین شایستہ و طرز بایستہ عمل مین

آیا ہے۔(نعرۂ تحسین) اور مجھے جو یہ موقع ملا ہے اُس سے مین یہ فائدہ اُٹھاتا ہون کہ اسکا اعتراف کرتا ہون کہ لیڈی کرزن کو اور خود مجکو یہان کی اس مختصر سیاحت سے کسقدر حظ وافر حاصل ہوا ہے اور ہماری دعوت کا جو کچھ بندوبست کیا گیا اُسکے ہم کتنے شکرگزار ہین۔ہز ہائینس نے یہ بیان فرمایا ہے کہ مین پہلا وایسرا ے ہون جسنے کوچین کی سیر کی ہے۔اگرچہ میری سیاحت (قطع نظر اُس فرحت کے جو مجھے حاصل ہوئی) درحقیقت ریاست اور اُسکے رئیس کے ساتھ لطف و مدارات کے برتاؤ کے خیال پر مبنی تھی لیکن یہ بات کہ یہ پہلا اتفاق ہے ایک طور پر اسکی شہادت دیتی ہے کہ کوچین نے اتنی مدت دراز تک کیسے امن و امان سے بسر کی ہے اور تاج برطانیہ کے ساتھ سو برس تک کسقدر وفاداری و خیرسگالی کو برتا ہے (نعرۂ تحسین) کیونکہ اِسکی کبھی ضرورت ہی نہ پڑی کہ ایسی ریاست (جو اپنے کام کو اس حسن وخوبی سے چلا سکے) پر کبھی سرسری نگاہ بھی ڈالی جاے۔(نعرۂ تحسین)۔

لیڈیز و جنٹلمین۔جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون مین نے مختلف دیسی ریاستونکے حالات و کیفیات اور اُنکی ترقی پر بہت متجسسانہ نگاہ لڑائے رکھی ہے۔اور کوچین سے زیادہ کسی جگہ مین نے ایسا سنجیدہ و فہمیدہ اور ترقی کنان آئین فرمانروائی نہین دیکھا (نعرۂ تحسین) ہز ہائیس نے اپنے پنجسالہ عہد مسندآرائی مین یہ دکھادیا کہ وہ بڑے جفاکش و بیدار مغز حکمران اور اپنی رعایا کی فلاح و بہبود مین ہمہ تن مشغول و مصروف ہین۔(نعرۂ تحسین) اُنھون نے اپنے گرد وپیش نہایت قابل عہدہ دار جمع

کردیئے ہین اور اُنکی دستیاری سے اُنھون نے نظم ونسق مین بہت سی تسکین بخش ترقیان کی ہین۔ (نعرۂ تحسین) اور ابھی بہت سے میدان باقی ہین (جنکا گنانا مین بضرورت سمجھتا ہون) جنمین آیندہ زمانہ مین کئی برس تک اُنھین اپنے قوے کو کام مین لانا پڑیگا۔ مین اُنکے واسطے درازی عمر اور صحت وقوت کی دعا کرتا ہون کہ جس سے وہ اپنے فیض رسانی کے اُس کام کو جاری رکھ سکین جو اُنکے پیش نظر ہے اور جس سے وہ اپنی رعایا کے ہمیشہ محبوب رہینگے اور آب لیڈیز وجنٹلمین مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ میرے ساتھ ہمارے میزبان عالیشان ہزہائنس راجہ صاحب کو چین کا جام صحت نوش فرمائین۔ (بلند اور مسلسل نعرۂ خوشی)

دعوت بمقام ٹراونڈرم

۲۱- نومبر ۱۹۰۰ء

[تاریخ ۱۹- نومبر وقت سہ پہر حضور وایسرائے بہادر کی جمعیت کوچین سے روانہ ہوئی اور دوسرے روز دن بھر بمقام کوئیلان قیام فرماکے شبا شب بجرون پر سوار ہوکے اُس نہر مین سفر کرتے رہے جو ٹراونڈرم تک ساحل سمندر کے پایاب مقامات کو ایک دوسرے سے ملاتے ہوے ہے اور چہارشنبہ ۲۱- نومبر کو علی الصباح ٹراونڈرم مین داخل ہوگئی- یہان پہونچکے نہایت گرمجوشی کے ساتھ مہاراجہ صاحب ٹراونکور و باشندگان ٹراونڈرم نے ہز ایکسلنسیز کا خیر مقدم کیا- ٹراونڈرم کی سڑکون پر رزیڈنسی تک کئی میل برابر مخلوق کا ازدحام تھا اور دورویہ نہایت جگمگاتی آرایش تھی- شام کو مہاراجہ صاحب نے ایک بزم دعوت بمقام دربار ہال ہز ایکسلنسیز کی ضیافت مین منعقد کی- اس دعوت مین ساٹھ سے زیادہ مہمان مدعو تھے- ڈنر کے اختتام پر ہز ہائنیس نے حضور ملکہ معظمہ کا جام تندرستی تجویز کیا اور اُسکے بعد ہز ایکسلنسیز کے جام صحت کو حسب ذیل تقریر مین پیش کیا-

لیڈیز و جنٹلمین- اب میرا نہایت ہی مسرت آگین فرض یہ ہے کہ اپنے معزز و جلیل القدر مہمانون یعنی ہز ایکسلنسیز لارڈ و لیڈی کرزن صاحبان کا جام تندرستی تجویز کرون-

اس سے پیشتر ٹراونکور کو کبھی یہ قابل فخر عزت حاصل نہین ہوئی تھی کہ اپنے شہنشاہ ذی وقار کے اعلیٰ ترین قائممقام کا خیر مقدم کرے- لہذا مین اس افتخار و سرفرازی کی تہ دل سے قدر کرتا ہون جو

ہز اکسلنسی نے مجھ اور میری رعایا پر مبذول فرمائی ہے یعنی حضور موصوف نے ازراہ عطوفت و رأفت ہندوستان کے اس دور دراز گوشہ مین اپنی ذات پر اتنی زحمت و تکلیف گوارا فرماکے میری دعوت کو قبول فرمایا۔ اور میری یہ منت گزاری اس سے اور بھی المضاعف ہوگئی ہے کہ ہز اکسلنسی لیڈی کرزن صاحبہ نے بھی قدم رنجہ فرما کے مجھے سرفراز فرمایا۔ اب مین بکمال ادب و عزت نہایت جوش اور صدق دلی سے ور ایکسلنسیز کا خیر مقدم کرتا ہون ۔

ہز اکسلنسی کی ذات ستودہ صفات مین ہمکو نہ صرف حضور ملکہ قیصرہ کا ایک نہایت معتمد مشیر میسر ہوا ہے بلکہ ایک ایسا ذی وقار اور عالی تبار شخص نصیب ہوا ہے جو انگلستان کے تاریخی خانوادون مین سے ایک خانوادہ کے ایک مقتدر رکن ۔ایک سرگرم جستجو محقق ۔ایک متبحر عالم ایک ذی جوہر مصنف ایک خوش بیان مقرر اور ایک ہوشمند اور کریم النفس مدبر ہے ۔

ہز اکسلنسی جب ہندوستان مین تشریف لائے تو وہ اس ملک کے حالات کی واقفیت سے بخوبی آراستہ تھے اور انکا دل اس ملک کی رعایا برایا ۔یہان کی تاریخ ۔یہان کے آئین مملکت ۔اور یہان کی تہذیب و تمدن اور معاشرت کے دلچسپ اسرار کی سچی محبت سے پیراستہ تھا ۔جس نمایان قابلیت ۔مردانگی اور کامیابی سے آنھون نے اُن دقیق و پیچیدہ مسائل کو طے کیا جو اُنکے عہد حکومت کی ابتداہی مین پیش آئے تھے ۔ اور بعض حصص ہند (جہان ہولناک حوادث روزگار نے مخلوق کو تہ و بالا کر رکھا تھا وہان) کے ستم رسیدہ باشندون کے ساتھ جو خالص ہمدردی آنھون نے محض اپنے بذل و کرم سے ظاہر کی اور اپنی دباغت سے دوسرون مین پیدا کی ۔جسقدر خوشدلی اور پامردی کے ساتھ آنھون نے جانون کے بچانے اور انسانون کی تکلیف و مصیبت کے گھٹانے کی فکر و تشویش مین

اُسوقت ایک محنت شاقہ اپنے سرلی اور اپنے آرام و عافیت سے ہاتھ دھویا۔جس طرح کے کافی و وافی ثبوت اپنی مستقل مزاجی۔معدلت پسندی اور رعایا کے خیالات و جذبات اور اُنکی خواہشات و رُجحانات حتی کہ اُنکے اوہام و وساوس تک کی پاسداری کے دیے ہین۔ یہ سب تازہ واقعات زمانہ حال کی تاریخ کے ہین اور ممکن نہین کہ اُس بیشمار مخلوق کے قلوب مین (جو ہز اکسلنسی کے زیرنگین حکمرانی ہے) اِس بات کے نقش کردینے مین قاصر رہے ہون کہ ہز اکسلنسی کا اصلی مقصد و منشار رعایا کی فلاح و بہبود ہے۔

ہز اکسلنسی کا گلشن شباب ابھی لہلہا رہا ہے اور ہم وثوق کے ساتھ یہ امید رکھ سکتے ہین کہ زمانۂ ماضی (جو بجاے خود فتوحات عظیمہ کا ایک دفتر مسلسل ہے) صرف زمانۂ آیندہ کا تمہید و دیباچہ ثابت ہوگا اور یہ کہ عہدہ وایسرائی جو بجاے خود "ایک زندگی کی معراج اولوالعزمی ہے" اِس سے بھی ارفع واعلیٰ مدارج کی ترقی کا زینہ ثابت ہوگا۔

ہز اکسلنسی کی یہان تشریف آوری کو مین یہ سمجھتا ہون کہ وہ ایک علی ثبوت ہے اُنکے ذاتی الطاف و عنایات اور اُنکی جانب سے اِس بات کے براہ نوازش تسلیم کرنے کا کہ یہ قدیمی ریاست تاج برطانیہ سے نہایت استقلال کے ساتھ وابستہ اور وفادار رہی ہے۔ اِس سلطنت عظمٰی کیطرف سے بالذات مجھپر سیکر خاندان اور میری ریاست پر بہت سے خسروانہ مراحم و عطوفات مبذول ہوتے رہے ہین۔چنانچہ ماورآن دو الطاف شاہی کے جنکا تذکرہ مین کرنا چاہتا ہون یعنی جنوبی ہند کے ریلوے کی توسیع مقام کو ملان تک کی منظوری عطا فرمانے اور میری ذاتی تسلک سلامی بڑھا دینے کے مین مخصوص طور پر ہز اکسلنسی سے اپنا دلی شکریہ اِس امر کی بابت عرض کرتا ہون کہ اُنھون نے

میرے خاندان کی بقا کے واسطے جو کارروائی پیش تھی اُسے نہایت مستعدی سے منظور فرمالیا
مین اپنے کو خاص طور پر خوش قسمت سمجھتا ہون کہ مجھے یہ افتخار حاصل ہوا کہ ہز ایکسلنسی کے جام
تندرستی مین اُس خاتون کا نام نامی شریک کرتا ہون جسکی شایستگی خوش اخلاقی اور غیر محدود
مہمان نوازی نے اُسے عالم مین محبوب و ہردلعزیز بنا دیا ہے۔

لیڈیز و جنٹلمین۔مین آپ صاحبون سے درخواست کرتا ہون کہ نہایت گرمجوشی اور تعظیم کے
ساتھ ایک لبالب جام حضور لارڈ کرزن و لیڈی کرزن صاحبہ کی صحت و تندرستی کا نوش کرین۔
یہ جام صحت نہایت جوش دلی کے ساتھ نوش کیا گیا اور حضور وایسرائے بہادر نے جواب مین
حسب ذیل تقریر ارشاد فرمائی :-

یور ہائینس۔لیڈیز و جنٹلمین۔جب سے مین ہندوستان آیا ہون مجھے ٹراونکور کے
دیکھنے کی بڑی تمنا تھی۔برسین ہوگئین کہ مین یہ چرچے سُن رہا ہون کہ اِس مقام پر
فطرتی حسن و جمال بفراوانی موجود ہے۔یہان دنیاے قدیم کی ایسی سادگی نظر آتی ہے
اور ارکیڈیا کی ایسی دلفریبی پائی جاتی ہے تو بھلا ایسے مناظر کے دیکھنے کا کون مشتاق
نہ ہوگا۔یہان فطرت نے اپنے خزانے زمین پر لٹا دیے ہین۔دن مین آفتاب کمی نہین
کرتا۔بارش اپنے وقت پر ہوتی ہے خشک سالی کا کوئی نام ہی نہین جانتا اور ایک
دامی موسم گرما منظر کو ہمیشہ منور کرتا رہتا ہے۔جن مقامات پر اراضی قابل زراعت ہے
وہان آبادی ایسی ہے جس سے زیادہ گنجان کہین نہین ہے۔جہان جنگل یا چھتریا ریتیلے
چشمہ ہین وہان خوشنما مناظر ارضی ایسے ہین جیسے کہین نہین ہین اِن قصہ کہانیون سے

ایسے منظرون مین وہ قوم آباد ہے جسنے ہندوستان کے براعظم مین اُس سے قدیم تر زمانہ سے اپنی یہ پُرانی وضع قائم رکھی ہے جتنی ہندوستان کے کسی (اسی کے مساوی تہذیب یافتہ) مقام نے قایم نہین رکھی ہے۔ یہی وہ ملک ہے جہان دیگر ریاستہاے ہند سے زیادہ عیسائیون کی آبادی ہے اور اسی ملک مین ایک ہی نسل کے فرمانرواؤن کی وہ شاخ مسند حکومت پر متمکن ہوتی چلی آئی ہے جو اپنی رعایا سے از روے نسب اور از روے مذاق متحد ہے۔ تو اگر کوئی وایسراے ہند اپنے چکر کھانے والے قدم یہان آکے پھیر جاے تو اُسے ضرور مسرت ہوگی اور اگر وہ ایسے حکمران اور ایسی ریاست سے رسم بڑہاتے تو ضرور اُسکا یہ فعل بجا اور موجہ ہوگا۔ (نعرۂ تحسین)۔

ہز ہائنیس مہاراجہ صاحب نے میرا جام صحت جس تقریر کے ساتھ تجویز کیا ہے اُسمین اُنھون نے میری ذات خاص کی ایسی مدح سرائی کی ہے کہ اگر یہ محال نہین تو مشکل ضرور ہے کہ مین اُسکا جواب دے سکون۔ بہرکیف چونکہ وہ میری صفات سے (وہ جو کچھ بھی ہین) بہت زیادہ واقف معلوم ہوتے ہین تو غالبًا وہ مجھے یہ کہنے کی اجازت دینگے کہ مین بھی اُنکی صفات سے کچھ کم آگہی نہین رکھتا۔ (قہقہہ و نعرۂ تحسین) شہرت عام کے ذریعہ سے مین یہ جانتا ہون کہ ہز ہائنیس بہت مہربان و ہمدرد اور جفاکش فرمانروا ہین اُنکے صفات محک امتحان پر پورے اُتر چکے ہین اور پندرہ برس کے مرفہ الحال نظم مملکت کے ذریعہ سے اُنکی رعایا کے قلوب مین اُنکی محبت روز افزون بڑھتی رہی ہے مین جانتا ہون کہ آن مین نہایت قدیم خیالات نہایت ہی روشن ضمیر خیالات کے ساتھ

سموئے ہوے ہین - کیا خود گورنمنٹ ہند نے اُنکی فراست وتدبیر اور اُنکی خدمات کا اِس نہایت نمایان طریقہ سے اعتراف نہین کیا ہے کہ اُنکی شلک سلامی مین وہ اضافہ کردیا ہے جسکی جانب ہز ہائنیس ابھی اشارہ فرما چکے ہین - (نعرہ تحسین)

دو معاملات جنکا تعلق امور خانگی سے ہے اس قسم کے ہین کہ مین اُنکو اسموقع پر نظر انداز نہین کرسکتا لہذا اُنکو بیان کرتا ہون اور اگر ان مین سے ایک معاملہ ایسا ہے جسکے تذکرے سے میری تقریر مین سوز وگداز کی راگنی پیدا ہوگی تو مجھے یقین ہے کہ اُسکی تلافی دوسرے معاملہ کی خوش آہنگی سے ہو جائیگی - ان مین سے واقعۂ دردانگیز تو اولین شہزادہ ٹراونکور کی وفات حسرت آیات ہے جو ابھی تھوڑا زمانہ ہوا واقع ہوئی ہے - وہ ایک ملنسار اور شائستہ وتربیت یافتہ رئیس زادہ اور خوش صفات وذی جوہر سیاح وجہاندیدہ - اور زیور علم وفضل سے آراستہ وپیراستہ جوان تھا - اور میرے خیال مین تمام ہندوستانی رئیس زادون مین پہلا گریجوئٹ تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قسمت نے اُسے اِسواسطے پیدا کیا ہے کہ اپنے مشہور ومعروف پدر بزرگوار کی مسند حکومت پر متمکن ہوکے نئی تاب وتابش دکھائیگا - فرمانروا خاندان کے اِس ذی جوہر رکن کی قبل از وقت موت پر مین نہایت تہ دل سے ہز ہائنیس اور اُنکی رعایا کے ساتھ ہمدردی کرتا ہون - پھر دوسری جانب مجھے اسکی اجازت ملنا چاہیئے کہ مین اُنکو اُن کارروائیون کی بابت مبارکباد بھی دون جو سلسلہ فرمانروایان کے بقاے نام ونشان کے واسطے از سر نو تبنیت کے ذریعہ سے عمل مین آئی ہین - مجھے امید ہے کہ وقت

مناسب پر وہ توقعات پورے ہونگے جو اِس دلچسپ واقعہ سے وابستہ ہوے ہین اور مجھے یہ بھی امید ہے کہ زمانۂ آیندہ مین ریاست ٹراونکور اِس سے محروم نہ رہیگی کہ اُسکے فرمانرواؤن کی جانشینی ایسے رئیس زادے کرتے رہینگے جو نسباً وحسباً حکمران خاندان کے ہونگے اور جو فطرتی جوہرون اور تربیت کی خوبیون کے سبب اِس قابل ہونگے کہ اپنے گھرانے کی قدیمی اور معزز وضع کو قائم رکھ سکینگے۔ (نعرۂ تحسین)۔

ہز ہائینس نے اپنی تقریر مین مجوزہ توسیع جنوبی ہند ریلوے تا کوئلان کا تذکرہ کیا ہے مین اِس خیال سے خوش ہون کہ اُنھون نے اِس نہایت اہم کارروائی کے واسطے ایسا سامان ترغیب فراہم کیا ہے جس سے مجھے امید ہے کہ اُنکی ریاست کو بہرۂ وافی نصیب ہوگا یعنی اُنھون نے خزانۂ ریاست سے سترہ لاکھ روپیہ بطور پیشگی دیا ہے۔ اور مین اُنکو اِس بات پر بھی مبارکباد دیتا ہون کہ اُنکی ریاست کے خزانہ مین بڑی اور ہوشیاری سے جمع کی ہوئی توفیر موجود ہے جسکی بابت یہ خیال ہوتا ہے کہ اُنکی روشن خیالی اور مستعدی اُنھین اِس جانب مائل کریگی کہ اِس توفیر کو اپنے ملک کی مادی ترقی مین صرف کرینگے۔ مین اُس قابلیت کا معتقد نہین ہون جو روپال کی گٹھری مین بندھی رہے۔ مین تو اُسی قابلیت کا معتقد ہون جس سے ایسا کام نکالا جاے کہ سودمند نتائج پیدا ہون اور جس سے بعد مین اور زیادہ قابلیتین ظہور پذیر ہون۔ (نعرۂ تحسین)۔

ایک حیثیت سے ہز ہائینس ایسے مرتبہ علیا پر فائز ہین جسکے سبب خاص طور کی

ذمہ داری اُنکے سر و گردن پر ہے - کیونکہ وہ ایسے حکمران ہین جنکے زیر حکومت ایسی رعایا ہے
جسکے باہم قومیت کے بڑے تفرقہ پڑے ہوئے ہین اور جو مذاہب مختلفہ سے عجیب
طرح پر پھیل بنی ہوئی ہے - ایسی حالت مین ایک رئیس کی سب سے بڑھ کے عزیمت یہی
ہوتی ہے کہ وہ ادنیٰ لوگون سے بھی پاس و لحاظ کا برتاؤ کرے اور سب سے مساوات و تحمل
برتے - ریاستون کی تاریخ مین اُن حکمرانون سے بڑھ کے کسی کا نام زمانہ کو یاد نہین رہتا
جنھون نے تعصب اور تنگ نظری کے غبار سے اپنا دامن آلودہ نہین ہونے دیا ہے
اور ہر قوم و ملت سے اسمین چاہے کوئی کتنا ہی کم رتبہ کیون نہ ہو مساوی طور پر رحم و محبت
کا برتاؤ کیا ہے -

اِس قسم کے رئیسون کے زمرے مین ہزہائنیس نے اپنی کشادہ نفسی کے اتنے کافی و وافی
ثبوت دیے ہین کہ وہ ایک ممتاز مرتبہ پر فائز ہو سکتے ہین اور ایسا نام نیک یادگار چھوڑ
سکتے ہین جسے آینوالی نسلین محبت کے ساتھ یاد رکھینگی -

لیڈیز و جنٹلمین - اب آخر مین اِس قدر باقی ہے کہ مین ہزہائنس کا شکریہ اِس بابت
ادا کرون کہ اُنھون نے نہایت خوش اسلوبی سے لیڈی کرزن صاحبہ کا تذکرہ کیا ہے کہ
جو ٹراونکور کی سیر دیکھ کے اُسیقدر محظوظ ہوئی ہین جتنا مین ہوا ہون - اور مین آپ سے
چاہتا ہون کہ جس تواضع و تکریم اور تکلف سے اُنھون نے ہماری ضیافت کی ہے
جیسی دلچسپی ہم سب کو اِس دلچسپ مقام سے ہوئی ہے اور جیسی قدر و قیمت ہماری
نگاہون مین اِس مقام کے فرمانروائی کی ہے اُس کے اظہار مین ایک لبالب جام

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب ٹراونکور کی صحت وتندرستی کا نوش کریں۔

(یہ جام نہایت گرمجوشی سے نوش کیا گیا)

مہاراجہ کالج ٹریونڈرم

۲۳۔ نومبر ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۲۳۔ نومبر روز جمعہ وقت صبح حضور وایسرائے بہادر مع لیڈی کرزن صاحبہ سوار ہوکے جوبلی ہال ٹریونڈرم کو تشریف لیگئے۔ یہان مہاراجہ کالج کے طالبعلم جمع تھے اور اُنھون نے ہز اکسلنسی کے سامنے ایک ایڈریس باظہار خیر مقدم پیش کیا۔ جسوقت حضور وایسرائے تشریف فرما ہوے اُسوقت ہز اکسلنسی کا استقبال مہاراجہ صاحب اور کالج کے افسرون نے کیا اور کالج کے طلبا نے نہایت گرمجوشی سے نعرہ ہاے خوشی بلند کیے اور انھین نعرہ ہاے مسرت کے درمیان مین وہ ڈیس تک پہونچائے اور صدر نشین کیے گئے۔ ایک طالب علم نے ایڈریس پڑھا جسمین افتتاح کلام خیر مقدم اور خیر خواہی و وفاداری کے اظہار سے تھا پھر کالج کے پچھلے حالات تاریخی اور اُسکی کارگزاری کا مذکور تھا اور اِس بیان پر ختم تھا کہ جب علیا حضرت ملکہ قیصرہ اپنی شاہانہ مرضی سے حضور وایسرائے کو کسی اعلیٰ تر مرتبہ پر سرفراز فرمائینگی تو اُسوقت اُنکو یہ بات نہایت فخر و مباہات سے یاد رہیگی کہ اُنکو ایسے مدبر کے روبرو کھڑے ہونے کا افتخار حاصل ہوا تھا جسکا نام صفحات تاریخ کی زیب و زینت رہیگا۔ اِسکے بعد دیوان ریاست صاحب نے یہ اعلان فرمایا کہ مہاراجہ صاحب نے لارڈ کرزن صاحب بہادر کی سیاحت ٹریونڈرم کی یادگار مین یہ تجویز فرمایا ہے کہ پانچسو روپیہ سالانہ کا ایک انعام کسی سائینٹفک مسئلہ پر جواب مضمون لکھنے کیغرض سے

وقف فرماوین اور اسکا نام "مہاراجہ ٹراونکور کا کرزن انعام" رکھین۔ اس اعلان پر ہر طرف سے تحسین و آفرین کا غلغلہ بلند ہوا۔

بعد ازان حضور وایسرائے بہادر نے مجمع سے مخاطب ہوکے حسب ذیل ارشاد فرمایا:۔

یور ہائنس اور گزشتہ و موجودہ طلبا کالج ہذا مجھکو یقین ہے کہ ہم سب نے نہایت ہی فرحت و انبساط سے اُس اعلان کو سنا ہے جو ابھی ابھی دیوان صاحب نے اُس عنایت آمیز اور فیاضانہ طریقہ کا کیا ہے جس سے ہز ہائنس کی مرضی ہے کہ اس شہر مین میری سیاحت کی یاد باقی رہے۔ (نعرہ خوشی)۔ یہ اعلان ہز ہائنس کی روشن خیالی و دریا دلی کی شان ظاہر کرتا ہے (نعرہ خوشی) اور اسکے ذریعہ سے اُن نوجوانون کے واسطے جنھون نے اس کالج مین تعلیم پائی ہے ایک راہ کھل جائیگی کہ جسمین وہ اپنے کمالات علمی اور اپنی قابلیتون کو ظاہر کر سکینگے۔ اور اگرچہ اس راہ کے کھل جانے مین یہ مطلب بھی نکلے کہ اُنکو زمانۂ آیندہ مین یہ موقع یاد رہے جسپر یہ انعام قائم کیا گیا تھا تاہم اس سے اُنکے اپنے طلب علم کے شوق کو بڑی اشتعالک ہوگی۔

مجھے اپنی سیر و سیاحت ہندوستان کے دورے مین اس سے زیادہ کسی بات سے تفریح و مسرت نہین ہوتی جتنی اُن تعلیمگاہون کے دیکھنے مین ہوتی ہے جنمین وہ نوجوان لوگ زیر تعلیم ہوتے ہین جنکے ہاتھون مین ایک وقت بہت کچھ ملک کی قسمتین ہونگی۔ خواہ وہ کالج ایسا ہو جسمین ایسے نوجوان رئیس اور سردار تعلیم پاتے ہون جنکے سر گردنِ ریاستون اور قومون کی حکمرانی و فرمان روائی کا بار رکھا جائیگا یا ایسا ہو جسمین ایسے

نوجوان لوگ تعلیم پاتے ہون جو (اگرچہ ایسے عالی مرتبہ خاندانون مین پیدا نہین ہوئے ہین تاہم) زمانہ آیندہ مین عہدہ دار۔ مدبران ملک اور سرکاری ملازم بنینگے۔بہرطور یہ سمان یکسان دلفریب وخوش آیند ہے اور اسے دیکھ کے دل بڑھتا ہے۔جب ہم لوگ مدرسہ یا کالج مین ہوتے ہین تو ہم مشکل اسکی قدر پہچان سکتے ہین کہ ہمارے گرد وپیش کیا کام ہو رہا ہے۔ہماری تمامتر ہمت امتحانات کے پاس کرنے انعامات کے حاصل کرنے اور بازیون مین سبقت لیجانے کی دوستانہ رقابت اور مقابلہ مین مصروف ہوتی ہے۔اور چونکہ ہمارا سارا وقت انھین اشغال مین بسر ہوتا ہے اسوجہ سے ہمکو اور کسی بات کا خیال بھی نہین ہوتا اور ہمکو زمین آسمان بہت محدود نظر آتا ہے۔لیکن اسی حالت مین ہر ایک منٹ ہمارا جو اسکول یا کالج مین گزرتا ہے وہ ہماری خصلت پر اپنا سکہ جماتا جاتا ہے۔جن لڑکون سے ہمارا میل جول ہوتا ہے جو ماسٹر ہمکو پڑھاتے ہین جن کتابون کو ہم پڑھتے ہین۔ اُن سب کی صحبت کی تاثیر سے ہم متاثر ہوتے ہین اور اسی کے ساتھ ہمارے گرد وپیش کے حالات واسباب ہمپر اس طرح موثر ہوتے ہین جنکا پورا پورا ادراک بھی ہمکو نہین ہوتا۔اور قبل اسکے کہ ہمکو ان باتون کا احساس ہو ہلوگ دنیا مین اسطور پر داخل کر دیے جاتے ہین کہ ہمارے اوپر اسیطرح ایک مُہر لگی ہوئی ہوتی ہے جس طرح ایک بادشاہ کی صورت کا ٹھپہ ایک سکہ پر ہمیشہ جما ہوا رہتا ہے یہ ٹھپہ ہمارے اوپر زندگی بھر لگا رہتا ہے اور یہی ہماری تمام رفتار وکردار کو ایک خاص سانچہ مین ڈھالتا رہتا ہے۔ لہذا مین سمجھتا ہون کہ لڑکون اور نوجوانون کیواسطے

یہ بہتر بات ہے کہ گاہ بگاہ وہ تھوڑا دم لے کے خود اپنے سے یہ پوچھ لیا کرین کہ اُن پر کونسی قسم کا ٹھپہ جمتا ہے اور کس قسم کا سکہ ڈھال کے وہ نکالے جائینگے یعنی وہ سکہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا تانبے کا ہے یا کسی اور دھات کا ہے جو بہت کم خالص ہے۔

اے طلبار کالج ہذا۔ اگر مین نصیحت کی کوئی بات تمھارے گوش گزار کرنا چاہونگا تو یہی کہ تم سب ایک ہی سانچہ مین نہ پڑ جانا اور بے اختیاری کے ساتھ ایک ہی قسم کی دھات منظور نہ کرلینا۔ جس ریاست سے تمھارا تعلق ہے اُسکی خاص بوقلمونی اور اُسکے اغراض کو اپنی ہمت بڑھانے کے واسطے اپنے پیش نظر رکھنا کیونکہ مین نہین سمجھتا کہ ہندوستان بھر مین کوئی اور بھی ریاست ایسی ہے جسمین یہان سے زیادہ محاصل ملک کی افزونی اور زرخیزی کے سامان جمع ہون اس سے زیادہ گرد وپیش کے اسباب وحالات مین گوناگونی اور بوقلمونی ہو۔ اس سے زیادہ کام کرنے کے موقع حاصل ہون اور اس سے زیادہ ترقی وسرسبزی کے آثار موجود ہون۔ (نعرۂ خوشی)۔ مزید برآن یہ ریاست ملکی ہمدردی کے جوش سے مالامال ہے (نعرۂ خوشی) اور ٹراونکور کے ہر ایک اچھے باشندے کو یہی زعم ہے کہ نہ ٹراونکور کا ایسا کوئی مقام ہے نہ ٹریونڈرم کالج کا ایسا کوئی کالج ہے اور نہ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کا ایسا کوئی رئیس ہے۔ (بلند نعرۂ خوشی)۔ خیر۔ ہمدردی و یگانگت کے اس سرمایہ سے (کہ جو آپ کے واسطے ترغیب وتشویق کا سامان جمع کریگا) ابتدا کرکے مین کہتا ہون کہ۔ نوجوانی ہی کی حالت مین آپ اپنے اردگرد دیکھین۔ خود اپنی اہلیت وصلاحیت

کو جانچیں پرتالین - اور اپنے دل مین یہ ٹھان لین کہ جب زمانۂ طالب علمی ختم
ہو جائیگا اُسوقت آپ کسطور سے ریاست کی خدمتگزاری کرینگے - بھیڑیا دھسان
کی طرح (جو باڑے کے ایک ہی مُنھ مین ہمیشہ جاتی ہین) ایک دوسرے کی کورانہ
تقلید نہ کیجیے - فرائض عامہ کے بارے مین بہتیرے مقامات پر درآنے کی راہ
نکل سکتی ہے - اور وہ شخص جو اُسمین سے ہوکے دوسری طرف نکلنے کا آرزومند ہے
اگر یہ کوشش کریگا کہ جب ساری بھیڑ چھٹ لے اور پار نکل لے تب مین نکلون تو وہ اپنا
گرانبہا وقت ضائع کریگا -

لہذا پہلے اسکا خیال کر لیجیے کہ اس خوش سواد ملک مین آپ کے واسطے
کون کون سی راہین کھلی ہوئی ہین - میرا عقیدہ ہے کہ علوم حکمت وفنون صنعت کی
تعلیم کی کوئی ایک شاخ بھی ایسی نہین ہے جسکی علمی اور سودمند شغل کی صلاحیت وقابلیت
کا مادہ ٹراونکور مین موجود نہین ہے - یہان معدنیات موجود ہین جو برآمد کیجا سکتی ہین
یہان بھمرسانی آب کی یہ افراط وکثرت ہے کہ اُسے ایسی شکلون مین تبدیل کر سکتے
ہین جسمین محنت ومشقت کرنے سے بہت کچھ تمتعات ہو سکتے ہین - یہان بیحد وبیشمار
پودے - تناور درخت اور اشجار کی ریل پیل ہے - یہان چرند وپرند اور کیڑے
کوڑے متعدد ومختلف اقسام کے موجود ہین - یہان ہر قسم کے تجربات کا موقع
زراعت مین حاصل ہے - یہان امورات عامہ کے لیے کثرت سے راہین کھلی ہوئی ہین
اور یہان اُس طالب علم کے واسطے جو کیمیا خانہ کو ترجیح دیتا ہے اور اس سرگرم جستجو اور انجنیر

کے واسطے جو شوق ایجاد و اختراع مین گھر سے باہر نکلا رہتا ہے کافی طور سے میدان تحقیق وسیع ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ان تمام مشاغل مین نہایت گرمجوشانہ ترغیب و تحریص اس کالج کے یوروپین پروفیسر آپکو دینگے اور خود ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بھی آپ کی کچھ کم حوصلہ افزائی نہ کرینگے۔ (نعرۂ خوشی)۔ ٹراونکور کے مہاراجہ صاحبان علوم کی سرپرستی کے واسطے ہمیشہ معروف و ممتاز رہے ہین۔ چنانچہ ہز ہائنس بھی اس کالج کی ترقی مین بہت ہی دلچسپی رکھتے ہین اور مین نے اس بات کو نہایت خوشی سے سنا کہ مطالعۂ علمی کے ایک میدان کی طرف اُنکی توجہ مایل ہے کہ جسکا ذکر مین نے ابھی کیا ہے یعنی حکیمانہ تعلیم فن جنگلات کی بابت چنانچہ اُنکا یہ ارادہ ہے کہ وہ چار طلبا کو بغرض تحصیل و تعلیم گورنمنٹ ہند کے اسکول جنگلات مین بمقام دیرہ دون بھیجین۔ (نعرۂ خوشی)۔

لہذا۔ اے طلبا رکالج ہذا۔ مجکو اجازت دیجیے کہ مین آپ سے اصرار کرون کہ آپ یہ یاد رکھین کہ آپ کی ملکی ہمدردی (جو بہت نفیس چیز ہے) صرف اسی پر ختم نہ ہو جائے کہ آپ یہ خیال کرلین کہ ٹراونکور سے بڑھ کے کوئی مقام نہین ہے ورنہ یہ بہت بے قیمت اور بے لطف خیال ہو جائیگا۔ بلکہ آپ کو ایسے آزاد اور غیر مقید طرق تحقیقات مین گرم عنان ہونا چاہیئے جنسے آپ ریاست کی خدمت کرسکین۔ اس تعلیمگاہ مین آپکو بہت سی منفعتین حاصل ہین۔ آپ بہت اچھی تعلیم پا رہے ہین مجھے معلوم ہے کہ یہان آپ کو ایسا کتبخانہ میسر ہے جو جنوبی ہند مین دوسرا بہترین کتب خانہ ہے۔ آپ کے

سر پر ایک شفیق وفیض رسان حکومت کا سایہ ہے۔ اور درحقیقت آپ ایسے نوجوانون کا مجموعہ ہین جو اعلیٰ درجہ کے لاڈلے اور شاید دولار مین کسیقدر بگڑے ہوے ہین (قہقہہ) پس یہ نعمتین جو آپ کو ملی ہین انکا کچھ توصلہ و معاوضہ آپ کو دینا چاہیئے۔ لہذا آپ اپنے واسطے ایک راہ قبول کرلیجیے اور لکیر کے فقیر نہ بنے رہیئے۔ زندگی کی ساری میعاد صرف دفتر یا قانونی عدالت مین ختم نہین ہو جاتی۔ یاد رکھیے کہ اگرچہ بیان دیگر اشخاص آپ کے لیے ایک طرز خاص سے زندگی بسر کرنے کے موقعے مہیا کرسکتے اور کر رہے ہین پھر بھی وہ طرز زندگی وہی رہیگا جو ایک شخص خود اپنے واسطے قائم کرلیگا۔ اور دیکھیے ایسا کیجیے کہ آپ لوگون مین سے ہرایک کی یہی ہمت رہے کہ جب وقت آخر قریب پہونچے اُسوقت آپ یہی کہہ سکین کہ تھوڑی یا بہت جو کچھ ہو سکی ہمنے اپنے ملک کی خدمت قابل ستائش طریقہ سے کی ہے (بلند اور مسلسل نعرہٗ خوشی)۔

ایڈریس بمقام ٹناولی

نومبر ۱۹۰۱ء

[بتاریخ ۲۶ - نومبر روز دوشنبہ و الیسرگل پارٹی ٹراونڈرم سے ۱۰۲ میل کا سفر طے کرکے اور دوران سفر مین مڈاتورا اور کرتلم کے مقامات پر منزل کرتی ہوئی دوپہر سے پیشتر ٹناولی مین منضت فرما ہوئی - سہ پہر کو ۳ ½ بجے ایک پنڈال مین جو مسٹر شیلی صاحب کلکٹر کے مکان سے متصل تھا ٹناولی اور پالم کوٹا کے میونسپل کونسلون اور باشندگان ضلع ٹناولی کے ڈیپوٹیشنون سے ملاقات کی - ان سب نے خیر مقدم کے ایڈریس پیش کیے - ان ایڈریسون مین اتنے متعدد مباحث پر بحث کی گئی تھی کہ تھوڑی سی جگہ مین اُنکا خلاصہ بیان کرنا ناممکن ہے لیکن خاص خاص امور حضور وایسرائے بہادر کے جواب سے واضح ہو جائینگے -

ہزاکسلنسی نے سب ایڈریسون کا جواب ایک ہی مین ملا کے دیا - اور ضلع ٹناولی کی جانب سے جو ایڈریس تھا اُسکو مقدم رکھا - اُنھون نے ارشاد فرمایا]

اے حضرات ضلع ٹناولی - مجھے اِسکا اندیشہ ہے کہ جسقدر قلیل وقت میرے اختیار مین ہے اُسمین آپ کے ایڈریس کے جملہ مباحث سے مین عہدہ برآ ہو سکونگا - اس ایڈریس مین ۲۰ سے کم مبحث نہین ہین جنمین بعض تو بہت ہی وسیع تعلقات شہنشاہی سے علاقہ اور بعض بالکل ہی مقامی معاملات سے واسطہ رکھتے ہین اور

اِن سب کی بابت یا تو آپ نے مجھ سے اظہار راے کی استدعا کی ہے یا براہ عنایت
خود اپنی ہی راے میرے سامنے پیش کی ہے - اور یہ بات صاف وصریح ہے کہ اگر مین اِن
مباحث مین سے ہر ایک کے غور و فکر مین صرف دو ہی دو منٹ صرف کرون تو مجھے ایڈریس
کے جواب مین قریب قریب ایک گھنٹہ کامل گفتگو کرنا پڑیگی - جب مین نے اس ضلع کی
ایسی نہایت مشتاقانہ آرزو کو پذیرا کرلیا تھا کہ ہنگام ورود ٹنادلی میرے سامنے علاوہ
اُس ایڈریس کے جو شہر کی جانب سے پیش ہوگا ایک اور ایڈریس منجانب ضلع ٹنادلی کے
بھی پیش ہو تو اُسوقت مجھے اسکا سان و گمان بھی نہ تھا کہ مجھے اس خواہش کے پذیرا
کرنے کا یہ صلہ ملیگا کہ ایسے سنگین اور اہم مسائل پر بحث کرنا پڑے گی جیسے قحط کمیشن کا
دائرۂ تحقیق - کیپ اور نیٹال کی نوآبادیون کے ہندوستانی متوطنونکے ساتھ مدارات -
مجسٹریٹون کے تعلقات عاملانہ صیغہ سے ہائی کورٹ اور پولیس - مجھے اندیشہ ہے کہ اگر
سارے ایڈریس اِسی کشادہ مزاجی کے سانچے مین ڈھلنے لگینگے اور اگر ایک وایسراے
سے یہ توقع رکھی جائیگی کہ اُسی پیمانہ پر جواب دیا کرے اور اپنے اُس دورے مین
جو دو مہینہ تک رہتا ہے ہر دوسرے دن ایک تقریر کا اوسط قائم رکھا کرے
(جیسے مین کر رہا ہون) تو اُسکو زچ ہو کے یہی کرتے بن پڑے گی کہ اپنے سفر ہی سے
قطع نظر کرے اور تھک کے بیٹھ رہے - پس باوجودیکہ مین آپ کا شکریہ اس بابت ادا
کرتا ہون کہ آپ نے جن اہم اور بسیط معاملات کا ذکر چھیڑا ہے اُنپر آپ نے خیالات
وآرا کو ظاہر کیا ہے لیکن مین اپنے جواب کو صرف اُنھین معاملات تک محدود رکھونگا جو

خصوصیت کے ساتھ ضلع ٹناولی سے علاقہ رکھتے معلوم ہوتے ہین - اور اگر ان مین سے
بعض کی خفیف جزئیات مین مین دخل نہ دونگا تو یہ اسوجہ سے ہوگا کہ آپ کی پیش
کی ہوئی مخصوص تجویزین بہ نسبت سپریم گورنمنٹ کے زیادہ تر لوکل گورنمنٹ سے واسطہ
و تعلق رکھتی ہین - مین نے دیکھا ہے کہ ہندوستان مین بارہا سپریم گورنمنٹ پر یہ تعریض و
نکتہ چینی کی گئی ہے کہ وہ لوکل گورنمنٹ کے کام مین بہت زیادہ دخل در معقولات کرتی
رہتی ہے اور لوکل گورنمنٹ کو آزادی کے ساتھ سوچنے سمجھنے اور کام کرنے کا پورا موقع
نہین دیتی - بیشک جب ایک وایسراے برسر موقع پہونچتا ہے تو اُسکے پاس اِس طرح
لوگ پہونچتے ہین جیسے وہ کوئی کلکٹر یا ڈپٹی کلکٹر ہے جو مقامی نظم و نسق کی ادنی ترین
حرکت و فعل کا جوابدہ اور ذمہ دار ہے -

صاحبو - سب سے زیادہ جس قابل لحاظ اور مقامی حالت پر موثر معاملہ کی طرف آپنے
میری توجہ منعطف کی ہے وہ قزاقی اور ڈکیتی کا معاملہ ہے جسکی وجہ سے گزشتہ بارہ
مہینون مین اِس ضلع کی ایسی تشہیر ہوئی ہے جسپر غالبًا کوئی رشک نہین کرسکتا - اِس
معاملہ پر مین نے سرکاری اور غیر سرکاری تحریرات کے انبار کثیر و مطالعہ کیا ہے اور مجھے
اسمین کچھ شبہہ نہین کہ آپ کے ملک کی آج کل بالکل وہی حالت ہے جیسی (اگر یہ تشبیہ
جائز ہو) طوفان سا لگزشتہ کے بعد زمین پھول جاتی ہے - اگر یہ تشبیہ پوری اُترگئی
ہو تو بس یہ سمجھنا چاہیئے کہ سالگزشتہ کی کسر نکل رہی ہے - آپ کے ہمسایہ و جوار مین ایک
قوم آباد ہے جسمین بعض نہایت بچپن طبیعت کے ایسے افراد موجود ہین جو سرقہ اور رہزنی

کے خوگر ہو رہے ہین اور جنھون نے زمانہ کی اُلٹا پلٹی سے ادنیٰ درجہ کی قومون پر اچھی خاصی فضیلت اور برتری حاصل کر لی ہے اور وہ لوگ اُن بکثرت گرفتاریون اور سزایابیون سے سخت برہم اور پیچ و تاب کھائے ہوئے ہین جو گزشتہ موسم خزان کے خلاف قانون بغی و سرکشی کے بعد عمل مین آئی تھین۔ اور اسی پر رہزنی و ڈکیتی کا وہ مادّہ پھوٹ نکلا ہے جسنے اِس ضلع کو تہ و بالا کر رکھا ہے۔ ایسے حالات مین صرف ایک یہی بات کرنے کی ہے یعنے پہلے تو خرابی کی اہمیت اور سنگینیت کی تھا دے لینا چاہیئے پھر اُسکے قلع قمع پر کوشش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کسی خرابی و بدنظمی کا اگر ابتدا ہی مین انسداد نہ کیا جاے تو پھر وہ دفعۃً دوسری خرابیون کی طرف منجر ہو جاتی ہے۔ جہان تک مین سمجھ سکا ہون حکام مقامی نے مزید انسپکٹران و کانسٹبلان کو ضلع مین تعینات کرکے اور سڑکونکے پہرہ والون کی تعداد بڑھا کے اور پولیس کی ہوشیاری و چالاکی کی دیگر تدبیرین عمل مین لاکے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ اِسوقت کی حاجات و ضروریات سے بیخبر نہین ہین۔ چنانچہ ڈکیتون کے وقوعات کی تعداد مین نمایان کمی اور اسی کے ساتھ گرفتاریون مین نمایان ترقی ہو گئی ہے۔ اب اگر یہی مساعی بسرگرمی جاری رہین (اور مجھے اسمین کچھ شک نہین کہ یہ تدبیرات سرگرمی سے جاری رکھی جائینگی) تو مجھے امید ہے کہ وہ وقت غالباً کچھ دور نہ ہو گا جبکہ یہ جوار اپنے گزشتہ امن و امان اور شہرت کو پھر حاصل کر لیگا۔

مجھکو اتنا تجربہ نہین ہے کہ مین اپنی کوئی راے اس بارہ مین ظاہر کر سکون کہ اِس

حصۂ ہندوستان مین پولیس انسپکٹر اپنے ضلع کے فرایض منصبی ادا کرنے مین اسوجہ سے
قاصر رہتے ہین کہ اُنکے پاس سرکاری رسل رسایل کا بہت بھاری کام ہوتا ہے
لیکن مجھے اسکے تسلیم کرنے مین مطلق تامل نہین ہے کہ یہ ایک وجہ موجب بدنظمی کی ہے
اور ہمارے صوبجات کے عام نظم ونسق مین یقیناً یہ بات بڑی کمزوری پیدا کرنیوالی
ہے۔ گرکچھ عرصہ سے یہ معاملہ گورنمنٹ ہند کے روبروپیش ہے اور ہمکو امید ہے کہ
تھوڑی ہی مدت مین ہم ایسے احکام نافذ کرسکینگے جنکے نفاذ سے اسمین نمایان تخفیف
پیدا ہوجائیگی لیکن جوکچھ ترمیم کی کوششین ہم کرینگے اُنکی کامیابی صرف اُنھین قواعد
مخصوصہ پرمبنی نہ ہوگی جو سپریم گورنمنٹ نافذ کریگی بلکہ زیادہ تراُس طریقہ اور طرز تعمیل
پرمبنی ہوگی جو مقامی گورنمنٹین عملدرآمد کے وقت ملحوظ رکھینگی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بات
لوکل گورنمنٹون کے اختیار مین ہے اور مجھے اسکا بھروسہ ہے کہ اُنکی یہ خواہش ہوگی
کہ سپریم گورنمنٹ کی دستیاری اُس اصلاح کے جاری ہونے مین کرینگی جسکی بابت
میرا خیال ہے کہ اس ملک کے تمامی نظم ونسق مملکت مین بیحد مفید وسودمند ثابت ہوگی
پولیس کے متعلق بقیہ تجاویز جو آپ کے ایڈریس مین استعارۃً مذکور ہین وہ ایسی باتین
ہین جو لوکل گورنمنٹ سے تعلق رکھتی ہین۔

یہی رلے امورات عامہ کی ترقی کے چار منصوبون۔ تعمیر ریلوے کی دو تجویزون
اور آبپاشی کی تعمیرات کی دو تجویزون پر (جنھین آپ نے میرے سامنے پیش کیا ہے)
بھی چسپان ہے۔ قبل اسکے کہ تعمیر ریلوے کے معاکی کچھ عقدہ کشائی کرسکون میرے واسطے

حاجت ہے کہ مین کچھ مزید واقفیت اس بارہ مین حاصل کرلون کہ کس قسم کے قطعہ ملک پر وہ بنائی جائیگی۔ اُسپر کتنی اور کس طرح کی آمد و رفت کی توقع ہو سکتی ہے۔ کس نہج کے لوگ اُسکی تعمیر کا بیڑا اُٹھانے والے مل سکینگے اور آیا پٹری کا سلسلہ یکسان ہوگا یا کہین منقطع بھی ہو جائیگا۔ قبل اسکے کہ آبپاشی کے منصوبون پر مین کچھ قیل و قال کرسکون مجھے اسی قسم کی اطلاع تخطیط البلاد سے متعلق درکار ہوگی اور جتنی معلومات کہ مین اب تک حاصل کرسکا ہون اُس سے زیادہ جزئی اور فروعی واقفیت اِس بارہ مین ضروری ہوگی یعنے یہ کہ ان تمام منصوبون کا سائنٹیفک پہلو کیسا ہوگا اور تخمیناً کتنے مصارف کا اندازہ کرنا چاہیئے۔ پس یہ دونون معاملات ایسے ہین جنکے واسطے قبل اسکے کہ وہ گورنمنٹ ہند مین پیش کیے جائین لوکل گورنمنٹ کی پسندیدگی حاصل کرلینا چاہیئے۔

پامیرا کے تاڑ سے میٹھی تاڑی نکالنے کے قواعد (جسکی بابت آپ نے عذرات کیے ہین) کے بارہ مین مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ بات مسلم ہوگئی ہے کہ ان قواعد کو کامیابی نہین ہوئی ہے اور شاید عنقریب وہ مسترد کردیے جائینگے۔

مین اس بات سے بخوبی واقف ہون کہ ہندوستان بھر مین مشنریون کی سب سے زیادہ وسیع اور سرگرم مساعی کا مرکز غالباً ٹناولی ہے اور جو متعدد انجمنین اِس ضلع مین اپنے اپنے کام مین مشغول و منہمک ہین اُنکی قوتین منجملہ دیگر مقاصد کے ادنی درجہ کے لوگون مین ابتدائی تعلیم کی اشاعت کے مقصد مین عاقلانہ طور سے صرف ہو رہی ہین

جن طبقات کے لوگ معاشرت کے کسی اعلیٰ درجہ مین ہین اُن مین میرے نزدیک اسکی گنجایش ہے کہ مشنری لوگ صنعتی تعلیم کی ترغیب دلائین کہ جس سے وہ لوگ سودمندی کے ساتھ مستفیض ہوسکتے ہین - دیسی عیسائیون کا معاملہ ایسا ہے جسپر گفتگو کرنے کا غالباً مجھے ایک اور موقع ملیگا -

تعلیمی مرکزون مین مسلمانون کے بورڈنگ ہاؤس قائم کرنے کی تجویز کی نسبت مین ہر ایک ایسی آرزو کے اظہار کو بسروچشم قبول کرتا ہون جو مسلمانون کی جماعت مین اُس معیار بلند مین کامل العیار ہونے کے واسطے پیدا ہوتی ہے جسکا آجکل چلن ہو رہا ہے -

اے حضرات مینونسپلٹی ہاے ٹناولی و پالم کوٹا - آپ کے ایڈریس نے (جو حد ادب سے متجاوز نہین ہونے پایا ہے) میری عنان توجہ کو نہایت تخصیص کے ساتھ اُن دونون شہرون کی حاجات وضروریات (پانی کی بہم رسانی اور بدررون کے بنانے کے متعلق) کی طرف معطوف کیا ہے - یہ اُس قسم کی حاجتین ہین جنکو زمانۂ حال کے خیالات حفظ صحت نے ہر جگہ لازمی طور سے عاید حال کر دیا ہے اور بیشک اسکا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ جس جس مقام پر یہ چیزین جاری ہوگئی ہین وہان بیماریون کے زور گھٹ گئے اور عمرین بڑھ گئی ہین - مجھے یہ شبہہ ہوتا ہے کہ حفظان صحت کے انجینر صاحب اپنے دفتر مین اس قسم کے بہت سے منصوبے لیے بیٹھے ہونگے اور جب آپ کی باری آئیگی تو مجھے اس بات کے خیال سے مسرت ہے کہ بڑھے ہوے رقبہ اور بڑھی ہوئی آبادی (جو ابھی حال مین آپ کے حدود مینونسپلٹی کے بڑھ جانے کے سبب آپ کے تحت مین ہوگئی ہین) سے آپ ایسی عمدہ

حالت مین ہونگے کہ جن اخراجات کی ضرورت پڑیگی اُنکا سرانجام کرسکینگے۔

مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ لارڈ کراس صاحب کے ایکٹ ۱۸۹۲ء کے ذریعے سے ہندوستان کے مجالس واضعان آئین و قوانین کی توسیع (جسکا ہاوس آف کامنس مین پیش کرنا میرے ذمہ تھا) کی اس حصہ ملک مین قدر و منزلت کی گئی ہے۔ جہان تک کہ مجھے ان کونسلون کی کارروائی کے آزمانے کا موقع ملا ہے (خواہ وہ سپریم لیجس لیٹو کونسل ہو جسکی صدارت کا شرف مجھے حاصل ہے یا صوبہ کی کونسل) مین نے اُس خلوص قابلیت کی بابت (جس سے یہ کونسلین اُن مختلف مباحث پر غور و خوض کرتی ہین جو اُنکے ملاحظہ کے واسطے پیش ہوتی ہین) اور نیز اُس استعانت کی بابت (جو وہ ہندوستان کے نظم مملکت مین گورنمنٹ ہند کو پہونچاتی ہین) نہایت عمدہ راے قائم کی ہے۔

صاحبو۔ اب آپ مجھے اجازت دین کہ مین آپ سب صاحبون کا شکریہ آپکے موزون الفاظ خیر مقدم کی بابت ادا کرون جنپر اُس تواضع و تکریم کا پرتو پڑ رہا ہے جو آج صبح کو ان دونون شہرون کی سڑکون پر ہمارا کیا گیا ہے اور مین آپ سے اپنی اُس مسرت کا بھی اظہار کرنا چاہتا ہون جو آج آپ لوگون سے ملکے مجھے حاصل ہوئی ہے۔

ایڈریس منجانب مڈورا مینونسپلٹی

سنہ ۱۹۰۰ء

[۲۶- نومبر کو رات کے وقت حضور ویسرائے بہادر دہلی سے رخصت ہوئے اور دوسرے روز علی الصباح و ہز ایکسلنسیز مع اپنی جماعت ہمراہیان کے مڈورا مین تشریف فرما ہوئے۔ یہان آنکی پیشوائی مسٹر کرنگ صاحب کلکٹر اور ہندوستانی اور یورپین حضرات کی ایک جم غفیر نے کی مندروایوان کے معائنہ کے بعد یہ جمعیت ٹیپاکولم بنگلہ کیطرف سوار ہوکے چلی۔ یہان دوپہر کے وقت حضور ویسرائے کے سامنے شہر کے میونسپل کونسلرون نے ایک ایڈریس خیر مقدم کا پیش کیا۔ اس ایڈریس مین کچھ مختصر حالات تاریخی اور قدیم عمارات مڈورا جسکی بابت اُنکا بیان تھا کہ "کئی صدیون تک یہ شہر اس حصہ ہندوستان کا پولیٹکل اور مذہبی دارالصدر" رہا ہے) کے تذکرے کے بعد اس تعلیم کیطرف اشارہ تھا جو امریکن عیسائی اور ہندو لوگ پھیلا رہے ہین اور نیز شہر کے پانی کی بدررون کی تعمیر کے منصوبے اور اُسکی تعمیل کے واسطے گورنمنٹ کی مالی امداد کا بھی مذکور تھا اور بہمرسانی آب مین پریار سے ترقی دینے اور رمیان تک ریلوے کی توسیع کا منصوبہ پیش کیا گیا تھا۔

حضور ویسرائے بہادر نے حسب ذیل جواب دیا۔]

اے میونسپل کونسلر صاحبان مڈورا۔ بعد اسکے کہ آج کی خوشگوار صبح مین نے مڈورا کی

عمدہ تعمیرات اور مذہبی مقامات کو دیکھ کے اپنی قدیمی معلومات کی (جنکو اب تیرہ برس کا عرصہ ہوا) یاد تازہ کی۔ آپکے اس باضابطہ خیر مقدم کو مین نہایت خوشی و مسرت سے قبول کرتا ہون جو آپ نے میرے ورود کی بابت اسوقت پیش کیا ہے۔ آپ نے اپنے ایڈریس مین جو مختصر تبصرہ مدورا کی ابتدائی تاریخ اور آثار قدیمہ کا لکھا ہے اُسنے مجھے وہ نہایت مشہور و معروف حوادث جو اس شہر کی تاریخ مین پیش آئے ہین یاد دلادیے اور آپ کا ایڈریس اس بات کو بھی دکھا رہا ہے کہ یہ شہر اس بارہ مین خوش قسمت ہے کہ اُسکو ایسی مینونسپلٹی ملی ہے جو اُسکی تاریخی اہمیت سے اسیطرح باخبر ہے جسطرح اُسکی موجودہ حاجات و ضروریات سے۔

آپ نے جو اس جانب اشارہ کیا ہے کہ آپ کے یہان آبادی مین مختلف و متعدد اقوام و ملل کے لوگ شامل ہین اسمین دوگونہ دلچسپی مضمر ہے کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسے مقام پر جو ایک ہی قسم کی پرستش کے واسطے مخصوص تھا دوسرے مذاہب کے معتقدین بھی برابر خوشحالی و فارغ البالی سے بہرہ مند ہو رہے ہین اور نیز اس سے میرے پیش نظر وہ نہایت ہی اہم عنصر آپ کی جماعت کا ہوتا ہے یعنی سوراشتری لوگ جو گجرات سے آئے تھے اور جنکا دوسو برس ہوے جب کا یہان آنا اس حصہ ہندوستان مین ایک نئی حرفت کے نشر و اشاعت کا بانی مبانی ہوا ہے کہ جس نے مرور ایام سے مدورا کو صوبہ مدراس کا ایک بہت ہی بڑا مرکز نوربافی کا کردیا ہے۔ مجھے اس بات کے سننے سے مسرت ہوئی کہ اس جماعت نے (جسنے زمانۂ حال کے تنزل

تجارت کے سبب کسی قدر گزند اُٹھایا ہے) ایک سبھا یا انجمن بغرض اپنے اراکین کے معاشرتی - اخلاقی اور دماغی ترقی کی قائم کی ہے اور مین اُسکے جملہ مساعی مین کامیابی کا خواہان ہون -

آبادی کے عیسائی عنصرون کے بیان مین آپ نے اُس سعی جمیلہ کی طرف اشارہ کیا ہے جو امریکن مشن (جسکے شفا خانون - کالجون - اور اسکولون کی بابت نہایت ہی عمدہ رپورٹین مجھے پہونچی ہین) کر رہی ہے - ہکو اور آپ کو یہ بجد موجب حسرت و افسوس ہے کہ لیڈی کرزن صاحبہ یہان زیادہ عرصہ تک آج نہ ٹھہر سکین ورنہ وہ آج میرے ساتھ اس اظہار خیر مقدم مین شریک ہوتین جو آپ نے کیا ہے اور دیکھتین کہ اس ہندوستانی شہر مین اُنکے بھائی بند کیسا عمدہ کام کر رہے ہین -

ہندوستانی کارخانجات کی بابت آپ کے بیان سے اور نیز جو کچھ اطلاع مجھے ملی ہے اُس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوون کی جماعت یہ ٹھانے ہوے ہے کہ اُسکو مدارا مین جو تفوق حاصل ہے وہ صرف کثرت نفوس یا مذہبی فضیلت تک محدود نہ رہے بلکہ وہ تعلیمی ترقی مین بھی آگے رہنا چاہتی ہے اور یہ کہ نیٹو کالج اور ہائی اسکول (جنکی طرف آپ نے تخصیصاً مجھے متوجہ کیا ہے اور جنمین سے ایک کے سامنے سے مین اسٹیشن سے آتے وقت گزرا تھا) کی نسبت مجھسے کہا گیا ہے کہ اُس تعریف کے مستحق ہین جو آپ نے اُنکے بارہ مین کی ہے -

صاحبو - مین جہان کہین جاتا ہون مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری قسمت مین یہ

لکھدیا گیا ہے کہ پانی کی نکاس کے مسئلہ پر کچھ گفت وشنید کرون - یہ بحث تو کچھ بہت
زیادہ خوشگوار معلوم نہین ہوتا لیکن مین ہمیشہ اپنے دل کو اس طرح تسکین دے لیا
کرتا ہون کہ اسکا تذکرہ جو مجبوری کیا جاتا ہے وہ اس وجہ سے کہ ایک مینونسپلٹی کا
یہ اولین فرض ہے کہ اپنے باشندگان شہر کی حفظان صحت کا خیال کرے اور حفظان
صحت کے بارہ مین پہلی شرط یہ ہے کہ پانی کی نکاس کی کوئی عمدہ راہ نکل آئی ہو -
اس وقت تو میرا یہ خیال ہے کہ نڈورا مین اس طرح کی کوئی راہ نہین نکلی ہے اور بذریعہ
آپ کے افکار وخواہشات بہت اصلی اور حقیقی بنیاد پر مبنی ہین مجھکو امید ہے کہ آپ
ایک ایسی تجویز مرتب کرینگے کہ جو مقامی گورنمنٹ کی چوکھٹ نانگھ جائیگی - اور یہ کہ
آپ کی اپنی مالی حالت اتنی ترقی کر جائیگی کہ جسپر لوکل گورنمنٹ کو عملی طور سے ہمدردی
کرنے کی جرأت وہمت ہوگی -

پریار کے پانی کو اس طرح صرف مین لانے کا معاملہ کہ جس سے آپ کی ناکافی
بہمرسانی آب کی (سال کے خشک موسم مین) وقت مٹ جائے - اسکے بارہ مین مجھے
اطلاع ملی ہے کہ عین اسی موسم مین وہ جھیل خود بہت ہی پایاب ہو جاتی ہے اور اسکا
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہر بند پڑی رہتی ہے - علاوہ اسکے نڈورا اور پریار جھیل کے مابین مسافت
بعید حائل ہے - ایسا کہ سو میل سے زیادہ فاصلہ ہے - اور میرا خیال ہے کہ ایکطرف تو
آپ کو یہ دقت پیش آئیگی کہ وہان سے یہانتک پانی آتے آتے کچھ تو بخار بنکے اُڑ جائیگا
کچھ زمین جذب کر لیگی اور اسطور پر بہت سا پانی خرچ ہو جائیگا - دوسری جانب اگر پانی نشیب کی

طرف صرف اسی غرض سے بہا دیا گیا کہ آپ تک پہونچ سکے تب بھی اُسکا بڑا حصہ جابجا دوسرے نالون ندیون مین چلا جائیگا - بہرنوع یہ معاملہ ایسا ہے کہ جسپر آپ کے حفظان صحت کے انجنیر صاحب غور و مطالعہ کرینگے -

صاحبو - مین آپ کا شکریہ نسبت آپ کی اُس تحسین آمیز قدرشناسی کے ادا کرتا ہون جو آپ نے میری گورنمنٹ کی اُن کوششون کی بابت کی ہے جو باشندگان ہند کی بابت اپنے متعدد فرائض کے ادا کرنے مین کی گئی ہین اور مین نہایت شکرگزاری کے ساتھ اُس شہنشاہ اعظم کے ساتھ آپ کے وفادارانہ اظہار انقیاد و اطاعت کو قبول کرتا ہون جسکی خدمتگزاری کا شرف مجھے حاصل ہے -

ایڈریس منجانب ٹرچناپلی مینونسپلٹی

۲۸-نومبر سنہ ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۲۷-نومبر حضور وایسرائے کی جمعیت شام کے وقت ٹرچناپلی مین داخل ہوئی-
دوسرے دن صبح کو حضور وایسرائے بہادر معیت مسٹر شپلی صاحب کلکٹر و اسٹاف ہزاکسلنسی سوار
ہو کر ٹاون ہال مین جلوہ فرما ہوے-یہان حضور وایسرائے بہادر کے سامنے ایک خیر مقدم کا
ایڈریس منجانب صدر انجمن و کونسلر صاحبان ٹرچناپلی مینونسپلٹی پیش کیا گیا-چونکہ صاحب صدر
انجمن بسبب علالت کے غیر حاضر تھے لہذا ریورنیڈ فادر سیول صاحب منیجر سنٹ جوزف کالج
و یکے از ممبران کارپوریشن نے ایڈریس پڑھا-یہ ایڈریس بہت مختصر تھا اور اسمین اس جانب
اشارہ تھا کہ ہزاکسلنسی کو رعایا کی فلاح و بہبود سے بڑی ہمدردی ہے اور انھون نے ابھی
حال کے قحط کی مدافعت مین بہت ہی کامیاب تدبیرین فرمائین-اور حضور لیڈی کرزن صاحبہ
کی غیر موجودگی کی بابت اظہار تاسف پر ختم تھا-

ہزاکسلنسی نے حسب ذیل جواب ارشاد فرمایا-]

اے صاحبان ٹرچناپلی مینونسپلٹی-مجھکو ان واقعات کی سماعت سے بہت
افسوس ہوا جنھین فادر سیول نے بیان کیا اور جنکے سبب سے آج کے روز آپ کی
کونسل کے صدر انجمن صاحب یہان تشریف نہ لاسکے-لیکن اس مصیبت کی اسطرح

تلافی ہوگئی جس طرح اور اکثر مصیبتون کی تلافی ہو جایا کرتی ہے۔ کیونکہ اسکی وجہ سے ایڈریس پڑھنے کا کام اُس شخص کے تفویض ہوا جس سے مین پُرانی دوستی کا ادعا کرسکتا ہون یعنی فادر سیول صاحب جنسے تیرہ برس ہوے جب مین یہان آیا تھا تو مجھسے تعارف ہوگیا تھا۔

جب مین اس نواح مین پہونچا تو مین اُس مسرت کے حاصل کرنے کی خواہش کو ضبط نہ کرسکا جو مجھے آپ کے قدیمی اور مشہور و معروف شہر سے تجدید واقفیت کرکے حاصل ہونے والی تھی کیونکہ یہ ایسا شہر ہے جو اپنے مناظر تاریخی اور جنگ و پیکار کی (جبکا ایک زمانہ مین یہ شہر مرکز رہا ہے) بدولت اُتنا ہی یادگار ہے جتنا وہ اپنی پھولتی پھلتی اور روز افزون آبادی کے سبب فی الحال ممتاز ہے۔ ایسے مقام مین جہان گزشتہ نزاعات و مناقشات (جنمین سے بحسن اتفاق قوت برطانیہ فتحمندی کا سہرہ باندھ کے نکلی ہے) کی یادگارین حافظہ پر زرغہ اور اپنے ویدلی آثار قدیمہ سے آنکھون کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہین یہ بات بہت موزون ہے کہ سلطنت برطانیہ کے جلیل القدر فرمانروا کا نائب السلطنت اسلیے وہان منزل کرے کہ اُسکے موجودہ باشندون کے وفادارانہ اور مخلصانہ خیر مقدم کی صداؤن کو آویزۂ گوش کرے۔ آپ کے یہ خیالات اُسیقدر رحسپت و درست اور خوش آیند لفظون مین مجھ تک پہونچے ہین جتنے وہ خیالات خالص اور مخلص ہین — اور مین چاہتا ہون کہ نہایت گرمجوشی سے آپ کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرون —

نے مجھے اِس بات کے معلوم ہونے سے تسکین و طمانینت ہوئی کہ مملکت ہند کے اُن
جنوبی حصص مین جہان سے سپریم گورنمنٹ مجبوراً بہت فاصلہ دراز پر ہے اور جہان
(اگر کبھی نظر بھی آتا ہے تو) پانچ برس مین ایک مرتبہ سے زیادہ اُس گورنمنٹ کا افسر
اعلیٰ نظر نہین آتا۔ آپ لوگ ہماری کارروائیون پر نگاہ جمائے اُنکو بہت ہوشیاری
سے دیکھتے بھالتے اور اس غرض و غایت اور منشا کو سمجھتے رہتے ہین جنپر ہماری
کارروائیان (خواہ نظم و نسق سے متعلق ہون یا توضیع قوانین سے) مبنی ہوتی ہین۔
ممکن ہے کہ ہم اپنی تمامی تدابیر کی بابت قبولیت عام حاصل کرنے مین کامیاب
نہ ہون۔ کیونکہ گورنمنٹ کا ابتدائی فرض یہ نہین ہے کہ وہ قبولیت عام حاصل کرنے
کی کوشش کرے لیکن خفیف تعریض و نکتہ چینی کے علی الرغم میرا یہ خیال ہے کہ اس
ملک مین عام رضامندی اسپر ہے کہ سب لوگ تسلیم کرتے ہین کہ حکومت برطانیہ کی
روح و روان کون سی خاص غرض ہے اور یہ کہ جن لوگون کے ہاتھون مین زمام سلطنت
ہے اُنکی دلی آرزو یہی ہے کہ جو کام اُنکے سپرد ہے اُس سے عدل و انصاف کے
ساتھ عہدہ برآ ہون۔ یہ بات بہت دل خوش کُن ہے کہ ہمکو وقتاً فوقتاً یہ معلوم
ہوتا ہے (جیسے آج آپ نے ہمکو یقین دلایا ہے) کہ اِن مساعی کی قدر شناسی رعایا
کی سربرآوردہ اور ممتاز جماعتین کر رہی ہین۔

میری سیاحت ٹرچناپلی مین اگر کوئی امر غم ہے تو لیڈی کرزن صاحبہ کی
غیر موجودگی سے ہے جنپر ہماری طولانی دوری (جسکا پانچوان ہفتہ اب قریب الاختتام ہے)

کی خستگی بہت شاق گزری ہے اور اُنکو مجبوراً اسوقت کہ مین جنوبی ہند کے اُن دلچسپ شہرون کی سیر مین مصروف ہون آرام کرنا پڑا - مین اُنسے بیان کردونگا کہ اُنکی غیر موجودگی پر آپ لوگون نے کیسے عنایت آمیز طریقہ سے اظہار تاسف کیا ہے -

ایڈریس منجانب سرینگم مینونسپلٹی

۲۸- نومبر ۱۹۰۶ء

[مینونسپل کارپوریشن ٹرچناپلی کے ایڈریس کے لینے اور جواب دے چکنے کے بعد
حضور وایسرائے نے مع اپنی جمعیت کے ٹرچناپلی کی چٹان کو ملاحظہ فرمایا اور بعد اسکے سرینگم کو
نہضت فرما ہوئے۔ یہان کے مندرون مین سے ایک مین ہزاکسلنسی کا استقبال اس شہر کے
مینونسپل کارپوریشن کے صدر انجمن اور ممبران نے کیا اور اُنھون نے خیر مقدم کا ایک ایڈریس پیش کیا
اس ایڈریس مین جن معاملات کا مذکور تھا وہ ہزاکسلنسی کے حسب ذیل جواب سے واضح ہو جائینگے]

صاحب صدر انجمن وممبران مینونسپل کارپوریشن - آپ کا یہ کہنا بہت ہی صحیح
ودرست ہے کہ مجھے پُرانے اور مشہور ومعروف مندرون اور شوالون کے دیکھنے سے
خاص طور کی فرحت ومسرت ہوتی ہے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب اپنی گزشتہ
سیاحت جنوبی ہند کے اثنا مین مین اس مقام پر وارد ہوا تھا تو اُسوقت اس مندر کی
عظم وشان اور وسعت اور جس موقع پر وہ واقع ہے اُسکی دلربا خوبصورتی کا میرے
دل پر بہت عمدہ نقش ہوا تھا - ان پچھلی باتون کی یاد تازہ کرتے وقت یہ میری کمال
خوش قسمتی ہے کہ مجھے یہ افتخار حاصل ہوا کہ مین نے آپ کے ہاتھون یہ ایڈریس پایا -

صاحبو - آپ کے اس ایڈریس کے جملون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ میری

سوانح زندگی کے بعض بہت ابتدائی واقعات سے اس قدر واقف و مطلع ہین کہ میرا
خیال ہے کہ اگر کبھی مجھے ایک اچھے واقفکار اور ہمدرد سوانح نگار کی ضرورت پڑیگی
تو مجھے اُسکی تلاش کے لیے سر پرنگم آنا پڑیگا - (قہقہہ) خاصکر ایک معاملہ مین تو آپنے
خوب تاک کے نشانہ لگایا ہے - یہ وہ معاملہ ہے کہ آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ میرے
واسطے بڑی نامرادی کی یہ بات تھی کہ اپنے عہد حکومت کے شروع ہی مین مجھے اپنی
عنان توجہ ملک کی اندرونی اور حرفتی ترقی کی جانب سے پھیر کے طاعون اور مزید
برآن قحط کی طرف منعطف کرنا پڑی کہ یہی دونون اُسوقت مرد میدان تھے اور ہر طرف
سے انھین کی بابت ایک ہنگامہ بلند تھا - اندرونی ترقی کا کوئی پروگرام اُسوقت
تک زیر عمل نہین آسکتا جب تک کہ ایسے ذرایع حاصل نہ ہون جس سے اُسکی تعمیل ہو سکے
اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے گزشتہ دو برس مین ہم اسپر مجبور تھے کہ ایک ایک روپیہ
کو اُن مخصوص آفات و بلیات کے نذر کردین جو ہمپر نازل ہوتی تھین - مجھے نا اُمیدی
نہین ہے کہ اسی گردش تقدیر کے چکر مین ہمارے واسطے کوئی ایسا اچھا دن بھی آجائیگا
جسکا میرے نزدیک ہندوستان اپنے صبر و تحمل اور اپنی بدنصیبی سے اب مستحق ہو گیا ہے
لیکن مین بہت زیادہ پُر ارمان تھا یا کچھ وعدہ وعید کرنا نہین چاہتا کیونکہ ہندوستان
مین ہماری سرسبزی اور مرفہ حالی اُن شرائط پر مشروط ہے جنکی بابت ہم مین سے
کوئی شخص صحت کے ساتھ پیشین گوئی نہین کر سکتا ہے اور جو بعض اوقات بہتیرے
سائینٹفک حسابات کو غلط کر دیا کرتے ہین - جو حالت آپ کے اس شہر کی ایک چھوٹے

پیمانہ پر ہے وہی حالت ہماری ایک بڑے پیمانہ پر ہے۔ آپ نے اپنے ایڈریس
مین کاویری کی دو خوبصورت شاخون کی بابت تذکرہ کیا ہے اور آپ کے ملک کے
مناظر فطرتی مین یہ بہت ہی نفیس و نادر شانین رکھتے ہین لیکن مجھے دریافت ہوا ہے
کہ وقتاً فوقتاً یہ دریا اپنی عمدہ شہرت کی تکذیب کر دیتے ہین اور جتنی آپ کو ضرورت
ہے اُس سے بہت ہی زیادہ پانی آپ کے یہان اُنڈیل دیتے ہین۔ ہمارا تجربہ بھی
اِسی قماش کا ہے اگرچہ اسکے برعکس ہے کیونکہ ایک اچھے سال۔ بڑی توفیر اور
رعایا کی گرانباریون مین تخفیف کی بابت ہمارے جو کچھ توقعات ہوتے ہین وہ چند
ہی مہینون مین بارش کی قلت کے سبب درہم برہم ہو جاتے ہین۔

صاحبو۔ آپ نے شکریہ کے ساتھ لارڈ رپن کی گورنمنٹ کا تذکرہ کیا ہے
جسنے آپ کو لوکل سلف گورنمنٹ (مقامی حکومت خود اختیاری) کا اختیار دیا۔
مین اپنے دورون کے اثنا مین ہمیشہ بہت ہوشیاری سے اسکی تحقیق کرتا ہون کہ
ہندوستان مین مینونسپل کمیٹیان کیسا کام کرتی ہین اور باوجود کبھی کبھی ناکامی یا
بے اعتنائی کی داستان سننے کے جو عام اثر میرے دلنشین ہوا ہے وہ موافق حال
ہے۔ میرے واسطے یہ خیال کرنا موجب مسرت ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے سامنے ایسے اسباب
جمع ہوے جنسے اُسکو یہ بات مناسب معلوم ہوئی کہ آپکے سالگزشتہ کے انتظام پر اُسنے یہ راے قائم کی کہ
"بحالت مجموعی خوب ہے"۔ لیکن یہ الفاظ جو خود آپ نے میرے روبرو پیش کیے ہین اس بات کو سوجھاتے
ہین کہ ابھی اِس سے بھی بلند مراتب ہین جہانتک صعود ہو سکتا ہے اور یہ کہ آپ کی ہمت

بھی ہونا چاہیئے یا دوسری رپورٹ یا آیندہ رپورٹون مین یہ "بحالت مجموعی" کی صفت ندارد ہو جاے۔ (قہقہہ)

مجکو بھی فرحت اِس سے ہوگی کہ آپ کے خیالات خیرخواہی و اطاعت کو مین علیا حضرت ملکہ قیصرہ ہند کے ملاحظہ مین پیش کرون۔ اگرچہ خود اُنکو کبھی اپنی سلطنت ہندوستان کے ملاحظہ فرمانے کا اتفاق نہین ہوا ہے لیکن اُنکے تین بیٹون اور ایک پوتے نے (جیسا آپ کو معلوم ہے) ہندوستان کی سیر و سیاحت فرمائی ہے۔ اور علیا حضرت اپنے مراحم خسروانہ و الطاف شاہانہ کی صدہا کارروائیون سے اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھ اظہار شفقت و مرحمت کے اظہار مین قاصر نہین رہی ہین۔

صاحبو۔ مین تہ دل سے آپ کا شکریہ آپ کے ایڈریس اور آپ کی خیرطلبی کے خیالات پر ادا کرتا ہون۔

ایڈریس منجانب کمیٹی استقبالی تنجور

۲۹- نومبر ۱۹۰۰ع

[۲۹- نومبر روز پنجشنبہ کو علی الصباح ٹرچناپلی سے روانہ ہو کے وایسرگل پارٹی گھنٹہ بھر بعد تنجور کے ریلوے اسٹیشن پر اُتری - یہان ہز اکسلنسی کی پیشوائی مسٹر انڈریو صاحب کلکٹر و حکام میونسپلٹی ضلع و ممبران کمیٹی استقبالی تنجور نے کی جنہین سے آخرالذکر نے منجانب تنجور میونسپل کونسل اور کل ضلع کے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ہز اکسلنسی کے حضور مین ایک ایڈریس پیش کیا - یہ ایڈریس بہت طول طویل تھا اسکے عنوان مین لارڈ کرزن صاحب کی اُس فیاضانہ ہمدردی کی قدرشناسی کا اعتراف نہایت شکرگزاری کے ساتھ کیا گیا تھا جو اُنھون نے باشندگان ہند کے ساتھ ظاہر کی پھر ایڈریس مین اور جن معاملات سے بحث کی گئی تھی اُنپر ہز اکسلنسی نے اپنے جواب مین لحاظ فرمایا اُنکا جواب حسب ذیل تھا -]

اے صاحبان استقبالی کمیٹی - آپ کے ایڈریس کے ابتدائی جملون مین جو کچھ موجبات ترغیب میرے واسطے جمع کیے گئے ہین مین اُنسے چشم پوشی نہین کرسکتا اور مین اُنکی بابت اپنا دلی امتنان ظاہر کرتا ہون - گزشتہ چند روز مین جو ایڈریس مجھے دیگر مقامات پر موصول ہوے ہین اُن مین گورنمنٹ ہند کی ابھی حال کی کارروائیون اور انتظامون کا ایسی کشادہ نفسی سے تذکرہ کیا گیا ہے اور مین نے اتنی مرتبہ نہایت

شکر گزاری کے ساتھ اُن مدح سرائیون کو اپنے معاصرین اور خود اپنی جانب سے
تسلیم کیا ہے کہ اب اس موقع پر مین اس سے زیادہ کچھ نہ کہونگا کہ جو تحسین و آفرین
ہماری کی گئی ہے اُسکی قدر و منزلت اس سے اور بھی بڑھ گئی ہے کہ تجنور جیسے اہم
اور ترقی کُن مرکز نے بھی اُسمین ہان مین ہان ملائی ہے - اب اس بحث سے مین براہ راست
اُن مباحث کی طرف متوجہ ہو جاؤنگا جو خود آپ کے اغراض و خواہشات سے تعلق
رکھتے ہین جنھین آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ میرے روبرو پیش کیا ہے
اور جو آپ کے ایڈریس کے بڑے حصہ پر حاوی ہین -

اِن مین سے پہلا معاملہ جنوبی ہند مین مندرون کے اوقاف کی بدنظمی کا ہے
کہ جسکی بابت آپ کا یہ بیان ہے کہ یہ بدنظمی فضیحت کُن ہو گئی ہے اور جسکے واسطے
ابھی حال مین گورنمنٹ مدراس نے ایک قانون بنانا تجویز کیا تھا مگر اُسے گورنمنٹ
آف انڈیا نے منظور نہین کیا تھا - سرکاری کاغذات کے حوالہ دیدینے سے مین اپنے
حافظہ مین پورے معاملہ کی یاد تو تازہ نہ کر سکا لیکن میرے دل مین اُس دلیل کی عام
رفتار کا نقش ہے جسنے ہمکو اس قسم کے فیصلہ پر مایل کیا تھا - ہندوستان مین سلطنت
برطانیہ نے ہمیشہ اور اصولی طور پر بالکل بے پروائی اور بے رخی کا برتاؤ یہان کے
باشندون کے مذہبی رسوم و شعائر کے اندر مداخلت کرنے مین برتا ہے - اور حقیقت مین
اسکی بابت یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایسا سنجیدہ عہد و میثاق ہے جو دنیا کے روبرو
کیا گیا ہے - اور ہمارے اس برتاؤ کی ترمیم و تغیر کے واسطے بہت کچھ جوے شیر لانا پڑیگا

کیونکہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ اس عہد سے انحراف کسی خاص مقام پر بہت ہی معقول اور پسندیدہ سمجھا جاے لیکن کسی مسلم الثبوت اصول سے ایک موقع خاص پر گریز کرنا بھی یہ اندیشہ پیدا کرتا ہے کہ اسی انداز سے (اگرچہ یہ ضرور نہین کہ بالکل اسی کے مشابہ موقع پر) دیگر معاملات مین بھی اُس اصول سے انحراف کیا جاسکتا ہے اور ایسے انحراف کا ممکن الوقوع ہو جانا اُس سے کہین زیادہ جوش وخروش اور بے اعتباری پیدا کریگا جتنا نفع کسی ایک موقع خاص پر واجبی طور سے انحراف کرنے سے پہونچیگا کہ اس مسئلہ پر صرف اسی حیثیت سے نظر نہین ڈالی جاسکتی کہ وہ کسی خاص مجموعۂ مناد ریا کسی ایک مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرے مذاہب کی عمارات اور دوسری ملتون کے خیالات کی کیفیت وحالت کو بھی پیش نظر رکھ لینا چاہیئے اور اس غرض کے واسطے کہ ہم مدراس کو اُس خرابی سے پاک کرین جو مسلم طور سے ایک فضیحتا ثابت ہو چکی ہے ہمکو کوئی جوکھم ایسی اپنے سر نہ لینا چاہیئے جس سے اُس اعتبار واطمینان مین جو جمہور کو ہمارے عہد ومیثاق پر ہے کچھ خلل پڑتا ہو۔ مجکو یہ بھی یاد ہے کہ مدراس کے مسودۂ قانون نے جن کمیٹیونکا قائم کرنا تجویز کیا تھا اُنکی ترکیب کارپردازی کے بارہ مین بھی یہ شک وشبہہ پیدا ہوا تھا کہ آیا اُن مین سنگین عذرات کی گنجایش ہے یا نہین اور آیا اُنسے کوئی تازہ جوکھم تو نہ اُٹھانا پڑے گی۔ پھر قابل اطمینان طریقہ سے یہ بھی ثابت نہین کیا گیا تھا کہ خیانت و بددیانتی کے سدباب کرنے کے واسطے فی الحال جو قانون کی کل بنی کھڑی ہے اُس سے پورا فائدہ اُٹھا کے اُس تغلب وتصرف کے سدباب کی کوشش بھی کیجاتی ہے جبیر

تعلیم یافتہ حضرات متفق اللفظ طور پر متاسف اور فریادی ہین اگرچہ رعایا کا بہت بڑا
حصہ ابھی تک بڑی بے پروائی و بے اعتنائی اُسپر صرف کر رہا ہے۔ یہی خاص وجوہ
و دلایل تھے جنھون نے گورنمنٹ ہند کو اسپر آمادہ کیا کہ مجوزہ قانون کی منظوری نہ دے۔
دوسرا مسئلہ جسپر آپ نے میری توجہ معطوف کی ہے وہ زمانۂ حال کا بندوبست
مالگزاری ہے جس سے علاوہ لوکل سسز (ابواب) کے بارہ لاکھ کا اضافہ اُس مالگزاری
مین ہوا ہے جو اِس ضلع مین تحصیل وصول ہوتی ہے۔ مین نہین جانتا کہ مجھے یہ خواہش
ہے کہ مین اس موقع پر اِس معاملہ کی بابت کچھ زیادہ بیان کرون کیونکہ مین دیکھ رہا ہون
کہ آپ مجھسے یہ وعدہ کرتے ہین کہ بہت جلد آپ اپنی شکایات بہ تفصیل تام و صراحت
تمام میرے روبرو پیش کرینگے۔ لیکن عند التذکرہ مین اتنا کہے دیتا ہون کہ میرے نزدیک
بعض خیالات ایسے ہین جنکو نظرانداز کر دینا نہین چاہیئے۔ اول تو یہ ہے کہ میرے
خیال مین یہ بات عام طور سے قبول کر لی گئی تھی کہ اِس بندوبست حالیہ سے پیشتر
ضلع کی تشخیص کمی کے ساتھ ہوئی تھی۔ دوسرے مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ لوکل
گورنمنٹ نے زمینداروں کو اور اُن تمام اشخاص کو جنکو کچھ تعلق تھا نئے منصوبہ کے
زیر عمل آنے سے پیشتر افراط کے ساتھ اسکے موقع دیے تھے کہ وہ اپنے عذرات
پیش کرین۔ تیسرے جس اضافہ جمع کو آپ بیحد زیادہ اور سنگین بتلاتے ہین اُسکی
بابت مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ بے خلش و خرخشہ اور بے کسی سختی و تشدد کے سنین
ماضیہ (جب سے وہ جمع بندھ چکی ہے) مین اُسکے مطابق مالگزاری وصول ہو چکی ہے

بہرنوع یہ خیالات ایسے ہین کہ اگرچہ اُنکی بابت کوئی نزاع ومناقشہ نہین ہے تاہم وہ مجھے اِس سے باز نہ رکھینگے کہ مین کسی موریل پر (جو گورنمنٹ ہندمین پہونچیگا) سنجیدگی وتوقیر کے ساتھ نظر کرون۔

صاحبو۔تیسرا معاملہ یہ ہے کہ آپ نے اُن خرابیون کی صراحت کی ہے جو پانی کی نکاس کے انتظامی نقائص اور تقسیم آب کے ناکافی ہونے سے پیدا ہوئے ہین۔اِس بارہ مین بہت کچھ شہادتون کا ذخیرہ میرے سامنے پیش کیا گیا ہے اور میرے نزدیک یہ بات صحیح ہے کہ اِس ضلع کو ایسی انجنیری کے کامون کی ضرورت وحاجت ہے جو پانی کے نکاس کے معاملہ مین تو بدررون کو نشیب کے مقامات پر چوڑا کرین اور نئی بدررو وین بنائین جنسے میلا پانی کسی جگہہ جمع نہ ہوسکے اور تقسیم آب کے معاملہ مین چھوٹی چھوٹی فروعی نہرون کو گھٹا دین اور جتنی نہرین باقی رہین اُن مین پانی کی تقسیم کا ایک اسلوب معین کردین۔مجھے دریافت ہوا ہے کہ اِن مین سے بہت سے کام شروع کردیے گئے ہین اور کچھ کام تیار ہورہے ہین اور اِن مین سب سے زیادہ اہم وسودمند وہ منصوبہ ہے جسے آپ نے بیان کیا ہے یعنی تعلقہ ٹڈوکوٹا کے قطعات مزروعہ کردیے جائین۔اور مجھے اُمید ہے کہ جس وقت انجنیر لوگ اسکے طریقہ عملدرآمد پر متفق ہو جائینگے اس بارہ مین کچھ ترقی کیجائیگی مین نے جو کچھ سُنا ہے اُس سے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اِس نواح مین بڑے بڑے اور فائدہ مند آبپاشی کے کامون کے چھیڑنے کی گنجایش زمانہ

آیندہ مین ہے۔

قبل اسکے کہ مین بانی کے مسئلہ کو ختم کرون مجھے اجازت دیجئے کہ مین آپ کو کارہاے بہرسانی آب کے عمدہ نتائج پر مبارکباد دون جو اس شہر کیواسطے تعمیر ہوے ہین اور جنکے سبب ہیضہ کی وجہ سے موتون کی تعداد کافی طور سے گھٹ گئی ہے۔ اور آپ کی اس آرزو مین شریک ہون کہ لوکل گورنمنٹ کو اسکا موقع ملیگا کہ بروقت امداد کے ذریعہ سے دیگر مینونسپلٹیون کی دستیاری و سربراہی ایسی ہی برکات سے بہرہ مند ہونے کی غرض سے کر سکے گی۔

آخر مین۔ ملکی ریلون کے معاملہ مین مجھے بڑی حسرت رہ جاتی اگر آپ مجھے اسکا موقع نہ دیتے کہ مین آپ کو مبارکباد دون کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی کارگزارانہ بلند ہمتی نے کیسی بڑی کامیابی حاصل کی ہے اور کیسا دلچسپ اضافہ عنقریب کیا جانے والا ہے۔ مین نے ہمیشہ سے یہ سمجھا ہے کہ یہ جو ۴۵ میل کی موجودہ ریلوے لائن بورڈ نے بنائی ہے وہ بہت کامیابی اور مالی منفعت سے ہم آغوش ہوگی اور یہ کہ یہ بات مینونسپل کارگزاری کی عمدہ ترین نمائش ہے جو فی الحال ہندوستان مین برروے کار ہوئی ہے اور مین نے اُسے بغرض تقلید و تتبع اس قدر دور دراز حصص مین شائع کیا ہے جیسے آسام ہے۔ اس نواح مین آپ نے ایسا ملک پایا ہے جو مخصوص طور سے بڑی پٹری یا چوڑی پٹری کی ریل کے واسطے موضوع ہے۔ کچھ تو اسوجہ سے کہ زمین اسقدر چپٹی ہے اور معنداً اُسپر ریل بنانے مین خرچ کم پڑتا ہے

کچھ اسوجہ سے کہ یہان کنکرکٹی ہوئی سڑکون کا محفوظ و مصئون رکھنا بہت مشکل ہے
اور اُسمین خرچ بھی زیادہ پڑتا ہے - اور زیادہ تر اِسوجہ سے کہ یہان سلسلہ رسل و رسایل
و آمدرفت کے توقعات بہت حوصلہ افزا ہین - مین آپ سب کے واسطے یہ دعا
کرتا ہون کہ آپ کو اُس قرضہ مین کامیابی ہو جو آپ اپنی موجودہ لائن کی توسیع کے
واسطے لینے والے ہین اور مین آپ کو اُن انتظامات کی بابت مبارکباد دیتا ہون جو
لوکل گورنمنٹ اور نیز گورنمنٹ ہند دونون کی منظوری کے بعد آپ کو ایسی جائداد
کا بلا شرکت غیرے قابض و متصرف بنا دینگے جسے آپ زمانہ آیندہ مین نہایت گران قیمت
بضاعت سمجھینگے - مین دیگر مقامی جماعتون کو (جنکی حالت آپ ہی کی ایسی ہے) اِس سے
بہتر کوئی صلاح نہین دے سکتا کہ وہ آپ کی تقلید کرین -

صاحبو - مین اپنے ساتھ علیا حضرت ملکہ قیصرہ کی نسبت آپ کی خیرخواہی
و وفاداری کے اعترافات کی اور لیڈی کرزن اور میرے اپنے متعلق دوستانہ
خیالات کی نہایت خوش آیند یادلیجاؤنگا —

ایڈریس منجانب میونسپلٹی میسور

یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۳۰- نومبر روز جمعہ وقت ۲ بجے سہپہر حضور وایسرائے بہادر کی جمعیت میسور مین داخل ہوئی - ہِز ایکسلنسیز کا استقبال ہز ہائنیس مہاراجہ صاحب میسور (۱۶ برس کے صاحبزادے) اُنکے چھوٹے بھائی - ریاست کے خاص خاص حکام اور آنریبل کرنل رابرٹسن صاحب رزیڈنٹ میسور اور اُنکے اسٹاف نے کیا - حضور وایسرائے کی جمعیت سوار ہو کے گورنمنٹ ہوس تشریف لیگئی جہان وہ مہاراجہ صاحب کے مہمان ہوے - یکم دسمبر روز شنبہ کو ۱۲ بجے دوپہر کے وقت میسور میونسپلٹی کا ایک ڈیپوٹیشن وایسرائے بہادر کی حضوری مین باریاب ہوا اور اُسنے ایک ایڈریس پیش کیا - اس ایڈریس مین بعد اظہار خیرمقدم کے شادی وغم کی اُن انتہائی حالتون کا تذکرہ تھا جن سے ابھی حال مین شہر متاثر ہوا تھا یعنی مہاراجہ صاحب کی شادی کے مراسم نے خوشی کا سمان دکھایا اور طاعون کے دوبارہ پھیلنے نے غم کا - بعد ازان ہز ایکسلنسی نے وہان تشریف لاکر رعایا کی مصیبت مین جو دردمندی ظاہر فرمائی اور شہر کی ترقی کی جو تدابیر کی گئین اور زمانہ مستقبل مین ترقی کے جو توقعات ہین اُنکا تذکرہ تھا -

ہز ایکسلنسی نے حسب ذیل جواب ارشاد فرمایا -]

صاحبو - مین نہایت خوشی سے اس ایڈریس کو قبول کرتا ہون یہ اولین ایڈریس ہے

جو ایک دیسی ریاست کی مینونسپلٹی کی جانب سے میرے سامنے پیش کیا گیا ہے۔
یہ واقعہ دونون طرح سے دلچسپ ہے۔ یعنی اُن امور کے لحاظ سے بھی جنکو یہ یاد دلاتا
ہے اور اُن خیالات کے لحاظ سے بھی جنکی طرف وہ متوجہ کراتا ہے۔ کیونکہ یہ اُس
زمانہ کو یاد دلانے والا ہے جبکہ تخمیناً بیس برس ہوے ریاست میسور (قبل اسکے کہ
وہ اپنے دیسی حکمران کے خاندان مین تفویض کیجائے) ہنوز انگریزی نگرانی کے تحت
مین تھی اور اِس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اُس خاندان نے اپنی حکومت کو پھیر پانے
کے بعد کس حد تک عاقلانہ طور سے نظم و نسق برطانیہ کی بعض بہترین اداؤن کا
چربہ اُتارا۔

آپ نے میرے سامنے بہت عمدگی سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ لوگون کے سامنے
اِس سرعت سے شادی و غم کے مرقع پیش ہوئے ہین کہ اگر اُسمین غم کا پہلو نہوتا
تو اُسے یہ کہتے کہ ڈراما کا سا تماشا تھا۔ یعنی جبکہ آپ اپنے آیندہ فرمانروا کی تقریب
شادی کے جشن منا رہے تھے اُسیوقت آپ کو طاعون کی ہولناک اور بے پناہ بلا سے
دوچار ہو جانا اور از سر نو اُسکے ساتھ آویزش مین مصروف ہونا پڑا۔ زمانہ گزشتہ
مین کئی ہفتہ تک مین شہر میسور کی تعداد اموات اُن نقشون مین جو میرے سامنے
پیش کیے جاتے ہین بہت ہی غم آلود دلچسپی سے دیکھتا اور یہ جانچتا رہا ہون کہ
آپ کی قسمتون مین کیا کیا مد و جزر پیدا ہوے ہین۔ یہ کہ ریاست میسور کے واسطے
طاعون بھی کیا بلاے سخت ثابت ہوا تھا اِس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ اگست ۱۸۹۸ء

سے (جب سے وہ پہلے پہل شروع ہوا) ۲۵ ہزار سے کم جانین اُسکے نذر نہین ہوئی ہین - اُسکا دوبارہ حملہ بہت ہی شدید ہوا تھا - یہ حملہ ابھی تک ختم نہین ہوا ہے اگرچہ یہ خوشی کا مقام ہے کہ اُسکا زور گھٹ رہا ہے - درآنحالیکہ طاعون آپ کے یہان براج رہا ہے تو میرا خیال یہ ہے (اور مجھے امید ہے کہ آپ بیشک وشبہہ مجھ سے اتفاق کرینگے) کہ آپ اپنی توجہ کو اُن اسباب کی تحقیق پر منعطف کرینگے جنسے طاعون کے دوبارہ پھیلنے کا احتمال ہو یا اُسکے دفعیہ وانسداد کی امید ہو - اُن اسباب کی تحقیق مین غالباً آپ کو یہ معلوم ہو جائیگا کہ دیگر مقامات کی طرح یہان بھی مکانات مین گنجان آبادی کا ہونا اور شہر کے بعض حصص کا غیر صحت بخش اور کثیف حالت مین ہونا اسکے پھوٹنے یا پھیل جانے کے نہایت شاداب ذریعہ ہین - ہر ایک دیسی شہر مین ایک وایسرائے اُنھین رہگزرون کو دیکھتا ہے جو قاعدہ کلیہ کے طور پر چوڑے چکلے اور پاک صاف ہوتے ہین - لیکن مجھے اسکا شبہہ ہے کہ اگر آپ کے صدر انجمن صاحب مجھے چہلقدمی کے واسطے بہت زیادہ گنجان آباد اور نشیبی حصص مین شہر کے لے جائینگے تو ہمکو ایسے مناظر دکھائی دینگے جنسے پھر طاعون کی کسی دست درازی وتظلم پر حیرت واستعجاب نہ ہوگا - آپ کے اختیار مین جس قدر فنڈس (سرمایہ) ہین (اور مجھے امید ہے کہ وہ کافی ہونگے) اُنکے ذریعہ سے مجھے امید ہے کہ آپ اپنی تمام قوتین اُن خرابیون کے گھٹانے مین صرف کردینگے کہ جنسے اگرچہ بیماری پیدا نہین ہوتی لیکن کچھ نہ کچھ پھیلتی اور نشوونما ضرور پاتی ہے -

اگرچہ مین نے آپ کی دارالحکومت کو کبھی پیشتر نہین دیکھا تھا لیکن جو رپورٹین مجھے
اُسکے متعلق بھیجی گئی ہین اُنسے مجھے اُن عمارات و کارخانجات عامہ کی تعداد اور خوبی
سے واقفیت ہوگئی ہے جنکی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ اور اُن مین سے جن جن کو
گاڑی پر بیٹھے بیٹھے مین نے سڑکون پر دیکھا ہے اُنسے مجھے یہ یقین ہوگیا ہے کہ آپ جو
اسپر ناز کرتے ہین بجا کرتے ہین کہ شہر کی بہتری و ترقی کے واسطے بڑی قلانچین ماری
گئی ہین۔ جس روشنضمیر گورنمنٹ کی تحت حکومت آپ بستے ہین اُسکی ہمدردی و
اعانت سے آپ مین کے نوعمر لوگ یہ اُمید کرسکتے ہین کہ وہ اپنی مدت العمر مین اتنی
اور ترقیان دیکھ سکتے ہین جتنی کہ آپ مین کے بوڑھے لوگون نے گزشتہ بیس برس
مین دیکھی ہین۔

مین جانتا ہون کہ بطور دیباچہ تمہید نہین بلکہ اطاعت و فرمانبرداری کے سچے اور
مخلصانہ جذبات سے آپ نے اپنا اور عموماً باشندگان میسور کا تعلق خاطر تاج برطانیہ
سے ظاہر کیا ہے اور مین کبھی اس بات کو بھولتا نہین ہون کہ میرا جو ایسا دلفریب
طریقہ کا استقبال کل میرے داخلہ کے وقت کیا گیا اور جسکا اعادہ آج آپ لوگون نے
کیا وہ صرف اسوجہ سے ہے کہ اُس جلیل القدر شہنشاہ کا جو اپنے سر پر وہ تاج رکھے ہوے
ہے ایک گزران قائم مقام مین ہون۔

صاحبو۔ آپ مجھے اجازت دین کہ مین آپکا شکریہ بابت آپکے مخلصانہ و مشفقانہ ایڈریس کے
اور نیز بابت اُس نقرئی خوبصورت صندوقچہ کے جسمین وہ ایڈریس پیش کیا گیا ہے ادا کرون۔

ایڈریس منجانب باشندگان کُرگ

یکم دسمبر ۱۹۰۰ء

[بتاریخ یکم دسمبر روز شنبہ وقت صبح بمقام گورنمنٹ ہاؤس حضور وایسرائے بہادر نے باشندگان کُرگ کی قائم مقامی کرنے والی ایک ڈیپوٹیشن سے ایک ایڈریس لیا جسمین بعد اظہار خیرخواہی ڈیپوٹیشن نے یہ لکھا تھا کہ رعایا کو کچھ شکایات ہین جنکی بابت وہ لوگ ہزاکسلنسی کو اِس وقت تکلیف دینا نہین چاہتے لیکن وہ شکایات باضابطہ طور سے پیش کیجائینگی۔ اُنھون نے حضور وایسرائے بہادر کا شکریہ نسبت مجوزہ سلسلہ ریلوے درمیان میسور و ٹیلیچری بر ساحل مغربی و براہ کُرگ کی بابت ادا کیا اور یہ استدعا کی کہ اس شاخ کی بہت ہی جلد تکمیل کے احکام جاری ہو جاوین کیونکہ اُس سے بہت سے فواید حاصل ہونگے۔

حضور وایسرائے بہادر نے حسب ذیل جواب ارشاد فرمایا۔]

صاحبو۔ مجھے اس بات سے بڑا صدمہ ہوا کہ مین جو مملکت ہندوستان کی عام شاہراہ سے دور افتادہ ہر ایک گوشہ و زاویہ کے دیکھنے کا ایسا شوق رکھتا ہون اپنے دورے مین اُس خوبصورت قطعہ ملک کو داخل نہ کر سکا جسکی خصوصیات مقامی اسقدر نمودار و نمایان ہین جسمین بہت کچھ قدرتی حسن و دلربائی کی شانین موجود ہین اور جہان سے آپ لوگ میرا خیر مقدم کرنے تشریف لائے ہین۔ یہ بدقسمتی وہ ہے

جسمین میرا خیال یہ ہے کہ مین بلا استثنا اپنے تمام پیشرو ونکا شریک ہوا ہون کیونکہ
جس طرح اُنکے وقت مین اُسیطرح میرے زمانہ مین یہ بدقسمتی صرف اِس دقت پر مبنی رہی ہے
کہ شخصی رجحان طبیعت وقت اور مسافت کی اُن قیود سے میل نہین کھاتا جنسے ایک
وایسراے کا دورہ لازمی طور سے جکڑا ہوتا ہے۔

ایک حیثیت سے آپ کا ایڈریس اُن ایڈریسون سے مختلف ہے جو ابتک
مجھے موصول ہوئے مین کیونکہ جس وقت آپ یہ اعتراف کرتے ہین کہ آپ کو کچھ
شکایات (واضح ہو کہ یہ ایسی ملکیت ہے جو تنہا آپ ہی کے حصہ مین نہین آئی ہے) ہین
تو اُن تمام جماعتون سے جو میرے حضور مین باریاب ہو چکی ہین منفرد ہو کے آپ اُن
شکایات کی تصریح کرنے یا اُنکی نوعیت بتانے سے باز رہے ہین اور اِس طور پر آپنے
مجھے ایسا موقع نہین دیا ہے کہ جواب دیتے وقت اِس سے کچھ زیادہ قیل و قال
کر سکون کہ مجھے عمومی حیثیت سے آپ کی فلاح و بہبود مین بہت دلچسپی ہے۔ بہر نوع
آپ کے ایڈریس کے جملون سے مین یہ اخذ کرتا ہون کہ آپ کی یہ ہچکچاہٹ قائم
رہنے والی نہین ہے اور یہ کہ دیر یا سویر مین باضابطہ وسایل سے جان لونگا کہ آپکی
تکالیف کس قسم کی ہین۔ بیشک گورنمنٹ ہند آپ کے معروضات پر کامل طریقہ سے
اور بہت غور کے ساتھ ایسی نظر ڈالیگی جسکی وہ شکایات مستحق و شایان ہونگی۔

میسور سے ساحل مغربی پر ٹیلچری تک جو لائن بنے گی (جسکی بابت اتنی مدت تک
گفت و شنید ہوتی رہی اور جو اب عمل مین آ چلی ہے) اُسکے فوائد کا جو اندازہ و

تخمینہ آپ نے کیا ہے مین اُس سے اتفاق کرتا ہون - فی الحال سلسلۂ رسل و رسایل اور آمد ورفت کے تخمینہ جات وتوقعات زیر ملاحظہ ہین اور رسال آیندہ مین تفصیلی طور سے اُسکی پیمایش کیجایئگی - جب کُرگ زیادہ براہ راست طریقہ سے بیرونی دنیا کے ساتھ وابستہ ہو جایئگا تو مجھے یقین ہے کہ ایک طرف تو وہ مادی حیثیت اور تجارتی حیثیت سے اس ترقی سے (جو بر روے کار ہوگی) فائدہ اُٹھایئگا اور دوسری جانب آپ کا چھوٹا سا صوبہ پھر بھی اپنے اُس دلچسپ تشخص کو برقرار رکھیگا جسکے واسطے وہ اتنی مدت سے مشہور ومعروف رہا ہے -

مین نہایت ہی مسرت سے علیا حضرت کے حضور مین اُنکی ذات خاص اور اُنکے تاج سے آپ کی وفادارانہ حلقہ بگوشی کے اعترافات کی تبلیغ کردونگا اور مین نہایت ہی شکرگزاری سے آپ کی عنایت آمیز خواہشات کو لیڈی کرزن کی اور خود اپنی جانب سے پذیرا کرتا ہون -

مہاراجہ میسور آنجہانی کی سنگی تصویر کا کھولنا

یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء

(بتاریخ یکم دسمبر روز یکشنبہ وقت سہ پہر حضور وایسرائے بہادر نے مہاراجہ میسور متوفی کی تصویر کا بموجودگی ہز ہائینس مہاراجہ صاحب و خاص خاص حکام ریاست اور میسور کی خواتین و شرفا کی ایک جماعت کثیر کے روبرو افتتاح فرمایا۔ یہ جلسہ ایک بارگاہ کے نیچے جمع تھا جو اسی غرض سے نصب کی گئی تھی مسٹر تھمبو چٹی قائم مقام دیوان صاحب میسور نے جب ہز اکسلنسی سے یہ استدعا کی کہ اس رسم کو ادا فرمائیں تو ہز ہائینس مہارانی صاحبہ کی طرف سے یہ ظاہر کیا کہ حضور وایسرائے بہادر نے اُنکے شوہر متوفی کی تصویر کا افتتاح فرمانا منظور کر کے جو عزت افزائی اُنکی فرمائی ہے وہ اسکی معترف اور قدرشناس ہین۔ پھر اُنھون نے مہاراجہ صاحب متوفی کی صفات و محاسن کا ذکر کیا اور بیان کیا کہ اُنکی مفارقت دائمی سے ریاست کو کیسا گزند پہونچا ہے۔ پھر مہارانی صاحبہ کی طرف سے لیڈی کرزن صاحبہ کا شکریہ ادا کیا کہ اُنھون نے تشریف لا کے جلسہ کی رونق دوبالا فرمائی اور اس بات پر اپنی تقریر ختم کی کہ حضور وایسرائے بہادر کی میسور مین تشریف آوری کی اور ہز اکسلنسی کی اس عنایت و مہربانی کی کہ اُنھون نے اس تصویر کا افتتاح فرمایا یادگار رکھنے کے واسطے مہارانی صاحبہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ اسکے اردگرد جو اراضی ہے اُسپر ایک پارک لگا دیا جائے اور اُسکا نام لارڈ کرزن بہادر کے نام نامی سے منسوب کیا جائے۔

ہزاکسلنسی نے حسب ذیل ارشاد فرمایا -]

یور ہائینس - لیڈیز و جنٹلمین - مین نے نہایت مسرت سے ہز ہائینس مہارانی صاحبہ کے اُس ارادے کو سُنا جسکا ابھی ابھی دیوان صاحب نے اعلان کیا ہے یعنی اس بارگاہ (جسمین ہم سب اس وقت مجتمع ہین) کے گرد جو باغ لگایا جائیگا اُسے وہ میرے نام سے منسوب کرینگی - یہ ایسا کام ہے جو ہز ہائینس کی عمیم الاخلاقی و بلند نظری کو نمایان کررہا ہے اور اگرچہ مجھے معلوم ہے کہ مین اس عنایت کا کسی طرح مستحق نہین ہون لیکن پھر بھی میرے واسطے یہ خیال بہت ہی خوش آیند ہوگا کہ میسور مین ہمارے آنے کی یاد ایسے پُر فضا طریقہ سے قائم رہیگی -

مین خیال کرتا ہون کہ اسموقع پر مجھے کوئی تقریر کرنا ضروری نہین ہے اور یہ بات ہر حال مین کچھ ناموزون سی ہے کہ ایک آدمی اُس شخص کی (جو اگرچہ کتنا ہی ممیز و ممتاز ہو لیکن) جس سے وہ اجنبی و بیگانہ محض ہو تعریف ایسے لوگون کے سامنے کرے جو اُسے عام طور سے جانتے اور اُسکی تعظیم و تکریم کرتے تھے - بہر نوع مین نے اُس ایڈریس کے مضامین کو مطالعہ کیا ہے جو سر شیشادری آیر نے ۱۸۹۵ء مین پڑھا تھا اور مین دیگر ذرایع سے بھی اُن مہاراجہ متوفی کی ذات و صفات سے مطلع ہوگیا ہون جنکے تصویر سے آج مین نقاب اُٹھانے والا ہون - سابق مین جو وایسرائے میسور مین آئے ہین اُنکے دل پر مہاراجہ کی طبیعت کی سادگی پسندی - اُنکے دل کی رقت و گدازگی اور اُنکی اپنی ریاست کے ساتھ محبت کا نقش ہوا تھا اور یہ واقعہ

(جسے چھ برس ہوے) حقیقت مین نہایت اندوہناک تھا کہ وہ زندگی جو نہ صرف ہونہار تھی بلکہ کارگزار و مصروف بکار رہتی اُسے دست بردِ اجل سے یون قطع کر دیا۔ مین بخوبی سمجھتا ہون کہ ہز ہائینس مہارانی ریجنٹ کو اپنے ایسے سراپا خوبی مونس و غمگسار کی یاد تازہ رکھنے کی کیسی آرزو ہوگی۔ اور اُنھین اس بات پر مبارکباد دینا چاہیئے کہ اُنھین ایک ایسا شخص اس خدمت کے واسطے ملگیا جو انگلستان کے بہترین نقاشون مین ہے۔ یہ تصویر لندن کے رایل اکیڈمی کی نمایش مین رکھی جا چکی ہے۔ وہان سب کی نظر اسی پہ پڑتی تھی اور سب داد دیتے تھے۔ مجھے یہ کہنے کی جرأت ہے کہ زمانہ آیندہ مین سالہا سال تک یہ دلفریب نظارہ میسور مین اُس نیک صفات حکمران کی یاد دلاتا رہیگا جسنے اپنے ملک کی قسمت کے نہایت خجستہ اوقات مین اسقدر کامیابی سے حکومت کی تھی۔ اب مین بڑھ کے اس تصویر پر سے نقاب اُٹھائے دیتا ہون۔ (نعرۂ تحسین)

دعوت بمقام میسور

بکم دسمبر ۱۹۰۰ء

(بتاریخ کیم دسمبر وقت شام ہز ہائنس مہاراجہ میسور صاحب نے ایک شاہانہ ڈنر میسور کے گورنمنٹ ہاوس مین ہز ایکسلنسیز حضور وایسرائے بہادر و لیڈی کرزن صاحبہ کی ضیافت مین ترتیب دیا جسمین مہمانون کی تعداد کثیر مدعو تھی - ڈنر کے بعد حضور مہاراجہ صاحب مع اپنے اعلیٰ عہدہ داران ریاست کے تشریف لائے اور حضور وایسرائے بہادر کے قریب بیٹھ گئے - اور علیا حضرت ملکہ قیصرہ کا جام صحت تجویز کر چکنے کے بعد ہز ہائنس پھر استادہ ہوے اور حسب ذیل تقریر مین لارڈ و لیڈی کرزن صاحبان کا جام تندرستی انھون نے تجویز فرمایا -

لیڈیز و جنٹلمین - میرا یہ مسرت آمیز فرض ہے کہ مین ہز ایکسلنسیز لارڈ و لیڈی کرزن صاحبان کا جام صحت پیش کرون - یہ پہلا اتفاق ہے کہ مجھے اس قسم کی کوئی تقریر کرنا پڑی ہے اور میری یہی آرزو ہے کہ مین اس فرض سے بخوش اسلوبی عہدہ برآ ہو سکون - یور ایکسلنسی میری یہ بات باور فرمائین کہ مجھے (گو باختصار ہی سہی) اس بات کے ظاہر کرنے مین سچی مسرت ہے کہ میسور مین یور ایکسلنسیز کا قدم رنجہ فرمانا میری والدہ مکرمہ کے واسطے اور خود میرے لیئے بیحد انبساط خاطر کا سبب ہوا ہے - مجھے اس بات کے کہنے کی کچھ حاجت معلوم نہین ہوتی کہ اس صوبہ کی رعایا مین اور میرے خاندان مین علیا حضرت ملکہ قیصرہ کے ساتھ کیسے گہرے

انداز سے خیر خواہی و وفا شعاری کے جذبات پر جوش رہے ہین (نعرۂ تحسین) اور مجھے یقین ہے کہ لارڈ
و لیڈی کرزن صاحبان کو اس بات کے یقین دلانے کی بالکل ضرورت نہین ہے کہ میسور مین
تشریف لائے انھون نے ایسے خیر مقدم سے لطف اُٹھایا ہوگا جو خلوص و گرمجوشی کے لحاظ
سے ہندوستان مین یکتا و فرد ہوگا (نعرۂ تحسین) ۔ مجھے اسکی آرزو ہے کہ جس قدر ہم اپنے
مقتدر مہانون کی تشریف آوری سے محظوظ ہوے ہین اُسیقدر وہ یہان کی سیاحت سے
حظ اُٹھائین میری والدہ محترمہ کو اس امر سے خاص طور کی طمانینت و مسرت ہوئی ہے کہ آج
سہ پہر کو یور اکسلنسیز کو یہ موقع مِلسکا کہ میرے والد ماجد کی تصویر کے رسم افتتاح ادا کرنےمین
شریک ہوسکے اور مین اپنی والدہ مکرمہ اور نیز اپنی جانب سے آپ کی اس عنایت کا شکریہ ادا
کرتا ہون ۔ لیڈیز و جنٹلمین ۔ اب مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ دیر اکسلنسیز لارڈ و لیڈی
کرزن صاحبان کا جام تندرستی نوش فرمائین ۔ (بلند او رمسلسل نعرۂ تحسین)

ہز اکسلنسی حضور و ایسرائے بہادر نے اس تقریر کا جواب حسب ذیل ارشاد فرمایا ۔]

یور ہائینس ۔ لیڈیز و جنٹلمین ۔ مین چاہتا ہون کہ مین اپنی دلپذیر منت گزاری
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب سے (اسلیے کہ اُنھون نے نہایت موزون الفاظ مین میرا جام
صحت تجویز کیا) اور اُس جماعت سے (اسلیے کہ اُسنے ایسے انداز سے اُسکو پذیرا کیا)
عرض کرون ۔ مجھے یقین ہے کہ ہز ہائینس نے جو کچھ اپنے خاندان اور اپنی ریاست کے
گرمجوشانہ خیالات خیر خواہی و وفاداری کا علیا حضرت ملکہ قیصرہ کے ساتھ بیان فرمایا ہے
وہ بالکل درست و بے کم و کاست صحیح ہے ۔ تاریخ میسور کے مخصوص حالات اور وہ

اعتماد جو سلطنت برطانیہ نے یہان کے حکمران خاندان پر کیا ہے (ایسا اعتماد جسکی نہایت
ممیز و ممتاز طریقہ سے اس خاندان نے اپنے مین اہلیت و صلاحیت دکھا دی ہے)
اُن قریبی تعلقات دوستی و پاسداری کو ظاہر کرتے ہین جو ہردو فریق کو وابستہ کیے ہین
اور جنسے اُس پرستاری مین مزید تقویت ہوگئی ہے جو اس مقام پر ہماری محبوب و
دلنواز شہنشاہ جلیل القدر سے محسوس ہو رہی ہے۔ (نعرۂ تحسین) پھر مین ہز ہائنس کو
یقین دلاتا ہون کہ مجھے اس بات سے نہایت قلبی مسرت و شادمانی ہوئی کہ مین نے
آج سہ پہر کو اُنکے والد ماجد کی تصویر کی رسم افتتاح عمل مین لا کے اُن دوستانہ و
مخلصانہ تعلقات کی تصدیق کر دی جو انگریزون کے قلوب مین ہز ہائنس کے گھرانے
اور اُنکی رعایا کے متعلق دائر سائر ہین۔

اس رسم نے ہز ہائنس کے دل مین خاص قسم کے زور و قوت کے ساتھ یہ بات
سُجھائی ہوگی کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ خود اپنے والد ماجد کی جگہہ پر ریاست
کی مسند حکومت پر متمکن ہونگے۔ ابھی سال بھر سے کم ہوا جب کلکتہ مین مجھے پہلے
پہل ہز ہائنس سے ملاقات کی مسرت حاصل ہوئی تھی تو مین نے یہ جرأت کی تھی کہ مین
ہز ہائنس کے نہ صرف یہ ذہن نشین کرون کہ کس قدر عظیم ذمہ داریان اُنکے سر ہونگی
بلکہ یہ بھی کہ کیسے نفیس موقعے اُنھین ہاتھ لگینگے۔ وہ ایک فرمانبردار اور بحال خود قانع
و مطمئن رعایا پر حکمران ہونگے۔ ایک خوبصورت اور تاریخی دار الحکومت کی زمام
حکومت و قسمت اُنکے ہاتھ مین ہوگی۔ وہ ایسے نظم و نسق کی سنت قدیمہ میراث مین

پائینگے جو برطانیہ کی نصف صدی کی نگرانی کے بعد مضبوطی کے ساتھ ترقی کنان آئی
اور تدبیرات ملک و ملت کے جادے پر قائم و مستقر ہو گئی ہے اور جسے گزشتہ چھ برسون
مین نہایت قابلیت کے ساتھ ہز ہائینس مہارانی ریجنٹ صاحبہ اور اُنکے مشہور و
معروف دیوان حال یعنے سرشٹاوری آیر نے جاری رکھا ہے۔ وہ خزانہ کو بھرا پُرا
اور اُسکا بھرم بنا ہوا پائینگے۔ ریاست پر کوئی قرضہ کا بار نہین ہے۔ اُسکی مالی حالت
محفوظ و بخطر ہے بلکہ اس قابل ہی تھی کہ دوسرونکو اُسنے خود قرض دیا۔ گورنمنٹ کے
اکثر دفاتر و محکمہ جات عمدہ کاروباری اصول پر کام کر رہے اور تسکین بخش نتائج
دکھا رہے ہین۔ میسور کی یہ بھی خوش قسمتی تھی کہ وہ قحط سے محفوظ رہا اگرچہ طاعون نے
اُسے بہت سخت اذیت پہونچائی۔ اُسکے سررشتہ تعلیم کا انتظام ترقی یافتہ حالت مین ہے
اور اُسکی بابت بعض لوگ کہتے ہین کہ اُسمین فیض رسانی اور ارزانی کی جانب افراط
ہوگئی ہے۔ ہر طرف آبپاشی۔ یا ریلون۔ یا معدنیات یا امورات عامہ کے بڑے بڑے
منصوبے یا تو بندھ رہے ہین یا عمل مین آرہے ہین اور علی الخصوص آبشار کاویری سے
برقی قوت پیدا کرنے کا منصوبہ تو ایسا ہے کہ اگر کامیابی سے ہم آغوش ہوا تو اُس سے
توسیع حرفت و محنت کی بڑی راہ نکل آئیگی اور ریاست کی خوشحالی کا ایک بڑا دروازہ
کھُل جائیگا۔

لیکن ریاست میسور اور اُسکے نظم و نسق کے سامنے یہ توقعات کی فہرست پیش ہے
اگر اُس سے ہز ہائینس کو یہ خیال پیدا ہوا تو مجھے بہت ہی افسوس ہوگا کہ ہر ایک شئے

توحد کمال کو پہونچ چکی ہے لہذا جب وہ مسند نشین ہونگے تو اُنکو کچھ کرنا نہ پڑیگا یعنی
یہ کہ کل کے پہیون چرخیون مین اچھی طرح تیل تو دیا ہوا ہے اب چپ بیٹھے اُسکے چلنے کی
سیر دیکھا کرین - برعکس اسکے یہان ترقی کی بہت گنجایش اُسیطرح ہے جس طرح دنیا کے ہر ایک
طریق نظم مملکت وجہانبانی مین (جیسے مین نے دیکھا ہے) ہوتی ہے اور اُنکو مدۃ العمر
اپنے قویٰ سے کام لینا پڑیگا - کیونکہ تحصیل مالگزاری کے بندوبست اور کاغذات
دیہی کے محکمے ایسے ہین جو نظر ثانی کے محتاج ہین - محکمہ حفاظت جنگلات ابھی پچھڑی ہوئی
حالت مین ہے اور کچھ ٹھیک نہین ہے - زراعتی بنکون کے دلچسپ تجربہ کی ترقی پر
نہایت متجسسانہ نگاہ ڈالے رکھنے کی ضرورت ہے اور ان سب پر مستزاد یہ ہے کہ
ہز ہائنس کو بہت جلد یہ معلوم ہو جائیگا کہ اشیاء کی ظاہری حالت دیکھ کے کورانہ تسکین
وتسلی سے کچھ کام نہین چلتا - بلکہ ہر شخص کو لازم ہے کہ سطح ظاہر کے نیچے بھی کُرید کے
دیکھ لے - کیونکہ ایک ضعیف و بیمار آدمی بھی اُسیطرح زرتار ملبوس زیب بدن کر سکتا
ہے جسطرح ایک صحیح و توانا آدمی -

ایک معاملہ ایسا ہے جسمین ہز ہائنس کے سامنے ایک نہایت دلچسپ کام پیش ہوگا
یعنی اپنی رعایا کو زیور علم سے اتنا آراستہ و پیراستہ کرنا کہ وہ ریاست کے اعلیٰ اور ذمہ داریون
کے عہدون پر کام کرنے کے قابل ہو جاے - ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ایک رعایا
کو اسکی کیسی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے ملک کی ملازمت مین پورا حصہ پاے اور
بقول کیپلنگ کے "اُسکو اپنے باپ کے گھر مین غلام بنکے رہنے سے" کیسی بیزاری

ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس منصب کے حاصل کرنے کے واسطے رعایا کو اپنے
مین یہ قابلیت ولیاقت بھی پیدا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کبھی ہو نہین سکتا کہ محض جوش
حب الوطنی کے خیال پر نظم مملکت کا خیال بالاے طاق رکھدیا جاے نہ یہ ہو سکتا
ہے کہ ایک کارگزار آدمی صرف اس وجہ سے ایک ہیچمیرز ہیچکارہ آدمی کا ماتحت کردیا
جاے کہ وہ نکما آدمی میسور مین پیدا ہوا ہے۔ بہرنوع مجھے یہ دریافت ہوا ہے کہ
امتحانات سول سروس سے (جنھین ۱۹۰۷ء مین ہز ہائنس مہارانی ریجنٹ صاحبہ
نے جاری کیا ہے) اور نیز ان قواعد سے جو اسی ضمن مین مرتب کیے گئے ہین باشندگان
ریاست کے لیے سررشتہ ملازمت مین داخل ہونے کے زیادہ دروازہ کھولدیے
گئے ہین۔۔ اب یہ باشندگان ریاست کا کام ہے کہ وہ ان موقعون سے فائدہ
اُٹھائین۔ اگر وہ ایسا کرینگے تو مجھے امید ہے کہ بہت دن گذرنے نہ پائینگے کہ
ایک وقت ایسا آجائیگا (اگرچہ یہ تبدیلی بتدریج ہو گی) جب ریاست بیرونی امداد
کی اتنی زیادہ دست نگر نہ رہیگی جتنی اب تک رہی ہے۔ اور یہی ایسا درجۂ کمال ہے
کہ جب ہز ہائنس گدی نشین ہونگے تو اُنکو اسی کے حاصل کرنے مین دلچسپی اور نازش
ونازش ہوگی۔

اَب میرے ذمہ یہ دل خوش کُن فرض رہ گیا ہے کہ مین ہز ہائنس مہارانی ریجنٹ صاحبہ
کا شکریہ اُنکی اُس دلچسپ مہمان نوازی کی بابت ادا کرون جس سے ہم لوگون نے کئی ہفتہ
ہوے نادر روزگار آبشار جرسوپا (جسکی نسبت میرا خیال ہے کہ وہ دنیا کے مناظر عظمیٰ مین ہے)

مین لطف اُٹھایا تھا اور جس سے اب میسور مین ہملوگ متمتع ہو رہے ہین اور جس سے
ہفتہ آیندہ مین کیمپ (پڑاؤ) کے مقام پر ہملوگ حظ وافر اُٹھائینگے - لیڈیز و جنٹلمین
مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ میرے ساتھ ہر ہائنس مہارانی ریجنٹ صاحبہ
(جنھون نے عندالحاجت موجودہ قابل و ہردلعزیز رزیڈنٹ کرنل رابرٹسن کے
مشورون پر کاربند ہوکے اپنے آپ کو اسقدر بیدار مغز اور قابل حکمران اپنے بیٹے
کے زمانۂ نابالغی مین ثابت کیا ہے) اور نیز مہاراجہ صاحب کے جام صحت پینے
مین شریک ہون جو ابھی سے نہایت ہونہار معلوم ہوتے ہین اور جنکے سامنے ایسا
روشن زمانہ مستقبل ہونا چاہیئے (نعرہ تحسین) -

ایڈریس منجانب منونسپلٹی سول و ملٹری اسٹیشن بنگلور

۷- دسمبر ۱۹۰۰ء

[تباریخ ۷- دسمبر وقت شام حضور وایسرائے کی جمعیت بنگلور مین داخل ہوئی- دوسرے دن دوپہر کے وقت ہز اکسلنسی نے گورنمنٹ ہاوس مین تین مقامی ڈیپوٹیشنون سے ملاقات کی جنھون نے ایڈریس پیش کیے- پہلا ڈیپوٹیشن بنگلور کی سول و ملٹری اسٹیشن کی منونسپلٹی کا تھا اُنھون نے کسی قدر طوالت کے ساتھ اُن حیثیات و حالات کا تذکرہ کیا جنمین وہ گورنمنٹ سے عالی امداد کے طلبگار ہین- یہ بیان کیا گیا تھا کہ حفظان صحت مین اُس درجۂ عالی تک یورپین اصول پر ترقی کیجائے جسے منونسپلٹی کسی طرح فراہم نہین کرسکتی کیونکہ انسداد و دفیعۂ طاعون کے اخراجات پڑجانے اور محاصل آبکاری کے نکلجانے سے (جنکو گورنمنٹ نے ضبط کرلیا ہے) منونسپلٹی کی حالت سقیم ہوگئی ہے اور اسپر اصرار کیا گیا تھا کہ اگر یہ محاصل پھر عطا ہوجائین تو ٹکس دہندون کی بڑی دستگیری ہوجائے اور ضروری ضروری امور رفاہ عام شروع کردیے جائین-

حضور وایسرائے بہادر نے حسب ذیل جواب ارشاد فرمایا-]

صاحبو- مین آپ کا بہت مشکور ہون کہ آپ نے دوستانہ طور سے لیڈی کرزن کا اور میرا خیر مقدم کیا ہے اور نیز اِس بات پر کہ آپ نے بے تمہید و دیباچہ بہت سیدھے پن سے اصلی مقصد چھیڑ دیا ہے اور میرے سامنے اپنی مخصوص حاجات و ضروریات کی

وکالت کی ہے۔ آپ نے جو مقامی حالات بیان کیے ہین اور بنگلور کی کسی قدر غیر معمولی
خصوصیات دکھائی ہین اُن مین مین آپ سے معارضہ کرنا نہین چاہتا۔ بیشک
اسمقام نے صفات صحت بخشی و خوش فضائی کی وجہ سے بہت شہرت پائی ہے اور یہ
ایسی شہرت ہے جسے خطرے مین پڑتے ہوے وہ دیکھ نہین سکتا۔ اور میرے نزدیک
آپ یہ بجا کہتے ہین کہ اسکی وجہ سے آپ کے ذمہ یہ بار ہے کہ آپ یہان اعلیٰ درجہ
حفظان صحت کو قایم رکھین۔

بہر نوع جب آپ بنگلور کی غیر معمولی حالات کے داستان سراتھے اور پھر جب
آپ نے یہ بیان کیا کہ آپ کیسی مالی مشکلات مین پھنسے ہوے ہین تو مجھے اسکا یقین
ہوگیا تھا کہ ان مقدمات سے کس نتیجہ پر آپ پہونچینگے اور میرا دل گواہی دے رہا تھا
کہ آپ یہی متعارف بحث میرے روبرو پیش کرینگے کہ لحاظ بنگلور کے سول وملٹری
اسٹیشن کی بالکل نرالی شانون اور اداؤن کے آپ کے ساتھ مستثنٰے طور کا برتاؤ کرنا
چاہیئے۔ صاحبو آپ تعجب کرینگے کہ مین اپنے دورے مین ایسے کتنے مقامات کی
سیاحت کرتا ہون جہان کے حالات وہان کے باشندون کے نزدیک بہت نرالے
معلوم ہوتے ہین اور جنکی وجہ سے مجھسے یہ استدعا کیجاتی ہے کہ مین اُنسے مستثنٰے قسم کا
برتاؤ کرون۔ بعض وقت مجھے خود اسپر حیرت ہوتی ہے کہ کیا کسی مخفی و پوشیدہ انداز سے
میری قسمت نے مجھے اسپر مجبول و مجبور کردیا ہے کہ مین صرف ایسے ہی ناگوار مقامات پر
اُترا کرون اور یہ کہ ہندوستان مین معمولی مقامات۔ میونسپلٹیان اور حالات بھی ہین

کہ نہین ہین۔

باایں ہمہ صاحبو مین یہ دیکھتا ہون کہ فیاضانہ برتاؤ کے واسطے آپ نے جو مقدمہ پیش کیا ہے بہت زوردار ہے اور اُسمین کچھ شانین ایسی ہین جو آپ کو اسکا شایان بناتی ہین کہ خاص طور سے آپ کی حالت پر لحاظ کیا جاے۔ ابھی ۱۸۹۸ء تک آپ مرفہ حالی و فارغ البالی مین مگن تھے۔ لیکن جبھی سے طاعون نے آپ کی مالی حالت پر دست تطلم دراز کرنا شروع کردیا اور آپ لوگ اسپر مجبور ہوے کہ گورنمنٹ ہند سے کچھ قرض لین وہ امورات عامہ جنپر کچھ صرف کرنے کی ضرورت تھی یا تو ملتوی یا بند کردیے گئے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ۱۸۹۹ء کے شروع سے آپ کے مخارج مین نرا کھرا اضافہ ۔۔۔۔ کا ہوا ہے۔ اِن مصارف کے بار اُٹھانے کے واسطے آپ نے قابل تعریف ہوشیاری و کارگزاری سے جدید ذرائع ٹکس کا تجس کیا اور اِس جستجو کے نتائج پر آپ کو مبارکباد دینا چاہیئے کہ جس سے آپ کے سالانہ محاصل مین ساٹھ ہزار کا نرا کھرا اضافہ ہو جائیگا۔ اِس عرصہ مین (آپ لوگون کے خیال کے بموجب) آپ کی کاہشین گورنمنٹ ہند کے اُس فیصلہ سے اور بڑھ گیئن کہ آبکاری کے ٹیکس (جنکے عائد کرنے کی اجازت زمانۂ ماضی مین کچھ عرصہ کے واسطے آپکو دیدیگئی تھی) صحیح طریق نظم و نسق کی بنیاد پر آپ جاری نہین رکھ سکتے کیونکہ منیونسپل قانون کی تحت مین آپ وہ خراج وصول کر رہے تھے جو صرف قانون آبکاری کی تحت مین عائد حال ہو سکتے ہین اور گویا اسطور پر آپ شہنشاہی محاصل کے مخصوص ابواب مین

تصرف بیجا کے مرتکب ہوتے تھے ۔ میرے خیال مین یہ فیصلہ تو بحال رہنا چاہیئے
لیکن اس تصفیہ سے جس کشاکش و کشمکش مین آپ مبتلا ہو گئے ہین اُس سے گورنمنٹ
ہند آپ کی حالت پر متاسف ہو سکتی ہے اور اُسی گدازگی طبیعت کی حالت مین
میری تمنا ہے کہ مین اس گتھی کو سلجھا دون ۔ لائسنس فیس کی استرداد کے بعد سے
اڑتیس ہزار سالانہ کا وہ بار آپ کے ذمہ سے اُٹھا لیا گیا ہے جو بورنگ ہسپتال کے
متعلق آپ کو صرف کرنا پڑتا تھا اور ہمنے ابھی حال مین یہ طے کیا ہے کہ شدید
تکلیف کی حالت مین ہم پچیس ہزار سالانہ سے آپ کی اعانت کرین ۔ مجھے اُمید ہے
کہ اس اعلان سے آپ کو یہ معلوم ہو جائیگا کہ سپریم گورنمنٹ کو کیسی آرزو اسکی رہتی ہے
کہ سول و ملیٹری اسٹیشن بنگلور جیسے مقام کے ساتھ ہمدردانہ برتاؤ کیا جاے
کیونکہ گورنمنٹ کی شفقت و مکرمت پر اُسے دعوی کرنے کا حق حاصل ہے ۔

ایڈریس منجانب میونسپلٹی شہر بنگلور

۸- دسمبر ۱۹۱۰ء

[تاریخ ۸- دسمبر وقت دو پہر دوسرا ڈیپوٹیشن جو گورنمنٹ ہاوس مین حضور ویسراے بہادر کے سامنے پیش ہوا وہ شہر بنگلور کے میونسپل کمشنرون کا تھا - انکا ایڈریس مختصر تھا جسمین ہز ایکسلنسیز کا مخلصانہ خیر مقدم کیا گیا تھا پھر اُس مسلسل فلاح و خوشحالی پر اطمینان ظاہر کیا گیا تھا جس سے وہ لوگ مہارانی ریجنٹ صاحبہ کے عہد حکومت مین بہرہ اندوز ہو رہے ہین اور حضور ویسراے بہادر کی تشریف آوری میسور پر سپاس گزاری کیگئی تھی کہ جسکی بابت انکا یہ بیان تھا کہ وہ ایک ثبوت ہے ہز ایکسلنسی کی اُس دلبستگی کا جو بہبود و فلاح رعایا سے وہ رکھتے ہین -

حضور ویسراے بہادر نے حسب ذیل جواب ارشاد فرمایا -]

صاحبو - آپ کے ایڈریس نے جنچے ہوے الفاظ مگر فیاضانہ انداز مین اُن خیالات کو ظاہر کیا ہے جنسے وہ دوستانہ و مخلصانہ خیر مقدم (جو شہر میسور کی طرح آپ نے لیڈی کرزن کا اور میرا کیا ہے) اور بھی مالا مال ہو گیا ہے - بنگلور کی دلفریبیان ایسی مشہور اور زبان زد ہین جنسے ہر شخص واقف ہے - اِن دلفریبیون کا چرچا شمالی ہند کے انتہائی حصص تک پھیلا ہوا ہے کیونکہ وہان جو دکنی محبان وطن موجود ہین وہ ہمکو یقین دلاتے رہتے ہین کہ کوئی شہر یا مقام ایسا نہین جس سے بنگلور کا مقابلہ

کرسکین۔ مین یہ کہنا نہین چاہتا کہ مین اُن لوگون سے متفق الخیال ہون کہ نہین کیونکہ اگر مین آپ کی مدح سرائی مین ہان مین ہان ملاؤن تو ممکن ہے کہ اس سے کسی اور ایسے ہی مستحق تعریف مقام کی حق تلفی ہو۔ لیکن کم سے کم مین اتنا تو کہہ سکتا ہون کہ جہانتک مین نے بنگلور کو دیکھا ہے وہ ضرور ایسا ہے کہ جو کچھ اُسکی شہرت کا آوازہ بلند ہے وہ غلط نہین معلوم ہوتا اور مین لیڈی کرزن کو اور خود اپنے کو اس خوش قسمتی پر مبارکباد دیتا ہون کہ ہمارا آنا ایسے دلفریب مقام پر ہوا۔ ہماری ابتدائی سیاحت کی خستگی و ماندگی اور اُس سیاحت کے آخری مدارج کے درمیان سکون و آسایش اور صحت کی یہی منزل ہے۔

آپ لوگ اس بیان مین بالکل صادق ہین کہ میسور مین جو کچھ پیش آتا ہے اُس سے گورنمنٹ ہند اور اُسکے افسر اعلی کو بیحد تعلق خاطر رہتا ہے اور اُسکی بتدریج (مگر مجھے امید ہے کہ مسلسل) نشوونما مین یہ دیکھ کے بہت تشفی و تسلی ہوتی ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے ۱۸۸۱ء مین جو کارروائی کی تھی بجا کی تھی اور بشیک مین اپنے پیشرون کی بہ نسبت اس مسرت سے ہرگز کم بہرہ اندوز نہین ہوا ہون جس سے مین ریاست میسور کی سیاستی استواری و پائداری۔ مالی سرسبزی و شادابی اور اخلاقی خوشحالی کی تعمیر دیکھ رہا ہون۔

بس اے صاحبو۔ آپ مجھے اجازت دین کہ مین نہایت خلوص کے ساتھ اُن بہتر آرزوون کا اعادہ کرون جنھین آپنے اپنے بیانات ختم کیے ہین۔

ایڈریس منجانب یوریشین و انیگلو انڈین ایسوسی ایشن میسورگر

۸-دسمبر ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۸- دسمبر روز شنبہ وقت دوپہر ایک ڈیپوٹیشن (جماعت منتخب) منجانب یوریشین و انیگلو انڈین ایسوسی ایشن میسورکرگ بمقام گورنمنٹ ہاوس حضور وایسراے بہادر کے سامنے حاضر ہوا (یہ تیسرا ڈیپوٹیشن تھا جو اس روز حضور وایسراے سے ملاقی ہوا) اور اُسنے ایک ایڈریس پیش کیا۔ اس ایڈریس مین ہز ایکسلنسیز کی تشریف آوری پر مخلصانہ اظہار خیر مقدم کے بعد یوریشین و انیگلو انڈین جماعت کی حالت و مرتبت اُسکے دعوون اور اُسکی آیندہ توقعات کا عام طور سے تذکرہ تھا اور خاتمۂ کلام اسپر تھا کہ لارڈ کرزن بہادر نے جو الطاف و عنایات اُس جماعت پر مبذول فرمائی ہین اُسکے سبب وہ لوگ ہز ایکسلنسی کے شکر گزار ہین اور اِس بات پر قانع ہین کہ اپنے اغراض و مقاصد کو ہز ایکسلنسی کے ہاتھ مین تفویض کردین۔

حضور وایسراے بہادر نے حسب ذیل جواب ارشاد فرمایا۔]

صاحبو- مین سچے دل سے اِس بات پر محظوظ و مسرور ہون کہ یہان آکے مین ایسی جماعت کے قائم مقامون سے مِل سکا جسکی قسمتون سے (آپ کا یہ بیان صحیح ہے کہ) مجھے بہت ہمدردی ہے لیکن جہان آپ نے مجھے سراہا ہے وہین پر مجھے یہ اندیشہ ہے کہ شاید عہدہ وایسرائی پر میرے جتنے پیشرو گذرے ہین اُنکے ساتھ آپ نے یہ نا انصافی ہی کی ہے کہ آپ نے میری بابت یہ کہا ہے کہ مجھے آپ کی بہبود مین ایسی دلبستگی ہے جسکی کوئی نظیر

زمانۂ سابق مین نہین ملتی ۔ جتنے گورنر جنرل گزرے ہین اُن مین سے کوئی ایک بھی
کسی دوسرے سے اِس بارہ مین کوتاہ نہین ثابت ہوسکتا کہ اُسکے سینہ مین وہ آرزو نہ
پیدا نہ ہوئی ہون جو آپ کی ایسی ایک جماعت (جو اِس طرح پیدا ہوئی اور اِس مرتبہ پہ
پہونچی ہے) کے حالات وکیفیات کے مطالعہ سے پیدا ہونا چاہیئے ۔ البتہ آپ کو
صلاح ومشورے سے مدد دینے کے موقعے بہت کم ملتے ہین اور آپکی بہتری حالت
کے واسطے عملی تدابیر کاربند ہونے کے اتفاقات اور بھی شاذونادر ہی پیش آتے ہین
پس اسمین کچھ شک نہین کہ گورنمنٹ کی نظر عنایت اپنی طرف متوجہ کرانے یا
کچھ اپنے آپکو نفع پہونچانے کی پہلی تدبیر یہ ہے کہ خود اپنی حالت کے ضعف وقوت کا
صحیح صحیح اندازہ کرلیا جاے اور یوروپین طبائع کے معائب ومحاسن اچھی طرح جانچ
پرتال لیے جائین ۔ بنابرین مین آپ کے اڈریس کے دوسرے جملے کے سننے سے
خوش ہوا جسمین آپ نے نہایت دیانت وتمیزداری کے ساتھ اپنے مرتبہ ومنزلت کو
بیان کیا ہے اور اُن اسباب کو تسلیم کیا ہے جنکا نتیجہ بعض اوقات تو تنہائی وبیکسی ۔
بعض اوقات حسرت ومایوسی اور کبھی کبھی اندرونی نااتفاقی ہوجاتی ہے ۔ لیکن
مجھے اسکا خیال نہین ہوتا کہ آپ نے بغیر اسکے کہ ضروری علاج معالجہ کے واسطے
تیار ہو لیے ہون خود اپنے مرض کی تشخیص اتنی صحت کے ساتھ کی ہو اور بیشک علاج
معالجہ کے متعلق آپ کا یہ رجحان صحیح معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ ضرورت
اِسکی ہے کہ اقوال اور نیز افعال مین اتحاد بڑھایا جاے ۔ یہ نظارہ نہایت تاسف انگیز

ہے کہ ایک جماعت (جسکی مضبوط ترین بنیاد اُسکی قوت اتحادی نہین ہے) اپنے قلیل
مایہ بضاعت کو چھوٹی چھوٹی باتون کی ذرا ذرا سی رخنہ پردازیون اور خلل اندازیون
پر نثار کردے - اگر ہندوستان کی ساری یوریشین اور انیگلو انڈین ایسوسی ایشنین
متفق و متحد ہو جایئن - اگر اُنکے ممبر لوگ بھی با خود ہا یکدل ہو جایئن تو وہ سب
ملکے اپنے عزایم کے لیے ایک ہی معیار قائم کرین اور ایک ہی مشترک پروگرام پر
(جو اُنکی مجموعی حالت کے سدھارنے اور ترقی دینے مین معتدبہ طور سے کارآمد ہو)
یکدل ہو کے عمل پیرا ہو جایئن - اب تو اکثر یہی ہوتا ہے کہ اُنکی ساری قوتین مختلف
اغراض و مقاصد کے واسطے آویزش کرنے یا ایسے لوگون کی دوستانہ نکتہ چینی کے
جواب دینے مین پاشان ہو جاتی ہین جو اُنکا بھلا چاہتے ہین -

اِس نواح مین (یہ کہا جا سکتا ہے کہ) یوریشین لوگونکا مسئلہ مخصوص طور کی
دلچسپی رکھتا ہے کیونکہ یہان بنگلور سے تھوڑے ہی فاصلہ پر زراعتی نوآبادیون کے قائم
کرنے کی آزمایش مسٹر وہائٹ متوفی اور آپ کے موجودہ معزز و مفتخر صدرنشین ڈاکٹر
ساسمین صاحب نے شروع کردی ہے - مین نے وہائٹ فیلڈ اور ساسمنڈ کی
تاریخون کو نہایت غور سے مطالعہ کیا ہے اور میرے نزدیک یہ بات عام طور سے
تسلیم کریجایئگی کہ یہ خیال خام تھا کہ ایک ایسی جماعت قائم کیجائے گی جو بحال خود
شادان و فرحان ہوگی - وہ اپنا بار آپ اُٹھا سکیگی - اُسکا دار و مدار جسمانی محنت
و حرفت پر ہوگا - اُسمین کاریگر و دستکار اُسی جماعت کے موجود ہونگے اور وہ کسی سے

برسرمقابلہ نہ ہوگی - یہ وہ خواب نوشین تھا جو ضرورت سے زیادہ پُرآرزو تھا اور جسکی تعبیر صحیح نکلنا ممکن ہی نہ تھا - اگر اصلی وہائٹ فیلڈ قائم ہوتا تو وہ ایسا ہوتا کہ ہندوستان کے دیگر قطعات مین اُسی کے نمونہ پر ہزارہا بستیان اور نوآبادیان بس جاتین - لیکن وہ تو ایک جرگہ ہوکے رہ گیا جسمین ڈیڑھ سو سے زیادہ نفوس نہین ہین - بیشک یورشین لوگون سے یہ تو ممکن نہین کہ خفیف دستکاریون اور زراعتی مشقتون مین وہ ہندوستانیون سے مقابلہ کرسکین کیونکہ آخرالذکر لوگ بہت تھوڑا پاکے محنت کرسکتے تھوڑے سامان معیشت مین بسر برد کرسکتے اور تجارتون کے ڈھنگ آسانی سے سیکھ سکتے ہین - برعکس اسکے آپ لوگ اسمین کامیاب ہوگئے ہین کہ معدودے چند یورشین اور اینگلو انڈین خاندانون اور اس جماعت کے پنشن یافتہ حضرات کے واسطے آپ نے صاف ستھری ہوا مین آرام دہ اور خوش گزران مکانات کا ٹھکانا کردیا ہے اور یہان یہ لوگ آرام و آسائش اور خودداری کے اُس معیار بلند کو قائم رکھ سکتے ہین جسکا دیگر مقامات پر قائم ہونا ممکن ہی نہ تھا - میرے نزدیک اِس مہم مین جو کچھ ضعف ہے وہ اِسمقام پر ہے کہ اِسے بہت محدود طریقہ سے عمل مین لاسکتے ہین - علاوہ اسکے مجھے یہ خطرہ صاف نظر آرہا ہے کہ اگر آپ اپنی تعداد کو بہت سُرعت کے ساتھ بڑھائینگے تو آپ ایک موضع آباد نہ کرینگے بلکہ ایک بستی بسا لینگے اور اُسمین دیر یا سویر ایک بازار دیسیون کا لگ جائیگا - اس عقدے کو حل کرنا یون ممکن نہین کہ کسی ایک نوآبادی مین توسیع کیجاے ہان اس صورت سے ممکن ہے کہ از سرِنو اسی قسم کی آزمایش دوبارہ مختصر

طور سے شروع کیجائے۔

ایڈریس کے آخری جلسے مین آپ نے اپنی رضامندی اسپر ظاہر کی ہے کہ آپ کے معاملات بالکلیہ میرے دست تصرف مین چھوڑدیے جائین۔جہانتک کہ آئین وضابطہ اورمعقولیت کے ساتھ مین آپ کی مدد کرسکتا ہون مجھے اُسمین دریغ نہ ہوگا۔لیکن بعض باتین ایسی ہین جو مین کرہی نہین سکتا۔مین آپ کیو اسطے مختص موقعے یا مخصوص مستثنیات پیدا کرنے سے مجبور ہون۔ابھی حال مین مین نے اخبارات مین ایسا کچھ پڑھا ہے جسکا یہ مطلب ہے کہ بعض جدید قواعد ازسرنو مرتب کیے گئے ہین اور اُنکی بابت یہ بیان ہے کہ مین نے اُنکو اس غرض سے جاری کیا ہے کہ آپ لوگ گورنمنٹ ہند کے دفتر سکرٹریٹ مین داخل ہو جائین اور نیز یہ کہ مین نے بعض مخفی ہدایات صرف آپ ہی کے فائدہ کو مدنظر رکھکے جاری کیے ہین تاکہ باشندگان ہند بعض عہدون سے محروم رہین۔ہندوستان مین اخبارنویس لوگ جہان بہت سی ایسی باتون کو جانتے ہین جنکا وجود ہوتا ہے وہان وہ ایسی بھی بہت سی باتون سے واقف ہوتے ہین جنکا وجود نہین ہوتا۔پس مین اس بارہ مین اگر کچھ کہ سکتا ہون تو یہی کہ اس قسم کے قواعد یا ہدایات کا مجھے تو بالکل علم نہین ہے اخبارات نے میری بابت یہ بھی رپورٹ کی ہے کہ مین نے آسام مین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرون کا ایک نیا درجہ قائم کیا ہے جو بالکل یورپشین لوگون کے واسطے مخصوص ہوگا یہ بھی میرے واسطے ایک بادہوائی بات ہے۔ہان ان عہدون مین سے بعض آپکو ملسکتے ہین اور مجھے امید ہے کہ آپ کی جماعت مین جو لوگ اسکی اہلیت وصلاحیت رکھتے

ہونگے اُنکو ملسکینگے۔ لیکن گورنمنٹ ہند نہ یہان نہ کسی دوسرے مقام پر ایسی کوئی
گرستی کرسکتی ہے جس سے یورشین لوگون کے سوا اور کوئی منتفع ہی نہ ہوسکے۔ مین نے
مناسب سمجھا کہ یہ باتین یہان ظاہر کردون۔ اِس غرض سے بھی کہ آپ کے قلوب مین
اگر یہ بات حائل ہوئی ہو تو دفع ہو جاے کہ گورنمنٹ اپنی اِس خواہش مین کہ وہ آپکے
ساتھ معدلت کا برتاؤ کرے یہ نہین کرسکتی کہ دوسرون کی حق تلفی کرے۔ اور نیز اِس
غرض سے کہ آپ کو عام راے کا وہ جوش اختلاف دکھا دون جو ایک جماعت کے
علی الرغم کسی دوسری جماعت کی طرفداری کرنے پر برپا ہوسکتا ہے۔ بیشک میرے
سامنے ایسے موقعے پیش آئے ہین اور پھر بھی پیش آئینگے جنہین حق پسندی کے ساتھ
مین آپ کے اغراض و مقاصد کو ملحوظ رکھ سکتا ہون اور اے صاحبو۔ آپ مجھپر اتنا
اعتماد کرسکتے ہین کہ ایسے موقعون کو مین ہاتھ سے جانے نہ دونگا۔

افتتاح وکٹوریا ہسپتال بنگلور

۸- دسمبر ۱۹۰۰ء

[بتاریخ ۸- دسمبر روز شنبہ وقت ۴ بجے سہ پہر حضور وایسرائے بہادر نے جدید وکٹوریا ہسپتال بنگلور کو افتتاح فرمایا اسکا بنیادی پتھر ۱۸۹۷ء مین حضور ملکہ قیصرہ کی الماسی جوبلی کے موقع پر مہارانی ریجنٹ صاحبہ میسور نے رکھا تھا اور انھین نے ریاست کے صرفہ سے اس عمارت کو تعمیر کرایا اور یہ قصد کیا کہ یہ شفاخانہ بطور ایک خیراتی کام کے ہر ایک فرقہ کے واسطے بلا تفریق قائم رکھا جائے۔ شفاخانہ مین ایک مجمع کثیر جمع تھا اور جب ہز ایکسلنسی وہان تشریف فرما ہوے تو دیوان صاحب میسور اور دیگر اعلیٰ عہدہ داران نے انکی پیشوائی کی۔ لفٹنٹ کرنل نبس صاحب سول سرجن نے ایک ایڈریس پڑھا۔ جسمین اس عمارت کے حالات تاریخی درج تھے اور ہز ہائینس مہارانی ریجنٹ صاحبہ کی جانب سے اس بات پر طمانیت خاطر کا اظہار تھا کہ اسکی رسم افتتاح بطور ہز مجسٹی ملکہ قیصرہ کے نائب مناب کے ہز ایکسلنسی کے دست مبارک سے عمل مین آرہی ہے۔

حضور وایسرائے بہادر نے حسب ذیل ارشاد فرمایا۔]

لیڈیز و جنٹلمین۔ جو ایڈریس ابھی ابھی کرنل نبس صاحب نے پڑھ کے سنا ہے اُسنے مجھے اس بار سے سبکدوش کر دیا ہے کہ اُن حالات کو بیان کرون جنمین یہ ہسپتال تعمیر ہوا ہے اُسکے نام ہی سے یہ مترشح ہے کہ وہ ہز مجسٹی ملکہ قیصرہ کے عہد حکومت کی یادگار کے طور پر

قائم کیا گیا ہے۔ اُسکی تعمیر کی شانین اور اُسکے مجوزہ انتظامات کی خوبیان اور اُنکا کامل ہونا ظاہر کرتا ہے کہ ہز ہائنس مہارانی ریجنٹ صاحبہ نے یہ تہیہ کرلیا ہے کہ ریاست کے اِس خاص شہر مین ایسا شفاخانہ ہونا چاہیئے جسمین وہ آسائیش اور ساز وسامان مہیا ہو کہ جس سے وہ اپنے ہمسایون مین محسود ہو جاے اور اِس مقصد کے حاصل کرنے مین روپیہ کا مُنھ نہ دیکھا جاے۔ یہ اُس روشنضمیر حکمت عملی کے بالکل مطابق ہے جو فیضرسانی عامہ کے کامون اور عمارتون کے باب مین دربار میسور نے سلسلہ کے ساتھ قائم رکھی ہے (نعرہ تحسین)

منجملہ اُن متعدد مشاغل کے جو ہر مجسٹی ملکہ قیصرہ کے نائب مُناب کی حیثیت سے مجھے ہندوستان مین کرنا پڑتے ہین کوئی شغل ایسا نہین جسمین مجھے اِس سے زیادہ مسرت ہوتی ہو جیسے اُن اشغال مین جنکا تعلق ایسے کارخانون سے ہے جو انسانون کی تکلیف کم کرنے والے ہین کیونکہ مین واقف ہون کہ وہ کام اگرچہ بجاے خود خفیف وتخفیف اور آنی وفانی ہے لیکن وہ ایک ابتدائی مرحلہ ہے (غالباً اُسیطرح جیسے آج یہ پہلا مرحلہ ہے) اُس سلسلہ کارروائی کا جسکے فیاضانہ نتائج سال بسال المضاعف ہوتے چلے جائینگے اور نیز مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ مین اور کوئی بات ایسی کر نہین سکتا جو اِس سے زیادہ اُس نرم دل شہنشاہ کی ہمدردیون کا نمونہ دکھا سکتی ہو جسنے مجھے سرفراز فرمایا ہے اور جسکے نام سے یہ تعمیر منسوب رہیگی۔ اُنکے نام نامی کے ساتھ ہی یہ عمارت اُس فیاض وفیضرسان حکمران یعنے ہز ہائنس مہارانی ریجنٹ صاحبہ کی یاد کو بھی دائم قائم رکھے گی جسنے اُسے تعمیر کیا ہے (نعرۂ تحسین)۔ لہذا مجھے بہت ہی مسرت اِس کنجی کے قبول کرنے

(جو اس خوشنا صندوقچہ مین پیش کی گئی ہے) اور اس ہسپتال کے کھول دینے مین ہے۔

(نعرۂ تحسین)۔

[ہزاکسلنسی پھر ایک خاص وارڈ کی طرف بڑھے اور اُسی نقرئی کنجی سے اُسے کھول کے یہ اعلان فرما دیا کہ اب ہسپتال کا افتتاح ہوگیا۔ بعدازان ہزاکسلنسی کو اس عمارت کی سیر کرائی گئی۔]

ایڈریس منجانب طلائی کان کن جماعت کولار کے

۱۰- دسمبر ۱۹۰۰ء

[تباریخ ۱۰- دسمبر ۱۹۰۰ء بروز دوشنبہ حضور وائسراے بہادر بمعیت اپنے اسٹاف و کرنل رابرٹسن صاحب رزیڈنٹ میسور کولار کے معادن طلا کے ملاحظہ کو تشریف لے گئے- ۱۲ بج کے ۵ منٹ پر ہز اکسلنسی بورنگ پیٹ ریلوے اسٹیشن پر تشریف فرما ہوے اور یہان سے سوار ہوکے کانون کی حدود تک تشریف لے گئے- اس مقام پر کان کن بورڈ کے ممبر صاحبان آنسے ملاقی ہوے اور وہان سے میجر ہینکاک صاحب کے بنگلہ پر تشریف لے گئے- یہان پریسیڈنٹ اور ممبران بورڈ نے آنکو لنچن کی دعوت مین مدعو کیا اور پھر خیر مقدم کا ایک ایڈریس پیش کیا- اس ایڈریس مین یہ بیان تھا کہ بورڈ پوری طرح اس سے آگاہ ہے کہ وہ کوئی ایسی شے پیش نہین کرسکتا جو فطرت یا انسانی صنعت کی قلمرو مین ایسی دلربا ہو کہ کسی سیاح کو اپنی طرف متوجہ کرسکے- وہ عالیشان مناظر قدرت یا قدیمی معبدون پر فخر نہین کرسکتا لیکن وہ اسکا مدعی ہے کہ وہ قلب مشرق مین دولت مغرب کی گلکاری کا سمان دکھا سکتا ہے- اور یہ ایسی چیز ہے جسے نادر روزگار سمجھنا چاہیئے- بورڈ نے یہ اعتراف کیا تھا کہ ہز اکسلنسی کی تشریف آوری ایک اور عملی اظہار اس بات کا ہے کہ آنکو کیسا ہمدردانہ تعلق خاطر اُن جملہ معاملات سے ہے جنکا تعلق صنعت و حرفت و تجارت سے ہے- ایڈریس مین اس بات کا شکریہ ادا کیا گیا تھا کہ ہز اکسلنسی کی گورنمنٹ نے دربار میسور کو تجربہ کار

انگریزی افسر مستعار دیئے تاکہ پولیس کی قوت بڑھ جاوے اور ان کانون کا کام کامیابی سے چلے اور اِس طور سے ہز اکسلنسی نے اپنی دلبستگی کو عملاً ثابت کردیا۔ پھر ہز اکسلنسی کی توجہ اُن مشکلات کی جانب مائل کی گئی تھی جو ہندوستانی ٹکسالون مین خریداری طلا کی معاملت مین پیش ہوگئی ہین اور یہ امید ظاہر کی گئی تھی کہ وہ اس معاملہ پر اِس انداز سے نظر فرمائینگے جس سے ٹکسالون اور جمہور کے فیمابین سونے کا بیچ بیوپار معمولی کاروباری اصول کے بموجب ہوا کرے

یہ ایڈریس ایک خوشنما نقرئی چھلے مین رکھا ہوا تھا اور اُسکی قطع ایسی تھی جیسے ہوا بھرنے کی پکھنی کی ہوتی ہے۔ اِس چھلے کے ساتھ ایک طلائی زنجیر گھڑی کی بھی تھی جس کا وزن ۴ ½ اونس تھا اور جسکا سونا ان کانون کے ۹ سونا نکالنے والی کمپنیون نے مہیا کیا تھا۔

حضور وایسرائے بہادر نے حسب ذیل جواب ارشاد فرمایا:۔

صاحبو۔ اگر اِس حصہ ہندوستان کے اثناء سیاحت مین انگریزی کارہائے نمایان کے اُن میدانون کے (جو ایشیا مین مشہور ترین ہین) سیر کو مین اپنے دورے مین شامل نہ کرسکتا تو مجھے اسکی بڑی حسرت رہ جاتی۔ جب ایک شخص یہ دیکھتا ہے کہ ابھی سولہ برس ہوئے یہ مہم ایسی تھی کہ سلسلہ وار ناکامیون کے بعد وہ اس حد کو پہونچگئی تھی کہ اُس سے دست بردار ہوتے بن پڑتی تھی لیکن اُسی یادگار وقت مین چٹانون کا ایسا سلسلہ نظر آگیا جس سے اَب تک ایک کڑور سے زیادہ کا سونا برآمد ہوچکا ہے جب ایک شخص یہ سنتا ہے کہ آپ کی کانون مین روزانہ بیس ہزار سے زیادہ نفر یان مصروف بکار ہین اور یہ کہ کان کھودنے والے آبادیون مین تیس چالیس ہزار کے درمیان آبادی ہے

جب ایک شخص یہ پڑھتا ہے کہ ان کانون سے جو سونا برآمد ہو چکا ہے اسکی مجموعی مقدار بیس لاکھ پاؤنڈ سالانہ کو پہونچگئی ہے اور جب ایک شخص ایسے غیر معمولی مناظر کو دیکھتا ہے جیسے آج صبح میرے پیش نظر ہوے ہین یعنے یہ کہ وہ مقام جو کسی زمانہ مین اُجاڑ اور ایک کوہستانی قطعہ تھا اب وہ کاروبار حرفت اور آبادی کا ایک چہل پہل والا مرکز ہو گیا ہے جسمین چمنیون کا ایک جنگل لگا ہوا ہے۔ اُسکے کوارٹر کے بڑے بڑے ڈھیر۔ اُسکے نجاری و آہنگری کے کارخانے اور انجن کے مکانات اُسکی تجربہ گاہین اور کلین جو ایک سرے سے مشینری کی نپی تلی چال سے چل رہی ہین۔ اور جہان کاروباری لوگون کی چہل پہل سے ایک عجب جیتی جاگتی دنیا آباد ہے پھر مین کہتا ہون کہ جب ایک شخص اِن سب چیزون کو دیکھتا اور سُنتا ہے تو اُسکو سوا اسکے مفر نہین ہے کہ برطانیہ کے کارہاے نمایان اور اُسکے سرمایہ لگانے پر فخر و مباہات کرے کہ جسنے اتنے بڑے کارخانہ کو برپا کر رکھا ہے۔ میرے خیال مین آپ نے عملی طور سے رومی شاعر کے اِس مقولہ کی تردید کردی ہے کہ "سونا جبھی تک عمدہ ہے جب تک کہ وہ زمین سے برآمد نہین ہوتا" اس شاعر سے وہ حصہ دار صاحبان اتفاق نہ کرینگے جنکو منجملہ کانون کے پانچ کانین منافع تقسیم کر رہی ہین میسور گورنمنٹ بھی اُس سے اتفاق نہ کرے گی کیونکہ اُسکو قریب قریب ایک لاکھ پاونڈ سالانہ خراج آپ کے کاروبار کی بدولت مل رہا ہے (قہقہہ و نعرۂ تحسین) اور مین بھی اُس سے اتفاق نہین کرسکتا کیونکہ اگر مین ایسا کرتا تو مجھے یہ عجیب انداز کی خوشنما زنجیر

مع آویزہ کبھی نہ ملتی جو مین سمجھتا ہون کہ یہان کے مختلف و متعدد سونا نکالنے والی کالون
نے بنوائی ہے اور جسے آپ نے ابھی میرے روبرو پیشکش گزرانا ہے اور جسکی بابت مین آپ
سے اپنی قلبی شکوری و منت گزاری عرض کرتا ہون۔ (سنو سنو اور نعرہ تحسین)

صاجبو۔ آپ نے ازراہ عنایت اپنے ایڈریس مین گورنمنٹ ہند سے اور نیز مجھسے
اپنی شکر گزاری اس بابت ظاہر کی ہے کہ ہمنے دربار میسور کو چند تجربہ کار افسران انگریزی
ملازمت سے مستعار دیدیے ہین اس غرض سے کہ معاون طلا مین پولیس اور خفیہ پولیس کی
جمیعتون کو قوت ہو جاے۔ مین نے بذات خاص اس معاملہ مین بہت شغف ظاہر کیا
جسکی اطلاع آپ کو سر جان لیمبرٹ صاحب نے دی ہو گی اور مین خوش ہوا کہ جو انتظامات
کیے گئے ہین اُنسے آپ لوگ رضامند رہے۔ جہانتک مجھے معلوم ہوا ہے مین یہی سمجھ سکا
ہون کہ اگرچہ ان تدابیر سے آپ سرقۂ طلا کا انسداد مفید طور سے کر سکتے ہین لیکن پارہ
اور سونے کے مرکب کی نگہداشت کرنا بہت مشکل ہو گا۔ غالباً اس معاملہ مین آپ خود
ہی ایسی تدابیر پر عمل کرینگے جو دربار میسور کی کوششون کا تتمہ و تکملہ ہو جائینگی۔

اب مین آپ کے ایڈریس کے اُس جملہ پر متوجہ ہوتا ہون جسمین آپ نے کسی قدر
پر زور طرز بیان سے کام لیا ہے۔ جن شرائط کے ساتھ فی الحال گورنمنٹ ہند آپ کا
سونا خرید کرتی ہے اُنکی بابت آپ کا یہ بیان ہے کہ وہ "زمانۂ حال کے تجارتی
طریقون سے ایسے انمیل ہین کہ اُنسے فائدہ اُٹھانا ممکن نہین" اور نیز یہ کہ بنج بیوپار
کے معمولی شرائط سے وہ بالکل جوڑ نہین کھاتے۔ صاجبو۔ مجھے اسکی بالکل حاجت نہین

کہ مین آپ کو کوئی ایسا کاروبار دون کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ آپ نے جو کچھ طلب کیا
تھا وہ کئی مہینہ ہوے آپ کو دے چکا ہون - آپ جس کیفیت کی طرف اشارہ کرتے ہین
وہ یہ تھی کہ ابکی موسم سرما مین یہ نیا انتظام کیا گیا تھا کہ ہماری ٹکسالون مین جو غیر مسکوک
سونا پہونچے اُسکی قیمت بجاے اسکے کہ فوراً دیدیجاے ساٹھ روز کے بعد دیگئی - صاحب
جیسا آپ کا خیال ہے یہ احکام ہرگز اسوجہ سے جاری نہین ہوے تھے کہ آپ کی
کارگزاری سے کچھ ہمدردی مفقود ہوگئی تھی نہ یہ وجہ تھی کہ اُسکو گزند پہونچانا مقصود تھا -
اُس زیر بحث وقت مین جو مالی حالت تھی اُسکا لازمی نتیجہ یہ تھا اور اِسمین ہم بالکل مجبور
تھے اُسوقت ہمارے کرنسی کے سرمایہ محفوظ مین اسقدر افراط سے سونا موجود تھا
اور قحط و دیگر اغراض کے مطالبہ جات ایسے بڑھے ہوے تھے کہ روپیہ کی فوری ادائی
ضروری ہوگئی تھی اور ان سب مطالبات کے واسطے روپیہ کی ایسی مانگ تھی
جس سے ہم سونے کی افراط وبیشی کے گھٹانے اور چاندی کے ڈھیر لگا دینے پہ
مجبور ہوگئے تھے اور یہ فعل ایسا تھا جو منجملہ دیگر تدابیر کے اِس غرض کے واسطے
سکرٹری آف اسٹیٹ کی منظوری کے بعد کیا گیا تھا اور جو حکم مطلقاً ہر ایک قسم
کے سونے کی بابت تھا اُس سے ہندوستان کا سونا خارج نہین ہوسکتا تھا - اِس
بارہ مین جو کچھ مراسلت ہوئی تھین اُنپر غور کے ساتھ مطالعہ کرنے سے مجھے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ہندوستان کی کان کن کمپنیون کو شکایت کی کوئی وجہ نہین ہے -
واقعہ اصلی یہ ہے کہ جتنے مباحث اور انتظامات آپ کے سونے کی بابت گورنمنٹ ہند

کی خریداری کے معاملہ مین ہوے اُسمین آپ کے ایجنٹون نے یہ چاہا کہ آپ کے
واسطے بہتری ہو اور اِس سے بچے رہین کہ کسی بات سے بالکل اپنے کو پابند کر لین۔
اور ایک موقع پر تو یہ اندیشہ تھا کہ وہ آپ کے فائدہ کے واسطے ایسا تشدد کرنیوالے
تھے جواب صاف نظر آرہا ہے یعنے یہ کہ آپ کا غیر مسکوک سونا بغرض فروخت
انگلستان بھیجے دیتے تھے۔ پس درآنحالیکہ آپ اپنے فوائد کے تحفظ مین اتنے
مصروف و منہمک تھے تو میرے خیال مین یہ بات نہین آتی کہ آپ کو کیا شکایت کا
حق اِس بارہ مین ہے کہ گورنمنٹ ہند اسیطرح اپنے فائدہ کی نگہداشت کر رہی تھی
کیونکہ اتنا تو مین ضرور کہونگا کہ گورنمنٹ کے فوائد کا دائرۂ اثر کہین زیادہ وسیع ہے۔
بہر نوع مین بہت خوش ہونگا اگر ایسا وقت آجائیگا جب ہم فوری ادائی کے بندوبست
کر دینے کے قابل ہو جائینگے لیکن صاحبو ہم غیر مسکوک سونے سے سونے کی ساورن
اُسوقت تک ڈھال نہین سکتے جب تک سونے کی ٹکسال بمبئی مین قائم نہین ہو جاتی
اور اُسکے واسطے ہم کئی مہینے سے انتظار کر رہے ہین اور اب بھی اُن مراتب ابتدائی
کے طے ہو جانے کے منتظر ہین جو انگلستان مین درپیش ہین اور جنکی وجہ سے
بہت کچھ تاخیر ہو چکی ہے۔

صاحبو۔ آپ نے خاتمہ کے جلسے مین ایسے گرم دلی کے الفاظ اور تحسین و آفرین کے
انداز سے میرا تذکرہ کیا ہے کہ اُسکے واسطے مین کافی طور سے آپ کا شکریہ ادا نہین کر سکتا
یہ بات بہت تسکین بخش ہے کہ ایک شخص خود اپنے ہموطنون کی ایک جماعت سے کچھ

شاباش سنے درآنحالیکہ وہ جماعت نظم ونسق مملکت سے اسطرح وابستہ نہ ہو جیسے
ہم مین سے اکثر وابستہ ہین بلکہ وہ ایسی محنت وحرفت کی مہم مین مشغول ہو جو انگریزونکا
خاصہ طبعی ہے۔ اپنی جانب سے تو صداقت کے ساتھ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ آپ تو
میرے واسطے ازراہ عنایت یہ آرزو ظاہر کرتے ہین کہ جب مین انگلستان واپس
جاؤن تو وہان مجھے برتری وکامگاری نصیب ہو لیکن میرا یہ حال ہے کہ مین یہان
اس قدر کام مین مصروف ومستغرق ہون کہ نہ تو آیندہ کی بابت نہ مجھے کچھ خیال آتا ہے
نہ کوئی اُمنگ پیدا ہو کے مجھے پریشان کرتی ہے (نعرۂ تحسین) مین جہان ہون
بحال خود قانع ہون اور اگر اپنے عہد مین مین اِس ملک سے کوئی بھلائی کر سکون
اور کسی قابل تعریف حد تک اُس شریفانہ بار امانت کو اُٹھا لیجا سکون (جسمین ہم
سب لوگ مشغول ہین) تو بس میرا جام قناعت لبریز ہو جائیگا۔ (نعرۂ تحسین)
قبل اسکے کہ مین بیٹھ جاؤن مین چاہتا ہون کہ اُس گرمجوشانہ خیر مقدم پر اپنا
شکریہ ادا کرون جو آج کے دن اِس ساری آبادی نے میرا کیا ہے علی الخصوص اُن
دلفریب آرایشون کی بابت جنکو مین نے اثناء راہ مین معائنہ کیا ہے۔ مین مقامی
والینٹرون کی جمعیت کو بھی دیکھ کے بہت محظوظ ہوا اور میرا خیال اُسکی بابت یہ ہے
کہ وہ خاص تنومند اور مشاق جماعت ہے چنانچہ اُسکے ایک قائمقام کو مین اِس منبر پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا
ہون۔ مجھے اِس بات کے سننے سے خاصکر بہت مسرت ہوئی کہ ان کانون مین مختلف حیثیتون سے جتنی
مختلف اقوام وملل کے لوگ مصروف بکار ہین اُنکے فیما بین اچھے تعلقات ہین۔ (مسلسل ور بلند نعرۂ تحسین)

ایڈریس منجانب مدراس منیونسپلٹی

[بتاریخ ۱۱- دسمبر روز سہ شنبہ ہز ایکسلنسیز حضور وایسرائے بہادر و لیڈی کرزن صاحبہ مع اراکین اسٹاف ساڑھے آٹھ بجے صبح مدراس مین نہضت فرما ہوئے۔ ریلوے اسٹیشن پر پیشوائی کے لیے سر آرتھر اور لیڈی ہیولاک مع مدراس کے اعلیٰ احکام کے موجود تھے۔ ۱۱ بجے دن کو حضور وایسرائے بہادر نے بمعیت سر آرتھر ہیولاک اور اپنے اپنے اسٹاف کے گورنمنٹ ہاوس کے دعوت والے ہال مین چھ ڈیپوٹیشنون سے ملاقات کی جنھون نے منجانب مدراس منیونسپلٹی۔ مدراس چیمبر آف کامرس۔ مدراس مہاجنی سبھا۔ انجمن مفید اہل اسلام (جو مدراس کی اسلامی جماعت کی نیابت کرتی ہے) یوروپین وانگلو انڈین ایسوسی ایشن جنوبی ہند۔ اور نیٹو کرسچن کمیونٹی (جماعت عیسائیان دیسی) جنوبی ہند کی جانب سے خیر مقدم کے ایڈریس پیش کیے۔ ان مختلف ایڈریسون مین جن امور سے بحث کی گئی تھی اُنپر ہز ایکسلنسی نے اپنے جوابات مین لحاظ فرمایا ہے۔

مدراس منیونسپلٹی کے ایڈریس کے جواب مین حضور وایسرائے بہادر نے حسب ذیل ارشاد فرمایا]

مسٹر پریسیڈنٹ۔ منیونسپل کمشنران مدراس۔ اپنے اس دورے کے ابتدائی حصہ مین اس مقام پر ٹھہرا تھا جہان انگریزی تجارت نے (جسے سلطنت سازی کے واسطے مقدمۃ الجیش کہنا چاہیے کیونکہ یہی اکثر ہوا ہے اور بے قصد وارادہ ہوا ہے) سرزمین

ہند مین پہلے پہل قدم جمایا تھا - اور غالبًا یہ بات ناموزون نہ ہو گی کہ مین اپنی دورے کے
خاتمہ کی منزلین اُس مقام پر صرف کرون جہان پہلے پہل انگریز لوگ حقیقی مالک اراضی
ہوے تھے - اگر وہ بلند حوصلہ مقدمۃ الجیش حضرات دوبارہ زندگی پا سکتے اور یہ
دیکھ سکتے کہ اُنھون نے جس بیج کو دُبدھا کی حالت مین بویا تھا اُس سے یہان اور نیز
دیگر مقامات پر کیسا عمدہ درخت تیار ہو گیا ہے تو غالبًا اپنی محنتون کے اِس ظہور سے
کو دیکھ کے وہ صرف محو حیرت ہی ہو کے نہ رہ جاتے بلکہ مجھے یہ امید ہے کہ قلعہ سنٹ
جارج مین موجودہ سامان زیست کو اُس قلیل البضاعت تفریح درخت پر ترجیح دیتے
جس سے وہ اسوقت متمتع تھے اور بہت جلد مدراس کے مینونسپل کمیشن کے عمدہ
اراکین بنکے بیٹھ جاتے -

جس طرح یہ مقام ہندوستان مین قدیم ترین انگریزی مقبوضہ ہے اسیطرح ایک
معنی کرکے آپ لوگ قدیم ترین مینونسپلٹی ہین کیونکہ مجھے پُرانے کاغذات سے معلوم
ہوا ہے کہ عرصہ دراز منقضی ہوا یعنے ۲۱۳ برس گزرے جب یہان ایک میر صاحب
مع ایک کارپوریشن کے متعین ہوے تھے اور غالبًا اِس بات کے واسطے شان
مورخانہ سے اجازت طلبی کی ضرورت ہو گی کہ ہم آپ کو اُنکے خلف و وارث قرار
دین کیونکہ کسی نہ کسی وجہ سے وہ ابتدائی کارپوریشن اپنی زندگی کے قرن اوسطہی
مین مفقود ہو گئے تھے - لیکن مین تو آپ مین اُنکی مشابہت کی ایسی شان دیکھتا ہون جو
نظر مین فورًا کھٹک جاتی ہے اور جس سے قیاس ہوتا ہے کہ وراثتًا ملی ہے اور وہ

مشابہت اِس بات مین ہے کہ جب ۱۸۸۶ء مین وہ کارپوریشن متعین ہوئی تو اُسکا پہلا کام یہ تھا کہ وہ گورنر کے حضور مین یہ خواہش لے کے حاضر ہوئی کہ اپنی مالی مشکلات کی وجہ سے چند مختلف ٹکس عاید کرنے کی مجاز کردیجاے اور یہ وہ جوہر تھا جو (آج آپ کے ایڈریس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ) دوسو برس کی میعاد منقضی ہوجانے پر بھی زنگ خوردہ نہین ہوا ہے۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ آگے بڑھ کے دونون کا متوازی ہوجانا منقطع ہوا جاتا ہے کیونکہ درآنحالیکہ بیل صاحب گورنر نے اُس صغیر السن کارپوریشن کی تمام خواہشات کو بلا پس وپیش پذیرا کرلیا تھا (اُسوقت نہ تو کوئی گورنمنٹ ہند تھی نہ محکمہ مال کے ایسے سخت وچست قاعدے بندھے ہوے تھے) مجھے یہ اندیشہ ہے کہ نہ تو سرآرتھر ہیولاک کے واسطے نہ میرے لیے یہ ممکن ہے کہ مین ایسی رضاجوئی کا برتاو کرسکون۔

صاحبو۔ بعد اِسکے کہ مین نے آپ کی اِس کارگزاری کو ملاحظہ کیا جسکی بابت مین سمجھتا ہون کہ کامل طور سے آپ کو اِسکا حق حاصل ہے کہ آپ کی مدح سرائی اِس بارہ مین کیجاے کہ آپ نے نہایت کشاکش اور کشمکش کی حالت مین اپنے مینونسپل فرائض پورے کیے آپ لوگون نے میرے سامنے اُن مالی اور عملی دقتون کو پیش کیا ہے جو آپ کے یہان پانی کی نکاس کی تجویز کی عملدرآمد مین سدراہ ہین جو طول طویل مباحثہ آپ لوگون کے اور لوکل گورنمنٹ کے درمیان اِس باب مین چھڑا ہوا ہے کہ کون بہترین ومناسب ترین صورت یہان ٹکس لگانے کی ہوسکتی ہے اسکی

تبعیت کرنا غالباً مجھپر لازم نہین ہے۔ دونون فریق کی جانب سے گیند کئی بار جال کے ادھر اُدھر ایسی ہوشیاری اور قوت کے ساتھ پھینکا جاچکا ہے کہ جسکی (تمام کاغذات کو مطالعہ کرکے) مین نے نسبت داد دی۔ لیکن مین یہ امید نہین کرسکتا کہ کھیل ابھی ختم ہوا جاتا ہو۔ میرے خیال مین امر مابہ البحث بہت محدود و مقید کردیا گیا ہے۔ نکاس کی تجویز کے مصارف کچھ گھٹا دیے گئے ہین اور اب آپ کے واسطے صرف اسی قدر باقی ہے (علاوہ دو ایک لاکھ سات ہزار روپیہ کے رجو نئے ٹکسون سے وصول ہوگا) ایک لاکھ اکیس ہزار روپیہ سالانہ کی گنجایش اور نکال لین۔ اگر آپ لوگ لوکل گورنمنٹ کی اس تجویز کو عمل مین لے آئین کہ یہ مقدار اسطرح فراہم کیجاے کہ پانی کا ٹکس ۲ ½ فیصدی بڑھا دیا جاے تو اس سے مدراس کی لوکل ریٹس کی انتہائی حد ۱۷ ۱/۴ فیصدی کو پہونچ جائیگی کہ وہ مقابلہ مین ۱۵ ¼ فیصدی کے ہوگی جسکا آپ نے اپنے ایڈریس مین ذکر کیا ہے۔ اسکے متوازی اعداد کلکتہ مین ۲۳ فیصدی ہین اور بمبئی مین ۱۹ ۳/۴ فیصدی اور رنگون مین ۲۱ فیصدی۔ مین بخوبی جانتا ہون اور آپ لوگ مجھ سے زیادہ واقف ہین کہ آپ کے یہان کے حالات مختلف حیثیتون سے دیگر صوبجات کے دارالصدر سے بہت مختلف ہین اور مین اُن اختلافات کو بیان کرنے کی ضرورت نہین دیکھتا ہون۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ قریب قریب ہر حیثیت مین مدراس اپنے برابر کے دوسرے شہرون سے زیادہ غریب ہے۔ بیشک مجھے اسکا یقین نہین ہے کہ اگرچہ یہ اختلافات معتدبہ ہین لیکن

مقامی ٹکسون کے شرح فیصدی کی غیر مساوات مین ناموزون طریقہ سے اُنکا لحاظ رکھا گیا ہے۔

دوسرا مسئلہ مابہ البحث درمیان مدراس گورنمنٹ کے اور آپ لوگون کے آپکی اُس خواہش کے متعلق ہے کہ آپ محاصل آبکاری کا اضافہ چاہتے ہین۔مین خیال کرتا ہون کہ گورنر صاحب اور اُنکے معاصرین اس بارہ مین برسر حق ہین کہ وہ لائسنس فیس (یہی وہ ہے جسے مینونسپلٹی عائد کرسکتی ہے) اور آبکاری کی ڈیوٹی (جو شہنشاہی خزانۂ عامرہ کی مِلک ہے) مین صاف صاف فرق و امتیاز قائم کرتے ہین۔اب اگر آخرالذکر سے درگزر کیجاے تو اس سے جو نقصان ہوگا اُسکا اثر نہ صرف خاص مدراس ہی پر پڑیگا بلکہ شہنشاہی خزانۂ عامرہ پر بھی پڑیگا اور میری سمجھ مین نہین آتا کہ مینونسپلٹیون کو آبکاری کی ڈیوٹی (محصول) عائد کرنے کی بابت حکم امتناعی جاری کرنے مین کون بات پیش نظر رکھی جائیگی (جیسا کہ گورنمنٹ ہند عرصہ ہوا کرچکی ہے) اگر ہم اُن احکام کے خلاف ورزی پر چشم پوشی کرینگے۔

مین اپنے مین اسکی صلاحیت نہین پاتا کہ صوبہ کے محاصل سے کوم کے بارہ مین کچھ امداد دیے جانے کے پامال و فرسودہ مبحث پر زبان ہلاؤن۔جہان تک مین نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے میری سمجھ مین تو یہ آیا ہے کہ مینونسپلٹی اس بات پر ضد کررہی ہے کہ پانی کی نکاس کے معاملہ مین ازراہ قیصر سانی جو کچھ وہ صرف کریگی اسکے ضمن مین کوم پاک و صاف ہوجائیگا اور رلوکل گورنمنٹ اسپر اڑی ہوئی ہے

کہ اس ترکیب سے صرف یہی ہوگا کہ کوم اُس سے زیادہ گندہ اور ناپاک نہ ہوگا جتنا
اَب ہے۔ مین اس پامال مضمون کی عقدہ کشائی اُسوقت تک نہین کرسکتا جبتک
مین کوم کی بابت کچھ طعن وتعریض نہ کرلون۔ لیکن مین اس سے بچنا چاہتا ہون
مین دیکھتا ہون کہ آپ خود اپنے ایڈریس مین اُسے ناخوشگوار اور مُضر صحت گندہ
نالہ بیان کرتے ہین یہ طرز کلام (جو اُنھین لوگون کے واسطے جائز ہے جو اُسکے
ساحل پر آباد ہین) ایسا ہے کہ اگر کوئی غیر شخص اختیار کرے تو نامطبوع ہوگا۔ مجھے
تیرہ برس اُدھر (جب مین یہان آیا تھا) کی بات جو کچھ یاد ہے اُسکے بھروسہ پر تو مین
یہی کہ سکتا ہون کہ وہ کچھ بہت زیادہ صحت بخش مجرائے آب نہین ہے۔

خیر۔ ٹیکس کا ایک اور ذریعہ ایسا تجویز کیا گیا ہے کہ جسپر اِس حیثیت سے کہ وہ
براہ راست شہنشاہی گورنمنٹ سے واسطہ رکھتا ہے آپ میری رائے کے سُننے
کے مستحق ہین۔ مین دیکھتا ہون کہ آپ ابھی تک غلہ پر نتھائے مقامی کے ٹکس لگانے
پر مچلے ہوئے ہین۔ مین اسموقع پر اُن باتون کو نہ دوہراؤنگا جو اپنے اِسی دورے
کے ابتدائی ایام مین بمقام کراچی بیان کرچکا ہون۔ اگرچہ جو کچھ خواہش آپ نے
آج ظاہر کی ہے اُس سے میری وہ پیشین گوئی ٹھیک اُترتی ہے جو مین نے کراچی
مین کی تھی یعنے یہ کہ مین نے کہا تھا کہ اگرچہ کراچی کا یہ دعویٰ ہے کہ اُسکی حالتین
اور حاجتین کلیتہً مستثنےٰ قسم کی ہین لیکن یہ بالکل بندھی ٹکی بات ہے کہ تھوڑے ہی
عرصہ مین مجھے ایسی میونسپلٹی سے دوچار ہونا پڑیگا جسکے خیالات خود اپنے بارہ مین

بالکل ہی ہونگے۔ آپ لوگ بخوبی جانتے ہین کہ جس بنا پر ہم اس ٹکس کی بابت عذر کرتے ہین وہ یہی ہے کہ اس ٹکس کا میلان اس طرف ہے اور ہونا چاہیئے کہ یہی ٹکس راہداری کا محصول بنجاے اور مدراس مین تو یہ یقینی سمجھنا چاہیئے کہ یہی ماجرا بروے کار ہوگا کیونکہ غلہ کی برآمدگی (جو زیادہ تر قلیل قلیل مقدار مین ہوتی ہے اور چھوٹے چھوٹے تاجرون کے ہاتھ مین ہے) پر محصول کا واپس ہوجانا میری راے مین عملاً اسقدر مشکل ہوگا کہ آخرکار اسکا عملدرآمد موقوف ہی ہوجائیگا بہرکیف اگر یہ حالت نہ بھی واقع ہو تو مین آپلوگون سے یہ چاہتا ہون کہ ذرا آپ اتنی تکلیف گوارا کرکے غور فرمایین کہ کسقدر زحمت اور کتنا صرفہ اُسکے جمع کرنے مین ہوگا۔ کتنے جھمیلے اور کیسی اُلجھنین اس کوشش مین پیش آئینگی کہ درآمدگی بغرض خرچ اور درآمدگی بغرض برآمدگی مین تفریق کیجاے۔ کیونکہ ملتوی رکھنے کیغرض سے ایسا کرنا ضروری ہوگا۔ لہذا میرے خیال مین آپ کیواسطے بہتر یہی ہے کہ آپ اس معاملہ مین زیادہ اصرار نکرین

صاحبو۔ آپکی آخری استدعا یہ ہے کہ مین آپ سے اس بارہ مین عملاً ہمدردی کرون اور یہ تسلیم کرون کہ طاعون کے اخراجات صرف میونسپلٹی کی ذمہ داریون مین داخل نہین ہین بلکہ شہنشاہی کی ذمہ داریون کے تحت مین ہونا چاہئین یعنی بالفاظ دیگر۔ چونکہ لوکل گورنمنٹ کو اسمین دقت نظر آتی ہے کہ صوبہ کے محاصل سے آپکی مدد کرے لہذا گورنمنٹ ہند کو اس بیچ مین پڑکے آپ کو اس بار سے قدرے سبکدوش کردینا چاہیے۔ کراچی مین مجھسے یہ درخواست بابت کل مصارف کے کی گئی تھی لیکن آپ کے ایڈریس کے الفاظ سے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے اگرچہ اس

بارہ مین مجھے پورا تیقن نہین ہے) کہ آپ اس معاملہ مین ذرا ہچکچاتے ہین اور صرف ایک جزو کے طلبگار رہین - بہرکیف یہ جو کچھ بھی ہو ان خواہشات کے روک تھام کے لحاظ سے یہ موزون و مناسب ہے کہ مین اُن صحیح اصول کو بیان کردون جنکے بموجب ہمکو کام کرنا چاہیئے - ایک مینونسپلٹی کی حدود مین حفظان صحت کی تدابیر اور انسداد طاعون کے مساعی مینونسپلٹی کے ذمہ واجب ہین اور ہر ایک مینونسپلٹی سے یہی چاہا جائیگا کہ ان کوششون کو مہا امکن اپنے سر اُٹھالے - طاعون نے نہ صرف مینونسپلٹیون کے محاصل پر (باوجود اُس خاص استمداد کے جو اکثر حالتون مین گورنمنٹ نے دی ہے) بار عظیم ڈال دیا ہے بلکہ اُسنے صوبہ کے محاصل پر بھی بار ڈالا ہے اور مستزاد یہ کہ شہنشاہی محاصل پر بھی - تو ہر ایک کو اپنا حصہ لینا چاہیئے - اور یہ تسلیم نہین کیا جا سکتا کہ شہنشاہی خزانہ عامرہ کے ذمہ یہ لازم ہے کہ وہ صوبہ کے خزانہ یا مقامی خزانہ کے بار کو بھی کلیتہً یا اکثر حصہ کو اپنے سر اوڑھ لے - برعکس اس کے سب سے پہلے تو یہ بار مقامی خزانہ پر پڑنا چاہیئے - پھر صوبہ کے خزانہ پر اور پھر آخر کار شہنشاہی خزانہ عامرہ پر - ہمسے جو کچھ ممکن ہے ہم کر رہے ہین لیکن ہم ایسا بار اپنے سر نہین لے سکتے جسکا لینا کچھ تو اُن مقامات کے واسطے (جنکو اُس سے تعلق ہے) ٹھیک نہین ہے اور کچھ عام طور سے ہندوستانی ٹکس دہندہ کے حق مین قرین معدلت نہین ہے اور یہ اس بنا پر کہ اس سے یہ ہوگا کہ چھوٹے اور زیادہ ذمہ دار افراد تو بچ جائینگے اور بڑے بڑے پھنس جائینگے -

صاحبو- اِن بیانات اور آپ حضرات سے اپنی قلبی شکوری (نسبت اُس خوش آیند پیرایہ کے جسمین آپ نے لیڈی کرزن صاحبہ کی آج یہان کی موجودگی کا تذکرہ کیا ہے) کے اظہار کے ساتھہ مین اپنی تقریر ختم کرتا اور دوسرے ایڈریس کی جانب متوجہ ہوتا ہون-

ایڈریس منجانب مدراس چیمبر آف کامرس

۱- دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء

[حضور وایسراے بہادر نے مدراس چیمبر آف کامرس کے ایڈریس کے جواب مین حسب ذیل ارشاد فرمایا]-

صاحبو- ہم لوگ ایک بہت ہی دلچسپ موقعے پر ملے ہین کیونکہ ابھی تھوڑا زمانہ ہوا ہے کہ ملکۂ الزبتھ نے جو پہلا فرمان بنام گورنر و کمپنی سوداگران لندن تجارت کنندہ مشرق یعنے اولین ایسٹ انڈیا کمپنی (کہ جو ایک معنی کرکے ہندوستانی چیمبرس آف کامرس یعنی جلسہ ہاے تجارتی کے جسمین سے ایک چیمبر آف کامرس سے مین ہوقت خطاب کررہا ہون کی مورث اعلیٰ تھی) کے نام جاری فرمایا تھا اُسکی تیسری صدی کی سالگرہ ہوچکی ہے اُن دنون مین وایسرایون اور چیمبرس آف کامرس دونون کے نام سے بھی کسی کے کان آشنا نہ تھے اور مین یہ کہنے کی جرأت رکھتا ہون کہ دنیا کے کاروبار اُنکے بغیر بھی بخوبی چل رہے تھے- لیکن چونکہ زمانہ مابعد کی سیاسی اور تجارتی ضروریات واقعیہ نے یکے بعد دیگرے ہمکو اور آپ کو پیدا کیا تو میرے نزدیک یہ بہت اچھی بات ہے کہ وقتاً فوقتاً ہم ایسے مواقع سے مستفید ہوتے رہین (جیسا آج کا موقع ہے) کہ جسمین ہم اُن خیالات کا تبادلہ کرسکین جو ہندوستان کی جماعت منتظم اور تجارت کنندہ

کے نشوونما سے علاقہ رکھتے ہین -

صاحبو- آپ نے نہایت بچے ہوے انداز سے اپنے ایڈریس مین اُن متعدد مضامین کو بہ ترتیب بیان کیا ہے جنپر آپ میرے سامنے عرض معروض کرنا چاہتے ہین- مین بھی اُسی ترتیب کو ملحوظ رکھ کے چلونگا- سب سے پہلے آپ کی شکایت اِس پریسیڈنسی (احاطہ) کی جانب سے صوبجاتی معاہدے کی موجودہ اطلاق و عملدرآمد بلکہ (جیسا آپ کے ایڈریس کے ایک فقرے سے مترشح ہوتا ہے) خود اِن معاہدات کے نفس انتظام کی بابت ہے- اِسموقع پر مین یہ تو نہین کرسکتا کہ نفس انتظام کے علل و مصالح بیان کرکے اُسکی حمایت وتائید کرون- کیونکہ اگر مین ایسا کرنا چاہونگا تو شام ہو جائیگی مگر بحث تمام نہ ہوگی- پس مین اِسی پر بس کرتا ہون کہ یہ تسلیم کیے لیتا ہون کہ آپ لوگون کا جو کچھ بیان ہے اُس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدراس مین یہ خیال دائر سائر ہے کہ یہ انتظام جس نہج پر فی الحال چل رہا ہے اُس سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ صوبہ مدراس کے محاصل مین سے بہت بڑا جزو نکلجاتا ہے اور پھر اُس سے مقامی ضروریات یا جلب منفعت ذاتی مین کوئی سربراہی نہین ہوتی- یہ خیال متعدد موقعون پر گورنمنٹ مدراس نے ظاہر کیا ہے اور آپ کے موجودہ گورنر صاحب سے زیادہ پُرجوش اور رہاہی کرنے والا کوئی وکیل آپ کو کبھی نہ ملا ہوگا کیونکہ اُنھون نے کئی بار میرے سامنے اِس بحث کو پیش کیا- لیکن یہ دلیل جو آپ کے بعد والے ایڈریس مین مہاجنی سبھا نے پیش کی ہے کہ مدراس کو دیگر صوبجات

کی طرف سے کچھ دینے مین کوئی فائدہ نہین ہے اس سے مین متفق الخیال نہین ہوسکتا کیونکہ یہ دلیل نفسا نفسی پیدا کرنے اور نظم و نسق شہنشاہی سے چشم پوشی سکھانے والی ہے۔ سلطنت کے مختلف حصہ دارون کو چاہیئے کہ اُسکی عظم و شان اور اُسکے سود و بہبود مین اپنا اپنا حق ادا کرتے رہین۔ بات کہنے مین آتی ہے۔ یہ نہین ہوسکتا کہ وہ اِس طرح الگ الگ کمرون مین بند کردیے جائین کہ اُنکے درمیان کوئی منفذ نہ رہے اور ہر ہر فرد اپنے اپنے دائرہ اثر مین مطلق العنان اور سب کے متحدہ اور مجموعی وجوہ کی ذمہ داریون کو ہر ایک بھولا ہوا رہے۔ بدینوجہ مہاجنی سبھا نے جو یہ دلیل پیش کی ہے اس سے مجھپر کچھ زیادہ اثر نہ پڑا کہ مدراس مین رعیت پر بڑھایا بلوچستان کی ریلون کے واسطے ٹکس نہین لگانا چاہیئے۔ یہ تو بہت انتہائی بات ہے اور معاملہ کو محض فصاحت و دلربائی کی شان سے پیش کرنے کا پیرایہ ہے اسیطرح بمبئی کی رعیت بھی کہہ سکتی ہے کہ اُسے کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اُسپر کیون اس غرض سے ٹکس لگایا جاسے کہ مدراس کا بندرگاہ بری حالت سے اچھی حالت مین کیا جاتا ہے۔ یہ دلیل تو بہت وسیع ہے اور اُسکو الگ رکھ کے مین اسکو ترجیح دونگا کہ مین اِس معاملہ پر یون غور کرون کہ نظم شہنشاہی کے ایک جزو ہونے کی حیثیت سے مدراس آیا اپنے حصہ واجبی سے زیادہ دیتا ہے کہ نہین۔ یہ ایسا معاملہ ہے جسکی جانچ مین ہملوگ مع سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب کے فی الحال مصروف ہین اور گورنمنٹ ہند اِس معاملہ پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہتی ہے۔ لیکن میرا

خیال یہ ہے کہ آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس شکایت مین مدراس منفرد نہین ہے
بلکہ موجودہ معاہدات کی سختی کے دیگر صوبجات بھی اسیطرح شاکی ہین بلکہ یہ بھی شکایت
ہے کہ شہنشاہی خزانہ عامرہ کی صلاحیت و قابلیت اِس بارۂ مین بہت محدود ہے
کہ وہ مختلف صوبجات کے بڑھے ہوے اخراجات کے مطالبجات کو ادا کر سکے اور اُن
مدات مین جو صوبجات کے تحت مین داخل نہین کیے گئے ہین (جیسی فوج ہے) خرچ کر سکے۔
صاحبو۔ آپ کے ایڈریس کا دوسرا عنوان ریلوے سے متعلق ہے۔ مین آپ
سے بالکل اتفاق کرتا ہون کہ اِس بارہ مین آسانی و سہولیت پیدا کرنا چاہیئے کہ اِس
شہر مین ایسٹ کوسٹ (ساحل شرقی) ریلوے جاری کردیجاے۔ مجھے اطلاع
ملی ہے کہ اس مقصد کے حصول کی جس قدر تدابیر ضروری سمجھی گئی ہین اُنکا مجموعی تخمینۂ
مصارف ۱۳ ½ لاکھ روپیہ ہے۔ پس تو اب یہ سارا معاملہ روپیہ کی دستیابی پر
اٹکا ہوا ہے۔ لیکن مجھے اُمید ہے کہ کچھ زیادہ زمانہ نہ گزریگا کہ ان کامون مین سے جو سب
سے زیادہ ضروری اور اہم ہے اُسمین لگا لگ جائیگا۔ مین خیال کرتا ہون کہ سوقت
میرے لیے یہ بیان کرنا ضروری نہین ہے کہ کس کی معرفت ونزیگاپٹم رلے پور
ریلوے تیار کرانا چاہیئے۔ یہ تو ممکن نہین ہے کہ ابھی چند ہی سال کے اندر خود اِس لائن کا
کام شروع کردیا جاے اور اِس فیصلہ پر مدراس ریلوے کے معاہدے کے ختم
ہوجانے سے بھی اثر پڑیگا۔ اسیطرح بلیاپٹم منگلور ریلوے کے بارہ مین مین نے وہ
رپورٹین دیکھی ہین جنمین نہایت شاندار الفاظ مین بندرگاہ اور سرزمین کا تذکرہ ہے

درآنحالیکہ یہ لائن بہت نفیس ہوگی اسمین خرچ بھی بہت پڑیگا کیونکہ تخمینہ مصارف تعمیر کی میزان ۸۰ لاکھ کے قریب ہے اور مجھے کوئی سامان نظر نہین آتے کہ جنسے اسکی امید ہو کہ کچھ عرصہ مین اس کام کے شروع کرنے کے واسطے سرمایہ دستیاب ہوسکیگا۔

مین اب اُس غُل غپاڑے والے اور پریشان کُن عقدے کی طرف توجہ کرتا ہون یعنی مدراس کا بندرگاہ۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ کوئی بسیط تجویز جلد مختتم طور سے طے ہوجاے۔ صاحبو۔ مجھے اسمین شک ہے کہ آیا گزشتہ تیس برسون مین کوئی زمانہ بھی ایسا گزرا ہے جبکہ ایسی تجویزین جنھین بسیط کہ سکتے ہین پیش نہ تھین۔ بیشک مجھے اسکا خیال ہے کہ ایسی تجویزون کی کمی نہ تھی بلکہ اگر تھی تو افراط ہی تھی بہرنوع مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ محکمۂ امورات عامہ کے چیف انجنیر صاحب آج کل ایک ایسی تجویز کی تفصیلی ترتیب مین مصروف ہین جیسی آپ چاہتے ہین۔ اور مین چاہتا ہون کہ اپنے متقدمین سے وہ قسمتور ثابت ہو۔ آپ کی اس خواہش کی نسبت کہ آپ کے ذمہ گورنمنٹ ہند کا جو مطالبہ ہے اُسکی بابت جو رقم سالانہ ادائے قرض مین دیجاتی ہے اُسکی تعداد مین کمی کردیجاے اور یہ کہ اگرچہ یہ بات صاف نہین ہے کہ آپ ایک ہی مہربانی کے خواستگار ہین یا دونون کے یعنی جو شرح سود فی الحال لگائی جاتی ہے اُسمین تخفیف ہوجاے۔ اس بارہ مین مین سوقت تک جواب نہین دے سکتا جب تک مین یہ نہ سن لون کہ یہ مسئلہ پوری طرح بحث

ہو کے چھپ چکا ہے اور لوکل گورنمنٹ اور میرے مشیران صیغہ مال اپنے خیالات
ظاہر کر چکے ہین ۔ مجھے یقین ہے کہ عنقریب لوکل گورنمنٹ اس معاملہ کو میرے
روبرو پیش کریگی ۔ البتہ مین یہ کہے دیتا ہون کہ چار برس ہوے جب گورنمنٹ ہند
آپ کے بوجھ ہلکا کرنے کی کچھ تجویزین کر چکی ہے کیونکہ ہمنے اسپر اتفاق کر لیا تھا
کہ رقم بقایاے قرض کو ہم پھیر لین اور اسکی منظوری دیدی تھی کہ بندرگاہ کے
ٹرسٹ بورڈ کی طرف سے تیس لاکھ کا جدید قرضہ ساڑھے تین یا پونے چار
فیصدی شرح سود اور تیس برس کے وعدہ ادائی پر لے لین لیکن یہ منصوبہ
چلنے نہ پایا اسوجہ سے کہ بورڈ مین قرضہ لینے کی صلاحیت نہ نکلی ۔ بندرگاہ کے
بورڈ کے عوض پورٹ ٹرسٹ قائم کرنے کا معاملہ ایسا ہے جسے گورنمنٹ ہند
۱۵ برس ہوے پسند کر چکی ہے لیکن وہ لوکل گورنمنٹ کے اختلافات شدید کیوجہ
سے روبراہ نہ ہوا کیونکہ مصالح نظم و نسق مملکت کی وجہ سے وہ بالکل مخالف ہے
اُسوقت سے بہت کچھ حالات بدل گئے ہین کیونکہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ لوکل
اور امپیریل (شہنشاہی) قوانین کی رو سے بندرگاہ کا ٹرسٹ بورڈ اب پورٹ
ٹرسٹ کے تمام اہم اقتدارات سے کام لیتا ہے اور اسمین صرف ایک شے
مستثنےٰ ہے ۔ یعنی پورٹ فنڈ (سرمایہ) کے جمع و خرچ کرنے کا اختیار کہ جو بالکل لوکل
گورنمنٹ کے حیطۂ تصرف مین ہے لیکن مجھے یہ دریافت ہوا ہے کہ جو کچھ
محاصل ہوتے ہین وہ صرف پورٹ کے فائدہ کے واسطے صرف کیے جاتے ہین

اور جو کچھ باقی بچتا ہے وہ بورڈ کے نام سے جمع کردیا جاتا ہے۔

صاحبو۔ مین خوش ہوا کہ آپ نے مجھے اس قانون پر مبارکباد دی جنسے بیرونجات کے محصول وادہ شکر پر محصول لگا جائیگا جسے گورنمنٹ ہندنے سال گذشتہ مین بہت کچھ تعریض و ملامت کے طوفان مین بنایا تھا۔ مجھے یہ سنکے بھی مسرت ہوئی کہ اس صوبہ مین جسے اس حرفت مین اتنا کچھ دخل ہے (جتنا آپ نے دکھایا ہے) صاف کرنے والون کو ترغیب دیگئی ہے اور ایسے اچھے توقعات ہین جنمین کوئی چون و چرا نہین کرسکتا۔ مین نہین جانتا کہ یورپ کے محصول دہندہ ممالک کے خیالات مین جو نمایان تبدیلی ہورہی ہے اُسکی وجہ سے ہملوگ کہانتک تعریف کے مستحق ہین۔ لیکن اگر یہ خبرین صحیح ہین اور اگر حکمت عملی کا یہ انقلاب جسکے آثار نظر آرہے ہین برروے کار ہوتا ہے تو غالبًا ہمنے جو تدبیر سال گذشتہ مین کی تھی وہ ایسے تسکین بخش نتیجہ کے پیدا کرنے مین بیکار نہ گئی ہوگی۔

خاتمۂ۔ مین آپ کے ساتھ اس دلجمعی مین شریک ہون کہ جو موافق بارش ہوجانے پر ظاہر کی گئی ہے جسنے باستثناے بمبئی دکن (جہان نہایت تاریک سمان پیش نظر ہے) قریب قریب ہر جگہہ اُن خوفناک تشویشون سے نجات بخشی ہے جنسے چند مہینہ ہوے گورنمنٹ نہایت پریشانی مین مبتلا تھی۔ ایک وایسراے کے عہد حکومت کے لیے ایک ہی قحط بہت ہے اور مین صدق دل سے دعا مانگتا ہون کہ اب دوبارہ ایسی کوئی بلا پیش نہ آئے۔

ایڈریس منجانب مدراس مہاجنی سبھا

۱۱- دسمبر ۱۹ء

[مہاجنی سبھا کے ایڈریس کے جواب مین حضور وایسرائے بہادر نے حسب ذیل ارشاد فرمایا]

ممبر صاحبان مہاجنی سبھا۔ مین آپ کے ایڈریس اور اُس ایڈریس کے اُن موزون الفاظ خیر مقدم و ترغیب و تشویق کی بابت جو تمہید بیان مین صرف کیے گئے ہین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مجھپر آپ کا شکریہ اسوجہ سے بھی لازم ہے کہ آپ نے یہ عنایت کی ہے کہ آپنے ایڈریس کے پڑھنے مین اختصار کو صرف کیا ہے اِس خیال سے کہ یہ ظاہر ہے کہ اگر یہ سب ایڈریس بے قید و بند پڑھے جائینگے تو ہم سب کو یہان بہت ہی دیر تک بیٹھے رہنا پڑیگا۔ مین آپ کے ساتھ اِس توقع مین شریک ہون کہ جن مصائب سے ابھی حال مین ہندوستان پر ایک آفت نازل رہی ہے جب وہ کم ہو جائینگے تو گورنمنٹ اس قابل ہو جائیگی کہ یک لخت تندہی و سرگرمی سے نظم و نسق داخلی کے اُن متعدد او پیچیدہ مسایل کی طرف متوجہ ہو سکیگی جو ہمارے پیش پا افتادہ ہین۔ اگرچہ مین ایسا لاف زن نہین ہون اور مجھے امید ہے کہ آپ لوگ بھی ایسی خواہ مخواہ امید باندھنے والے نہ ہونگے کہ اِس خیال کو دل مین جگہ دین کہ موجودہ گورنمنٹ بلکہ کوئی گورنمنٹ ہند جادو کی چھڑی کی ایک ادنیٰ حرکت سے اس

وسیع براعظم کے مالی - معاشرتی یا حرفتی حالات مین ایک انقلاب عظیم پیدا کردیگی -
صاحبو - مجھے آپ کے ایڈریس کے مطالعہ کے بعد یہ بات دل مین خطور کرتی ہے کہ کم
سے کم یہان کوئی غیر مناسب قیود اُس آزادی مطلق کو مقید نہین کیے ہوے ہین جس سے
آپ اسکے مجاز ہوگئے ہین کہ نہایت ہی بحجم بخشا واے معاملات کے ایک بے انداز
سلسلہ پر آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے - اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسی آزادی
کی بدولت آپ ایسے طرز بیان سے کام لے سکے ہین جو یقیناً نہایت زوردار ہے
اور جسے مین ہرگز ناپسند نہین کرتا ہان اُسپر کچھ اپنی راے ضرور اُسوقت ظاہر کردونگا -
لیکن - صاحبو - پہلے مجھے اسکا یقین ہوجانا چاہیئے کہ آپ کسکی نیابت و قائم مقامی
کرتے ہین آپ نے اپنے ابتدائی جملون مین مجھسے کہا ہے کہ آپ منجانب ممبران
مہاجنی سبھا مدراس آئے ہین - لیکن تھوڑی دیر بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی شان
نیابت و قائمقامی نے زیادہ وسیع احاطہ اختیار کرلیا ہے کیونکہ جب آپ مسئلہ انسداد قحط
کا ذکر کرتے ہین تو آپ "میری اجازت اسلیئے طلب کرتے ہین کہ ہندوستانی عوام
کے خیالات عرض کرین" پھر جہان آپ اپنے خیالات مسئلہ اختیارات جوڈیشل
(عدالتی) و ایگزیکٹیو (عاملانہ) پر ظاہر کرنے پر آتے ہین وہان آپ ایسا کچھ بیان
کرتے ہین جسکا مطلب یہ ہے کہ وہ "جمہور اہل ہند کی متفقہ صدا ہے" اب اے
حضرات آپ اسکو خیال کیجیے کہ جمہور اہل ہند کا معاملہ بہت بڑا ہے - اُس مین
مسلمانون کے علاوہ قریب قریب پچیس کڑور نفوس ہین اور اگر مسلمان شامل کرلیے

جائین تو تین کڑور - اور مجھے اس بارہ مین ضرور دبدھا ہے کہ آیا ایسے انبوہ کثیر کی نیابت کافی طور سے وہ انجمن کر بھی سکتی ہے جسکے ممبرون کی تعداد میرے علم مین دو سو نفوس سے آگے نہین بڑھی ہے اور جیسے آپ ہی کے قواعد سے مین نے یہ مستنبط کیا ہے کہ) جلسہ ہاے عام مین ١٥ سے زیادہ ممبرون کی حاجت نہین ہوتی - لہذا مین اسکو مرجح سمجھتا ہون کہ آپ کے خیالات وآرا کی بابت یہ سمجھ لون کہ وہ مدراس کے فرقہ اہل ہنود کی ایک جزو کی رائین ہین جسکی بابت مجھے اسمین شک نہین کہ وہ بہت ہی اہم اور قابل لحاظ جزو ہے. بجاے اسکے کہ مین یہ سمجھون کہ وہ رائین کل براعظم ہندوستان کی جانب سے ہین -

صاحبو - آپ مجھسے کہتے ہین کہ آپ کو اس بات کے بیان کرنے مین کچھ پس وپیش نہین ہے کہ بندوبست مالگزاری اراضی کی حکمت علی نے فرقہ ہاے مزارعین کی سرسبزی وخوشحالی کی خدمت ادا نہین کی ہے کیونکہ اس فرقہ والے سال بسال غریب تر ہونے چلے جاتے ہین اور انجام کار تباہ وبرباد ہو جائینگے - برعکس اسکے مجھے اسمین بہت کچھ پس وپیش ہے کہ مین ایسے معرض بحث مسئلہ پر دلجمعی کے ساتھ کچھ اظہار خیالات کرون - میرا خیال یہ ہے کہ مختلف حصص ہند مین حالات مختلف ہین - اور مجھے اسکا ذرا بھی یقین واذعان نہین ہے کہ بطور ایک کلیہ کے یہ سچ ہے کہ زراعت پیشہ جماعتین پستی مین گرتی چلی جاتی ہین بعض اضلاع جہان شدت کے ساتھ اور علی التواتر خشک سالی یا دیگر آفات نازل ہوئی ہین وہان اگرچہ لاکہ می

طور سے بالاستقلال نہین رعایا کی مادی خوشحالی مین قطعی تنزل ہوا ہے لیکن
اگر ہمکو یہ قدرت ہو جاے کہ ہم مردون مین سے اس صدی کے سنین ابتدائی کے
کسی تجربہ کار افسر کو زندہ کرکے اُن مقامات پر دورہ کرنے کو بھیج سکین جہان زمانہ
ماضی مین اُسنے مشقتین جھیلی تھین تو مجکو اسکا یقین نہین ہے کہ اُسے بڑھتے ہوے
افلاس یا سر پر آئی ہوئی تباہی کی علامات دکھائی دینگے۔ اگر زراعت پیشہ
جماعتین غریب تر ہوتی چلی جاتی ہین تو کیا یہ بے سوچی سمجھی اور اوچھا دھندبات
نہین ہے کہ اسکی وجہ صرف بندوبست مالگزاری کو قرار دین۔ میرا یہ خیال ہے کہ
اپنی ہی تھوڑی سی معلومات کی نگاہ سے مین اور بھی بہتیرے وجوہ پیش کرسکتا ہون
جنہین سے مین ایسی دو وجہین بیان کرونگا جو (یہ معلوم ہوتا ہے) کہ آپ کی نظر
سے بچ گئی ہین۔ اگر ساہوکار اُس شرح سود مین کمی کردے جسکا وہ مطالبہ کیا کرتا ہے
اور اگر دہقان کو کوئی اسپر راضی کردے کہ وہ عدالت ہاے قانونی کی آمدرفت
کم کردے اور اگر آپ لوگ اپنے اثر اور رسوخ سے یہ کام لین کہ ساہوکار اور
دہقان کو یہ عاقلانہ نصیحت کردیا کرین تو مجھے اُمید ہے کہ رعیت اُس سے کہین زیادہ
خوشحال ہو جاے جتنی اب ہے (نعرۂ تحسین)

صاحبو۔ پھر آپ نے اسطرح اطمینان کے ساتھ یہ کہہ ڈالا ہے کہ گورنمنٹ کے
مطالبہ جات مالگزاری سنگین ہین۔ روز افزون ہین۔ اور غیر متیقن ہین۔ بعض مقامات
پر ایسی حالت ہوسکتی ہے جسمین یہ سب شکلین صحیح ہونگی لیکن مجھے اس بات کے

یقین کر لینے کے واسطے بہت کچھ شہادت درکار ہے کہ یہ کلیین عالمگیر طور سے ہر جگہہ
چسپان ہوتی ہین - اور اگر واقعی حالت یہی ہے تو مین اسکی وجہ سمجھنے سے قاصر ہون
کہ کیون زمین کی قیمت عام طور سے بڑھ رہی ہے - میرا خیال یہ بھی ہے کہ بعض اوقات
یہ بات فراموش کر دیجاتی ہے کہ وہی جمعبندی جو ایک ناقص سال مین سنگین معلوم
ہوتی ہے جس سال پیداوار اچھی ہوتی ہے وہ اتنی نرم معلوم ہوتی ہے کہ خیال
ہوتا ہے کچھ چوک ہو گئی ہے - اگر ہم انصاف پسند ہین تو ہمکو اچھے اور برے سنین
کو ساتھ رکھ کے اُن مین مساوات کی صورت قایم کر دینا چاہیئے - لہذا بسیط اور
مشکوک کلیات مین اُلجھنے کے عوض مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر صوبہ اور ہر جمعبندی
(اور غالباً اس سے بھی کم درجہ کے افراد تک بھی اُترنا بعض آدمی پسند کریگا)
کی حالت آزادانہ تحقیقات کی محتاج ہے - اس قسم کی جانچ پرتال کی کارروائی
مین فی الحال مین مصروف ہون اور بجاے اسکے کہ پیشگی طور پر اپنے دل مین کچھ
ٹھان کر کے مین اسکو ترجیح دونگا کہ جو شہادت فراہم ہو سکے اُسکو مطالعہ کر چکنے
کے بعد کوئی راے قایم کرون - آپ یہ اُمید ظاہر کرتے ہین کہ مین اس قابل ہونگا
کہ مالگزاری اراضی کی حکمت عملی کے باب مین مین اُن اصلاحات کی ابتدا کر دونگا
جنسے زراعت پیشہ جماعتین غربت و افلاس سے بتدریج نجات پا جائینگی - صاحبو -
میری یہ تمنا ہے کہ آپ مجھے یہ بتا دیتے کہ کیا اصلاحات ہونا چاہیئے ہین - لیکن
ابتو مین آپ سے یہ استدعا نہ کرونگا بلکہ اور سوال آپ سے کرونگا یہ تسلیم کر لینے کے بعد

کہ ہم ہندوستان بھر مین تشخیص جمع کو ۲۵ فیصدی گھٹا دین کیا آپ لوگون مین
کوئی شخص ایسا ہے جو ایمانداری سے یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ پھر کوئی قحط کبھی نہ پڑیگا۔
غربت باقی نہ رہیگی اور افلاس کا کوئی نام نہ لیگا یا جو مجھسے یہ ضمانت کرسکتا ہے
کہ قبل اسکے کہ پچیس برس گزرین مدراس کی مہاجنی سبھا کسی وایسرائے زمانہ
مستقبل کے سامنے آپ کے اسی ایڈریس کو لفظ بلفظ دوبارہ پیش نہ کریگا -؟
(نعرۂ تحسین)۔

بعد ازان آپ مدراس کے قانون محصول آبپاشی کا تذکرہ کرتے ہین اور اِسکی
بابت آپ کا یہ بیان ہے کہ یہ قانون لوگون کی نج کی جائداد کے حقوق مین
دست اندازی کرتا ہے اور اُسکے عملدرآمد مین یہ مشکل ہے کہ بغیر سخت بے انصافی
کیے وہ چل ہی نہین سکتا۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ پہلے جملہ کا کیا مطلب ہوسکتا
ہے۔ یقیناً آپ کا یہ منشا نہین ہوسکتا کہ اگر کسی شخص کے یہان لہلہاتی کھیتی زمین
پر اِسوجہ سے اُگے کہ اُسنے اپنے کھیت کو اُس پانی سے سینچا تھا جو گورنمنٹ کی
نہرون اور چشمون سے چھن چھن کے اُس تک پہونچا تھا تو اُسے پانی کے محصول
دینے سے اس بنیاد پر بالکل ہی بری ہونا چاہیئے کہ جس پانی نے اُسے سیراب
کیا ہے اُسکے واسطے اُسنے کوئی درخواست نہین کی تھی اور یہ کہ اگر یہ محصول اُس سے
وصول کیا جائیگا تو اُسکے حقوق ملکیت درہم برہم ہو جائینگے۔ اگر آپکی یہی دلیل ہے
تو مجھے صفائی دہبیا کی سے یہ کہدینا چاہیئے کہ یہ دلیل تو میرے نزدیک کچھ چلنے والی

نہین ہے۔ ایک شے ایسی بھی ہے جسے حقوق جمہور کہتے ہین اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر محاصل جمہوری مین اس قسم کی کسی استثنا سے تغلب کیا جائیگا تو یہ حقوق درہم برہم ہو جائینگے اور اُنکے ساتھ نہایت درجہ حق تلفی و نا انصفی ہو گی۔ اِس بارہ مین گورنمنٹ ہند کا منشا یہی تھا کہ منفرد اشخاص کے ساتھ جس بے انصافی کا آپکو اندیشہ ہے وہ بے انصافی کسی حالت مین روا نہ رکھی جاے۔ کیونکہ اِس مسودۂ قانون کی منظوری کے وقت یہ شرط لگا دی گئی تھی کہ پانی کا محصول وہین لگایا جاے جہان پوری طرح اور سلسلہ کے ساتھ پانی کے فراہمی کا یقین ہو جاے۔ لہذا مین خیال کرتا ہون کہ ہمنے مزارعین کا تحفظ اُن خطرات سے بخوبی کر لیا ہے جنکا آپکو اندیشہ ہے۔

آپ کے ایڈریس کا دوسرا جملہ صنعت و دستکاری کی تعلیم کے وسائل مہیا کرنے کی بابت ہے۔ اِس بارہ مین وہ لوگ جو ایڈریس پیش کیا کرتے ہین اور وہ لوگ جنکا یہ فرض ہے کہ ایڈریسون کے جواب دیا کرین اتنی بکواس کر چکے ہین کہ مین اس موقع پر اُنکی گنتی نہ بڑھاؤنگا۔ گورنمنٹ اس معاملہ پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے اور ہم لوگ اپنے حتی المقدور یہ کوشش کر رہے ہین کہ وہ موقع پیدا کرین جنکی آپ حمایت کرتے ہین لیکن مین خیال کرتا ہون کہ ترازو کے دوسرے پلہ مین بھی پاسنگ برابر رکھنے کی حاجت ہے کیا آپ کو اسکا یقین ہے کہ وہ انجمنین یا ایجنسیان جو ہندوستانی نوجوانون کی طبیعتون پر اتنا زبردست دباؤ رکھتی ہین

جیسا چاہیئے ویسا اپنے اثر سے کام لے کے اُس طریقۂ تعلیم کی ترغیب دیتی ہین جسے اصولاً وہ بہت پسند کرتی ہین۔ ؟

آپ کی دوسری درخواست یہ ہے کہ مقامی مجلس واضعان آئین وقوانین مین ڈسٹرکٹ بورڈز اور منیونسپلٹیون کی نامزدگی سے جتنے ممبر نشست کرتے ہین اُنکی تعداد پانچ سے بڑھا کے سات کردیجائے۔ مجھے جتنی واقفیت اس پریسیڈنسی کے حالات سے ہے، اُس سے زیادہ آگہی چاہیئے ہے کہ مین ٹھیک طور پر یہ کہہ سکون کہ اس پریسیڈنسی کے متعدد اور گوناگون اغراض ومنافع کے تحفظ کے واسطے کتنے اشخاص کا نائب مناب بنانا قرین معدلت ہوگا۔ لیکن مین اسکا اعتراف کرتا ہون کہ موجودہ حالت نشوونما مین اغراض ومنافع اور جماعتون کی نیابت مین انصاف کا ملحوظ رکھنا زیادہ مفید ہے بہ نسبت اسکے کہ مقامات کی نیابت کی تعداد بڑھائی جاے اور مین اس بارہ مین ہرگز التفات نہین کرسکتا کہ ایسی تبدیلیونکو قبول کرلون جنسے اول الذکر نظرانداز ہوجائین اور آخر الذکر سبقت لیجائین۔

نمک کے ٹکس کی بابت مجھے اسکا یقین نہین ہے کہ وہ اپنے دائرہ اثر مین اتنا سخت اور ضرر رسان ہے جتنا آپ بیان کرتے ہین۔ لیکن اُسکی تخفیف اس طرح کی زحمت ادنےٰ درجہ کے لوگون کے حق مین ہوگی کہ اگر اپنے عہد حکومت مین ہم اُسے ادا کرسکینگے تو یہ بات میرے واسطے اور نیز میرے معاصرین کیواسطے موجب مسرت وبہجت ہوگی۔

نسبت قوانین محکمۂ جنگلات کے جب آپ یہ بیان کرتے ہین کہ اِن قوانین کی
رو سے دیہاتی جماعتین اپنے جماعتی حقوق سے محروم ہوگئی ہین تو آپ پھر بہت زورون
مین بھر گئے ہین - صاحبو - اسکی کیا وجہ تھی کہ جب جنگلات فضیحت آمیز طور پر بے اتفاقی
مین پڑے ہوے تھے اور عالمگیر طریقہ سے اُنکے واسطے آئین نہین بندھے تھے تب یہ حقوق
اکثر حالات مین ذرا بھی قدر و قیمت نہ رکھتے تھے - یہ صحیح ہے کہ گورنمنٹ کی زیر نگرانی
حکیمانہ طور پر جنگلات کے کارخانہ قائم ہونے سے اُن حقوق کو کچھ گزند پہونچا ہے
جو ایک زمانۂ بے اعتدالی مین قائم ہوگئے تھے لیکن اُنسے یہ لازم نہین آتا کہ وہ
حقوق بالکل نیست و نابود ہو گئے ہون - بڑی بات یہ ہے کہ قوانین جنگلات جبر و تعدی
کے طور پر نافذ نہین ہونا چاہیئے اور یہ کہ اُن قوانین کی تعزیری دفعات کو ایسی بیرحمی
سے جاری نہ کرنا چاہیئے جس سے غریبون کی دل آزاری ہو - اِس بارہ مین مین نے
ایک روئداد دیکھی ہے جو گورنمنٹ مدراس کی حکمت عملی کو نسبت محکمۂ جنگلات کے آشکارا
کرتی ہے جسے اُس گورنمنٹ نے تین برس ہوے شائع کیا تھا اور جسمین میرے نزدیک
نظم و نسق کے صحیح اصول رحم و معدلت کے ساتھ قلمبند کیے گئے ہین - مجھے یہ معلوم
ہوچکا ہے کہ اِس معاملہ پر آپ کے کنارہ کش گورنر صاحب کی طبیعت بہت زور کے
ساتھ آئی ہوتی تھی اور مجھے امید ہے کہ اُنکے جانشین صاحب بھی اُسیطرح ہمدردی سے
اُسپر نظر ڈالینگے -

صاحبو - اب مین اُن تمام معاملات سے بحث کر چکا جنکا تذکرہ آپ کے ایڈریس مین تھا

البتہ مین نے آن معاملات کو چھوڑ دیا ہے جنکی بابت مجھے یہ زیادہ آسان معلوم ہوا کہ دیگر ایڈریسون کے جواب مین یہان یا کسی اور مقام پر اُنپر توجہ کرون ؛ ورا ب میرے لیے صرف یہ رہ گیا ہے کہ مین آپ کے ایڈریس کے آخری جملون پر اپنی تصدیق ثبت کردون جنمین آپنے نہایت و اچھی طور سے اِس حصہ ہندوستان کی رعایا کی خیرخواہی اور فرمانبرداری کے جذبات۔ اُنکی روبہ ترقی رجحانات اور اُنکے اُس کاروباری بلند ہمتی پر نازو نازش کی ہے جو اُنھین ممالک غیر مین بطور مہاجرین کے لے گئی ہے۔ (نعرہ تحسین)۔

ایڈریس منجانب انجمن مفید اہل اسلام

[مدراس کی اسلامی جماعت کی نیابت کرنے والی انجمن مفید اہل اسلام کے ایڈریس کے جواب

مین حضور وایسراے بہادر نے ارشاد فرمایا۔]

ممبر صاحبان انجمن۔ یہ صرف ایک موزون و مناسب بات ہے کہ اُن جماعتون کے زمرے مین جنسے مدراس مین مین نے ایڈریس لینا قبول کیا وہ انجمن بھی شامل کی گئی جو ایسی جماعت کی نیابت کرتی ہے جسنے زمانۂ ماضی مین جنوبی ہند کے پولٹیکل قسمت مین ایسا معتدبہ حصہ لیا تھا۔ اس پریسیڈنسی مین جیسا خیر مقدم آپ نے لیڈی کرزن صاحبہ کا اور ہمارا کیا ہے اُسکی بابت مجھے یقین ہے کہ وہ اُس خیرخواہی کا جو آپکے دلون مین اُس شہنشاہ کی جانب سے راسخ ہے جسکی نیابت کا مجھے شرف حاصل ہے اور نیز اُس تعلق خاطر کا اظہار کرتا ہے جو آپ لوگون مین نظم و نسق مملکت کے اُس بار گران سے ہے جسے گورنمنٹ ہند اپنے سر پر اُٹھائے ہوے ہے۔ لہذا مین نہایت خوشی کے ساتھ جذبات و محسوسات کے اس اعتراف کو قبول کرتا ہون جو آپکے ایڈریس مین درج ہے۔

جو معلومات آپ نے میرے روبرو پیش کی ہے وہ ایک حیثیت سے یہ ظاہر کرتی ہے

کہ جنوبی ہند کے مسلمان کن تبدیل شدہ حالات مین فی الحال بسر کر رہے ہین۔ نیز یہ کہ
کون کون مختلف تصورات ہین جنکو پیش نظر رکھنا اُنھین لازمی و ادعائی ہے۔ کیونکہ
مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی انجمن کا وجود اسلیے نہین ہے کہ پولٹیکل اغراض و
مقاصد حاصل ہون بلکہ اسلیے ہے کہ معاشرتی اور تعلیمی ترقی مین پیشقدمی کرے۔ اِس
صورت سے آپ نے ایک عاقلانہ سبقت کی ہے اور وہ اس قابل ہے کہ اُسکی
سفارش آپ کے اُن ہم مذہب اشخاص سے کیجائے جو اِس ملک کے دیگر قطعات
مین رہتے ہین۔ ایسے وقت مین کہ دوسری قومین اور جماعتین صنعتی تعلیم کا غوغا بلند
کیے ہوے ہین (کیونکہ یہ ایسی بات ہے جسکے زبان سے نکالنے ہی مین غیر معمولی لطف
ہے) مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنے مدرسۂ دستکاری مین صنعتی تعلیم کو عمل مین لا رہے
ہین۔ مین آپ کی اِس قابل ستائش کوشش کی کامیابی کا خواہان ہون اور مجھے
یہ دریافت ہوا ہے کہ آپ نے جو مدراس گورنمنٹ سے یہ مدد مانگی تھی کہ اُسکے
واسطے مستقل مکان کے فراہمی کا سامان کر دے اُسکی بابت عرصہ ہوا اُسنے وعدہ
کرلیا ہے اور اِس وعدہ کا وفا ہونا صرف اسپر منحصر ہے کہ گورنمنٹ مدراس کے پاس
اتنا سرمایہ ہو جاے جس سے منتخب شدہ قطعہ اراضی خرید لیا جاے۔

اب مین آپ کے ایڈریس کے اُس معاملہ پر توجہ کرتا ہون جسکی بابت تجربہ سے
مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ اِس ملک کی اسلامی جماعتون کی جانب سے نیابت و قائمقامی
کا نتیجہ لازمی و لابدی ہے۔ یہ ایک شکایت ہے جو آپ کے بالمقابلہ پچھڑی ہوئی حالت سے

واضح ہے اور ایک درخواست ہے گورنمنٹ سے تاکہ وہ اعلیٰ تعلیم کے مختلف صیغہ جات
مین مسلمانون کے واسطے بتعداد کثیر وظائف قائم کرکے اور ملازمت سرکاری کے
جلیل القدر عہدون مین آپ کو زیادہ جگہین دیکے ترازو کا پلہ بھاری کردے ۔ جو
اگر آپ مجھے اجازت دینگے تو مین یہ کہونگا کہ میرے نزدیک ان دو باتون مین بڑی
غیر مطابقت ہے کہ ایک طرف تو آزادی وصفائی سے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ از روے
تمدن و معاشرت یا از روے قواے دماغی حالت پچھڑی ہوئی ہے اور دوسری طرف
اُن انعامات کا دعویٰ کیا جاتا ہے جو معاشرت و تمدن اور قواے دماغی کے نمود
اور امتیاز پر تقسیم ہوتے ہین - تاہم مین ہمیشہ ہمدردی کے ساتھ اُن تجاویز کی بابت
دریافت کرتا رہتا ہون جو مدلل و موجہ طریقہ سے آپ لوگون کی بہتری حالت کے
واسطے پیش کیجاتی ہین - میرے سامنے ایسے نقشہ پیش ہوے ہین جنسے مجھے یہ معلوم
ہوا ہے کہ از روے شمار آپ لوگون سے وظائف کے معاملہ مین کوئی تنگدستی کا
برتاو نہین کیا گیا ہے - ملازمت سرکاری مین جگہ پانے کی بابت مین یہ کٹا پٹا
جواب نہ دونگا کہ اعداد و شمار کی روسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے قبضہ مین اتنے
عہدے ہین جو اُس اندازے سے زیادہ ہین جنکے آپ اِس نسبت سے مستحق ہین جس
نسبت سے آپ کے قوم کی تعداد بمقابلہ اِس پریسیڈنسی کے کل آبادی کے ہے کیونکہ
مین واقف ہون کہ آپ اسکا یہ جواب دینگے کہ یہ نتیجہ صرف اِس صورت سے نکلتا ہے
کہ اسامیون کی وہ تعداد کثیر بھی شامل کرلیجاے جو بالکل ادنیٰ درجہ کی اسامیان ہین

جیسی پولیس کی کانسٹبلی اور اسی قبیل کی اور ملازمتین - بہرنوع اگر مین اُن سب
تقرریونکو خارج بھی کر دون جنکی سالانہ تنخواہ ڈھائی سو روپیہ سے کم ہے اور اگر
مین اپنے خیالات کو ڈھائی سو روپیہ سے لیکر دس ہزار روپیہ کی تنخواہ والی تقرریون
مین محدود کر دون تب بھی مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس پریسیڈنسی (احاطہ) مین
مسلمان لوگ ۴۳۸ - اسامیان منجملہ ۸۷۸۲ - اسامیون کے پائے ہوے ہین -
یہ ٹھیک پانچ فیصدی ہے - درآنحالیکہ آپ کی آبادی کل آبادی کی ۶۲۲۳
فیصدی ہے - لہذا جو کچھ غیر مساوات اس محدود دائرہ تعلق مین ہے وہ کچھ
بہت سنگین نہین ہے - بہرنوع یہ غیر مساوات بھی ایسی ہے جسکی بابت مجھے یقین ہے
کہ لوکل گورنمنٹ کو اسمین مسرت ہی ہوگی کہ وہ آپ کی مدد کرکے اسکی کسر
نکال دے بشرطیکہ جس قابلیت ولیاقت کی ضرورت ہوتی ہے اُس قابلیت اور
لیاقت کے اشخاص آپ کے یہان ملسکین - گزشتہ تیس برس سے یکے بعد دیگرے
ہر ایک سکرٹری آف اسٹیٹ اور ہر ایک گورنمنٹ ہند نے سلسلہ کے ساتھ یہی
ہدایت کی ہے کہ مسلمانون سے منصفانہ و فیاضانہ برتاؤ کیا جاے چنانچہ اسی حکمت
عملی کی عملدرآمد نے آپ لوگون کی حالت مین ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے - اب
جو اعلیٰ درجہ کے تعلیمی فوائد کے دروازے آپ کے واسطے کھلے ہوے ہین تو اُنسے
فائدہ اُٹھانا اور آگے ترقی کر جانا آپ کا کام ہے -

دو اور حیثیات ہین جنکے واسطے آپ یہ درخواست کرتے ہین کہ خاص قسم کی

ترغیب وتشویق دیجاے - لیکن یہ ایسے معاملات ہین جنپر اس مجمع کے سامنے
گفتگو کرنے مین مجھے ہچکچاہٹ ہونا چاہیئے کیونکہ ان معاملات کا تعلق بہ نسبت
سپریم گورنمنٹ کے زیادہ تر لوکل گورنمنٹ سے ہے - ان مین سے پہلی درخواست
یہ ہے کہ اس پریسیڈنسی (احاطہ) مین ہندوستانی زبان بطور سرکاری زبان کے
تسلیم کیجاے - مین نہین سمجھتا کہ آپ جو یہ کہتے ہین کہ اسکا نہ تسلیم کرنا نتیجہ ہے
حکمت عملی کے کسی انقلاب کا - اس سے کیا مراد ہے کیونکہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے
کہ اس بارہ مین حکمت عملی کچھ بھی تبدیل نہین ہوئی ہے ہان خود آپ لوگ البتہ
ایک تبدیلی کے خواہان ہین - میرا بالذات یہ خیال ہے کہ اگرچہ آپ کو قطعی طور
سے کچھ نفع پہونچیگا مگر ایسے تسلیم کر لینے سے ملازمت سرکاری کو بھی تو کچھ
نفع پہونچنا چاہیئے - خیر اس غرض سے کہ مین اس بارہ مین کوئی وقیع و موقر
راے قائم کرسکون مجھے جتنی معلومات فی الحال حاصل ہے اس سے زیادہ
واقفیت کی ضرورت اس بارہ مین ہے کہ اس احاطہ کے مختلف اضلاع مین
ہندوستانی بولنے والے کس نسبت سے رہتے ہین - آپ کی دوسری درخواست
یہ ہے کہ فارسی اور ہندوستانی مترجمی کی خدمت ایک مسلمان ہی کو ملنا چاہیئے -
صاحبو اسکا جواب یہی ہے کہ یہ خدمت سب سے زیادہ قابل اور لائق شخص کو دیجاینگی
چاہے وہ کوئی ہو - اس معاملہ مین فریقی اور ملتی نا اہلی کو کچھ دخل نہین ہے اور
گورنر صاحب مدراس جنکی زیر سرپرستی یہ تقرریان ہین انکی پسند اور مرضی بجز متابعت

کسی دوسرے معیار سے مقید اور پابند نہین کیجاسکتی۔

صاحبو۔ اب مین اُن تمام مباحث کو طے کرچکا جو آپ کے ایڈریس مین مذکور ہین اور اپنی تقریر اُس اڈریس کی خوش اخلاقی سے مملو الفاظ پر دوبارہ شکریہ ادا کرکے ختم کردونگا۔

ایڈریس منجانب یورشین و انیگلو انڈین ایسوسی ایشن جنوبی ہند

۱۱- دسمبر ۱۹۱۰ء

[بجواب ایڈریس منجانب یوریشین و انیگلو انڈین ایسوسی ایشن جنوبی ہند حضور وایسرائے بہادر نے حسب ذیل ارشاد فرمایا۔]

ممبر صاحبان یوریشین و انیگلو انڈین ایسوسی ایشن جنوبی ہند۔ ابھی چند ہی روز ہوے مین اُس ایڈریس کا جواب دے رہا تھا جو میرے سامنے آپ کی ایسوسی ایشن کی ایک بہن نے شہر بنگلور مین پیش کیا تھا۔ اُنسے مین نے بعض ایسے خیالات کے اظہار کی جرأت کی تھی جو آپ کے ایڈریس کے جواب مین بھی کھپ سکتے ہین لیکن عجب نہین کہ آپ کی نظر سے وہ گزر چکے ہون لہذا مین اب اُنکا اعادہ یہان نہ کرونگا بلکہ اُن مباحث پر توجہ کرونگا جنکو بطور خود آپ کے بیانات نے چھیڑا ہے۔

لہذا سب سے پہلے مجھے یہ کہنے دیجیے کہ مجھے آپ لوگون سے ملکے کچھ کم طمانیت نہین ہوئی کیونکہ آپ اُس جماعت کی نیابت کرتے ہین جسے ایک سرگرم شخص نے قائم کیا تھا۔ جسکے قائم ہونے مین بہت سی مشکلات سد راہ ہوئی تھین اور جسکی ابتدائی حالت مین بعضون نے تمسخر اور مضحکہ سے اُسکی مدارات کی تھی لیکن با اینہمہ وہ ثابت قدمی سے

اپنے قدم جماتے رہی حتیٰ کہ چند مہینے ہوے سن بلوغ کو پہونچگئی ہے۔ آپ کی تاریخ
مین یہ بہت قابل تعریف بات ہے، ور لازم ہے کہ اور ہمت افزا نقش قدم ثابت ہو
آپ سے مجھے یہان آج ملکے جو دلچسپی ہوئی ہے اُسکی دوسری وجہ یہ ہے کہ مجھے
یہ امید ہے کہ وہ انجمن جسکی ایک فرع آپ کی انجمن ہے مع اپنے متعدد صوبجاتی حلقون اور
کمیٹیون کے اتنے بڑے حلقہ موکلان کی وکالت کرتی ہے جس سے بڑا کوئی
حلقہ موکلان ہندوستان کے کسی دوسرے حصہ مین پایا نہین جاتا۔ اگرچہ مجھے
اِسکا تعجب ہے (بشرطیکہ میرا یہ خیال صحیح ہے) کہ آپ کے رجسٹر مین ممبرون کی تعداد
۷۸۰ سے آگے کیون نہ بڑھی۔ مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ جن لوگون کے فوائد کو
آپ لوگ ترقی دینا چاہتے ہین اُن مین ابھی تک اس بارہ مین لااُبالی پن ہے کہ
آگے بڑھین اور آپ کی قابل قدر مہمات مین آپ کے قوت بازو نبین۔ اگر واقعی
یہی حالت ہے تو جو لوگ الگ تھلگ رہتے ہین اُنکو اِس شکایت کا کوئی حق
نہین ہے کہ جنھون نے اپنے آپ مدد کرنے کے مواقع ہاتھ سے کھو دیے ہین اُنکی مدد
دیگر اشخاص کیون نہین کرتے۔

آپ سے ملنے اور آپ کے ایڈریس لینے سے مجھے جو طمانیت ہوئی ہے اُسکی تیسری وجہ
یہ ہے کہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی حالت اور اپنے کام کا اُس سے زیادہ
سنجیدہ و فہمیدہ ادراک رکھتے ہین جتنا اور مقامات پر ظاہر ہوا ہے۔ آپ کے
ایڈریس مین بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسمین جھوٹی شیخی اور خود پسندی کا وجود نہین ہے

اور اُسمین قابل تحسین اختصار کے ساتھ وہ اغراض و مقاصد بیان کیے گئے ہین
جنکی بابت میرا بھی یہ خیال ہے کہ آپ کی یہی غرض و غایت ہونا چاہیئے۔ مین آپ
سے اس بات مین متفق ہون کہ آپ کی یہ خواہش ہے کہ یوریشین کا نام قائم رکھا
جاے۔ اولًا اسلیے کہ آپ کا یہ اعتقاد ہے کہ اس نام کو باقی و قائم رکھنے سے
آپ اُس ملامت کا نہایت موثر طریقہ سے مقابلہ کر سکینگے جو اکثر اوقات اس نام کے
ناسزا اور نارو ا استعمال مین مضمر ہوتی ہے۔ ثانیًا اسلیے کہ اس جماعت مین ایسے ایسے
لائق و فائق اور معزز حضرات موجود ہین جنپر ہر ایک (ایسی جس جماعت مین وہ ہون
وہ) جماعت فخر کر سکتی ہے اور اُنکی وجہ سے اس نام کو جو وقعت حاصل ہوگی وہ غریب
و ناتوان بھائیون کو اُس داغ بدنامی سے صاف کردیگی۔ جسکے وہ سزاوار
نہین ہین۔ جب آپ یہ مسلم مسئلہ پیش کرتے ہین تو مین آپ سے اس بارہ مین اتفاق
کرتا ہون کہ آپ کی غرض و غایت جو کچھ ہے یہ ہے کہ یوریشین جماعت ترقی کرے
اور اس غرض کو آپ خود اپنے اراکین کی متفقہ کوشش سے پورا کرنا چاہتے ہین نہ کہ
گورنمنٹ کی کسی ایسی مخصوص پاسداری یا عطیہ سے کہ جس سے آپ کو اس ملک کے
دیگر اقوام کے مقابلہ مین کچھ رعائتین حاصل ہوجائین۔ یہ بہت عاقلانہ اور عمدہ
خیالات ہین اور ہر ایک سمجھدار آدمی آپنر صاد کریگا۔

صاحبو۔ جب اس سال کے ابتدائی حصہ مین مین نے کلکتہ والی سوسائٹی کا
ایڈریس لیا تھا اور اپنے خیالات کس قدر طوالت کے ساتھ اُسکے گوشگذار کیے تھے

تومین نے اسپر اپنی تقریر ختم کی تھی کہ انکو اسکی دعوت دی تھی کہ ایک پروگرام بنالین اور جن بعض دوستانہ خیالات کے ظاہر کرنے کی مین نے جرأت کی تھی انکے جواب مین جو خیالات میرے روبرو پیش کرنا چاہین پیش کرین۔ اُسوقت تو یہ دعوت قبول کرلی گئی تھی لیکن مجھے نہین معلوم کیا سبب ہوا کہ اُسکا کوئی جواب ابھی تک نہ ملا۔

برعکس اسکے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایسوسی ایشن جو میدان مین آئی ہے تو ایک پروگرام لیکے داخل ہوئی ہے جو باوجودیکہ بہت ہی معتدل ہے لیکن عمل مین آنے والا ہے۔ میری سمجھ مین یہ آیا ہے کہ آپ کے قبضہ مین ایک سنٹرل ہیٹیبیشن (وسطی قیامگاہ) ہے جسکی ایک تصویر مین نے اُس صندوقچہ مین دیکھی ہے جو ابھی آپ نے مجھے پیشکش گذرانا ہے۔ اِس جاے قیام مین ایک کمرا ہے جو مطالعہ کا کمرا یا کتبخانہ یا مجالس عام یا اجراے کاروبار کے لیے ایک ہال بن سکتا ہے۔ مین نے نہایت دلچسپی سے یہ سنا کہ آپ نے پراویڈنٹ اور انشیوریس (جان بیمہ) فنڈ قائم کیے ہین جنھون نے چندہ دہندہ خاندانون کو بیس ہزار پاونڈ سے کچھ کم تقسیم نہین کیا ہے۔ آپ کا رجسٹر ملازمت (جسکے ذریعہ سے پیشہ وری یا خانگی ملازمت کے ابواب نکوسیرت مردون اور عورتون کے واسطے آپ نے کھول دیے ہین) بھی ایک عمدہ چیز ہے اور یہ اور بھی تسلی بخش خیال ہے کہ اس پریسیڈنسی کے محکمۂ ریلوے مین آپ کے موکلون کو جو حصہ ملا ہے اُس سے آپ مطمئن ہین۔

البتہ ایک معاملہ ایسا ہے جسمین مجھے اسکا یقین نہین ہوتا کہ آپ نے اپنے اصول سے

نیچیری کے ساتھ انحراف نہین کیا ہے کیونکہ مجھے یہ یقین دلا کے کہ آپ مجھسے کوئی خاص حق طلب نہین کرتے آپ یہ چاہنے لگے ہین کہ بواسطہ یا بلاواسطہ (اور میرا خیال یہ ہے کہ بالاستقلال) مختلف صوبجات کے مجالس واضعان آئین و قوانین مین آپ کی نیابت ہوتی رہی۔ مجکو یہ اندیشہ ہے کہ اس دادرسی و حق طلبی مین جو دلایل و براہین آپ نے پیش کیے ہین وہ جانچ پرتال مین پورے نہ اُترینگے۔ پہلی دلیل یہ ہے کہ آپ کی جماعت قلیل التعداد ہے اور یہ اُس دلیل کے بالکل برعکس ہے جو ایسے حقوق کے طلب کرتے وقت معمولاً دیگر اقوام میرے سامنے پیش کرتی رہتی ہین کیونکہ اُنکی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ مجھسے جب یہ درخواست کرتی ہین کہ اُنکا نائب لیا جائے تو یہی دلیل پیش کرتی ہین کہ اُنکی جماعت کثیر التعداد ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ ملک بھر کے واسطے قانون بناتے وقت آپ کے فوائد کا نظرانداز ہونا ممکن ہے۔ لیکن صاحبو کیا آپ یہ بات بھول نہین گئے ہین کہ آپ علی التواتر یہی دعویٰ کرتے رہے ہین کہ آپ کے کوئی جماعتی اغراض یورپین لوگون کے اغراض سے جداگانہ نہین ہین کہ جنکے ساتھ آپ کے محسوسات اور آپ کی قسمتین متحد ہین۔ لہذا بغیر اسکے کہ زیادہ باوقعت دلایل آپ کی حمایت مین پیش کیے جائین آپ کی درخواست ایسی نہین ہے کہ گورنمنٹ اُسے پذیرا کرے۔ معاملہ کی بات یہ ہے کہ مجھے یہ عقیدہ ہے کہ اس پریسیڈنسی مین (اور جہانتک میرا علم ہے دیگر مقامات پر بھی) اس بارہ مین کوئی بے اعتنائی صرف نہین کی گئی ہے کہ

مقامی مجلس واضعان آئین و قوانین مین آپ کی جماعت کے قابل حضرات (جب کبھی وہ دستیاب ہو گئے) بھرتی کیے جائین - بس یہی تو ہونا بھی چاہیئے تھا - اور مجھے اسمین کچھ شک نہین کہ زمانہ مستقبل کے گورنر صاحبان بھی اس بارہ مین ویسے ہی کشادہ دل ہونگے جیسے زمانہ گزشتہ مین اُنکے پیشیرو گزر چکے ہین - لیکن جو بات قابل تعریف حالات مین ایک عطیہ تصور کیجا سکتی ہے وہ موجودہ حالات مین ایک حق نہین بنائی جا سکتی ہے -

صاحبو - آخر مین مین یہی کہونگا کہ آپ کے ایڈریس مین جس جملہ سے مجھے دلی ہمدردی ہے وہ وہ ہے جسے آپ نے تعلیم پر وقف کیا ہے - مجھے اسی جملہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ لڑکون اور لڑکیون کے واسطے وظائف وانعامات مقرر کیے گئے ہین اور یہ کہ ہر دو جنس کی علمی ضروریات کی تعلیم کے واسطے درجے کھولدیے گئے ہین - پس یوریشین جماعت کی از سر نو زندگی کا دارومدار اب اگر کسی چیز پر ہے تو اسی خیال پر ہے (جو ابھی عالم طفولیت مین نظر آرہا ہے) کہ آپ کے نو عمر لوگون کے واسطے کاروباری - یا تجارتی یا صنعتی تعلیم کا سامان جمع کیا جاوے - دیگر ہیچ - اور اسی بنا پر مین آپ سے یہی اصرار کرونگا کہ آپ اپنی ہمہ تن ہمت اور اپنی ساری جمع جتھا اسی پر صرف اور وقف کردین - صاحبو - آپ مجھے اجازت دین کہ مین صمیم قلب سے یہ آرزو کرون کہ جو عظیم باشان کام آپ نے اپنے سر لیا ہے اور جس سے

(یہ معلوم ہوتا ہے) کہ آپ دیانت اور جفاکشی سے چلاتے ہیں اُسمیں آپ کو کامیابی نصیب ہو۔۔

ایڈریس منجانب جماعت دیسی عیسایان جنوبی ہند

۱۱- دسمبر ۱۹۰۵ء

[بجواب ایڈریس منجانب دیسی عیسایان جنوبی ہند حضور وایسرائے بہادر نے حسب ذیل ارشاد فرمایا۔]

صاحبو۔ آج صبح کو جو ایڈریس میرے روبرو پیش کیے گئے ہین اُنکی فہرست نامکمل رہتی اگر اسمین اس جماعت کی گزارش حال شامل نہ ہوتی جو جنوبی ہند کی دیسی عیسائیون کی جماعت کی طرح کثیر التعداد اور ایسے شخص کے نزدیک دلچسپ ہے جو اُس سے متحد العقیدہ ہے۔ ہندوستانی زندگی کے اِس عجیب وغریب جزو کی آفرینش اور اُسکے نشو ونما پر بہت کچھ تقدس آب مساعی جمیلہ۔ عملی طور کی سیرچشمی و دریادلی اور خالص و بے ریا کارپردازی صرف ہو چکی ہے اور اب تک ہو رہی ہے مجکو اس بات کے طے کرنے کی چندان ضرورت نہین ہے کہ اِس ملک کی مختلف نسلون کے طبقات کے بیچ مین یہ جو ایک نئے طبق کی تچپر لگی ہے جسکے خیالات ومعتقدات بالکل جداگانہ ہین اسنے کیا خاص اثر پیدا کیا ہے۔ میرے واسطے اسیقدر کافی ہے کہ اُسکے وجود کو تسلیم اور اُسکے قابل لحاظ ہونے کے دعوی کو قبول اور جو عملی کارروائی وہ کر چکی ہے اُسکی مدح سرائی کرون۔

مثل اُن جماعتون کے جنکے ایڈریس آپ سے پیشتر پیش ہو چکے ہین آپ نے اِس بات کے آگاہ کرنے کے موقع سے فائدہ اُٹھایا کہ آپ کے نزدیک کون کون سے امور ہین جنکی بابت آپ معقولیت کے ساتھ شکایت رکھتے ہین - اِن مین سے پہلا امر ایک معمولی شکایت ہے یعنی یہ کہ آپ کی جماعت ملازمت سرکاری کے اعلیٰ مدارج مین ناکافی طور سے باریاب ہے اور اگرچہ آپ اسپر مُصر ہین کہ آپ کسی مخصوص برتاؤ کے متدعی نہین ہین لیکن آپ مجھسے یہ گزارش کرتے ہین کہ محکمہ جات و دفاتر کے اعلیٰ حکام کے نام ایسی ہدایات نافذ کردی جائین جنسے وہ شکایات رفع ہو جائین جو آپ کو اِس بارۂ خاص مین ہین مجھے اسکا یقین نہین ہے کہ آپ کے اس تحاشی اور آپ کی گزارش مین کچھ غیر مطابقت نہین ہے - لیکن آپ نے یہ ملاحظہ کیا ہوگا کہ بالکل اسیطرح کی شکایت میرے سامنے یہان یا دیگر مقامات پر مسلمانون اور یوریشینون نے بھی پیش کی ہین اور مین اسکا فیصلہ آپ ہی پر چھوڑتا ہون کہ آیا ان تینون جماعتون کا راضی خوشنود رکھنا ایسی کارروائی کر کے جسمین کوئی دوسری تعبیر و تاویل ممکن ہی نہو ہو بھی سکتا ہے ؟ کیونکہ ان مین سے ہر جماعت مخصوص حق طلب کرنے سے تحاشا بھر رہی ہے -

مین نے جو تحقیقات کی ہے اُس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملازمت سرکاری مین آپکو جو حصہ ملا ہے اُسکی رو سے آپ کچھ بُری حالت مین نہین ہین - اِس صوبہ کے ۴۰۲ گریجوئٹس مین ۹۰ یا ۸ فیصدی دیسی عیسائی ہین اور مجھے بھی شبہہ ہے کہ اگر آپ بہ تعمق نظر اس معاملہ مین غور کرینگے تو آپ یہ نہ پائینگے کہ ملازمت سرکاری مین جتنی جگہین آپ کے

حصہ مین آئی ہین وہ نسبتاً گھٹی ہوئی ہین۔

آپ کی دوسری شکایت کی بنیاد وہ غیر مساوات ہے جو وراثت و جانشینی کی بابت رسوم گورنمنٹ کے نافذ اور جاری کرنے مین ہوتی ہے اور جو ہندؤن مسلمانون - یا دیگر مذاہب کے لوگون کے مقابلہ مین دیسی عیسائیون پر بہت گران گزر رہی ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اِس شکایت مین زور بھی ہے اور اسکی دلیل بھی مضبوط ہے اور مجھے امید ہے کہ ہملوگ اِس سے اسیطرح درگزر کر سکینگے اُس سے مدراس گورنمنٹ کو بھی اطمینان ہوجائیگا کہ جسنے آپ کے دعوی کی حمایت کی ہے اور آپ بھی راضی رہینگے

ثالثاً - آپ اُس تاخیر کی بابت شاکی ہین جو ایک نو عیسائی اور اُسکے ہندو زوج یا زوجہ کے سلسلہ مناکحت قطع کرنے مین واقع ہوتی ہے اور علی الخصوص اِسوجہ سے کہ جب مقدمہ عدالت مین دائر ہوجاتا ہے اُسوقت سے سال بھر تک کی تاخیر لازمی طور سے ہوجایا کرتی ہے - اگر آپ کا یہ بیان صحیح ہے کہ اکثر یہ صورت پیش آتی ہے کہ مقدمہ اُسوقت تک عدالت مین پیش نہین کیا جاتا جبتک کئی برس بیکار کے پیغام وسلام مین اُس فریق سے جو ہندو بنا رہتا ہے صرف نہین ہوچکتے - تو میرا یہ خیال ہے کہ آپ کے اس دعوی مین بڑی قوت ہے کہ آپ کو اُس مزید تاخیر سے نجات ملنا چاہیئے جو قانون کی رو سے عائد حال ہوتی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ ایسے وسایل تجویز کیے جائینگے جنسے آپ کی مخلصی ہوجائیگی۔

رابعاً - صاحبو - آپ مین کے رومن کیتھلک حضرات کی یہ درخواست ہے کہ ایسے

مواقع پر جہان کوئی نو عیسائی اپنی ہندو زوجہ سے مخلصی چاہتا ہے وہان اسکی
اجازت قانون کی رو سے دیجاے کہ سنٹ پال کے طریقہ پر گلو خلاصی ہو جایا کرے
اسکے یہ معنی ہین کہ ایک رومن کیتھلک نو عیسائی کو یہ اجازت دیدیجاے کہ ایک
پروٹسٹنٹ (جسے از روے قانون کچھ ضابطہ کی کارروائی عدالت دیوانی مین
کرنا پڑتی ہے) کے بہ نسبت زیادہ سادہ اور آسان طریقہ سے عقد نکاح کو توڑ سکے
لیکن گورنمنٹ ہند اور نیز صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ یہ طے کر چکے ہین کہ اس قسم
کے مخصوص برتاؤ کے واسطے کوئی خاص اسباب موجود نہین ہین۔

خامسًا۔ ریاست ہاے میسور۔ ٹراونکور اور کوچین مین عیسائی آبادی کا
معاملات دیوانی مین لاچار ہونا جو بیان کیا جاتا ہے اسکی بحث آپ نے اُٹھائی ہے
اور آپ مجھسے یہ درخواست کرتے ہین کہ ان ریاستون کے حکمرانون کو یہ صلاح
دیجاے کہ اپنی رعایا مین سے اُن لوگون کے واسطے جنھون نے ہندویت کو
چھوڑ کر اصطباغ لیا ہے اور مذہب عیسائی مین داخل ہو گئے ہین اُنکو دیوانی کے
حقوق مثل وراثت۔ جانشینی اور بٹوارہ عطا ہو جائین اور نیز حفاظت اطفال کا
حق ملجاے کہ جسکی بابت آپ کا یہ بیان ہے کہ سب سے پہلا فطرتی حق ہے۔ صاحبو
ہان یہ باتین جبھی تک اچھی معلوم ہوتی ہین جب تک کاغذ پر لکھی ہوئی ہین لیکن
انکے لیے کچھ اور جانچ پڑتال کی ضرورت بھی ہے اور ابھی حال مین جب مین
ان تینون ریاستون مین گیا تھا جنکے نام آپ نے گنائے ہین تو مین نے خاص طور پر

محنت کر کے انکی جانچ پرتال کی تھی۔ اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ریاستین (یا کم از کم
اُن مین سے دو ریاستین کوچین اور ٹراونکور) خاندانی زندگی کا ایک بندھا ہوا
دھڑا جانشینی کا قانون۔ اور جائداد کے خیالات اس قسم کے رکھتے ہین جو مثلاً
اُس سے بالکل مختلف ہین جنکا رواج برٹش انڈیا (انگریزی عملداری) مین ہے۔
اِس طرز زندگی مین خاندانی جائداد تقسیم نہین ہوسکتی اور ارکین خاندان کو صرف
یہ حق حاصل ہے کہ اُسمین سے کچھ حصہ یا گزارہ اُسوقت تک پاسکین جب تک
وہ بعض فرایض مذہبی کو پورا کر رہے ہین مگر جو شخص دوسرے مذہب مین داخل
ہوگیا ہے وہ ان فرائض مذہبی کے ادا کرنے مین شریک نہین ہوسکتا۔ تو آپ
جو کچھ چاہتے ہین یہ ہے کہ متفقہ خاندان کا یہ طریقہ جسپر ساحل ملابار کی ترکیب
تمدنی کی بنیاد قائم ہے صرف اُس جماعت کی خاطر سے شکست کردیا جائے جسمین نفسے
چند سے زیادہ لوگ نہین ہین اور جتنے اشخاص ہین بھی وہ ادنیٰ درجہ کے ہین اور
بہت ہی کم جائداد رکھتے ہین (میرا یہ خیال ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ آپ ان امور کو
تسلیم نہ کرین) اور وہ اشخاص وہی ہین جنھون نے اپنے متفقہ خاندان سے منحرف
ہوکے مذہب عیسائی کو قبول کرلیا ہے۔ مین آپ سے اگر کچھ کہہ سکتا ہون تو یہی کہ
ان ممالک مین ترقی کی جو موجودہ حالت ہے اُسکے لحاظ سے اس قسم کا انقلاب
بہت ہی نفاق اور اشتعال طبع پیدا کریگا اور رئیسون اور رعایا دونون کو بہت
تہلکہ مین ڈال دیگا۔ اور اسکے اگرچہ آج آپ لوگ اس درخواست کے پیش کرنے

ہین متفق ہوگئے ہین لیکن جب مین ان ریاستون مین گیا تھا تو مجھے یہ معلوم ہوا تھا
کہ نہ تو رومن کیتھلک نہ شامی عیسائی لوگ (جو یہان کی عیسائی آبادی کا جزو اعظم
ہین) ان باتون پر زیادہ غور کرکے اپنا داغ مختل کرتے ہین اور یہ کہ یہ خواہش
یُوروپین پروٹسٹنٹ صاحبان کے قلیل التعداد گروہ تک محدود ہے - آپ مجھسے
چاہتے ہین کہ رئیسون کو اسکی ہدایت کیجاے کہ اس جماعت قلیل الانقاد کی خاطر سے
اپنی ریاستون کے قانون اور رواج بدل دین - میرے خیال مین گورنمنٹ ہند
تو شاید بہت ہی ہارے درجے اُنسے ایسا کرنے پر اصرار کرے گی - کیونکہ جب یہ
بات یاد آتی ہے کہ تینون حکمرانون نے اسکی مخالفت پر نہایت اصرار و مبالغہ کیا
تھا تو مجھے اسمین شک ہے کہ صرف صلاح و شوریٰ کچھ بھی سودمند ہوسکتا ہے
اگر ایک ہندو رئیس اس کارروائی کے کرنے مین کچھ بے التفاتی کرتا ہے جسکے عملدرآمد سے
یہ بات پیدا ہوگی کہ اُسکے ہم مذہبون کو اپنے مذہب چھوڑنے اور دوسرے مذہب کے
اختیار کرلینے کا کچھ صلہ و انعام ملیگا تو بیشک اُس حکمران کو معذور سمجھنا چاہیئے -
اور مجھے اسکا بھی صاف طور پر یقین نہین ہے کہ آیا اس قسم کی مداخلت حضور ملکہ معظمہ کے
اعلان شہنشاہی ۱۸۵۸ء سے بھی کلّاً و جزءً مطابق ہو گی - بحالت مجموعی آپ کو
ٹراونکور اور کوچین مین تو شکایت کے کوئی اسباب بھی نہین ہین - جب یہ بات
یاد کیجاتی ہے کہ احاطۂ مدراس کی کُل آبادی مین ۲½ فیصدی سے زیادہ عیسائی
نہین ہین اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ ان دو ریاستون مین سے ایک مین عیسائی آبادی

$\frac{1}{2}$ ۲۰ فیصدی اور دوسری مین ۴۲ فیصدی کل آبادی کی ہے تو یہ سمجھا جا سکتا ہے
کہ عیسائیت کے واسطے نہ تو کوئی بڑے ہمت شکن سامان ہین نہ عیسائیون کے
لیے کوئی ایسی لاچاریان مجھے اس بارہ مین بھی شک نہین کہ جن جن غیر مساوات
کے آپ شاکی ہین وہ سب مرور ایام سے دور ہو جائینگے۔لیکن یہ انقلاب از خود
اور بلا کسی دباؤ کے بر روے کار ہونا چاہیئے۔ اشاعت مذہب سے بڑھ کے اور
کوئی میدان ایسا نہین جسمین دوڑ کے چلنا زیادہ خلاف عقل و دانش ہو۔

صاحبو۔ آخر مین آپ کے عنایت آمیز الفاظ اور آپ کے خوشنما اور خوش وضع
صندوقچہ کی بابت شکریہ ادا کرتے وقت آپ مجھے اجازت دین کہ مین آپ کو
اسپر مبارکباد دون کہ جنوبی ہند مین جو مختلف عیسائی فرقہ اور جماعتین بسی ہوئی
ہین اُنکے باہمی اتحاد و اتفاق کی یہ شہادت ہے کہ پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھلک
صاحبان نے ملکے یہ ایڈریس پیش کیا ہے۔

[جو مختلف ایڈریس پیش ہوے تھے اُنکے جوابات ختم کرتے وقت حضور والیسراے
بہادر نے حسب ذیل ارشاد فرمایا۔]

اے صاحبان جماعتہاے مختلف پیش کنندۂ ایڈریس مین نے اپنی انتہائی قابلیت
صرف کر کے اُن تمام مباحث کے جواب دیدیے ہین جو آپ کے ایڈریسون مین درج
تھے۔ مجھے اسکا خطرہ ہے کہ مین نے ہر ایک فریق کی تسلی و تشفی نہ کی ہوگی لیکن کم
از کم مین نے خود اپنے حق مین بہت بڑی بھلائی کی ہے کیونکہ آپ کے معروضات

وجہ سے مجھپر یہ لازم پڑا کہ مین مقامی حالات و معاملات کے متعلق نہایت محنت کے ساتھ
تہی جزئی معلومات حاصل کرون اور اُسکے سبب سے مجھے ایسی واقفیت ہوگئی جسکی اور
کسی حالت مین مجھے ضرورت نہ پڑتی - اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس صلع جو اور خیر خواہ احاطہ
کی قسمتون سے میری ہمدردی بہت زیادہ قلب مین راسخ ہوگئی - صاحبو چند ہی مدت
گزرنے کے بعد آپ لوگ اُن گورنر صاحب کو الوداع کہینگے جو نظم مملکت کے بڑے
تجربہ سے آراستہ ہوکے یہان آئے تو بدل وجان آپ کی حاجات کے مطالعہ مین منہمک
ہوگئے اور جیسا کہ میرے پیشرو صاحب اور خود مین شہادت دے سکتا ہون اُنھون نے
اپنے کو نہایت بیدار مغز اور ہمدرد حامی آپ کے اغراض و مقاصد کا ثابت کردیا (نعرۂ
تحسین) - اب اُنکی جگہ پر وہ صاحب جانشین ہونگے جنکے بارہ مین مجھے (چونکہ مین اُنسے
واقف ہون) یہ کہنے کی اجازت دیجیے کہ اُنکی ذات مین مدراس کو یہ معلوم ہوگا کہ
اُس نوجوانی پر نہایت عقیل و فرزانہ سر رکھا ہوا ہے وہ اس احاطہ کی خدمت کرتے
وقت ایسی قابلیت ذاتی سے کام لینگے جو کسی ادنیٰ درجہ کے مدرسہ مین زیر تربیت
نہین ہے مین اور بہت اعلیٰ صفات اور بیدار مغزی کے جوہر دکھائینگے میری تمنا ہے کہ
اگلے عہد حکومت مین مدراس کی فلاح و کامگاری کا سلسلہ قائم رہیگا - (نعرۂ تحسین)